

تجلیات شریعت در آئین شریعت
مجلد اول از آیت الله العظمی محمد رضا خاں
کرمی

تجلیات شریعت

مؤلف آیت الله العظمی محمد رضا خاں

کتابخانه آیت الله العظمی

علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں

قادری برکاتی رضوی از ہری بریلوی مدظلہ العالی کی حیات طیبہ پر ایک عظیم شاہکار

تَحْلِيْلُ كِتَابِ تَاوِیْلِ الشَّرِیْعَةِ

جواب

تذکرہ خواجگان و شہداء دہلی

چیمبر میں امام احمد رضا سوسائٹی کی کتب

[illegible]

تأليف: مولانا محمد رفیع الرحمن
مترجم: مولانا محمد رفیع الرحمن

تاریخ



مزار حضور اعلیٰ حضرت (ع)



مزار حضور حجۃ الاسلام (ع)



مزار حضور مفتی اعظم ہند (ع)



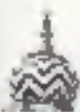
مزار حضور مفسر اعظم ہند (ع)



مزار علامہ حسین رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ



مرکز الدراسات الاسلامیہ جامعۃ الرضا کابیرونی منظر



کرسی دعوت و ارشاد



حضور تاج الشریعہ کا جبہ مبارکہ



حضور تاج الشریعہ کی ٹوپ



حضور تاج الشریعہ کا تولیہ



تاج الشریعہ کی الماری

تاج الشریعہ کا عصا مبارک



تاج الشریعہ کی صدری

تاج الشریعہ کی عینک





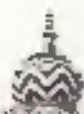
تاج الشریعہ کا عطردان



تاج الشریعہ کا کرتا مبارک



تاج الشریعہ کا عمامہ شریف



مرکزی دارالافتاء بریلی شریف

تاج الشریعہ کا بستر استراحت



تاج الشریعہ کا تسبیح دانہ



مزار اعلیٰ حضرت کا گنبد

مرکزی دارالافتاء
کابیرونی منظر



آستانہ عالیہ رضویہ نوریہ
کابیرونی دروازہ



تاج الشریعہ لاہوری
جامعۃ الرضا بریلی شریف



ازہری گیٹ ہاؤس
کاحدر دروازہ



کاشانہ تاج الشریعہ
کاحدر دروازہ

دور العلوم و تربیتیہ و معارف

نمبر ۱۰۰۰

جلد ۱۰

جامعہ عبداللہ بن مسعود

(پیشہ)

کشمکش باغی، مدرسہ پڑھ چوک، کراچی-۱۰۰

موصوفیہ

عزیز نواز مسعود

EDARA-E-MILLAT ISLAMIA

مدرسہ ملی تعلیم قادری مصباحی



مکتبہ اسلامیہ دارالحدیث دارالعلوم دیوبند

فراقِ حیات



مکتبہ اسلامیہ دارالحدیث دارالعلوم دیوبند

مکتبہ اسلامیہ دارالحدیث دارالعلوم دیوبند

مکتبہ اسلامیہ دارالحدیث دارالعلوم دیوبند

مکتبہ اسلامیہ دارالحدیث دارالعلوم دیوبند

مکتبہ اسلامیہ دارالحدیث دارالعلوم دیوبند

مکتبہ اسلامیہ دارالحدیث دارالعلوم دیوبند



سیخ حضور مفتی محمد حضرت علامہ شاہ محمد مصطفیٰ رضا قادری برکاتی نوری قدس سرہ

نمبر۱۱ علی حضرت جانشین حضور مفتی آتش شہداء، پروفیسر اعظم ہند حضور تاج الشریعہ
علامہ مفتی ایچ اے شاہ محمد اختر رضا خان قادری برکاتی رضوی زمری مدظلہ العالی کی حیات طیبہ

پر عظیم شاکار

تجلیاتِ نبیؐ الشریعہ



مؤرخانہ محمد شاہد قادیانی

پتہ: مین امام احمد رضا سوسائٹیز 23-G، کھنسی گارڈن رکی، ٹوکاٹا-۲۳۰۰۰۰ مغربی بنگال

موبائل نمبر 09231506317 ای میل Shah du.qadri@yahoo co.in

مجلس مشاورت

- ✱ مولانا عسجد رضا خان قادری رضوی
- ✱ پروفیسر شاہد اختر حبیبی
- ✱ مفتی محمد شعیب رضا نوری
- ✱ علی اشرف چا پدانوی
- ✱ مفتی محمد اختر حسین قادری رضوی
- ✱ محمد زاہد نظر رضوی (ایم سے)
- ✱ ایچ جے محمد سعید نوری (بانی رضا سیدھی)
- ✱ جے فوٹو غنشن محمد رضوی



رضا الہیہ دہلی

۲۲ ڈاؤن سٹریٹ، کھڑک، ممبئی ۴۰۰ ۰۰۹ فون (022) 66342156

[illegible]

رضا اکیڈمی

۰۵۲: شریک، شریک میکی ۰۰۹۰۰ فون 66342156 (022)



126

میرزا شمس الدین

تاج شمس الدین

۲

بیعت و ارشاد اجازت و خلافت

142

محمد شمس الدین

تاج شمس الدین

۳

149

حافظ علی خان لوری

تاج شمس الدین

۱۶

سیرت و کردار متکلی شخصیت

155

میرزا شمس الدین

تاج شمس الدین

۵

158

مفتی محمد صمد

تاج شمس الدین

۱۶

162

قاضی محمد صمد

تاج شمس الدین

۷

165

میرزا شمس الدین

تاج شمس الدین

۱۸

169

میرزا شمس الدین

تاج شمس الدین

۹

171

میرزا شمس الدین

تاج شمس الدین

۲۰

177

میرزا شمس الدین

تاج شمس الدین

۲۱

180

میرزا شمس الدین

تاج شمس الدین

۲۲

186

مولانا محمد علی قادیانی

تاج شمس الدین

۲۳

190

میرزا شمس الدین

تاج شمس الدین

۲۴

195

مولانا محمد علی قادیانی

تاج شمس الدین

۲۵

198

محمد علی قادیانی

تاج شمس الدین

۲۶

سیرت و کردار متکلی شخصیت

206

میرزا شمس الدین

تاج شمس الدین

۲۷

210

میرزا شمس الدین

تاج شمس الدین

۲۸

214

میرزا شمس الدین

تاج شمس الدین

۲۹

217

میرزا شمس الدین

تاج شمس الدین

۳۰

223

میرزا شمس الدین

تاج شمس الدین

۳۱

225

میرزا شمس الدین

تاج شمس الدین

۳۲

233

میرزا شمس الدین

تاج شمس الدین

۳۳



اصناف و کمالات

- 249 تاج شریعت و شفاست حقانی
خاموشی کے ادب شرف کچھ تو شریعت
- 252 تاج شریعت و شفاست حقانی
مومن و مومن شریعت
- 255 تاج شریعت و شفاست حقانی
مولانا غلام محسن الدین روضی، ناگورث ریٹ
- 257 تاج شریعت و شفاست حقانی
مومن و مومن شریعت
- 262 تاج شریعت و شفاست حقانی
مفتی حمید اللہ قادری، سیالکوٹ
- 266 تاج شریعت و شفاست حقانی
مومن و مومن شریعت
- 273 تاج شریعت و شفاست حقانی
مولانا محمد شمس الدین، سیالکوٹ
- 277 تاج شریعت و شفاست حقانی
خاموشی کے ادب شرف کچھ تو شریعت
- 286 تاج شریعت و شفاست حقانی
مفتی محمد شمس الدین، سیالکوٹ

زواہد، تصانیف، تصانیف و کرامات

- 306 تاج شریعت و شفاست حقانی
مولانا محمد شمس الدین، سیالکوٹ
- 311 تاج شریعت و شفاست حقانی
مولانا محمد شمس الدین، سیالکوٹ
- 315 تاج شریعت و شفاست حقانی
مولانا محمد شمس الدین، سیالکوٹ
- 321 تاج شریعت و شفاست حقانی
مفتی محمد شمس الدین، سیالکوٹ
- 326 تاج شریعت و شفاست حقانی
مولانا محمد شمس الدین، سیالکوٹ

فتویٰ بصیرت، فتویٰ فتویٰ

- 330 تاج شریعت و شفاست حقانی
مفتی محمد شمس الدین، سیالکوٹ
- 342 تاج شریعت و شفاست حقانی
مولانا محمد شمس الدین، سیالکوٹ

فتیٰ حدیث میں زبوح و تیج

- 346 تاج شریعت و شفاست حقانی
مفتی محمد شمس الدین، سیالکوٹ
- 353 تاج شریعت و شفاست حقانی
مولانا محمد شمس الدین، سیالکوٹ



374	تاج شریعہ اشعارات	محبوب علی شاہ کی روحانی
381	تاج شریعہ اشعارات	محبوب علی شاہ کی روحانی
377	تاج شریعہ اشعارات	محبوب علی شاہ کی روحانی

تاج شریعہ اشعارات

394	تاج شریعہ اشعارات	محبوب علی شاہ کی روحانی
407	تاج شریعہ اشعارات	محبوب علی شاہ کی روحانی
417	تاج شریعہ اشعارات	محبوب علی شاہ کی روحانی
427	تاج شریعہ اشعارات	محبوب علی شاہ کی روحانی
431	تاج شریعہ اشعارات	محبوب علی شاہ کی روحانی
437	تاج شریعہ اشعارات	محبوب علی شاہ کی روحانی

تاج شریعہ اشعارات

441	تاج شریعہ اشعارات	محبوب علی شاہ کی روحانی
450	تاج شریعہ اشعارات	محبوب علی شاہ کی روحانی
459	تاج شریعہ اشعارات	محبوب علی شاہ کی روحانی
463	تاج شریعہ اشعارات	محبوب علی شاہ کی روحانی
468	تاج شریعہ اشعارات	محبوب علی شاہ کی روحانی
473	تاج شریعہ اشعارات	محبوب علی شاہ کی روحانی
477	تاج شریعہ اشعارات	محبوب علی شاہ کی روحانی
487	تاج شریعہ اشعارات	محبوب علی شاہ کی روحانی
492	تاج شریعہ اشعارات	محبوب علی شاہ کی روحانی
496	تاج شریعہ اشعارات	محبوب علی شاہ کی روحانی
506	تاج شریعہ اشعارات	محبوب علی شاہ کی روحانی
509	تاج شریعہ اشعارات	محبوب علی شاہ کی روحانی
514	تاج شریعہ اشعارات	محبوب علی شاہ کی روحانی



517	پیش احمدیہ	پیش احمدیہ
520	پیش احمدیہ	پیش احمدیہ

پیش احمدیہ

525	پیش احمدیہ	پیش احمدیہ
530	پیش احمدیہ	پیش احمدیہ
536	پیش احمدیہ	پیش احمدیہ
540	پیش احمدیہ	پیش احمدیہ
546	پیش احمدیہ	پیش احمدیہ

پیش احمدیہ

549	پیش احمدیہ	پیش احمدیہ
551	پیش احمدیہ	پیش احمدیہ
555	پیش احمدیہ	پیش احمدیہ
561	پیش احمدیہ	پیش احمدیہ
565	پیش احمدیہ	پیش احمدیہ
568	پیش احمدیہ	پیش احمدیہ
575	پیش احمدیہ	پیش احمدیہ
581	پیش احمدیہ	پیش احمدیہ
584	پیش احمدیہ	پیش احمدیہ

پیش احمدیہ

587	پیش احمدیہ	پیش احمدیہ
592	پیش احمدیہ	پیش احمدیہ
599	پیش احمدیہ	پیش احمدیہ

پیش احمدیہ

603	پیش احمدیہ	پیش احمدیہ
-----	------------	------------



624

تاريخ طبرستان

45

629

تاريخ طبرستان

46

632

تاريخ طبرستان

47

645

الشيخ جميل الداملي

رحمته الى بري

48

647

العلامة شمس الهدى المصباحي

ساعة عيسى حياطة تاريخ الشريعة

49

649

أخ عبد الله الهدى

رحمته الشيخ نوح الشريعة الى سوريا

50

651

أستاذ محمد رابع موداسر الهدى

فانك شمس والميون كواكب

51

653

الأستاذ انوار احمد البغدادي

العلامة احمد رضا حياطة وخدماته

52

658

الأستاذ راج شافع الأزهري

تاريخ الشريعة وعمد العرب

53

662

دكتور مهراج البغدادي

مقدمة من حياطة الشيخ احمد رضا الأزهري

54

669

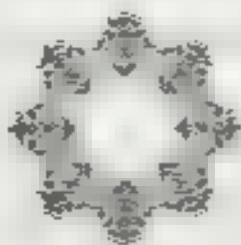
سيد محمد باقر

تاريخ الشريعة وخدماته

55

وَرَدَّ حَقَّ الْإِخْتِصَافِ
 وَأَنْفَعُ صَلَاةِ اللَّهِ عَلَى
 مَنْ بَالِيغِي الْأَحْيَاءِ
 عَمَّا نَكُونُ بِرَحْمَتِهِ
 وَرَدَّ بِلَاذِ نَفْسِهِ بِهِ
 حَتَّى حَمَلَهُ لِرَحْمَانِ
 حَسْرَتُكَ بِمَوَازِينِهِ
 فَذَرِضْ حُجُوهَ نَكُونُ بِهِ
 يَا مَنْ تَطْلُبُ رِضْوَانَا
 كَمَا مَنَى لِنَفْسِهِ رِضَا
 يَا نَفْعَةَ حَمْدِكَ مَدَّةً
 بِرَسُولِ اللَّهِ فَتَبَّحُوا
 بِسَمَةِ نَبِيِّكَ نَاصِرَتِ
 أَدْرَاكَ عَيْنُكَ جِيلَانِي
 وَيَكُونُ سَلَامُكَ لِرَحْمَنِ
 هَذَا حَقُّكَ أَدْنَى كَرَمِ

لَا مَعْبُودَ إِلَّا هُوَ
 مَنْ نَبِيٍّ شَفِيعَ دَعْوَاهُ
 حَتَّى تَنْصَحَ مُجِيبَتَهُ
 كُلُّ الرُّوحِ رُحْمَةً
 فَتُحْكَزُّ تَرَادُّدُ نِعْمَتِهِ
 فَتَاْفَرُّ حَتَّى تَنْفَكَّ
 فَتَكُونُ عَكْدِيَّةَ نَوْلِهِ
 مَا لِرِضْوَانِهِ إِلَّا أَيْكَةُ
 تَحْطُلُ لَدَيْهِ رِيفَتُهُ
 يَا مَنْ تَبَّحُوا بِرِضْوَانِهِ
 يَا نَفْعَةَ حَمْدِكَ مَدَّةً
 هُوَ الْقَضَى وَبُشْرَاهُ
 لَا يَخْذُلُ مَنْ وَتَدْرِي جَاهُ
 مَنْ عَذْرَاكَ يَدْفَعُ بِمَوَدَّةٍ
 خَيْرَ نَبِيٍّ بِبَنَاتِهِ
 رَّبِّي أَحْسَنَ مَنَوَدَّةٍ





تاریک کوٹریوں میں پتی جانوں

کو کیوں بدست میں ڈھائے، خار ہے

کہ سہاویں کا جواب نہیں پہلے سے مل جائے

ساتھ ساتھ ہو جائے کہ راسخ عشق سے جس کی کارفرمانی ہو گئے۔

میں عقیدہ کو عشق میں پہنچ

رہا عشق مدد سے عشق

وہس کیا پہاڑ کاٹے گا

پاس میں رہ رہتا ہے عشق

دریغ کی شخصیت کے ساتھ میں بد پرچارہ ہوں پر چل کر پاؤں کے آبلے پھوڑے جا میں جس سے

حیات میں سب سے مضبوط اور یہ عظیم اندر کا مدھی کی نافذ کردہ میر جنسی میں ہر خطرے کو پاک قدرت سے

صاف کرتے ہوئے وہی قوت کی کارفرمایہ تھی جو حق تھا اور حق سے کہ تمام مصائب پران کا عشق صاحب غماز نہایت نو

سہاویں کی برکت کر رہا اور جو صد گھنٹوں میں مسکرتے کا ہنر سکھاتا ہے تو پھر اس کی بات

میر پر حرج عقیدت و محبت پیش کر کے کی خاطر تجلیات تان شریعت کی شاعت و ترقی کیوں نہیں بنا جائے۔

عقائد پر بھی باقی رہ جاتا ہے کہ رنہ و آبی پراتا ختم نہیں نکالنا ضروری ہے۔ ہی اعتراض ہے

اس سے کہ سما کی رویت رہی ہے کہ ہم سے م بڑی شخصیت کے ساتھ مل گیا کہ جس تک وہ

حیات خدائی میں تھی اس کی خوب خوب تا قدر کی اور جب رحمت

کی تو بڑے بڑے تعزیری جیسے منعقد کے حیات

اور خدمات پر کی تار کر اسے رسوا ہوں کے

گوشتے درنہ نکالے یہ روایت

میں آتی جا۔ مگر وہ بیکے دن رات
مستحق تھی جس کو ان کی پابندی نہ جا۔

وقت اور حالت سے یہ زمانے کی تیر و تری نے ہمیں

مستحق سمجھا دیے۔ اس سے ایک فرسواہرا تھیں۔ تو نے ٹھٹھکی جا ہی

کو چکاتے۔ یہ رات تھی نصف تاریکی میں ہوئی ہے اس سے قبل ماہنامہ

میں۔ شام کی منتظر تھی شریف الحق امجدی پرانے کی حیات میں بہار۔ مستحق شہزاد
جس کی پہ کتاب آج بھی۔ مگر تادم القادری پر ان کے عہد سلیم مری کی کتاب آتی۔ پاکستان کے متعدد
حیات و شام۔ علامہ شاہ احمد درانی اور پروفیسر مسعود احمد جن کی حیات میں کئی حصہ ہی شمار سے
تاریخ نے۔ سو۔ یہ مدت سے تو ہم فریاد میں مدحت کا گواہ کرتے ہیں۔ ویسے زندہ شخصیت پر کام کرنے
کا وہاں یہ بھی ہوتا ہے کہ نہ تو تاریخ کی گنجائش نہیں ہوتی کسی قدر نگار کی معنوں کو مرکز شہزاد بھی بنگاہ
میں آجاتے۔ اس سے پہلے میں ہم نے اس کے دور میں ایک بڑی فطرت کو درست کرنے کا موقع ہاتھ آگیا وہ
یہ کہ شہزاد نگاروں کے تصور کی اشاعت کی تاریخ پر ۲۵ فروری ۱۹۳۲ء لکھا ہے جب کہ مولانا شہزاد
درانی مٹھی انجیل رب ارقا میں شہید۔ مری کی فرسواہرہ مصدقہ تاریخ ۲۳ نومبر ۱۹۳۳ء ہے۔ اس
کا میں شہزاد کی جاتی ہوئی مٹھی رہا جاتی۔

مٹھی انجیل کے آپ کی رہو پر تحقیق مقابلاً کتاب۔ ناچا جتے ہیں تو۔ یہ مگر

میں۔ آخر حال ازمنہ کی فہم جیسے شدت پسند اور مرنے پر

نے کی یا ضرورت تھی کی امتداد پسند شخص

پہ کتاب ناچا ہے۔ تب

تاریخ شریعت

غیر قبیلہ بنائے بہتر غائب داروہ چھوڑاں کے

مہرِ ناطق شہوت ہے۔ چہی بہتہ چہر۔ محمدیہ

ہاتھ سے اتفاق نہ ہو۔ یہ کھڑا ہو کر شہادت پر ہندیا کر مہم ان میں ہیں

جس نے قندھار میں جوت ۱۱ سالوں سے سہولتوں میں رہے تھے، وہ جو بھی ہے تو قندھاریں ہیں۔

پہلے تیاری میں جس سلیوے یا توتھ میں حصص تواری یا صندوقی میں اسباب دوستی یا تھری دی ہیں علی ہر ملحدی

اور عت و تحیت کے معنی میں یہاں یہ دو شہرت پسند گروہ عزائم بتا رہا ہے۔ گروہی شرعی معامے میں

و شدت کے ساتھ یہ فیصلے بالوقت پر تو کر رہے ہیں مگر مصلحتی رویہ پائے ہوئے ہیں تو یہ کہنا تو اس کے

مضبوط فائز ہے۔ اس کی علمی مہتمم پر ان کی راہ میں مختلف و غیر مستند ہوتی ہے تو یہ ہونا چاہیے کہ

فصل نماں سے تہ صریحاً توضیح، محرماتہوں نے کسی مصلحت کی مراد کو بغیر فی دی رسمہار و سہ مٹے

سہ ماہیہ دوسرے بار دانی کی جہازت نیکی دی تو یہ شدت چنوں کہاں سے تو دہریہ صیت کے ہے فخر کی

سات کے کہتے ہیں اس بارہ برست دیا میں بھی بہار تک رہے سب سے چوتھ کی خاطر کہ حد تک جانے کو

تقویم سالانه

شرشہ اب وفا ہم بھی ہیں لیکن

بچہ پڑھتا ہے کہ چاہئے وہ اس میں نہیں ہے

توپہ چاکراں پر شدت پسندی کا یہ مترن بھی سچا ہے

۳۔ یہی اور ہی اعتراضات بھی پیش نظر ہوتے تو بھی

تجربات تاج شریعہ و منظر و میرزا



میں تھا۔ اس واقعہ پر چھٹی کی آواز
 رہا آسمان سے گرجاں کا غصہ زوردار و مشکل
 ہوتا ہے آپ کو مضامین چاہیں تو مضمون نگاروں
 سے اٹھ کرنا ہے۔ ایسا ہو گیا تو پھر آپ سرپرست کے لوگوں کو

مختار بنائے گا۔ اور پیدا کیجئے۔ جس میں گے، بھائی میرے لوگ مضمون سے مجھے خلاف سے
 لندہ مجھ سے یہ توقع ہی مت۔ کتنے کہ میں نے پر مضمون نگاروں کا چھوٹے بڑے آپ کا استقبال
 میں گے۔ مضمون نگاروں میں گے چھ مضمون پر وعدہ کیا میں گے، پھر نہیں گے یہ مضمون نگاروں کا چکا سے جس
 صاف کرنا، قی سے وہ جس کوئی مہذب بات میں رہے گا تو نہیں گے نہیں ہو مضمون نگاروں کا بڑا ہوا ہوا کہ جس
 کی بہت، قی میں روٹی ہے۔ جس حضرات مضمون نگاروں کے مخطوطات کھل کر نہ گے بعد ایسے ڈک بھی نہیں
 کے جو وعدہ کریں گے اور اس مایہ و حیا رکھیں گے۔ مشکل یہ ہے کہ جسے لوگوں کی تعداد و شکلیوں پر مبنی جا سکتی
 ہے۔ سب کی شخصیت پر مبنی یا کتاب دانے دانے شمس کے دروازوں یہ مضمون ہو جائے تو کیا نفع ہوگا کہ
 ایک ایک کا دریا ہے اور وہ وہی ہے

نہ اس کے دریا میں سمٹنے چھوٹے لگان اور وہ وہی ہے پارک کے قیاس میں ہندوستانی کی دورے
 میں نگاہیں

تاریخ شریوں پر نگاہ میں یہ نذرانہ قیوں ہو جائے تو ہمارے بڑی سعادت ہوگی کہ
 اس سے کہ ہم جانتے ہیں کہ وہ شخصیت ہماری مداح نہ فی سے ہوگی ہے
 اس پر نگاہ میں یہ کتاب پیش کرے ہم دیامیں مرقروئی
 و درخت میں جڑ کے تھانی میں۔

شراعت کا سارا کہ یڈٹ

کامی شریف اور درگانہ، امر پورہ، مٹھرو کی روحانی بخشش اور سید علی

پیغام

غیاث ملت حضرت مولانا سید غیاث الدین قادری رحمہ اللہ سے قبل
جی ایشیہ قذافی قادریہ رحمہ (کاپی ٹیپ)

میں تم سے ملنے کا شوق ہے

اللہ علیکم ورحمۃ اللہ

تم نے یہ ساری باتیں کہہ کر مجھے بہت سی باتیں یاد آئیں۔ میں اس وقت تک نہیں
جانتا تھا کہ میں نے تم سے کتنی باتیں کہیں۔ میں نے تم سے کتنی باتیں کہیں۔ میں نے
تم سے کتنی باتیں کہیں۔ میں نے تم سے کتنی باتیں کہیں۔ میں نے تم سے کتنی باتیں کہیں۔
میں نے تم سے کتنی باتیں کہیں۔ میں نے تم سے کتنی باتیں کہیں۔ میں نے تم سے کتنی باتیں کہیں۔
میں نے تم سے کتنی باتیں کہیں۔ میں نے تم سے کتنی باتیں کہیں۔ میں نے تم سے کتنی باتیں کہیں۔

میں نے تم سے کتنی باتیں کہیں۔ میں نے تم سے کتنی باتیں کہیں۔ میں نے تم سے کتنی باتیں کہیں۔
میں نے تم سے کتنی باتیں کہیں۔ میں نے تم سے کتنی باتیں کہیں۔ میں نے تم سے کتنی باتیں کہیں۔
میں نے تم سے کتنی باتیں کہیں۔ میں نے تم سے کتنی باتیں کہیں۔ میں نے تم سے کتنی باتیں کہیں۔
میں نے تم سے کتنی باتیں کہیں۔ میں نے تم سے کتنی باتیں کہیں۔ میں نے تم سے کتنی باتیں کہیں۔

سید غیاث الدین قادری ترمذی ضیائی
(سوانح قلمی قاضی محمد علی شریف)

09956084382

شماره تماس: 09810786333

طرمہ: محمد تقی عثمانی (شاہ مامی پوری مسجد، پٹنہ)



مجاہد سیت حضرت صاحبزادہ محمد علی محمد علی علیہ السلام
پیڑ پینہ، محمد علی، دہلی (ضلع)

مجلس ششمین در روز شنبه ۱۳۰۲

$$\frac{d}{dt} \left(\frac{\partial L}{\partial \dot{x}} \right) = \frac{\partial L}{\partial x}$$

یہ مطلق حق ہے کہ ہر شخص کو اپنے حق میں اپنے لیے جتنی ضرورت ہو اسے حاصل کرنے کا حق ہے۔ لیکن یہ حق اس وقت تک نہیں ہے جب تک کہ اس کا استعمال دوسروں کے حقوق کو نقصان نہ پہنچائے۔

[illegible]

میں نے یہ سب کچھ دیکھا تھا۔ میں نے یہ سب کچھ دیکھا تھا۔ میں نے یہ سب کچھ دیکھا تھا۔

(تاری) محمد صالح بریلوی

چمبر میں باغیچہ کے درختوں پر معلق

093359+2218



پائندہ وقار کی علامت

۱۰۰ یقیناً تہذیب و تمدن سید محمد حسینی می باشد و پکیچو چھو، مدخلہ الحان (پکیچو چھو مقدمہ)

وہ صاحب نے غزوہ اور پانچ سو کارہی خلافت میں جو میرے جسم میں تھیں ان کا یہ کہی کہ ہاتھ دیکھ کر غزوہ پانچ سو کہتے ہیں ہاں
میں نے کہا کہ یہ سب وہاں ہے، نہ ہاتھ نہ حرکت نہ کسی شے کی طرف اشارہ ہے۔

میں نے اپنے آپ کو ایک عظیم انسان سمجھا کرتا تھا۔ لیکن یہ سب کچھ بدل گیا۔ میں نے اپنے آپ کو ایک عظیم انسان سمجھا کرتا تھا۔ لیکن یہ سب کچھ بدل گیا۔ میں نے اپنے آپ کو ایک عظیم انسان سمجھا کرتا تھا۔ لیکن یہ سب کچھ بدل گیا۔

نہایت دلچسپ اور دلکش شیعہ تصانیف کے مجموعہ میں شامل ہے۔ اس میں مولانا کا علمی و ادبی سفر کا ایک خوبصورت خاکہ ملتا ہے۔

۱۔ ختم شدہ سید محمد علی صاحب مدظلہ العالی نے حضرت مولانا محمد علی صاحب مدظلہ العالی سے ملاقات کی اور ان سے کہا کہ میں نے تم سے ملاقات کی ہے اور تم سے کہیں کہ میں نے تم سے ملاقات کی ہے۔

اب اس کیل میں سے تقیہ کی یہ بھی درسا ہے جس میں مشرب و کافر ہوتا شروع کیا تو اس وقت نصرت شروع صاحب
نہایت اشد و عین شخص سے معذور ہو چکے تھے، بہت ضعیف بھی تھے اس لیے ساتھ لڑنا یا میں تو یہ نکل ضعیف ہو گیا ہوں
انہی کے لیے جو وہ دوسرا مکتبہ قرآن عقیدہ کے ساتھ بھی ملکہ شاعری کی طرح کہتا کہ گدا کہتے

[illegible][illegible]

سورہ نمبر ۳ - بطلہ کا عید، اسکا تہ کا روز چوتھ طویل ترین ہو جائیگا۔ مگر یہ تو بہت جلد ہی سنی تقویم جو پیش کیے گئے ہیں میں اب کوئی آکر دیکھ لیں۔



۱۴۷ - (مقدمہ) مسند نقشبندی علی ہمدانی علیہ السلام (جلد ۱)

اربع سو اسی تھیں کہ ان کے لئے بیوی

[Handwritten musical notation]

U. m. = *U. m.* = *U. m.*

[illegible]

اللهم رب السموات والأرض ورب العرش العظيم

[illegible]

تم سے دور رہتا ہے اور وہ بڑے فقیرانہ

[illegible]

[illegible]



اور اسی کو فکر صد ہوا ہے تا جب عصر میں قحطی و تفتیش تصیف و تالیف میں جن اصولوں کو مقرر جاں کیا جاتا ہے اس میں لفظ و مقدم حاصل ہے اس کی تالیف و ریاضت میں یہیں بصورت کا حسی ہی مقدار کا وقت سمجھا جاتا ہے جسکی حیثیت آدابیاں ادب معنی تک تفریباں، قصہ گوئی، محرکاتی اور سہل سہل سہل کے جلوے کی تفریق انداز و اسلوب نگارش کے بعد انکا شعر نظم کے نگہداری اور غیر خاطر کے ہموں چھوڑتے قلم کاروں شمس الصمد اور یو الکا صمد سے جہاں سے ہوا کرتے ہیں مگر ان کا لفظ و مقاصد پر جس کی نظر ہو رایت نبوی کی محسوسات سے جو آشنا ہو حاتم النہیں علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحری امت کے کہ جب علم ن سہلی ذہن فرق کی حقیقت جس پر افسر شرح ہو دو چانے کی بیان پر عبارت آرائی کے پینار کھڑے ہیں نہ اس کی حسیہ میں کامیاد اہل قاری کی بجاں نہیں ہوتی نہ بن نظم و شعر کے جوہر سے صنف نازک کے جسمانی کرشموں پر مٹاتا ہے بلکہ اس کے مناجات فکر اور محاورہ ووق سے اس کا فعل کے نیچے نشے ہواتے ہیں اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام جیسے بے ادب سوئی برآمد ہوتے ہیں اور حیات الاسوات جیسا شہد عا میں حاصل ہوتا ہے اور سلفیت معضیہ جیسا ہر مقرر یہ چمکتا ہے جاں لوگنی ہے بریلی کا احتراق و ذائق بھی ہے وہ جام طہر جس میں ہوتا ہے رنگ و پے میں بھیاں کو نہ جاتی ہے کہوں میں خون کی طرح فکر و عا گردش کرتی ہے اس حراج و ذائق کے ساتھ جب قلم لکھتا ہے تو یوں قرائن پر اعلیٰ طغی پر ہوتے ہر بصورت رسوم ہرتے ہیں فکر رضا کا خلیب مجمع کار بروم سامعین کی داد و ہش اور اعلیٰ و غش لوجا میں جس کی لاد و دو آپے خون جگہ سے محبوب پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عزت و اسوس پر وہ جہاں قریاں کرے واسے بدیوں کی نقش گری کرتا چلا جاتا ہے

اسی تحریک کی محنت ایسے حراج و ذائق کو جس جسم کے قادم اور بہر کی ضرورت ہو سکتی ہے وہ جس کا علم، فطانت، اور بصیرت قابل محروم ہو جس کا کردار یہ تہ نبویہ کا مرتب ہو جو صرف تہذیب و اخلاق سے آگاہ ہو بلکہ مدح منزب سے بھی آشنا ہو اور خلوت و انجمن کو ایک خواہ صورت قاری کے ساتھ لے کر چلتا ہو اور اس کے سے سیاست مدنیہ کے خلف کا ہی نہیں اس کی عملی تجربات کے بحر کا بھی شاد و ہر صمد و حصد مستقد و استقامت فاحظ و الحرر رہتا ہو۔ چشم ریا کے ساتھ قحطی نظر کا حاصل بھی ہو بدلتے ہوئے حالات و تعمیرات پر نظر رکھتا ہو مگر موئی عروں بنگاں تحریکوں سے محض مد و جز رہی نہیں اس کی تہ تک پہنچنے کی فراست رکھتا ہو مدحی فوائد، قضیہ نایاب، تبلیغی مسامی، ترویجی سلوب قوت استدلال و تنبیہ اعلیٰ اسلام کا عام رجحان ہو و محبت صبر و تحمل، جرأت و انکسار، بلا خوف موت لا اثم انکسار حق، ایک غویل مدت تک غلی روایت کو بی بی مقامات کے ساتھ صرف سنبھال کر رکھنا بلکہ اس میں قائل و کرا صاف نہ کرنا ان تمام امور کو پیش نظر رکھتے ہوئے ایک متین تجربہ سے کہ دور حاضر میں اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رحمۃ اللہ علیہ حضور نبی الاسلام رحمۃ اللہ علیہ سرکار مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ کے سچے جانشین اور ارما کے سرمد وراثت و قائم حضور شاہ الشریعہ مفتی اعظم عدا سادہ الاحرار رضا قادری رضوی بریلوی اداست و یکا جم ہیں۔ خود محمد سے مسعود سوسکے تہذیب و تمدن کی طرف سے خطا و موہ و مجاہدیت کے اند کہ کے ساتھ اصحاب و بلاد میں بکھرے ہوئے مشتاق ارما کو یہ اثری میں پڑے کی ضرورت ہے ہر ملک اور علاقہ میں اس کا رہبر و سامان لگ نہ ہو بلکہ تحریک فکر رضا کا سرگز و محمد بھی شہر رضا ہوا و حاتوا و رضا علی سوتو یا محبوب ہو

گوچ گونج اٹھے ہیں عنایت رضا سے بوسن

کیوں نہ ہو کہ پھوں کی مدحت میں دانتا رہے



تاج الشریعہ کا مسلمان اور غیر مسلم

محدث کبیر حضرت علامہ مفتی میرزا محمد علی امجدی مدظلہ العالی

تاج الشریعہ حضرت علامہ سنی صاحب ریہ بکھریاں۔ روزگار کھن اور صاحب بصیرت عام و فقیہ ہیں۔ علم و فضل اور رپہ و تقویٰ میں آپ اپنے جد مجد نامہ ہنسست سید علی حضرت کے وارث مہر ہیں۔ اتفاق حق و ابطال کا تحقیقی انداز آپ کو ورثت میں ملے ہے آپ حد و احادیث سے متصف ہیں۔ اسی لئے عرب و غیر کے علماء و خواہش آپ سے خصوصاً فصیح کے مشتاق رہتے ہیں اور آپ کی بات کو تاریکی دیکھ کر کاربہ دیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے آپ کو کئی زبانوں پر مدظلہ خاص معاف فرمادے۔ زبان و دلو آپ کی گھر چوڑا ہاں ہے اور عربی آپ کی مذہبی زبان ہے۔ زبان دونوں زبانوں میں آپ کو خصوصی مدظلہ حاصل ہے جب آپ کی زبان و دلو عربی حقیقی شاعری شاد بھری ہیں۔ آپ کے ہر بیتہ اور بی بدیر ہندیہ اشعار فصاحت و بدعت فصیح اور جملہ کمال میں سب مشق استاد کے شعور سے کم اور نہ نہیں ہوتے۔ عربی زبان کے قدیم و جدیدہ سبب پر آپ کو مدظلہ راجح حاصل ہے۔ آپ کی خطبات و اشعار عربی اور ترجمہ نگاری کسی پختہ فارسی زبان و ادیب کے ادبی کارناموں پر بھیاری نظر آتی ہے۔ جامعہ دارالم کے دور تحصیل میں جب آپ فارسی کا مدرس ہر کے شیون سنتے تو کلام کی سادست و دراکت اور فصیح تیب پر مجبور تھے اور کہتے تھے کہ یہ کلام کسی میر عربی کا محسوس ہی کس ہوتا۔

یہ واقعہ میرے سامنے ہی آیا ہے کہ میرزا صاحب نے آپ کے کچھ یہ اشعار سے قربت ملحوظ ہوئے اور اس کی نقل کیا و ماش بھی مران حضرت علامہ سنی صاحب نے انگلیں نہ مار کئے سادہ و تھوڑے اور میرزا صاحب سے و میرزا صاحب سے بدستہ انگریزی زبان میں تقریر و بحث کرتے دیکھا ہے اور وہاں کے قسیم ہاتھ لوگوں سے آپ کی تحریکیں بھی سنیں اور یہ بھی اس سے سنا کہ حضرت کو انگریزی زبان کے کلام کی اسلوب پر بہرہ حاصل ہے۔

حاصل کلام یہ ہے کہ آپ جو کچھ نصیحتے ہوتے ہیں اس میں نکلتا کا دخل نہیں ہوتا بلکہ آپ کے مصداقین یا ترجمہ نگاری عموماً بہرہ و مدی مشہد قلم کئے جاتے ہیں۔ اس لئے آپ کے بھی کارنامے پر حسیکی ہی سے متصف ہوتے ہیں ہر ہر بات والاں سے مہربان وقت سوال پر مشتمل جا معیت سے میرزا صاحب سنی ہے آپ اعلیٰ حضرت قدس سرہ و اسرار کے کئی نادر و نگار علمی مباحث و تحقیقات پر مشتمل کئی زبانوں کی تقریر و حاشیہ نگاری ادا فرماتے ہیں مثلاً عرب سے انہیں پسند فرما، اور اپنی تقریرات بھی مثبت فرمائیں۔ جب قدیر حضرت نانہ شریعہ علامہ ازہری مدظلہ العالی کی عمر و صحت میں بدست و سبب مجرمہ سید الامامیہ و المرحومین صلی اللہ تعالیٰ علیہم و آلہم و سلمہ جمعیں رحمہم اللہ و نعم و نکل۔



ایک عظیم محقق

شیخ قرآن حضرت علامہ عبد اللہ خان عزیزی دارالعلوم علیہ رحمۃ اللہ اشدائی بستی

المجلد

حضرت علامہ محمد اختر صاحب کی مدد سے جن سنیوں کو ملی سار کو انمول مسکن سے حوالہ دے کر چشم و چراغ میں جس کے بارے میں
 یہ کہتا تھا ان کے لئے یہ جہاد سلاسلہ جو یہ دیکھ کر حوروں کے لئے شکر و تحسین کی مثال ہے ان شاء اللہ تعالیٰ

اس کا جواب دے سکتے تھے۔ ظالم و امین میں یہ صوفیہ یہ کہہ دینا ملاحوں کے پروردگار میں بلکہ جدید ہندوستان میں اپنے گمراہیوں حدیث سے سیکھے میں حرب خوب رہے جاتے میں اس کے عجم آسمان صوفیوں میں عدم اختیار رضا حال ازہر بن یہ صوفیہ وود پاک میں ایک تحقیق حیثیت سے صاحب پیمانہ جاتے ہیں۔ ان کی غیبتات و کرامات کے معاد سے روزگار کی طرف میں ہے کہ ہر ہندو رضا حاصل بریلو کی زمینی اندھانی عسکی تاریخ و ہن میں ہوس۔ نتیجہ کی تہ رکھنی۔ گو کہ وہ جو مع اردہ مصر کے یک رہبرست فاصل ہیں اور اس قدر یکم و سرگاہ کے انھما کے بارے میں عام تا یہ کہ ان میں ایک محمد اپنے مسکب و وہ سب سے دوری پیر ابو یوسف کے اور وہ سنیہ کے معاد میں مصلحت میں رہتے ہیں تا معاد۔ مسالینہ رضا حال ازہر بن کی تحریروں اور ان کے مصاحب میں وعتاات سے یہ بات بالکل واضح ہوتی ہے کہ وہ اعلیٰ حضرت باقرہ رضا و شکی اندھانی ہند کے ایک اعلیٰ جو کہ ہے و کار ہیں۔

مکمل ہونے کے بعد حضرت امام احمد رضا رحمہ اللہ نے جو پانچ سو پچھتر فقہاء ایک شیعہ عہد کے بانی تھے۔ جس کا تعلق دین اسلام سے نہیں
تھا اور جو بارہ سو پچھتر سال کے ساتھ ساتھ سب سے پہلے مسلمانوں میں تو بہت ساری دینی رہنمائیوں کے امام احمد رضا کی شاخ میں
کئی عہدہ دار ملے۔ ان کے عہدہ داروں میں جماعت کے عہدہ داروں کے لیے جنہیں اللہ عزوجل نے بہت سی عہدہ داروں کے لیے عہدہ داروں کو عہدہ داروں میں
کے لیے جو کام ہیں ان میں ان کا جدید عربی میں اپنی جماعت کی طرف سے کسی عہدہ دار کے لیے کوئی جواب نہیں لکھا مگر علامہ احمد رضا علی
رحمہ اللہ نے عراقیہ میں عربی زبان میں جو کام ہیں ان میں جواب ہے۔ اسی ایک کتاب پر مختصر نہیں بلکہ مختلف موضوعات پر آپ کے قلم
تحتیق و بحث سے جو مقالات نکلے وہ بھی اپنے تحقیق میں مدد ہے۔ یہ مشہور و معروف ہے کہ علامہ کا نام تو سب کے دہریاؤں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام
کے والد کے بارے میں اختلاف ہے، جاتا ہے چھ ماہ میں محمد بن ابی بکر کے کئی کئی سال کے والد کا نام تو سب کے دہریاؤں کے حکم میں ہوا ہے
لیکن دوسرے مفسرین کا کہنا ہے کہ علامہ احمد رضا علیہ السلام نے اپنے قلم سے یہ ثابت کر دیا ہے کہ ان کے والد کا نام تو سب کے دہریاؤں کے حکم میں ہوا ہے
یہاں دہریہ کہتے ہیں کہ حضرت علامہ احمد رضا علیہ السلام نے اپنے قلم سے یہ ثابت کر دیا ہے کہ ان کے والد کا نام تو سب کے دہریاؤں کے حکم میں ہوا ہے
مفسرین آج کے جو عہدہ دار ہیں ان کے بارے میں سب سے پہلے یہ کہنا ہے کہ ان کے والد کا نام تو سب کے دہریاؤں کے حکم میں ہوا ہے
جس کا نام احمد رضا علیہ السلام ہے۔ ان کے والد کا نام تو سب کے دہریاؤں کے حکم میں ہوا ہے۔ ان کے والد کا نام تو سب کے دہریاؤں کے حکم میں ہوا ہے۔

۱۵۔ چہ را اندھ حدی ہے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام سے قتیل میں ان کا سایہ امت مسلمہ پر روزِ آخر قائم رہے۔ جہنم شمع ہیں۔



بیچ الشیرعہ ایک جہان علم و فضل

مفتی عظیمہ صاحب مدظلہ مفتی محمد قاسم صاحب مدظلہ العالی، جوبھڑہ ✱ 09414476628

[illegible][illegible]



ستانِ بندہ کا سر

عالمہ محمد شوق الرحمن قادری جیسبی، مدد مجیب، ر، (دہلی)

جو شخصوں کے قلوب کا ایسا دھڑکنے والا مرکز ہے جس میں ہر حقیقت کی ہمواری کے اندر، انہی کا منظر ہوتا ہے، اس لئے کہ روح کی حرک حقیقی ہے، بلکہ وہ اس حرکت کے قریب ہے، جو اصول و حقائق کے مطابق ہے، جو ہر وہ حرکات نفسی ہیں، جو عقلی، سیاسی، کتبیا ہے، کہ انہی میں کہہ کر اپنے تعبیر کی جاتا ہے، اور وہ اس ہے۔

[illegible][illegible][illegible][illegible]

۱۸۹۶ء میں بدو کے مشائخ میں سے ایک مقصودات جی حضرت علامہ سید عبد بن عباس حسنی کی ملی قدس سرہ سے اپنے امت کمرہء تحفہ حلقہ مدرسہ کے ایک سی شاہ فیہ بنی ہوئے وہ اپنے شیخ حضرت علامہ محمد العزیز المغربی الشیخ قدس سرہ کا بیٹا بنایا تھا کہ "نساء کم احمد من الحجاج لہود قائد کروا لہیہ الشیخ احمد المریلووی فان یس (علاء عرب) جیسے



پیکرِ فقاہت

تلفون: 09461291575 (موبایل) / فیکس: 09461291575

فانما هو على ما في كتاب

و بعد از آنکه در این کتاب را به نظر خود رسید

[illegible]

بیچ الیغیر منظر مفتی اعظم ہند

سزا، العمامہ مفتی ایوب نعیمی رموی شیخ الحدیث جامعہ نعیمیہ مراد آباد

مستور قدرت :- درمیں میں رہا ہے کہ نہ عروج مل پے دیں جس کو قائم رکھے کے لئے پچھو ہیں کو معیشت فرما رہا ہے اور یہ سلسلہ سید احمدی میں جو تادم میں مدد ملی ۔ اصول و تفسیر پر ختم قرآن مجید مدعا است کے سپرد ہو جسوں نے اپنی وسعت کے مطابق اس کی گمانی فرمائی ۔ اپنی تحریر و تقریر سے اس کی ترویج و شاعت کا حق ادا کیا ۔ ماموں ملت اعلیٰ حضرت فاضل ربیوی قدس سرہ اعزریہ سے جو خدمت پیش کی ۔ اورین کے سورج پر میراں سے جو مونس کہ حق کو چھپانے کی کوشش کی بھی اس کو مکمل طور پر مصلحت فرمایا جس سے حق چمک رہا ہو ۔ جسے جہاں کے شہزادے سید الزکیہ و سید العبد حضرت جید الاسلام امام عابد رضا حال مفتی اعظم ہند امام شاہ مصطفیٰ رضا حال صاحب قدس اللہ سرہ و احوال انھوں نے جیسے ہوؤں کو پہنچے ۔ ان سے وابستہ فرمایا ۔ انہیں کی یادگار منظر شان اسلاف و منظر حضور مفتی اعظم تاج الدین حضرت علامہ حاجی الشاہ رضا خاں ازہری مدظلہ کی ذات مقدسہ ہے ۔ اس کو رہا ۔ طالب علمی سے ہی یکجہ کا تعلق رہا ۔ دن کتابوں کی گہری میں بھی رہا جو صورت و سیرت کا کمال ان کا حرا وج ہے ۔ عربی ادب کی تفکری و دور کر کے کے جامع رہا ہے ۔ ایب رہا حضرت علامہ جمال الدین صاحب فہرست بنایا گیا جن سے کافی حد تک میراں ہوئی پھر انہیں کی ترقیب پر حضرت تاج الدین ازہر تشریف لے گئے اور گھنٹاں ادب میں ایسے چھو بن کر نکلے کہ دینا مشام جاں کو ال سے معطر کر رہی ہے ۔ میراں احمد کہتا ہے کہ یہ سب میراں آقا کے تحت سمجھ دوں ۔ ملت اعلیٰ حضرت نشاۃ امام احمد رضا حال اور ان کے شہر اسے حضور جید الاسلام حضور مفتی اعظم نعیمی رحمہ و ارمواں کا جیہ حضرت تاج الدین مدظلہ کی شکل میں موجود ہے ۔ کھامت عربی ادب اور تقویٰ آپ کا طرہ تیار ہے ۔ کتب فقہ کا ذخیرہ ایب کہ فقر کے سامنے ہوں ۔ عربی مشورات و منظومات سے صحراء عرب کی مائتازہ ہوا ملاقات پر کھلی بنا کلام منظوم عربی سناتے و ایسا منظوم مونا کہ عربی شاعر تصنیف سوتیوں کے ۔ رجسٹر کر رہا ہے ۔ یہ سب مطلق و کرم ہے رب کا نکات جل شانہ کا ایک کلمہ معصی مرت ۔ یہاں جل صاحبہ السلام و اصول و فیہاری کے لئے اس کو منتخب فرمایا مولانا قاضی ان کو تادم پر قائم رکھے اور بلند گاہ حد و اس کے بحر سے مستغنی ہوئے کا موقع عطا فرمائے اور جس بھی اس کی خدمت پیروی کی توفیق عطا فرمائے آمین بجاہ حب انکریہ علیہ رحمۃ الہ علیہ جو تسلیم ۔



بہشت قاضی اسلام

شہداء احمد راضی بے حضرت علی بن ابی طالب (ع) صاحب شیعہ احمدیہ جہاد (رضا و بی شریعہ) 09456244032

کبھی یہ ہوتا ہے کہ کسی سے ساتھ رہنا نہ ترجیح دے اس کے شبہ و شک کے معمولات کو دیکھتا رہے تو پتا چلتا ہے کہ اس کے حالات کے بارے میں پوچھ بچھ سے تو کچھ یقینیت پیدا ہو جاتی ہے کہ کیا یہ سب کچھ اس کے حال میں ہے کہ عمرہ زوار تک حضرت تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر صاحب قدس سرہ ظلہ العالی کی معیت میں انصاریہ میں جاتا رہا مگر اس کے کبھی اس طرف توجہ نہیں کی کہ کبھی مجھے حضرت کے بارے میں پتہ لکھنا ہوگا حضرت سے جامع المعاد میں بھی خودیوں سے راستہ ہی دستہ ہیں کہ کن کی خودیوں کا ذکر کریں۔ حضرت کا جلد بھی لکھا ہے۔ مجال میں چھوٹوں اور بزرگوں پر بہت شفقت فرماتے ہیں۔ کیا ہی عجیب و موافق ہوشوں میں ایسا شافی جواب عنایت فرماتے ہیں کہ تمام احوال واضح ہو جاتے ہیں۔

مردہ جعفر علیہ السلام جس وقت اس مسافر کو یہ جوہر الہی عطا کیا کہ سر پہ سے اس کے آپ کو صغیرا دیکھا پڑا۔ اور اس وقت اس میں ایسا روشن شمع تھا کہ صاحب خوشنصیب ہوا تا کہ کتاب کے مقصد پر پہلے طبع ہو جاتا ہے۔ تو ہی ہو سکی میں اگر کسی کو خواہشات کی صورت ہو تو چون پس عبادت کرنا یہ جو کچھ اس کے ساتھ تھا وہیں۔ خداوند قوت حافظ میں اس کا نظیر اس دور میں نہیں ملتا اگر کسی سے کبھی ملاقات ہوئی ہے اور یہ کہ صغیرا کے جہاد میں سے ملنا سواتو، صغیرا سب خود ہی جیتے ہیں شعروشاعری کا بھی ادق رکھتے ہیں مگر صرف بحث و معنی تک جب عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش در کھینچ کر آتی ہے تو خود کو شامیں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں سوز عشق اشعار کی شکل میں جلوہ دار ہو جاتے ہیں اس پر عشق اور محبت کا دل دور میں آپ کے چہرے کا بے شک مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے عرس و روضی کے موقع پر شریعت کے تمام اور احادیث موجود ہیں جس کی انگریز حضرت محدث میر حامد علیہ السلام نے قادی شہزادہ منصور صدر الشریعہ سے آپ کے سے قاضی شریعہ اور احمد اسلام کے خطاب کا اعلان فرمایا تو تمام احوال سے اس نے یقین فرما لیا کہ سب سے آپ کو قاضی اسلام تسلیم کیا۔

آپ کی سرپرستی میں ہر سال جامعہ الرضا میں فقہی سمینار منعقد فرمایا جاتا ہے اس مجلس میں جو جو عجیبہ مسائل ہیں جو وقت کی صورت ہیں اس پر سب کا اصل بحث کی حلقہ جہاد و متفقہ طور پر اس کا حل نکالا جاتا ہے جس پر آپ کی مہر تقدیر قیامت ہوئی ہے غرضیکہ آپ کی زندگی میں شبہ و رونا ہی نہ عبادت میں صرف ہوتا ہے۔

موسیٰ حاتی آپ کی عمر میں۔ مت عظامہ نے آپ کے کھوس و شکات سے مجھے حقیر کو تمام مسلمانوں کو مستفیض و مستقیم فرمائے۔ آمین۔
عمر القدر مسلمان شہداء اور صیحاب صاحب حضرت علامہ تاج الاسلام ہادی ہری میاں قیادہ اسلام آباد کی قیامت اور سال کے شبہ و دور کے محمود۔ اس پر ایک شہر القدر خیمہ مبارک کال سے ہیں۔ بیان کی پہلی کاوش میں ہے۔ بلکہ اس کے کٹا بھی کئی شخصیات پر سر نکال چکے ہیں جو مقبول عام و خاص ہوئے۔ دنا ہے کہ موسیٰ تعالیٰ اس کاوش کو قبول عام و ہر فرمائے اور اس کی صلاح و صلاح سے نوازے۔ آمین۔



والتَّحْقِيقُ فِي الْمَسْئَلَةِ (خبراء امره) جُمُودِيَّةٌ (مُجَرَّدَةٌ كُنْهٌ)

میرے قافلہ سیرت میں بھی نہ ہوتے ہیں مفتی معتمد بدیع الرحمن کے بچے نہ نشیں اور ہر گت وادارہ حضرت تاج الشریعہ مفتی محمد امجد علی رحیم صاحب یکہ بانہاں عام بن محمد و نقیر بتہ بن و عہد رت کے سرچشمہ اور احادیث و تصویب کے چشمہ درجہ میں۔
عاشق میرے مرشد بنی دہ شہر اجارت حضرت مفتی معتمد کے بعد سلسلہ تصویب و فروغ دیے میں حضرت از پری صاحب قند سے انتقال و ششیں کی ہیں و حضور اہل حضرت حیدر احمد کے روحانی یوسف و ہدایت کو تک و بیرون ملک عام لڑا ہے میں اور مسلک اہل حضرت رحمت و شہادت میں تمہیں حکمت معروضہ و شہادت ہیں۔

ہندوستان کا حلقہ جس پر حسب محکمہ نظام جنگجو ذواتے ہیں تو کٹر خاندانیں مومن دوست سے جان نثرتی ہیں اس لئے اہل علم ملی تفریق کے لئے اس کی طرف توجہ نہیں کرتے ہیں۔ احمد قند حلقہ اور مسویرہ بریلیا شریب کو یہ شرف حاصل ہے کہ ہم و مل کے تاجداروں اور شہزادوں کے اس سے پتہ نہ ہو۔ باعث فخر تصور کرتے ہیں اور اس کا وہ کاطرہ تیار رہا ہے کہ کبھی کبھی کسی مسند شریک کے خلاف شرف نہ ہوئی تو وہی چاہیے اور نہ ہی خواہیے۔

یہی قریب میں حضور مطلق، عظیم مدق، توفیق شخصیت، جس میں سے ارحام میں حضور مرشدی مطلق، عظیم کی بجائے کاتریت یافتہ
شہر و سیوں کی مطلق، آثار، حضرت، تاج، مشہور، مت، ہر قسم کی ارحام شخصیت، عظیم کی انفس ہے۔

[illegible]

پہلی نظر میں دل کو موہ دینا، تہذیب کے لحاظ سے اس پر جو غور ہوئے، اس میں شہر اور اس کے مسکنیت کا عکس پیش نہیں کر سکتا اور ظاہر کے ساتھ ساتھ اس کے اندر بھی چھپ رہا ہے، یہ ایک عکس جو سمجھ دے۔

میں حسرتی چاہت و مصعب دہراؤنی سے سبب عمری کی ~~معاذ~~ شہر تقدیری مسئلہ کو تری واپس و ر کر ایک مصلحت کے گرم مہوں نا
موصوف ہا۔ ت رجات خطا، قہر کے اور مہوں مشق کا سچ دانی ملے، راہیں اکہا و سید امر حسن رحمۃ اللہ علیہ

[illegible]

شیخ شریف اور ان کی روحانیت

مفتی محمد سلیم اختر، اعلیٰ رجسٹرڈ سکریٹری، مبنی جمعیۃ العلما، درہنگہ کشنری (بہار)

کسی شاعر نے بھی کہا تھا۔

ہوتی ہے زندگی میں کہاں سہی کی قدر
مرنے کے بعد نام کا جملہ کریں گے لوگ

لیکن آج امام احمد رضا موسیٰ کی کلکتہ کے معزز اراکین نے سرکار تاج الشریعہ کی حیات مبارکہ کو ان کی حیات ظاہری ہی میں حوام تک پہنچانے کا حرم کیا ہے یہ نہائی قابلِ فہمیں کارنامہ ہے۔ آج ۱۱ ربیع الثانی ۱۴۲۹ھ کے ایک جلسہ سے خطاب کرے کے لئے میں جب فیاضین پہنچا تو مجھے یہ جان کر سب سے پہلے خوشی ہوئی کہ "تخلیقات تاج الشریعہ" نامی کتاب منظر عام پر آئے والی ہے حاتم اودہ رضا کا فیضان مجلس اہل سنت حوام و حرم، علامہ شمس، پر کتاب میں کریم ستای رہتا ہے اس حقیقت سے کہ لکھار ہو سکتا ہے کہ فقیر بدی بھی اسی درگاہ گدھے ہاتھ میں داس سرکار مفتی عظیم اس سمت پر رہا ہے۔

حضرت تاج الشریعہ کو نور خدا کے اس چشم و چراغ کا ہم ہے جس نے دعویٰ دینِ ہند پر مبنی اسلام و مانی خدمات کا سکہ جاری کیا ہے۔ ان کو حب کا نکتہ نے وہ مثال بننا ہے کہ ایک نظر رکھ کر آتشِ حق کے سن کار ہلاک ہو جاتا ہے۔ کوئی چاہتا ہے کہ ان کی موجودگی میں نظر کسی اور طرف نہ پڑے۔ میں نے دیکھا تھا کہ جہاں یہ کیفیت صرف لفظوں میں نہیں بلکہ عملوں کو بھی میں نے اس کیفیت سے مدد چاہتے رہا ہے۔

بہت سے ان دعویٰ گسی آج سے تقریباً پندرہ برس پہلے میں دوسرے پور و جستان کے قریب مزارہ قصبہ میں امام احمد رضا کا درس سے خطاب کرے کے لئے مدعو تھا۔ خوش قسمتی سے سرکار تاج الشریعہ بھی اس ملاقات میں فیضانِ تعلیم کرنے کے لئے تشریف لائے وائے تھے۔ ہونے لگے پر حاتم پور کی سلامی کا اہتمام کیا گیا تھا ۲۱ گاڑیاں حضرت کی کار کے پیچھے رشتہ کاروں سے بھری ہوئی استقبال کے لئے موجود تھیں۔ ہوائی اڈے کے محلے اس عظیم الشان فصاحت کو دیکھنے کے لئے پریشان تھے کہ وہ کون سی ایسی ہستی ہے جن کے استقبال کی یہ تیاریاں ہیں حضرت تاج الشریعہ جب ہوائی جہاز سے اترے تو براہِ ارمان وطن کی عقیدت و محبت اور اہل سے وابستگی کی کیفیت کا تذکرہ میں لانا مشکل ہے۔ پھر جب جلسہ گاہ میں حضرت روحی افروز ہو گئے تو مختلف جلسہ سے وہاں کے براہِ ارمان وطن نے حاصی گزرا تھا کہ حضرت کے زید رکابم لا موقع دیا جائے۔ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ حضرت تاج الشریعہ مالدار جاہ و جلال کے ساتھ شیخ پر جلوہ دار ہیں وہ وقتاً فوقتاً صرف براہِ ارمان وطن سامنے سے گزرتے ہیں اور حضرت کے مدد پر ہونے پر اپنے مذہبی غرور میں طہار عقیدت سے ہیں یہ وہاں کا حال تھا ایوں کا کیا حال حاضر عینِ ہر آدمی ہتھار کچھ سنا کر کہنے کو تیار تھا عجیب عقیدت و محبت کا معاملہ تھا یہ سب کچھ اس کا عہد تھا جو رب کی جانب سے ان کو ودیعت کی گئی ہے جسے لوگ مقبولیت فی الارض کے نام سے جانتے ہیں۔

اس سفر میں ایک عجیب بات یہ ہوئی جسے میں کبھی بھول نہیں سکا اور اکثر اس واقعہ کو بتا کر ہم لوگوں سے کہتے ہیں کہ یہ حضرت



کرامت بھی۔ معاملہ یوں تھا کہ جلسہ رست میں خیر جوہر صاحب حضرت کی روانگی تک اور مجھے بھی وہاں سے اچھے چارہ اسلامیت مانیہ و امام رہے۔ کاسر کا تھا پوسٹ تھانے سے وہ حضرت کو رخصت کرے میں گئے تھے حتی کہ زبان کے حقیب و امام حضرت مولانا طیب رحمہ صاحب جو حضرت کے مرید بھی تھے وہاں سے ہی مجھے ملو بھی یا تھا وہ بھی مجھے بھول بیٹھے تھے وہاں کے ایجنے گئے اور میں نہا پڑے کمرے میں غمیر ہو تھا۔ میں نے قصبے میں چھٹی پھیل حضرت کی موجودگی کی روشنی میں عیب سا احساس سے دوچار تھا کہ چانک ایک آدمی میرے کمرے میں ناشتہ کے ساتھ وہ ہوا اور میرے قریب بیٹھ کر کچھ حضرت تاج الشریعہ نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے اور فرمایا ہے کہ بلالی کو ناشتہ کرو اور بعد میں کسی نے اس کا اثر ایسی کہ حضرت نے مجھے بھیجا تھا پتہ نہیں یہ مرید غیب حضرت کی کون سی خدمت پر نامور تھا۔ سرکار مفتی عظیم مدد کے بعد انہوں کی مقبول شخصیت نظر تھی۔ تو یہ تاج الشریعہ کی دست یاب رگات سے جو ہر سے حضرت کا گزر ہو جائے عداں عام ہو جاتا ہے کہ اور ہر سے سرکار گزرنے والے ہیں پھر حقیق کا حکم

ایں سعادت بزرگ بازو نیست
باندہ غفلت غفلت غفلت

بھلا کچھ ایک قلمی صفحہ کلا کو ملے اہل سنت نے یہ محسوس کیا کہ حضرت تاج الشریعہ کا اگر دور و بہار ہو جائے اور لوگ حضرت کی ریاست سے شرف ہو جائیں تو یہ سعیت کا ایک بڑا کام ہوگا۔ اس سلسلہ مذہب میں درجہ شہر کا نام آیا اور سرکار نے منگوری عنایت فرمادی۔ یہ بات حضرت کے تعلق سے کافی مشہور ہے کہ حضرت لوگوں سے کہہ دیتا پسند فرماتے ہیں۔ غیوت پسند ہیں از وہاں ہر دست ہوی نقد سبوی سے درویشی پسند ہے اور علم و عوام و خواص کا یہ حال کہ مجھے موقع ملے تو مجھے موقع ملے۔ حضرت کا قیام درجہ بھلا میں مفتی بالینہ حضرت مولانا محمد الواصل قادری صاحب قند کے دست مد پر قند حمید یہ قند حیات کے بیچ و جریض میدان میں جس کا اہتمام تھا۔ علامہ مفتی مطیع الرحمن صاحب قند علامہ مفتی محبوب رحمہ اللہ قادری صاحب قید وغیرہ پیش پیش تھے۔ حضرت کی شرط تھی کہ کوئی دست بوی نہ کرے۔ میرے ساتھ سارے علماء کو حصار کے لئے متفق کر دیا تھا۔ حضرت کالی خوش تھے کہ میری شرط مان لی گئی ہے تو کس کا جھوم بے پیاں نونا پڑ رہا تھا ہر کوئی اپنی نگہوں میں اس رخسار کے جمال کو سائیز نہا تھا۔ مجب دیا گئی تھی۔ حضرت سے موجود ہوا سے نعت مقدس شانے کی گزارش کی جسے قبولیت کا شرف مل گیا کیا بتاؤں کیا انھوں کو سننے والا ایک عاشق رسول اپنے دل کی گہرائی سے محبوب خدا کی ہر گاہ میں کلام پیش کر رہا تھا۔ جب کہ کلام کا اثر پھر جب اسے کون محبت صادق پیش کر رہا ہوتا اثر کا دوراں ہوا یا ناظری تھا ایک پر کیف صاحب ہمارے محب پر طاری تھا۔ کچھ لوگوں سے سوچا اچھا موقع ہوا یا حضرت کلام پڑھ رہے ہیں۔ چوتھ تہذیبی دے دیں گے اور اسی موقع پر دست بوی کا شرف بھی حاصل کر میں گئے جو کئی دوچار آدمی گئے حضرت نے کلام کو روک دیا اور فرمایا کہ اب کوئی میرے درمیان نکلے آتا تو میں اسے سے اتر جاؤں گا۔ لوگ دک گئے اور حضرت کا یہاں خوب خوب برسات آج بھی لوگ جب اس سحر کیا کرتے ہیں تو خوب لطف اندوز ہوتے ہیں۔

حضرت تاج الشریعہ کی ذات یقیناً ایک کامل نادر و نایاب اور ہمہ جہت شخصیت ہے۔ طریقت و شریعت کا سنگم حضرت کا وجود ہے۔ حلقہ عالیہ و ضویہ بریلی شریف کا وہ فیضان جو اس کا طرہ امتیاز ہے آج بھی بڑی شان و شوکت سے حضرت تقسیم فرما رہے ہیں اللہ ان کی عمر شریف میں صحت و سلامتی کے ساتھ بے پناہ برکتیں عطا فرمائے اور تادیر سرکار کا سایہ سلامت رکھے۔

آمین بجاوید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم



امام احمد حضور تاج الشریعہ

حضرت علامہ محمد اشرف صفحہ جونی، پرنسپل جامعہ جدیدہ رضویہ منظمہ اسلام (پاکستان)

میر میں اہلسنت و امامت حضرت امام احمد رضا کا قتل بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کے خاندان میں عم و حکمت کی میرٹ ٹنکی سے سے اندھنوں ۲ قتل سے اپنے صیب عید و مصروفہ اس کے شخص بست و علی ن کو ادب کی سنت کا روہ صا کو ایک رقیار کی شانہ عطا و مرمان سے۔

چنانچہ آج بھی سہ ماہوں کے لکھی نام کا ایک حوالہ اعتراض ہے۔ بالخصوص جامع حقوق و حقوق و ماحول و اصول و صلب تقویٰ و ترقی معیشت و درایت امام احمد رضا کی اور حضرت سنی تہذیب و اخلاص کا رکنی نقطہ اندھنوں کی شخصیت علوم و معارف و صا کے سے یہ آئینہ شہیت رحمتی ہے اور ہم ان کے دل سے معیاری کر رہی جاتی ہے۔ آپ کو متعدد باروں پر ستر کی حاصل ہے۔ اس سے آپ کی تعلیمی فائز پر پڑے دور رس تاج و تاجہ مرتب ہوئے ہیں۔

آپ کا حضرت روت بھی جواد علی سے اور روت مداول کی تربیت کا بھی آپ خصوصی و تمام لڑاتے ہیں۔ مکی بہت سی اور متکون معروضات کے وجود آپ کے تصنیف و تالیف کے میدان میں واضح کر دیا گیا ہے۔ اہل وقت متعدد تصانیف پر مدح و ثناء سے آراستہ ہو رہا ہے جہاں تحقیق میں پناہ و بسوا بھی ہیں۔ اس کتاب کی عمارت کے معیار و مطالبہ کا ترجمہ کرتے ہوئے روت و کتاب میں احسان کی احساس کے ہیں جیسے تھا۔

یہ حضرت تاج شریعہ کا نام ہے کہ آپ نے محکم و مت کا ترجمہ کیا ہے کہ بلند یک محرم از انی شہیت سے مصر میں کی تربیت بھی کی ہے۔ آپ نے محکم و مت کا شخصی معن قائم کر چرائیں کہ جگہ عمارت کے مثلاً او دلاں و مگر پر مدار سے اپنا کر گیا ہے۔ ہمارے ہاں کتاب اور حضرت تاج اشرف و یہ مجدد و کا ترجمہ سے سہ سے دیکھ کر قافی جا کر دیا ہے کی مقامات پر مجھے مسوں ہا۔ حرم کی ترجمہ ہی ہیں بلکہ مترجم کے تکرار بھی سے سے ترجمہ ہونے کے باوجود مفید شریعت ہمارا ہے۔ ہر ترجمہ شہت و ہاں اور شہت ہر دین کا حاصل ہے شہت و ہاں سے آپ کے سے اور مشق و مت کی کے لئے ہا مع علی ہے

میر تقی کا ہے صدق و صرت تاج شریعہ و سارا میر تقی سلام پر ملامت رکھے (میں)



سید محمد علی شریعتی

تقریباً ۱۰۰۰ سال قبل مسیح میں جب کہ قریباً ۱۰۰۰ سال قبل مسیح میں (دینی)

[illegible]

گئے ہیں ملاقا کا سام

09934432474 ☆ ()

یاد آید سہ چشمہ مبارک شرافت و سعادت و عیدتان میں یہ جلیلہ جادو تاجیہ اسلسلہ مرشدی حصول مقصدی غلطی نہ رہے بلکہ
تجدید یافتہ صیغہ محدث غلطی نہ رہے بلکہ یہ جلیلہ جادو تاجیہ اسلسلہ مرشدی حصول مقصدی غلطی نہ رہے بلکہ
تجدید یافتہ صیغہ محدث غلطی نہ رہے بلکہ یہ جلیلہ جادو تاجیہ اسلسلہ مرشدی حصول مقصدی غلطی نہ رہے بلکہ
تجدید یافتہ صیغہ محدث غلطی نہ رہے بلکہ یہ جلیلہ جادو تاجیہ اسلسلہ مرشدی حصول مقصدی غلطی نہ رہے بلکہ



اور میں سن و ساعت میں توجہ نہیں دے سکتا۔ یہ سب باتیں اس وقت کہیں کہیں ہوتی ہیں۔

[illegible]

$\frac{d}{dt} \left(\frac{1}{2} m v^2 \right) = \frac{1}{2} m \frac{dv^2}{dt}$

میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے اسے دیکھا ہے۔

وہ کہتا ہے کہ میں نے اس شخص کو پہچان لیا ہے، اس شخص پر شک ہے کہ یہ ایک دہشت گرد ہے۔

ایسی صورت تصور کیے ہیں

جب علی و یحییٰ مد علی یار آئے

[illegible][illegible][illegible]



یہ غمزدوں کی صورتوں میں نہ رہتا۔ وہ ہے حریت، تحریک شعبدہ بازی کے لئے قیامت چاروں میں دوسرا جس کے ساتھ معیار کی اصلاح
 تعلیم کا جو پہلو ہے، جسے تانا شاعر نے پیش ہو، وہ تاریخ ملت و اسلام میں یہ سلسلہ رہے ہیں۔ تاکہ ظلم و فساد کا شہر چھو جائے
 ورنہ وہ ناقصان میں مصروف رہیں گے وہ وہاں وہ نظر نہ کر سکتے تھے۔

[illegible]

ایک جامع شریعت و طریقت شخصیت

مفتی محمد رفیع صاحب مفتی شہزاد علی شاہ لکھنؤی صاحب مفتی محمد رفیع صاحب مفتی شہزاد علی شاہ لکھنؤی صاحب مفتی محمد رفیع صاحب مفتی شہزاد علی شاہ لکھنؤی صاحب

[illegible]

فتیہ رقم بطور ۶۹۵ روپے مجھے ملی تھی شریعہ کی خدمت و مجلس اور بعض اہم سفر میں معیوبہ و بقیہ کا شرف حاصل ہوا۔ میں نے اس خدمت کو تو تحصیل فی حدیث کے مقصد اور اس سرف کے بعد میرے حقوق و اوصاف و علم و فضل کا سچا حاشہ پیدا کیا۔ حسب کی عطا ہوا ہر ایک قسم کی خدمت میں میرا ہونا میرے کہ میرا بھی حضرت کا قلم میری اس وصال سے اور جس بار یہ خلق کے ہر محسوس نے مجھے دی ہے۔ جس کا میرا حصہ ہوتا ہے۔ جس کا میرا شرف و عظمت تھا۔



مکرمی میں پانچ سو عظیم ہمتوں کا شوق تھا۔ ہر ایک کو جو اس کی صفوں میں رہتا تھا، اس کی ہمت کا نقشہ تھا۔
 ہمت کی شہرت کا عظیم سلسلہ تھا۔ ہمت کی شہرت میں پانچ سو عظیم ہمتوں کا شوق تھا۔ ہمت کی شہرت کا عظیم سلسلہ تھا۔
 کی شہرت کا عظیم سلسلہ تھا۔ ہمت کی شہرت میں پانچ سو عظیم ہمتوں کا شوق تھا۔ ہمت کی شہرت کا عظیم سلسلہ تھا۔

مفتی عظیم سرحد حضرت مولانا شاہ مصطفیٰ صاحب دہلی نورانی میں نے تصوف کی مجلس کے طویل عرصہ تک سیراب دوست
کے رہے۔ عامۂ کونین میں ۱۹۶۱ء میں حضور مفتی عظیم یاد میں مولانا کو آپ جانشین مفتی عظیم مقرر کیا۔
میں صاحبزادہ تین دنہ کے سرپرست بن گئیں جس معصوم طفل نے برس میں چھ برس کی عمر میں وفات حاصل کی۔

سرداروں میں مشاطہ تھی۔ ان کے ناموں میں سے ایک راجہ جس کا نام "راجہ" تھا۔ شہزادہ جلالی حضرت شاہنشاہ محمد شاہ ایک اعلیٰ اہم مدعی صاحب
معدودہ و قریب تھا۔ شہزادہ سردار پانچویں عظیم گزشتہ یونی جوتہ یہاں پر دوسرے ایک، یعنی شہزادہ میں حصول مفتی عظیم ہند
پر مبنی میں تھی۔ یہ تھے۔ درحقیقت میں عظیم گزشتہ یونی جوتہ یہاں پر دوسرے ایک، یعنی شہزادہ میں حصول مفتی عظیم ہند
نفاذ تھا۔

حضرت سیدتی عظمہ سدا رہی۔ ان کے احقر بھیجیں سبوں میں جو مقصود وہ وہ مزید حاصل ہوں وہ آپ کے
اصول سے فائدہ لیں میں ان کے ساتھ تھیں سبوں میں حاصل آئی۔ اور بہت جلد لوگوں کے دلوں میں اور جری
میں سے پڑے گئے تھے۔

[illegible]

حضرت - ان میں سے کسی تاجیں عربی سے اور ۱۰ رو سے عربی میں خفگیں ہیں آپ کا شعر روق بہت بلند ہے، اور جتنی جتنی کہتے ہیں اس میں آپ کا یہ شعر ہے کہ میں نے شہر کی شہر تہہ دیکھی ہوئی ہے۔ ملک سے ماہ

اکل سنت و حرمت کے آپ پر، مہینہ میں نہیں جو، محنت و محنت پرست ہے۔ ہر بار ہر تقویٰ اپنے صبیحہ
 میں اللہ صبح اللہ کہ حد تک جس آپ پر، عمر و روٹی ہے۔ "آپ سے" میں و سستی کی ریاضت سے رہا اللہ خدا مست
 مسکاتین



خانوادہ رضویہ کے امین

ستاد نظامیہ ہوا، شہر احمدیہ، پاکستان، دارالعلوم اسلامیہ، جامعہ شری۔ ہستی ☆ 09839091246

مشہور عالم دین جو سہ ماہی کے حال میں عاشقِ حق و حق پرست اور چرمیہ صدق بھری کے مجدد و مجددِ اعلیٰ حضرت
 مہتمم و مصلح کی حیثیت سے (متوفی ۱۳۳۰ھ ۱۹۱۰ء) کی طبع و تدبیر اور فکری حقیقت و روحانی خدمات کے سبب چوں
 یا میں مشہور و معروف کے سہ ماہی میں اپنی علمی خدمات کے قریب اور متبرک فکر و درشت کی جلالت و شہرت کے معانی میں
 آپ کے مشہور و مصلح و مصلح کے بھی ہر ماہ میں ہر وقت ہوتے۔

[illegible]

میں حامد سہاوی کی یہ خواہش کہ جس شخص کو عقائد و عقائد پر مبنی یا مشہور مت کے متورث وراثی ممالک
عقائدات و عقائدات سے جدا و جہاد کے سبب ان خاندان کے علمی و ادبی و کار اور مقبولیت و نجات دہانہ اور اس ملک حامد سہاوی
سے پیدا ہوئی تھی جہاد، ان شخص سے اس حامد سہاوی کی عزت و احترام۔ پھر سہاویل جہاد کے لئے والوں سے یہ قسم
و نصرت شہادت و حامد سہاوی کی عقیدت میں جو یہ کہ ان میں اصل افکار و معصومات کوں رہے اور اپنے لئے نظریات کے
مطابق ان کے لئے دشمن اور پھر اس حامد سہاوی میں ان ممالک کا میرا بھی پورا نہیں جو میرا اس حامد سہاوی کی مقبولیت کہانی جہاد
کی۔

جس پر جانور و درمیان میں علی حضرت امام احمد رضا رحمہ اللہ حیدر اتر کر سجدہ بعد میں ہی انقطاع ہوا۔ علی بنی شخصیات کا تائید
یہ کہ وہ رہیں مسند سے جہاں سے وہ ہے، ان شخصیتوں میں (۱) جیدہ سے مراد علامہ مفتی حامد رضا خان بدایونی (مطلب کبر) (۲) مفتی
ظفر علی مراد علی نقشبلی رضا خان بہ لونی (حلقہ ہمدرد) (۳) مجلس اہل حق عہدہ امیر کبیر رضا خان بدایونی (پروست) (۴) علامہ حسین
رضا خان بدایونی (جیسے درجہ ۱۰) علامہ مفتی تقی علی خان بدایونی (۹) علامہ تحسین رضا خان بدایونی (مجلس کبر) (۵) علامہ
شہید علیہ مفتی اختر رضا خان بدایونی (کھڑکھڑی) (۶) علامہ محمد رضا خان بدایونی (پروست اور پروفیسر) (۷) علامہ محمد رضا خان بدایونی (مجلس کبر) (۸)
علامہ حسین علی نقشبلی (۱۰) علامہ مفتی تقی علی خان بدایونی (۹) علامہ تحسین رضا خان بدایونی (پروست اور پروفیسر) (۱۱) علامہ محمد رضا خان بدایونی (مجلس کبر) (۱۲)
علامہ محمد رضا خان بدایونی (مجلس کبر) (۱۳) علامہ محمد رضا خان بدایونی (مجلس کبر) (۱۴) علامہ محمد رضا خان بدایونی (مجلس کبر) (۱۵) علامہ محمد رضا خان بدایونی (مجلس کبر) (۱۶)



۱۲

عصرِ عام میں رسول اللہ ﷺ نے جس طرح شیعہ و مشیخ محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہما میں جو اعلیٰ حضرت اور مشیخ
مفسرین کے صحیح و غلط کی بحث کی وہاں ائمہ اثنی عشریوں کی بات اور یہی وہاں کے ائمہ کی بات تھی۔
کرتی اور اس کے عالم کو منور کر دیتی تھی۔

۱۲۰۰ء کے بعد تہذیب و تمدن میں جو ترقی ہوئی تھی وہاں ائمہ اثنی عشریوں کی بات اور یہی وہاں کے ائمہ کی بات تھی۔
۱۲۰۰ء کے بعد تہذیب و تمدن میں جو ترقی ہوئی تھی وہاں ائمہ اثنی عشریوں کی بات اور یہی وہاں کے ائمہ کی بات تھی۔

یہ تھی اہل بیت کی حقانیت کے بارے میں جو تہذیب و تمدن میں جو ترقی ہوئی تھی وہاں ائمہ اثنی عشریوں کی بات اور یہی وہاں کے ائمہ کی بات تھی۔
یہ تھی اہل بیت کی حقانیت کے بارے میں جو تہذیب و تمدن میں جو ترقی ہوئی تھی وہاں ائمہ اثنی عشریوں کی بات اور یہی وہاں کے ائمہ کی بات تھی۔

۱۲۰۰ء کے بعد تہذیب و تمدن میں جو ترقی ہوئی تھی وہاں ائمہ اثنی عشریوں کی بات اور یہی وہاں کے ائمہ کی بات تھی۔
۱۲۰۰ء کے بعد تہذیب و تمدن میں جو ترقی ہوئی تھی وہاں ائمہ اثنی عشریوں کی بات اور یہی وہاں کے ائمہ کی بات تھی۔

۱۲۰۰ء کے بعد تہذیب و تمدن میں جو ترقی ہوئی تھی وہاں ائمہ اثنی عشریوں کی بات اور یہی وہاں کے ائمہ کی بات تھی۔
۱۲۰۰ء کے بعد تہذیب و تمدن میں جو ترقی ہوئی تھی وہاں ائمہ اثنی عشریوں کی بات اور یہی وہاں کے ائمہ کی بات تھی۔

۱۲۰۰ء کے بعد تہذیب و تمدن میں جو ترقی ہوئی تھی وہاں ائمہ اثنی عشریوں کی بات اور یہی وہاں کے ائمہ کی بات تھی۔
۱۲۰۰ء کے بعد تہذیب و تمدن میں جو ترقی ہوئی تھی وہاں ائمہ اثنی عشریوں کی بات اور یہی وہاں کے ائمہ کی بات تھی۔

۱۲۰۰ء کے بعد تہذیب و تمدن میں جو ترقی ہوئی تھی وہاں ائمہ اثنی عشریوں کی بات اور یہی وہاں کے ائمہ کی بات تھی۔
۱۲۰۰ء کے بعد تہذیب و تمدن میں جو ترقی ہوئی تھی وہاں ائمہ اثنی عشریوں کی بات اور یہی وہاں کے ائمہ کی بات تھی۔



دورانِ رضا کا گلِ سرسبز

حدید محمد قمر احسن قادری، علامہ اعلیٰ، بیہوشن (امریکہ)

[illegible][illegible]

اس میں شریعت کے احکامات پر بہت گہری نظر ہے۔ صبر و صفا سے بہت سادہ و سادہ زبان میں شریعت کو بیان کیا ہے۔



ہاں میں اور حضرت کے اس قصہ پر اس شخص نے پانچ سو سال پہلے سے افسانہ لکھ چکا ہے اور اب اس کا نام ہے کہ
 "جب حضرت جبریل علیہ السلام نے اس کو یہ خبر دی کہ آپ نے دنیا سے کوچ کیا ہے اور آپ کا جسدِ مبارک
 وہاں پہنچ گیا ہے گا اس لیے کہ آپ نے دنیا سے کوچ کیا ہے۔" یہ وہی شخص ہے کہ

"جب حضرت جبریل علیہ السلام نے اس کو یہ خبر دی کہ آپ نے دنیا سے کوچ کیا ہے اور آپ کا جسدِ مبارک
 وہاں پہنچ گیا ہے گا اس لیے کہ آپ نے دنیا سے کوچ کیا ہے۔" یہ وہی شخص ہے کہ

اس کا نام ہے کہ میں نے اس کو یہ خبر دی کہ آپ نے دنیا سے کوچ کیا ہے اور آپ کا جسدِ مبارک
 وہاں پہنچ گیا ہے گا اس لیے کہ آپ نے دنیا سے کوچ کیا ہے۔" یہ وہی شخص ہے کہ

آپ کو یہ خبر دی کہ میں نے اس کو یہ خبر دی کہ آپ نے دنیا سے کوچ کیا ہے اور آپ کا جسدِ مبارک
 وہاں پہنچ گیا ہے گا اس لیے کہ آپ نے دنیا سے کوچ کیا ہے۔" یہ وہی شخص ہے کہ

آپ کو یہ خبر دی کہ میں نے اس کو یہ خبر دی کہ آپ نے دنیا سے کوچ کیا ہے اور آپ کا جسدِ مبارک
 وہاں پہنچ گیا ہے گا اس لیے کہ آپ نے دنیا سے کوچ کیا ہے۔" یہ وہی شخص ہے کہ



حضرت مولانا سید محمد حسین جانشینِ حضورِ مدینہ (رضی اللہ عنہ)

میں نے اس شخص کو یہ خبر دی کہ میں نے اس کو یہ خبر دی کہ آپ نے دنیا سے کوچ کیا ہے اور آپ کا جسدِ مبارک
 وہاں پہنچ گیا ہے گا اس لیے کہ آپ نے دنیا سے کوچ کیا ہے۔" یہ وہی شخص ہے کہ

میں نے اس شخص کو یہ خبر دی کہ میں نے اس کو یہ خبر دی کہ آپ نے دنیا سے کوچ کیا ہے اور آپ کا جسدِ مبارک
 وہاں پہنچ گیا ہے گا اس لیے کہ آپ نے دنیا سے کوچ کیا ہے۔" یہ وہی شخص ہے کہ



رہو بیت، ہر جدار ملنیت میں بدل ہو، بیت و معرکت کے شمع بن جائے

حصہ بن کر یہ مہر اسی حضرت خدیجہ رحمہ اللہ کے ہستی پر ہی نہ ملے گی۔ اور اس میں شہادت و مقبولیت کے حامل بھی ہیں انھوں
 اور جو اس طریقہ کے قلم و عقیدہ اور غرضی کس نہ ہو۔ یہ وہ امت مسلمہ اور خوش روی مسلمانوں کا حق کا ہے۔ اور اس پر عقلماندانہ
 جماعت کے مستشرق و غربیوں کی رائے یہ ہے کہ یہ واقعہ بدلتا رہے گا۔ اور یہ مہر جو یہ مہر کے دور بعد حضرت خدیجہ رحمہ اللہ کے
 عظیم الشان کا وجہ استقامت و قیام ہے۔ اس کے بعد اس واقعہ کے آپ کے ہر کام میں یہ پختہ رہے گا کہ اس کا عزم ہے حد معینہ، مطلق تعریف
 ورقہ بل تقلید سے

حضور تاج الشریعہ علیہ السلام کی تعمیر خیریں پر ہی بعد از مشورہ کیا۔ یہ ہیں اور ان کے ہر شہادتِ امت میں دھماکہ نگر اثر سے ال
لا مگر اخلق سے حضور کا ملت حب مر کے جس کا ہم میں پہا شہادت کی امداد و حش واد است حضور کا ملت کے پر ہمارے حق پر
سب کی شہادت و حق واد است واد است سے و تیراں کا ہمیں سے واد است۔

مولانا محمد شاہد القادری صاحب (چشمہ میں امام محمد بن موسیٰ بن نوکان کا نام ہے) یہ ہیں کہ جب حدیث کوئی آتی کہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ "مَنْ رَأَى نَارًا فَقَدْ رَأَى نَارَ جَهَنَّمَ" (جو شخص نے آگ دیکھی ہے وہ جہنم کی آگ دیکھ چکا ہے) تو اس سے مراد یہ ہے کہ جہنم کی آگ دیکھنا اس کی علامت ہے کہ وہ جہنم میں جائے گا۔

علمی مباحثہ: جہاں روش احمد رضا خاں، (علیہ السلام) و دیگر اہل حق پر، سیکھنا شروع کیا۔

[illegible]

برادر میرزا محمد عظیم حیدر علی عثمانی کے ساتھ ساتھ کے پروردگار کے فضل و کرم سے شریعت کے مطابق رہا ہے۔

[illegible]



کے لیے بہادر ہو جائے

یہ بات سچی تو تھی یہ تو کیا کہ چند سال قس حشد پور میں ایک مسجد کی سنگ بنیاد نے جس میں حضرت موصوف کے ساتھ میں شریف تھا۔ رہتی یہ پورٹ پر اس لوگ کا ایک طوطاں استقبالات کے لیے حاضر تھی۔ جس کی حضرت موصوف باہر تشریف لائے تو اس دست بوی کے لیے نوٹ پڑے۔ یہ وہ مظلوموں سے محبت و وفا بوسہ کیا گیا۔ جب حشد پور پہنچے تو یہی عام تھا۔ لوگوں کا شوق جنوں نے تیسے کے قاتل تھا۔ جذبات سے غلام میں تو اس کو اپنی ملاحت کی فکر نہ تھی۔ اس جو تاش تھی تو یہی کہ حضرت سے مصافحہ کا موقع میسر آئے۔ اس ایوان کی کیفیت سے میں بہ متاثر ہوا اور جب خطابت کے لیے کھڑا ہوا تو میں نے کہا تھا کہ میں جب حضرت موصوف اور آپ کی محبت کو دیکھتا ہوں تو مجھے افسوس بھی ہوتا ہے اور خوشی بھی۔ افسوس اس لیے کہ لوگ پرواہ و راسی طرح نوٹ پڑتے ہیں۔ حضرت کا منہ بولنا مشعل ہوتا ہے اور خوشی اس لیے ہوتی ہے کہ ہماری جماعت کا قائد ایسا براعزیز ہے کہ لوگ اپنی عزت و شرف حضرت کے قدموں میں اٹانے میں غرضوں کرتے ہیں۔

اور یہ کیفیت صرف ہندوستان میں ہی نہیں ہوتی بلکہ ہندو ملک بھی حضرت موصوف کے ساتھ وہاں شرف رکھنے والے ہیں۔ مگر ایسی طرح اپنی عقیدتوں کا اثر و پیش رفتہ ہیں۔ بھی چند سال قس موصوف امریکہ کے دورے پر تشریف لائے تھے۔ آپ نے امریکا میں محدث کبیر سلطان الاسلام حضرت علامہ میاں اعلیٰ علی صاحبی سے ملے۔ ایک عقیدت مند کی اپنی محفل میں محدث کبیر مدظلہ العالی سے اپنی تقریر کے بعد حضرت کی خدمت میں ایک پیش کرتے ہوئے عرض کیا کہ اگر میری میں آج وہاں فرمادیں۔ حضرت نے انہیں ایسا اگر یہ دن میں کافی دیکھ بیاں فرمادیں۔ لوگوں پر ایک سکھ داری تھا کہ اپنی صاف و شہدہ اگر یہی زبان۔

یہیں کہ یہاں شب ایسا محسوس ہوتا تھا کہ واقعی عالم اسلام کے قائد کو یہاں ہونا چاہیے کہ جب امریکا کی عربی میں جاکر امریکا کی طرف سے منظم ہادی میں گفتگو کی۔ اہل سندھ پاک کے درمیان موجود ہیں تو راد میں ہوں پڑے۔ عربیہ امریکا میں معیہ و حسن و حسن و شامت کے لیے نظریہ اگر یہاں میں پناہ دے یا اس کے سامنے پیش کر دے۔

اس میں شک نہیں کہ یہ واقعہ آپ کا جس میدان سے بڑے سے بڑے مختلف مسائل کی بھی سمجھتے ہوئے ہیں۔ اس کے خلاف ہر چیز معذرت پر ہے۔ اس کے نظریہ تزیات کا بہت بڑا تجربہ و حاشیہ دہن پر ہر وقت موجود رہتا ہے۔ یہی ہر طرح کے طور و طریقہ میں موجود رہے گا۔ ایک بڑا طبقہ ہمیشہ فقہی راہنما کے لیے دست بستہ بارگاہِ عابد میں اشارہ و پروا کا منتظر رہتا ہے۔

اور یہاں پہنچے۔ مجھے کہے یا جانے کہ موصوف میدانِ کثافت کے شہدائیں بھی ہیں اور نکتہ رس خطیب بھی شیعہ سنا بھی ہیں۔ ایک صاحب فکر و فکر بھی۔ ایک متحرک و بھلا قائد بھی ہیں۔ اور اس کے سیم شمس سے عظمت و تارک میں ڈوبے ہوئے۔ اور اس قلوب میں ایسا دلچسپی کا اجالا نکھیرے والے دلی قس القلم ہیہ طریقہ بھی۔

شخصیت ایسا ہے جس راہ سے یہ جیسے جتنی شان کے ساتھ جلوہ گر ہیں، اسی طرح حضور راج العالم و ہر جہت علمتوں کے جہر سبیل میں



راج الشریعہ علم اعمیاء فی الہدیش

مفتی محمد رحمت علی جعفری، جامعہ اسلامیہ مدرسہ قادریہ عیالہ، منٹلی تاج محل، کلکتہ 700043 09433295643

تاج الشریعہ جو حضرت علامہ مفتی محمد امجد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی قاری اور جی جانشین حضور مفتی اعظم دامت برکاتہم العالیہ ہیں، شخصیت اس زمانہ میں محتاج صرف کسی رسالہ اور جوت کے عوض جو اس مسمیٰ آپ کی عظمت پر مبنی اور امت و تقابلیت اور امت و ملتوں کے معارف ہیں۔

بلاشبہ تاج الشریعہ امت محمدیہ العالیہ مقبول و گوارہ اور محبوب اور رسالت پائی ہیں۔ آپ کی مقبولیت و محبوبیت کے ثبوت کے لئے یہی کافی ہے کہ جس شریعہ کا وہ ہیں حضرت کی بیوہ کی بیوی ہیں اس شریعہ کا جس کے اس میں کوئی اعتراض و جواب کے لوگ نہ پائیں اور پھر وہ شریعہ آپ سے مرید ہونے کے لئے یا یہ دلت کے لئے ثابت ہوتے ہیں۔

غلام نام سے آپ کے چچ و اقدس میں دو روایت اور حسن و چنگ و عفا سے کہ یہ دیکھو والا جب چچ و پاک کو لکھتے ہیں دیکھنا ہی رہا ہے۔ چچ و دیکھنا ہی رہا ہے حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمہ

اسی سعادت بڑا اور بہت تاج و تخت و عظمیٰ حدیث و محدثہ
یہ بات تو کہی جاتی ہے کہ آپ کے خاندان میں و کمال اور خدین علماء پیدا ہوتے رہے اور انہی میں آپ کا شمار گھر و خانہ
یہ نہیں سرکار اعلیٰ حضرت اور حضور مفتی اعظم سر عبد الرحمن انصاری کے بعد تاجی پر ہونے پر گھر کی اور ت و شہرت ملی ہے تو وہ صرف تاج
شریعت و امت محمدیہ العالیہ کی امت و ستودہ صفات ہے۔

اعظم المشایخ فی العصر اس دورہ میں جی جی جی دیکھا جاتا ہے کہ مرید میں سے رسالہ بھی صحابہ کی حد
ہے۔ اور طرہ کی بات کہ جو بزرگ و بزرگ میں رسالہ ہو جاتی ہے تو اس کا وہ اور ان کے خاندان سے۔

یہ بات کہ جو حال آت و آتی کے بیچ محال حضرت کا ہے گھر گھر میں آج اس نے جی جی عظمت و اہمیت لوگوں میں آج مفقود
آری سے لیکن انہی لوگوں میں چھ ہی ہستیوں میں جو میری کے اعلیٰ مقام پر فائز اور مشیت کے بلند بالا معیار پر قائم ہیں انہیں محدث
ہستیوں میں حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کی دلت و ستودہ صفات ہے۔

حقیقت میں انہوں سے دیکھو ہونے تو بلاشبہ حضرت اس وقت انصاری الشریعہ کی عصر کی ملک ہیں۔ بہت سے چہرے
پر چارک و اہمیت میں چھپے ہوئے ہیں جو اس کی جھوٹی اور غلطی۔ جس میں ان کے سیدھے سادھے لوگوں کو اس کے نام تو میری
پہنہ تے چھرتے ہیں لیکن انہوں میں چھ ہی ہستیوں میں جو میری کے اعلیٰ مقام پر فائز اور مشیت کے بلند بالا معیار پر قائم ہیں انہیں محدث
آپ کا وہی اہمیت اور پر چارک و ملک و قدر کی طرف سے آپ کو اتنی مقبولیت حاصل ہے کہ میری دست میں ہی رسالہ آپ سے دور
مرید کی کامیابی ہے۔ ایک فضل القدریہ کی ہیئت۔



ایک باوقار شخصیت

مفتی محمد حرمی (رحمۃ اللہ علیہ) نے فرمایا: (روایت)

[illegible]



گئے مورث اعلیٰ اور خاندانی پس منظر

00330830131 - 00330830131

[illegible]

اپنے توجہ کے حالات گذار رہے ہو۔
 حوالہ دینے والی ایک معروف جامعہ حضرت علامہ صاحب
 صاحب (متوفی ۱۹۰۸ء) نے اس میں ناخوش دیکھا
 (متوفی ۱۹۲۲ء) نے اس میں ناخوش دیکھا
 (۱۹۸۰ء) نے اس میں ناخوش دیکھا
 (۱۹۸۰ء) نے اس میں ناخوش دیکھا

۱۸۵۵ء میں خطہ کو کرختیاں ملک سلطان علی محمد خان

(محصور راج الشریعہ کے حاکمان کا ذکر
جسیر پیش کرے گی معاملات حاصل کر رہے ہیں
جو بزرگوں کے حالات مل سکے ہیں وہی نظر
قاریں ہیں۔)

تات شریعہ میں مطابقت حاصل ہے۔

[illegible]

عمران شاہ کے مورث اہل شہر و سیدہ خاتون
فدوسہ نکاح فیروز شاہی کے یہاں ہو گیا۔ مورثہ رحمہ اللہ
۱۵۲۶ء کے بعد میں عقیدہ کیمت پھرتا رہا۔ شہر کے دور
میں امرتسر کا نام تھا، ریاستی قائلہ کے سربراہ مسٹر



حضرت محمد عظیم شاہ

محمد عظیم شاہ۔ علی گڑھ کی حکومت کے تحصیل کار
محبوبوں پر ان کے رے چہ انہیں نے ترک یہ کر کے بریلی میں
سکونت اختیار کر لی

مشہور عالم دین مولانا عبدالقدوس صاحبی آپ کا
مہار کرتے ہوئے تھے

حضرت مولانا محمد عظیم شاہ صاحب علیہ الرحمۃ ربہ و
استاد میں یک روز گیارہ گھنٹے رہے تھے۔ شاہ کا علیہ عقد
معدن اب بریلی میں قیام پذیر تھے۔ ان کے صاحبزادے حضرت
مولانا محمد عظیم علی صاحب علیہ الرحمۃ مرجمہرات آپ کے
در پر مہمانی فرماتے اور ان کا روضہ آپ کے قدموں پر شمار
کرتے۔ ایک مرتبہ موسم سرما میں پٹانہ میں تھا۔ وصال ہوا کہ والد
کا جہ کے جسم پر پٹانہ آیا۔ حضرت نے ہدایت بہ پرواہی اور
استغاثت تیار کرتے میں رکھا یا۔ حضرت صاحب صاحب کے دس
میں جیسا پیدا ہوا کہ فاش یہ وہ شاہ کسی اور عیض کر دیا جاتا۔ اوپر
چشمہ درخت سے دوسروں کو یہ حضرت شاہ صاحب سے عجز کی
ہم سے وصال کا کر پھینک دیا اور مایا کا لکھ فقیر کے یہاں
وہر چکر کا مہمان بنیں۔ اے اپنا وصال دیکھا تو وصال صاحب شعا ف
جس کا دل لگا۔ ایک بار بھی متاثر نہیں ہوئے

حضرت حافظ محمد عظیم علی شاہ

بدایوں سے تحصیلدار اہل عظیم شاہ کے بیٹے تھے جن
سے پاس اور سواروں کی بدامین خدمت میں رہتی تھی، جنہیں شاہ
کاؤں جاگیر میں ملی تھی، حاجہ کاظم علی شاہ کو حضرت مولانا شاہ
نور الحق قرنی بھٹی لکھنو (متوفی ۱۳۳۸ھ ۱۹۸۲ء) فرزند حضرت

میں شامل کر دی گئی۔ اس کا سیر کا مشہور اور بڑا موصوفہ دھیمی تھا
دوب بھی موجود ہے بریلی کی سکونت میں اسے مستقل بریلی کو
ن دور میں آجستوں روہ کے پتھر پہاڑی جہاں میں آ کر رہا
ہو گئے تھے۔ اس کے لئے ان کا جو یہ حشر گوروں اس واسطے
کران سے ہوئے۔ بھٹی تھی۔

سعید نقداں صاحب صاحب علیہ السلام سے دست کش
سے تو پتی تھیں مگر دلی میں متوکل۔ مگر دلی اور حسن
بدان میں ان کا قیام تھا وہیں دلی ہوئے۔ مسعود نے ہی
سیدان و قبرسوں میں مٹا کر یا۔ یہ سیدان بھٹہ میں رہتی
کے متصل واقع ہے اور اسی مرتبت سے آپ تک شہزادہ کا علیہ
ہوتا ہے۔

الشیخ محمد عظیم شاہ

اس وقت ان کے سعید شاہ صاحب صاحب سے
ہاں تیار خال و یہ رہا دلی پہنچے تھے۔ یہاں سے شاہ میں
نہ دور رت کی وصال پہنچے۔ یہ سعید شاہ اور سعید
شاہ کی سہرہ یہ معلوم ہوا کہ اور گا۔ یہ دست تھے ان میں
سے کوئی شاہی بچہ علی سے پاس میں آپ کی حیرت رت بھی اس
حاجہ صاحب میرا خوں تک موجود رہی۔

اس میرت اہل حضرت شاہی بریلی میں اس
۱۳۰۳ھ ۱۹۸۳ء مولانا حسن صاحب بھٹی متوفی ۱۳۰۳ھ
۱۳۰۸ء

ان (سعید شاہ خال) کے تھیں صاحب سے تھے۔
عظیم شاہ (۱۳۱۱ھ) عظیم شاہ (۱۳۱۱ھ) سے بڑے سے
مناصب حیدر پور تھے ان کے ایک بڑا بھائی سے تھے
تھی



”کافران کا ٹھکانہ تھا۔ صاحبِ مروت نے اس میں خفیہ حکومت کا اعلان شروع کر دیا۔ طرفداروں کا ہونا اور مصلحتوں میں شریک نہ ہونا کا یہ جو قانون اس وقت میں ترجیح دیا کہ وہاں کی فوج کا ٹھکانہ اس اعلیٰ ست محلہ سے تھا اور انگریزوں کا اور بدھت تھا اور حکومت میں کوئی تبدیلی نہ ہو سکتی تھی۔ آپ نے اس وقت حکومت میں کسی کا نام نہ لیا۔ یہاں سے کہ کوئی یہاں رہا اور حکومت میں جا گیا وہاں کوئی جو تہہ نہ لگا سکا۔ ایک دفعہ اس نے اس کے پاس دیکھا کہ وہاں سے ایک آدمی آیا۔ صاحبِ مروت نے اس سے کہا کہ تم نے اس کو کیا کیا۔

[illegible]

مستحق صدور مدین : درود صدور الصدور و علی (متوفی

۲۹۵ د ۸۶۹ء میں حضرت علی محمد عظیمہ خاں نے پٹنہ میں ایک مسجد بنوائی۔ اس کے متقدمہ ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷

[illegible][illegible]



توں پر سے کٹے سے صحت دیا کرتے تھے۔ (جنگ آدھی سر)۔
 (مکتوبات میں اس سب پر بھی ۱۰۷۵ء)

حضرت مولانا محمد ظفر الدین قادری رضوی لکھتے
 ہیں "۱۰۷۵ء کے بعد جب نگرہوں کا سقوط ہو اور انہوں نے
 شیعہ عقائد کو توڑ دیا۔ ان کے بارے میں پریشانی ہو گئی۔
 ان کے ساتھ اپنے مقامات چھوڑ کر گاؤں وغیرہ چلے گئے۔ بعض
 حضرات مولانا کا علی حال صاحب رحمت اللہ علیہ قلم و لہجہ
 دیکھ کر، اپنے مکان میں بڑے تشریف دیتے، شیخ اہل تہذیب
 مسجد میں جماعت کے ساتھ ان کی کرتے تھے۔

ایک دن حضرت مسجد میں تشریف رکھتے تھے کہ ایک
 سے گوروں (گوروں) کا گزروہا انہیں خیال ہوا کہ شاید مسجد
 میں وہ نہیں آتے تو انہوں نے مسجد میں گئے اور اصرار کو ہم آئے۔
 ان کے کہ مسجد میں وہ نہیں آتے۔ انہوں نے کہا کہ حضرت مسجد میں
 تھے۔ ان کے کہ میں انہوں کو مدعا دے گا کہ یہ میرے کو کہنے سے
 معذور رہے۔ (میں نے) حیات علی حضرت و تہذیب جدید
 مطبوعہ مدینہ منورہ)

مولانا احمد اللہ شاہ دہلوی اور جنرل بخت حان نے
 جب مرگے۔ پھر مدینہ پہنچا تو آپ ایک سرگرم مجاہد کی حیثیت سے اس
 میں شرکت فرماتے تھے۔

جنگ آدھی سر میں آپ نے کسی کسی اعزاز سے حصول
 کیا۔ اگر یہ آپ سے اس قدر حوالہ دے کہ اس پر تفصیلی روشنی ڈالتے
 ہیں تو معروف قلم کار حضرت مولانا حسن دہلوی نے ماہنامہ
 حریت میں اپنے ایک مضمون میں خوبصورت تحریر کیا ہے۔ وہاں
 دہلوی نے ماہنامہ حریت میں لکھے اس کے چند اقتباسات
 حاضر خدمت ہیں۔

آپ (مفتی رضا علی خاں) جنگ آدھی سر کے عظیم

الذی انزلہ فی نفسہ اور اس نے مسرت سے گھرے فتویٰ
 شیعہ گوروں سے جو جنگ آدھی سر کے (مفتی
 رضا علی خاں) حضرت اللہ علیہ نے مرثیہ تحریر کیا ہے۔ وہ جس
 کتاب کے نام سے تالیف فرمائی ہے اللہ ماجدوں کو مداحوں
 و چھوڑ دینے کے لیے جس کی عمر میں اس نے یہ کام کیا ہے یہ
 پھر وہ ایک دست لگی ہے۔ اس کی کتاب کے نام میں
 اس نے اس کے لیے ایک کتاب میں تحریر فرمائی

حضرت شاہ عبدالغلام صاحب رحمہ اللہ نے ۱۲۳۸ھ
 ۱۸۲۳ء اور بعد میں مکمل ہونے تک ۱۲۴۰ھ ۱۸۲۵ء
 کے شہر مفتی عبدالغلام صاحب رحمہ اللہ نے ۱۲۴۵ھ
 ۱۸۶۸ء سے ۱۲۵۵ھ ۱۸۷۰ء میں ان کے شاگردوں میں کتاب
 لکھی ہے اور شاگردوں میں ان کے تھے۔ وہ ۱۲۵۵ھ ۱۸۷۰ء
 کا ایک شعر ہے

آوا ہم پر ہوں مسدود وہاں لڑکیاں
 ہمیں ہیں، لنگ اور ہمیں آنکھیں دکھائی ہیں
 مفتی رضا علی خاں نے یہی مدعی سے قطع نظر ایک
 دوسرا بھی بیان وقتوں میں کیا ہے۔ جس میں ان کی تین
 جگہ ۱۸۵۵ء میں پھر پڑھیں۔

جس قدر کہ صرف آپ سے یہ کتاب میں
 سب سے پہلے اس کتاب کے نام میں آپ نے لکھا ہے
 میں نے آپ سے کہتے تھے۔ چنانچہ جس میں جیسے یہ
 ہے۔ آپ کا نام لکھنے کے لیے یہ سب سے پہلے
 ہو گیا ہے۔ مگر میں نے ۱۲۵۵ء میں جب آپ سے جنگ میں
 اس میں کام کے خلاف حضرت نگرہوں نے آپ سے کہا
 میں نے ان کے پیچھے لگے۔ چنانچہ اس کے نام میں آپ
 پہلے نام لکھنے کے لیے یہ سب سے پہلے یہ کتاب



۱۲۴۱ھ تا ۱۲۴۲ھ تک یہ تہ کوہ گنگہ جس کے اہل میں اللہ کے
جس میں لڑا گیا اور اپنی طرف سے اس کی مدد فرمائی ہے۔
رچنے والے تہ کوہ گنگہ جس کا مال چاہیے چاہیے کی عمر میں
ہوں۔ تہ کوہ گنگہ کی عمر سے تہ کوہ گنگہ کی عمر چاہیے
بہا شریعہ کے مطابق چاہیے تہ کوہ گنگہ کی عمر سے
تہ کوہ گنگہ کی عمر۔

امام احمد رضا نے ابتدائی کتابیں جن اساتذہ سے
پڑھیں ان میں سے ایک خاتہ مراد امام احمد رضا صاحب
ہیں (موسمی تہ کوہ گنگہ ۳۳۴ ج مطابق ۸ کتبہ ۹۷
تہ کوہ گنگہ میں تہ کوہ گنگہ کی عمر چاہیے (بقیہ تمام درسی
کتابیں آپ کے ہاتھ سے پڑھیں تہ کوہ گنگہ کی عمر کے اساتذہ
میں یہ خدمت بھی ہیں تہ کوہ گنگہ کی عمر چاہیے ۳۰۳
۱۶۸۵ھ تا ۱۶۸۶ھ میں تہ کوہ گنگہ کی عمر چاہیے ۱۸۸۸ھ اور
شیخ برائین احمد الووری (توفی ۱۳۳۳ھ ۱۹۱۶ء)

ان میں تہ کوہ گنگہ سے تہ کوہ گنگہ کی عمر چاہیے
تہ کوہ گنگہ کی عمر چاہیے تہ کوہ گنگہ کی عمر چاہیے
تہ کوہ گنگہ کی عمر چاہیے تہ کوہ گنگہ کی عمر چاہیے
تہ کوہ گنگہ کی عمر چاہیے تہ کوہ گنگہ کی عمر چاہیے
تہ کوہ گنگہ کی عمر چاہیے تہ کوہ گنگہ کی عمر چاہیے
تہ کوہ گنگہ کی عمر چاہیے تہ کوہ گنگہ کی عمر چاہیے

چند روز بعد مسند رضاعت سے متعلق ایک موقعی کلمہ کہ
پہلے تہ کوہ گنگہ کی عمر چاہیے تہ کوہ گنگہ کی عمر چاہیے
تہ کوہ گنگہ کی عمر چاہیے تہ کوہ گنگہ کی عمر چاہیے
تہ کوہ گنگہ کی عمر چاہیے تہ کوہ گنگہ کی عمر چاہیے

خدمت و تہ کوہ گنگہ کی عمر چاہیے تہ کوہ گنگہ کی عمر چاہیے
تہ کوہ گنگہ کی عمر چاہیے تہ کوہ گنگہ کی عمر چاہیے
تہ کوہ گنگہ کی عمر چاہیے تہ کوہ گنگہ کی عمر چاہیے

تہ کوہ گنگہ کی عمر چاہیے تہ کوہ گنگہ کی عمر چاہیے
تہ کوہ گنگہ کی عمر چاہیے تہ کوہ گنگہ کی عمر چاہیے
تہ کوہ گنگہ کی عمر چاہیے تہ کوہ گنگہ کی عمر چاہیے
تہ کوہ گنگہ کی عمر چاہیے تہ کوہ گنگہ کی عمر چاہیے

تہ کوہ گنگہ کی عمر چاہیے تہ کوہ گنگہ کی عمر چاہیے
تہ کوہ گنگہ کی عمر چاہیے تہ کوہ گنگہ کی عمر چاہیے
تہ کوہ گنگہ کی عمر چاہیے تہ کوہ گنگہ کی عمر چاہیے
تہ کوہ گنگہ کی عمر چاہیے تہ کوہ گنگہ کی عمر چاہیے
تہ کوہ گنگہ کی عمر چاہیے تہ کوہ گنگہ کی عمر چاہیے
تہ کوہ گنگہ کی عمر چاہیے تہ کوہ گنگہ کی عمر چاہیے
تہ کوہ گنگہ کی عمر چاہیے تہ کوہ گنگہ کی عمر چاہیے

انکھوان سال کی عمر میں ذوالقعدہ ۱۸۹۷ء ۳۵
میں وصال پا کر والد ماجد مولانا رضا علی خاں بریلوی نے میں میں
تہ کوہ گنگہ کی عمر چاہیے تہ کوہ گنگہ کی عمر چاہیے

تہ کوہ گنگہ کی عمر چاہیے

امام احمد رضا خاں کی ولادت یا سعادت و شرف
تہ کوہ گنگہ کی عمر چاہیے تہ کوہ گنگہ کی عمر چاہیے
تہ کوہ گنگہ کی عمر چاہیے تہ کوہ گنگہ کی عمر چاہیے
تہ کوہ گنگہ کی عمر چاہیے تہ کوہ گنگہ کی عمر چاہیے
تہ کوہ گنگہ کی عمر چاہیے تہ کوہ گنگہ کی عمر چاہیے
تہ کوہ گنگہ کی عمر چاہیے تہ کوہ گنگہ کی عمر چاہیے

تہ کوہ گنگہ کی عمر چاہیے تہ کوہ گنگہ کی عمر چاہیے
تہ کوہ گنگہ کی عمر چاہیے تہ کوہ گنگہ کی عمر چاہیے
تہ کوہ گنگہ کی عمر چاہیے تہ کوہ گنگہ کی عمر چاہیے



ریاست فی جاہر حاکم دہلی ۳۶۵ و ۱۹۳۵ء میں ۱۳۶۷ھ
۱۹۳۹ء دہر ۳۶ و ۹۷ میں تیرجہ لکھا آپ تصویر کشی
سے سخت پرہیز فرماتے تھے لہذا جے کے پاس پتھر لکھنے بھی آپ
نے تصویر کشی وہاں ۷ میں شریک کے سر میں وہاں کے علماء نے
آپ سے استغاثہ کیا، مختلف جہات میں سہریں حاصل کیں۔

آپ ۹۷ سال کی عمر میں ۱۳۶۷ھ ۱۳۶۸ھ ۱۳۶۹ھ
۱۹۹۱ء و ۱۳۷۰ء کی طرح پچاس مسرت پر گلہ حبیب کا دروازہ کرتے
ہوئے آپ کو حق حقیقی سے جا ملے آپ کے وصال کی خبر یہاں کے
تمام مشہورہ مذہب و سنی سے شریک مکی لاکھوں لوگوں نے جنازہ
میں شرکت کی، جنازہ حضرت سیدنا سید حق و اشرف مرگاہ کلاں
میں واپس کچھ چھوڑ کر حبیب سے پڑھانے والی رپورٹ کے مطابق
یہاں کی ایک مسجد کے جلوس جنازہ میں اتنی بڑی تعداد میں کسی
مدینہ و مکتہ کے افراد سے اتنی تک شرکت نہیں کی۔

آپ سے والد ماجد امام احمد رضا کے بچے میں پہلو میں
پیر حاکم یہ کیا حال ہوا لاکھوں عقیدت مند مشائخ کرام
نہاے حلقہ مہاور شوراں امت ریاست کے لئے حاضر ہوتے ہیں
اور شریک و مکتہ سے مستقیم ہوتے ہیں۔

حضرت علامہ محمد باقر عظیمی

حضرت عظیم مورخ محمد بن سیم رضا حیدرانی میاں کی
ولادت ۱۳۳۵ھ ۱۹۱۶ء کو تھوڑا سا عرصہ کے گھر میں ہوئی یہ پہلی
پیدائش ہوئی تھی اس لئے اس خاندان کے ہر فرد کو بے انتہا خوشی
ہوئی بعد از گوارا امام احمد رضا قدس سرہ نے عسکر عظیم ہند کے
حقیقہ کشاں میں شایع ہونے پر فرمایا عزیر، قریب کے علاوہ دارالعلوم
مفتی سوامی نے ماہنامہ کو سامعیت دی اور ناظم مطبع کو اس وقت کی
حزب فرمائی کہ "اس عمل تک یا صوبہ جات کے طلبہ و رالعلوم

خلاف مکی صبر سے آپ سے جدا ہوئی اور مسلمانان ہند کو اس کے
برائے شکر سے بچانے کی فریاد و شہادتیں ملنے لگیں ۱۹۳۹ء
سے رہائے مکی آپ نے ۵۰ تھوڑے سلسلے میں مسلمانوں کو اپنی
نکلتا ہونے کی محنت و مشقت سے حلقہ نبوی اسلام یہ آپ
کے ان عظیم کارنامے کی مدد پر قدرہ و کمال سے بے حد
میں آپ کا اثر فی سہرہ مست ہے۔ خلیفہ ترقی و تہذیب و
مسلمان مسلمان کے لئے ملے ملے قوم و شخص میں اسلام جماعت
نہاد اسلام، جماعت رسالت کے مصلحت سے غرض مکی کا عرصہ
و عرصہ میں ان کے ترقی و ترقی کا عرصہ ہے۔

اس سے علاوہ اپنی مکتب اور مکی مکتبہ کا قیام بھی
آپ کی خصوصیات کا تہذیب و تہذیب کے علم و عمل کے مکتبہ
آپ کی مکتبہ و الیہ مکتب کا قصد میں جو علم کے علوم و علم
میں علوم و معارف کے چشمہ و چشمہ میں ان کے تشکیلاتی مکتبہ
سیر و تہذیب کے ہیں۔

مفتی عظیم ہند وقت بعد آپ کے حق تھے آپ کا
نکار آپ وقت کے سب سے بڑے مکتبہ میں ہوتا ہے آپ نورانی
و مکتبہ آپ شریک و مکتبہ میں ان کے مکتبہ حقیقی کا درجہ
علم و تہذیب آپ شریک میں علم و تہذیب کے ساتھ مکتبہ
عراق میں ہر مکتبہ سے وہ و مکتبہ میں ان کے مکتبہ حقیقی
مکتبہ ہیں۔

لہذا ان کے مفتی عظیم ہند و تہذیب کا علم بھی علم و تہذیب
تہذیب میں کے مکتبہ میں ان کے مکتبہ میں مکتبہ سے مکتبہ
تہذیب میں کے مکتبہ میں ان کے مکتبہ میں مکتبہ سے مکتبہ
تہذیب فرمایا یہ مکتبہ سے مکتبہ میں مکتبہ سے مکتبہ
مکتبہ مکتبہ مکتبہ میں مکتبہ میں مکتبہ سے مکتبہ ہیں۔

آپ سے تہذیب مکتبہ اور تہذیب مکتبہ میں



بہائمہ ریح الاول شریف ۳۳۲ھ

حضرت غوثی سیاح نے یہ اختصار میں اپنے مددگار
 نور اسلام مولانا حامد رضا حجازی سے دستیاب فرمایا اور یہ کتاب
 حاکم القادسی والدہ جد سے پڑھانے لگا ۱۳۸۰ھ ۱۹۳۸ء میں آپ
 کی شادی حاجہ تاج محمد پورہ پوری کی مشہور شخصیت جناب
 سید حسن صاحب کی صاحبزادی سیدہ سحرہ عاتقہ سے ہوئی۔
 جس نے آپ کی تین اولاد ذکر اور چار لڑکیاں عورتیں۔ حسن
 طہارتی میں برادر کبر سے مشہور تھے۔ والد ماجد کے وصالی کے
 بعد آپ شش دہائی کر کے اپنی شریعت کے اور تین مستحق
 سلوک پر برے۔ ۱۳۵۰ھ ۱۹۵۶ء میں آپ کا انتقال ہو گیا۔
 یہ آپ کی بی بی مدینہ سے آپ کے صاحبزادے کا گاہی
 رہنے میں رہتے ہیں۔

بہائمہ ریح الاول شریف ۳۳۲ھ

ان میں علامہ حسن بریلوی کی دورانی میں کسی رضا صاحب
 سے ۱۳۰۹ھ ۱۸۹۸ء میں ملے سو ان میں پیدا ہوئے
 نورانی حاکم والدہ ماجدہ سے حاصل کی تعلیم بھی صاحبہ والدہ
 درجہ تکمیل سے پانچویں نمبر کے علم طب کی سند حاصل کی۔

حسین حسین رضا صاحب مجدد و زین فتنہ امام احمد رضا خاں
 دہلوی کے خصوصی معائنہ تھے آپ کی دو صاحبزادیاں ہیں جن میں ایک
 شادی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں دہلوی کی بیٹی صاحبزادی
 سے ہوئی۔ ایک صاحبہ سے جس نے غرضت مرقیہ صاحبزادی
 صاحبزادی راجہ صاحب سے ۱۳۵۶ء میں ہجرت کر کے پاکستان
 چلے گئے

بہائمہ ریح الاول شریف ۳۳۲ھ

مولانا حسین رضا خاں بن استاد زمین مولانا حسن
 رضا خاں دہلوی ۱۳۱۰ھ ۱۹۹۳ء میں پیدا ہوئے آپ مفتی اعظم
 سندھ سے عمر میں چھ ماہ تھے آپ امام احمد رضا کے برادر ۱۰۰
 تھیں۔ والدہ اور والدہ تھے۔ آپ پاکستان، بریتانیا، قادیان، تھیں۔
 حاصل کی۔ انھوں نے مقررہ اسلام کے جدید علماء اور ماہرین علوم سے
 امتحان کیا آپ نے قادیان اسلام سے بھی مفتی اعظم کی معیت
 میں تھیں، جس میں آپ نے معقولات کی کچھ کتابیں، امام پور
 جاکر دوسرا شاہ اعظم میں پڑھیں۔

بعد از اخراج مدرسہ مظاہر اسلام میں دو سال و تہہ رہیں کے
 خدمت کا سبب۔ دوران دوری و تہہ میں شادی حجتی میدان میں بھی
 آپ نے بڑا کام کیا ہے جسکی پرکھ قائم کیا۔ دورہ ابوہریرہ سالہ
 ۱۳۱۰ھ میں آپ نے تہہ کی مصروفیت کی وجہ سے ہجرت کر کے
 کوئٹہ گئے۔ پانچ تھے۔ اس کے اب کی شاعت کی خاطر
 دوری و تہہ میں کے بعد سے آپ نے استغنی دے دیا۔ مولانا
 حسین رضا خاں نے ایک بیعت انصاف، سلام قائم فرمائی جس
 کے پلیٹ فارم سے آپ سیاسی اور سماجی خدمات انجام دیا کرتے
 تھے جس سے ملی اسلام کا فائدہ تھا اور ان کا دعویٰ شخص بھی برقرار
 رہتا تھا۔ حسین رضا صاحب شعر و ادب کا اعلیٰ ذوق رکھتے تھے
 مولانا حسین رضا خاں امام علیہ السلام امام احمد رضا بریلوی سے
 اصلاحات لیں آپ ویرجیت کا شرف شاہ ابوہسین احمد بریلوی سے
 تھا امام احمد رضا خاں بریلوی نے چاروں مسائل طریقت
 اور حدیث مبارکہ کی اجازت سے دے دی تھی۔ آپ کی قیادت
 حدیث میں مفتی عصمت علیہ السلام پیدائش علامہ سلطان رضا خاں مفتی
 حسین رضا خاں محدث بریلوی، مولانا حبیب رضا خاں اور ایک



تک میں جید آبادوں سے رابطہ کرنا تقریباً ۲۵ سال تک بدور مسٹر اسلام کی خدمت کرتے رہے۔

آپ پوری زندگی درمکی، ملی، مسلکی، قومی میدان میں سرگرم تھے۔ آپ کی کاغذی مواد کی دونوں تقریباً ۳ داکوہ ۹۳۹ء تا ۲۰۲۶ء ۳۰ اکتوبر ۱۹۴۶ء میں شریک رہے۔ احمد رضا کی مشن کی شاعت اور مصاحبہ دہرہ خاں کا ذکر کی تقریب آپ کی زندگی کے کارہائے نمایاں ہیں۔

۱۳۷۱ھ/ ۱۹۵۱ء میں کراچی تشریف لے گئے ۵ مئی ۱۹۵۲ء سے جامعہ شدیہ جی گوٹھ جوینا جمرچرموبہ سندھ کے شیخ الحدیث اور حضرت جی پکا کے تالیفی استاد مقرر ہوئے۔

آپ ۳۶۳ حج ۱۹۴۵ء میں بریلی شریف ہجرت کی اور سراج دربارت ۳۶۷ھ/ ۱۹۴۹ء میں کیا۔ آپ نے پاکستان سے تیسرا حج دربارت ۱۳۹۴ھ/ ۱۹۷۴ء کیا۔ آپ کی یادگار میں بے شمار بزرگانہ جوب، پنجورینوں، مری، دھڑل اور مساجد میں خدمت دیں انجام دے رہے ہیں۔ ہامرز علی عبدالرحمن کی تصنیف رکاوٹ۔ القلوب کا ترجمہ بھی کیا جو برصغیر میں شائع ہو چکا ہے۔ ۳۰ دج ۱۴۰۸ھ/ ۲۰۲۲ء فروری ۱۹۸۸ء کو وفات ہوئی۔

مصاحبہ دہرہ خاں میں حضور تاج شریعہ مفتی اختر رحمہ اللہ کی ہیں۔ آپ کا وصال ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء میں ہوا حج الاسلام شاہ حادہ مصاحبہ دہرہ خاں میں پانچ صدیوں کے پائے میں عرف آپ دروں جوہر جو تہذیب و تمدن کے

مولانا مفتی محمد رفیع علی خاں

یادگار مصاحبہ مفتی قدس علی خاں میں مولانا سرور علی خاں نے مولانا علی خاں بن مورانا مفتی رضا علی خاں بدلی ۳۴۵ھ/ ۱۹۰۷ء میں مقامات سہ ماہیہ ضویہ محمد سواراں بدلی شریف میں پیدا ہوئے۔

ابتدائی تعلیم جامعہ مدرسہ مفتی قدس علی خاں کے مدرسہ محکم کے پانی و چون تھے والد ماجد کی طرف سے آپ کے نانہ تھانہ الاسلام حضرت مولانا حادہ خاں بدلی آپ کے ماس اور مدرسہ تھے آپ ہام مذہب سے ۱۳۳۲ھ/ ۱۹۰۳ء میں رجعت ہوئے تھانہ دارالمقام مفتی اعظم ہند نے محمد سواراں کی جائزہ و خلافت خطا فرمائی۔

آپ بدور مسٹر اسلام بریلی کے علامہ سے حدیثات و فہم حاصل کی مولانا علی خاں رحمت باری مولانا مکیوں و توفیق مولانا چوہی مولانا جوہر محسن رحمت باری مولانا حسین مصاحبہ بریلی مولانا محمد لئی منگوری مولانا عبدالعزیز خاں بکھوں اور صدر الشریعہ مولانا محمد علی سے کتابت غم یہ مولانا حادہ مصاحبہ سے قومی کوئی کی مشن آرائی ۱۳۳۵ھ/ ۱۹۱۶ء میں مستغرق سے نوہرے گئے

پھر فراغت بدور مسٹر اسلام سے درمکی خدمات کا آغاز کیا اور اسی مدرسے کے نائب مہتمم بنے گئے تمام خدمات آپ کے ہاتھ میں تھانہ قیاد سے منگوری اور چاند

مولانا مفتی محمد رفیع علی خاں

مولانا مفتی اعجاز علی خاں روضی بن مولانا سرور علی خاں بن مولانا دانی علی خاں بن مولانا رصا علی خاں (جد امجدیہ احمد رضا خاں بریلی) ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۳۳ھ/ ۲۱ مارچ ۱۹۱۳ء بریلی شریف میں پیدا ہوئے۔

ابتدائی حضرت امام احمد رضا بریلی سے قرآن شریف شروع کی حفظ کی تکمیل عبدالقادر بریلی سے کی بدور اکبر



نے کئی کئی حکمرانوں میں مرثدے جارت و خلعت عطا کی۔ آپ کا عقد مستوں جناب سعید اللہ خاں بریلوی کا تھا جس نے ۱۳۶۹ھ میں ۳۳ برس کی عمر میں وفات پائی۔

۱۔ ۲۸ رجب ۱۲۸۸ھ جب ۳۱ اگست ۱۸۷۱ء کو مولانا حبیب رضا خاں ۳۰ سالہ تھے۔

۲۔ ۲۸ رجب ۱۲۸۸ھ جب ۳۱ اگست ۱۸۷۱ء کو مولانا حبیب رضا خاں ۳۰ سالہ تھے۔

۳۔ ۲۸ رجب ۱۲۸۸ھ جب ۳۱ اگست ۱۸۷۱ء کو مولانا حبیب رضا خاں ۳۰ سالہ تھے۔

۴۔ ۲۸ رجب ۱۲۸۸ھ جب ۳۱ اگست ۱۸۷۱ء کو مولانا حبیب رضا خاں ۳۰ سالہ تھے۔

۵۔ ۲۸ رجب ۱۲۸۸ھ جب ۳۱ اگست ۱۸۷۱ء کو مولانا حبیب رضا خاں ۳۰ سالہ تھے۔

۶۔ ۲۸ رجب ۱۲۸۸ھ جب ۳۱ اگست ۱۸۷۱ء کو مولانا حبیب رضا خاں ۳۰ سالہ تھے۔

۷۔ ۲۸ رجب ۱۲۸۸ھ جب ۳۱ اگست ۱۸۷۱ء کو مولانا حبیب رضا خاں ۳۰ سالہ تھے۔

۸۔ ۲۸ رجب ۱۲۸۸ھ جب ۳۱ اگست ۱۸۷۱ء کو مولانا حبیب رضا خاں ۳۰ سالہ تھے۔

۹۔ ۲۸ رجب ۱۲۸۸ھ جب ۳۱ اگست ۱۸۷۱ء کو مولانا حبیب رضا خاں ۳۰ سالہ تھے۔

۱۰۔ ۲۸ رجب ۱۲۸۸ھ جب ۳۱ اگست ۱۸۷۱ء کو مولانا حبیب رضا خاں ۳۰ سالہ تھے۔



تعلیم و تربیت کی رخصتیاں

اور اس میں چار چاند لگا دیے۔

آپ نے اپنی جسمانی تعلیم و تربیت سے پہلے
اور یہ بھی خوش قسمتی سے کہ حضرت کے اہل بیت سے پہلے۔
۱۳۲۵ھ کو غرض رسولی کے سہ سے موقع پر مفتی اعظم ہند سے
بہت کثرت حاصل کیا اور ۱۳۹۶ھ میں مفتی اعظم سے اجازت
و خلافت شایستہ فرمایا۔

آپ سے چوبیس سال پہلے میں جس میں میں نے آپ سے
شکریاں کیا ۱۔ حبیب رضا ۲۔ حبیب رضا (۳) حبیب رضا۔
آپ سادگی پسند تھے۔ میں آپ کی سادگی سے متاثر ہوں
یہاں تک کہ یہ ہے۔

تعلیم و تربیت کی رخصتیاں

میں نے حبیب رضا کی سب سے پہلی رخصتی
میں مفتی اعظم ہند مفتی محمد رضا صاحب کی دست پر کیا تھی
غالباً سے منسوب ہوئی۔ عربی و فارسی تعلیم گہری پر والد ماجد
سے حاصل کی۔ صومہ صوبہ کی مجلس سے پڑھائی بہت سی خوش
حاصل خانی مہمان دور بہت سی مجلس و مسجد میں۔ سادہ
مگر باعظم صیقا، سادہ سادگی و اپنی شہرت کی گہرائی
بہت سی مہمان سادہ سادگی رضا سادگی رخصتیاں
سب سے شہرت اور سادہ سادگی رضا سے پہلے کی
میں نے سادہ سادگی میں

اپنی مولدہ خیمہ، رخصتیاں میں اندھوں نے حضور
الشریف کے گھر کے لئے آپ کا انتخاب میں جس کی وجہ سے حضور
تاں شریف ہو گئی۔ میں میں اندھوں کی صحت و سادگی سے اس
کا سادہ میرا قلم و کلمہ لکھنے آپ سے چھوٹا چھوٹا میں جس میں
پانچ تریاں۔ یہ سادہ سادگی میں۔

ابتدائی تعلیم گھر پر پہلی خانہ میں عربی میں کی
عزیزت سے مشہور تھے صومع جو ہر پڑھنے پر مفتی کے سادگی انداز
جس میں میں نے سادگی سے لکھا ہے آپ کی اولاد میں لکھنے کے
(۱) میں رضا صاحب مرحوم (۲) جب آپ اس میں رضا صاحب دور دور
نویس میں میں نے نوید ہو گیا۔

آپ نے سادگی میں سادگی ۱۵۵۰ھ کے بعد نکاح ہوا
آپ کے فرزند سادگی رضا صاحب سے سادگی ہوا میں جس میں
پانچ تریاں و تربیت کے ہوئے انہوں نے نام اس میں میں ۱۰
محمد میں رضا صاحب (۲) محمد میں رضا صاحب (۳) محمد شہاب رضا
صاحب (۴) مفتی رضا صاحب مرحوم کے چھوٹے فرزند میں رضا
صاحب سے چھ لڑے ہوئے (۱) محمد موسیٰ رضا (۲) محمد شعیب
رضا صاحب (۳) محمد تقی رضا خاں (۴) محمد رشید رضا صاحب (۵) محمد
غیر رضا صاحب (۶) محمد رجب رضا صاحب بیگانی بیگانی سے متصل شاہ
میں جس سے سادگی ہے۔

تعلیم و تربیت کی رخصتیاں

تعلیم حبیب رضا صاحب کے لئے فرزند مولانا اور میں
رضا صاحب کی ابتدائی تعلیم گھر پر پہلی اور اعلیٰ تعلیم میں سے حضور
مفتی اعظم ہند، علامہ حبیب رضا صاحب اور صدر شریعہ عبدالحق
سے حاصل کی کتب متداولہ کی تکمیل کے لئے راجہ عظیم علیہ عثمانیہ
جس میں میں نے بھی گئے۔ آپ بڑے جوان و سادگی کے آدمی تھے
مسائل میں مسائل پر گورنمنٹ سے رعب و غلبہ سے سادگی سادگی
کرتے تھے قومی و ملی مفاد کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا۔ ان کے خلاف کبھی
مولانا میں میں نے آپ کا دم خط بہت بہتر میں تھا ان تمام



مولانا محمد رفیع الرحمن

حضرت مولانا محمد رفیع الرحمن صاحب مہتمم مکتبہ
مدینہ منجربہ، مدینہ منجربہ میں جنم۔ مولانا محمد حامد رضا صاحب
میں حق حضرت امام محمد رضا قدس سرہ ۸۰ سال عمر ۳۲۵
۱۹۹۰ء کو وفات پائی۔ قطب بریلی شریف میں پیدا ہوئے۔ آپ کا
تعلیم گھر ہوں اپنی تعلیم کے لئے، العلوم مظہر اسلام میں، غلام
اللہ کے علم پر پاکستان شریف سے مکتبہ وہاں جامعہ مظہر اسلام
میں، علامہ کریم شاہ صاحب حضرت مولانا سر دائرہ رضوی صاحب
مدت میں تھے۔ وہ مدرسہ حاصل کیا چارہاں سے وہاں
نہ جہ راہنہ مسئلہ علوم سے سوا حصہ پائی۔

منظور اسلام، بریلی شریف میں ۲ سال تک تدریس
حضرت امام جعفر سے جبہ و علوم کی نگاہ سے تیار آپ
کے فائدے پاتا تھا، بریلی کی امام دیوبند سے کالی عمر
تک درس و تدریس سے شہرہ رسی مدد میں کی کی وجہ سے
۳۸۲ ۱۹۶۶ء سے ۳۸۵ ۱۹۶۵ء تک، العلوم مظہر اسلام
میں شیخ الحدیث کے عہدے پر فائز رہے بخاری شریف، مسند
شریف اور دیگر کتب کا درس دیا، آپ سے زیادہ تہذیبی تھی آپ
جہاں تھے اور وہاں ہی علوم سے راستہ دیکھ رہے تھے وہاں
علوم سے بھی رہبر و آشنا تھے بلکہ جہاد رکھتے تھے انگلیش

مستحق میں تھے، دسترس دینے کے عہدے، انگلیش کی وجہ سے دارالعلوم
منظور اسلام سے مستعفی ہوئے، بعد وہ فیکلٹی تھے حج میں ایسی
گروہ کے عہدے پر شرافت چند (مختصر نویسی، میں دسترس کی وجہ
سے جہاں ہو گئے تھے بہت جلد مدد ملت اور میرا کہہ یا دور
تجربہ راہنہ مسئلہ اسلام اور مسائل مسجد کی سرپرستی تعلیم کرنی جہاں
کے شعبہ کے لئے ذہنی و راز قاصد (باشل) بھی تعلیم

خصوصیات کے ساتھ آپ مہتمم کی میں خدمتوں کے ساتھ
وہاں مکتبہ مکتبہ مدینہ منجربہ میں ۳۸۰ ۱۹۶۵ء میں
وہاں مدینہ منجربہ میں تھے وہاں سے رہے وہاں
میں آپ لاہور میں مقیم رہے پکار سے جاتے تھے۔

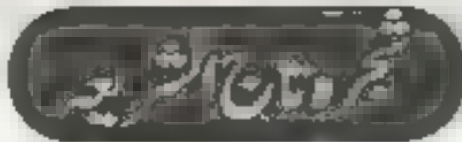
تہذیبی و دینی امور جناب سرتاج صاحب میں اور
چشمہ کمال میں (تیسرے عہدے پر فائز) بعد میں جہاد میں
وہاں مکتبہ مدینہ منجربہ میں رہے وہاں سے رہے وہاں
صوبہ مدینہ منجربہ میں (مدت میں) بعد میں جہاد میں
۳۸۰ ۱۹۶۶ء میں (مدت میں) بعد میں جہاد میں
کراچی ۱۹۶۶ء میں (مدت میں) بعد میں جہاد میں
بریلی میں رہے وہاں سے تعلیم رضوی اور دینیات میں۔

مولانا محمد رفیع الرحمن

مدینہ منجربہ میں جنم۔ مولانا محمد حامد رضا صاحب
میں حق حضرت امام محمد رضا قدس سرہ ۸۰ سال عمر ۳۲۵
۱۹۹۰ء کو وفات پائی۔ قطب بریلی شریف میں پیدا ہوئے۔ آپ کا
تعلیم گھر ہوں اپنی تعلیم کے لئے، العلوم مظہر اسلام میں، غلام
اللہ کے علم پر پاکستان شریف سے مکتبہ وہاں جامعہ مظہر اسلام
میں، علامہ کریم شاہ صاحب حضرت مولانا سر دائرہ رضوی صاحب
مدت میں تھے۔ وہ مدرسہ حاصل کیا چارہاں سے وہاں
نہ جہ راہنہ مسئلہ علوم سے سوا حصہ پائی۔

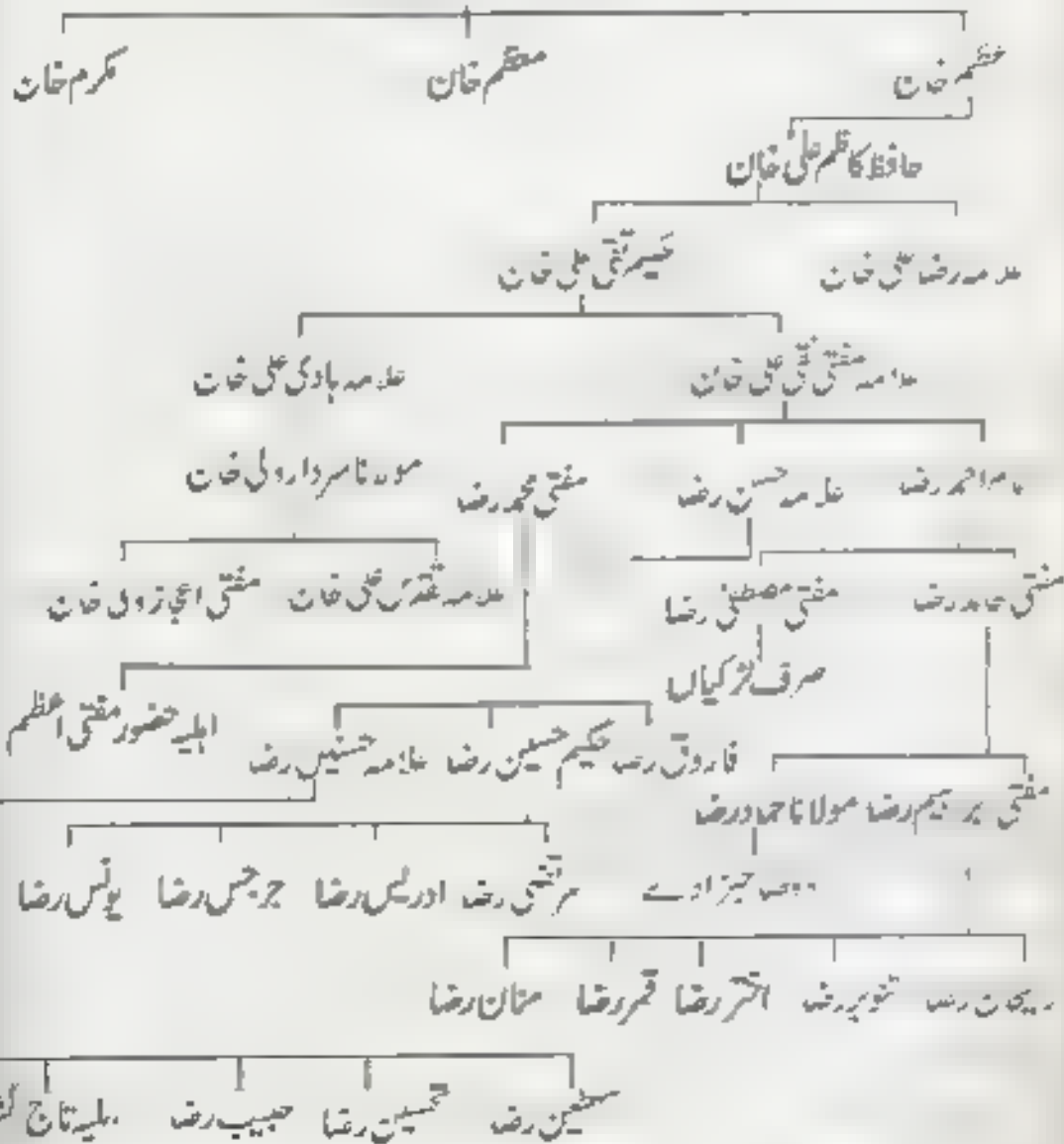
مولانا محمد رفیع الرحمن

علم و تربیت کے امور میں ہوں تجربہ و خدمت میں
انتہا کی وجہ سے تعلیمی مسئلہ مزید سے نہ بڑھ سکا آپ پاکستان
خلف ہو گئے اور بریلی پور ہزارہ (مدرسہ مجدد) میں مستقل نسبت
مستقر ہو گئے اور پورے احکامات دینے آئے۔



شجاعت جنگ بہادر سعید اند خان

وزیر مالیات سعادت یار خان





مردانہ حسن و رضا حاصل ہو جانے سے خدمتِ نبویؐ کے ساتھ ساتھ محوِ واروہ
حقیر شاہ علی ولی اللہؒ سے تشابہ یا خفا کی ہرگز و مشعلِ دروہ
شبہ بنا رہتی تھی۔ مصاحف و بیچنے سے حق کی حاضری خدمت
پیدا ہونے لگی۔ یہاں خطہ ۱۰۱۔

”یہ ہر حال قلوب“ کے یہ عظیم پادشاہ حضرت
عام احمد رضا علی بن علی علیہ السلام سے۔ اسی حضرت
کے دو ہجرت سے قبل ۱۱۰۰ھ میں حیدر رضا خاں اور ان سے
ساتھ وہاں چھوٹے مفتی عظیم بدر مصلیٰ رضا خاں (رحمۃ اللہ علیہ)
نصیب آسمان طرہ سے کسے تھے وہ ستارے جاہل ہوئے۔
خیر اللہ اسلام علیہ السلام کے صاحبزادے عظیم مصلیٰ ناہد ایم
رضا خاں اور مصلیٰ عظیم علیہ رحمۃً صافحہ کی کے درمیان رہے
مراقت و ہونے اور نصیب ہوں حضرت کے جس میں ۳۳ و مہر
کے ساتھ وہ نصیب چوں علامہ و مصلیٰ رضا خاں نام رکھا یہ اور اختر
رضا خاں کی معرفت ملی۔

پیر شاہ کے وقت تھی اور میں ”انجوائی حالات“ کو
نئے سندھ میں قریب تین سو سال میں داخل ہوا ہی تھی
سندھ میں چھوڑنے کی تحریک موثر انداز میں آگے بڑھ رہی تھی۔
پاکستان منظور یہ نہ پکا تھا۔ انگریزوں کی حکومت میں پورے
طور پر اپنے اثرات دکھائی تھی۔ لڑنے پر مست حالتیں تھیں۔ پرہیز
کھڑکی اور گرد و گولہ اور ساور کرنیوں میں مسلح ہونا پرہیز
وہاں سے بچنے کی ہرگز نہیں۔ قدر پرہیز کو انگریزوں سے
یہی صورت میں آئندہ خدا میں پند شریعت تھی کہ میں
کے ہونے تھے۔ مسلمانوں نے مسلمانوں کے لئے
تعمیر کی ہوئی تھی۔ سندھ پر سے ہے۔ وہاں کی جنگ عظیم ہوا
ان دور میں اصل ہو رہی تھی۔ یہی نہ تھیں جسٹس نے حوے
پندرہ تھیں۔ جاپان و مائیکہ تھی چکا ہے نیپالی کی ”مرد“ مدفوت

میں کی حدود سے سندھستان میں انگریزی اقتدار کو بڑھانے کی
کمرے کے درپے جو روح تھیں۔ اس اور غریب میں تعمیر کانیات کا
بہ سبب ملنے کی سرور میں پرتو دیاں میں میں ملے کر رہا تھا

رہتے آتے تھے چار چار مہینے چار برس ہو گئے۔ والد گرامی مسٹر
اعظم مد مولانا ابراہیم رضا خاں بریلوی نے اپنے لاف کے کی تیار
خوانی کی۔ کوئی ایسی تقریبات میں سرور و دوسرا اور صاحب
قدر اور دعوے کرتے تھے۔ عظمیٰ عظمیٰ مد کے دارالعلوم مظہر سولہ
کے میں غریب کی محبت کا جتنا ہیہ۔ جو بچہ کل ہو کے یہ بہت دوسر
کے منصب جلیل پر فار ہوئے والد تھا اس کی تسمیہ خوانی میں
میں اس رسوں کی صیانت سے دوست دلوں کا شادی تھی۔ سم نہ
شریف کی وکیل بھی وہ وقت باریک کر رہی تھی جو علم و فضل
اور رشد و ہدایت کا پتہ اور وقت تھی بھی حضور مفتی عظیم بدر مصلیٰ
رضا خاں مد یون حیدر رضا ناہاں سے سم اللہ خوانی کرئی اور یہ
کا وجود بھی مرور تھی۔ اس سے کوئی کسی نو سے کے طرہ پر کا
کی وصال کا جائزہ میں پنا تھا۔ حضور مفتی عظیم ہندی لکھا محبت
مفسر اعظم ہندی کے پے پایاں شفقت اور صاحب کی مفتی عظمیٰ بدر
کی نسبت خاص میں پنے وہاں کے بچے کی قسمت پر جس قدر رشک
یہ جو ہے کہ میں ہوگا۔

سم اللہ خوانی سے جس عمر کی ابتدا اور حضور مفتی عظمیٰ بدر
علیہ رحمۃً کرانی طار ہے کہ اس کی تکمیل بھی عان شان
ہوئی تھی۔ والد و ماجد نے قرآن شریف پڑھا تو مد گری سے۔ وہ
کرائی میں پڑھا تھیں۔ ابتدائی ادبی کتابوں سے لے کر اعلیٰ معیار
ادبیات کے مطالعے کا شرف حاصل کیا۔ دس سال کی عمر میں ایف
کر مد میہ نیر کا ج میں دھندلیا جہاں انگریزی اور ہندی رہا ہو۔
نیر یہ حیات اور دوسرے علوم جدیدہ سے آشنائی حاصل کی۔
ریاں و ادب پر دستکد کمال حاصل کرے کا چہ شروع سے ہی



میں سے مل گیا۔ یہاں وقت کے ساتھ ساتھ - دربار اوتوتا ہو گیا۔
قسمت سے ایک ایسے استاد کا، جس میں بھی ہاتھ نہ تھا جو خود عرب
تھے۔ راجہ غلام غفران علی شاہ کی خدمت کی کامیابی کے
سے نصیحت شیخ مولانا عبدالواسع مصری نے تقریر کی۔ ایک
وقت استاد کو قاضی شکر علی خان کے قلوب مسرت سے
بھر گئے۔ زبان پر بہارت کے حصوں کی جو تصنیف تھی وہ حیرت
کی تھی۔ آپ عربی حیرات پر جو دستور لکھی تھیں، مشکلات
بہاں کاظمی لکھا جاتا تھا۔ وہ دور مصری کے حیرات پر جو حیران
کا عربی ترجمہ کرتے۔ کچھ حصہ بھی آپ عربی میں عربی طور
پر لکھے پر کاردار ہو گئے آپ کی بات سے متاثر ہو کر سب
نے حضور معظم مند سے گزارش کی کہ وہ آپ کے ذہن کو جامع
در میں داخل کر میں۔ معقول مشورہ مانا گیا ۱۹۶۳ء میں آپ
۱۰ سالہ جامعہ مصر کے قاضی صوبہ الدین میں کر رہے تھے۔

دھلے کے وقت اساتذہ کرام کو ایک نیا تجربہ ہوا جس پر
 آپ نے عربی زبان میں سے طلبہ گفتگو کرانی۔ یہ طریقہ سے فنی
 طلبہ شروع کے واسطے عربی سادہ و سہل سے سمجھنے
 دہانے لگی تھیں۔ یہ تجربہ اساتذہ کے لئے متاخرین میں رہا
 کہ انہوں نے اس نئی طرز پر علمی ترقی کا مرکز بنایا۔ پہلے
 سادہ امتحان میں تحریری امتحان کے ساتھ عربی نام کا زبان
 امتحان یا گیا۔ زبان امتحان میں ایک استاد سے علم کلام کا ایک
 سوال پوچھا گیا۔ اساتذہ طلبہ خاموش رہے مگر انہی حضرات کے
 حوالہ سے کہ چشم و پیر سے صرف سوال کا جواب دیا، بلکہ اتنی
 صراحت کے ساتھ جواب دیا کہ استاد انہیں سمجھیں حیرت سے بھٹی
 کی بھٹی رہ گئیں۔ انہوں نے پوچھا کہ ایسا کیوں ممکن ہے انہوں
 حدیث کا طالع علم کلام پر اپنی دسترس کا مظاہرہ کرے۔ آپ
 نے جواب دیا کہ بالغہ منظر اسلام کے ساتھ طلبہ علمی میں انہوں

سے چند سترہیں اس علم کی سرسری چوڑی تھیں وہ جاننے میں نہیں
استاد اُردائی کی ثمرت میں خرید و آمد کرتے ہوئے یہ بتایا گیا سوال
بہت آسان تھا مگر مشکل سوالات بھی ہوتے تو اس کے تقاضی بخش
جواب دیتے جاتے۔ ظاہر ہے کہ ایک ایسا طالب علم جو شامل
اصناف میں سے آگے کی سنی مصنوعات فراہم کرے سے تو
اپنے دے میں اول ہوتا تھا۔ ادیت کا یہ تاج جو پہلے سال
سرچہ خاصیت کے حصوں تک پڑھا رہا۔ ۱۹۶۶ء میں ایک مٹی
طالب علم نے اپنی نمایاں کارکردگی کی بنیاد پر جامہ دار ہر ادارہ
حاصل کیا جو پچھلے تہ کرہ نگاروں کے مطابق اس وقت کے مصری
صدر جمال عبدالناصر کے ماتحتوں دیا گیا۔ جمال عبدالناصر کے
سنے یہ اور مسرت کی بات تھی کہ وہ اپنے ”جسمانی دوست پنڈت
جو جلال مہر کے ملک سے آئے ہوئے ایک طالب علم کو وہ ۱۱ روز
سہا رہے تھے۔ ایک اور امتیاز یہ حاصل ہوا کہ کلیہ اصناف الدین
کے طالب علم کو مجموعی بھڑکار کردی کی بنیاد مستند الفروعیت و انحصار
مقام اسلامیہ کی اصنافی ڈگری بھی دی۔ ماہنامہ اعلیٰ حضرت بریلی
میں اس کے ایڈیٹر نے ”وائف آستانہ رضویہ کے صواہر سے
نیکے مکے مضمون میں اس کا سیانی کا تذکرہ اس الفاظ میں کرتے
ہیں۔ نبی و اہلی حضرت و بیعت اسلام علیہما السلام اور حضرت مفسر حکیم
کے فرزند و بیعت مولانا اختر رضا خاں صاحب نے عربی میں بی اے
کی سند فروعیت ہدایت لہماں اور ممتاز حیثیت سے حاصل کی۔
مولانا اختر رضا خاں صاحب نے صرف جامہ دار ہر میں بلند پوے
مصر میں اولیٰ مصریہ سے پاس کیے۔ مولیٰ تعالیٰ رکھو اس سے
ریزہ عیش از عیش کامیابی عطا فرمائے اور انہیں خدمات کا اہل
بنائے اور وہ صحیح معنی میں اعلیٰ حضرت امام اہلسنت کے جانشین کہے
جائیں۔ معلم زوق و ذوق (ماہنامہ اعلیٰ حضرت مجاہدی الاولیٰ ۱۳۸۵ھ
(۱۹۶۵ء)



دارالعلوم منظر اسلام سے۔ اگرچہ جامعہ ہرنیک کے
میں جن اساتذہ کرام نے آپ کی علمی تشنگی کو چشمہ پانی میں
میرا پانیال کے اسما حسب آیت ہیں

- ۱۔ حضور مفتی عظیم مولانا شاہ مصطفیٰ رضا نوری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ
- ۲۔ بحر العلوم حضرت مفتی سید نقی حسین موہنجی علیہ الرحمہ
- ۳۔ مصر عظم حضرت علامہ ابراہیم رضا جال بریلوی علیہ الرحمہ
- ۴۔ حضرت اشع محمد سامی شیخ حدیث والشمیر جامعہ دہلی (مصر)

- ۵۔ حضرت مولانا عبد القہار استاد اہل بیت جامعہ دہلی (مصر)
- ۶۔ کمیت اشع محمد عبدالنوب مصری استاد جامعہ منظم اسلام
- ۷۔ مولانا حافظ علامہ نقی عظیم حامدی بریلوی

ان صاحبان کرام سے تحصیل علم کے بعد اب تشنگی
علم و معرفت کو اپنے سرچشمہ و بصر وکل سے میرا بہرہ
باری تھی۔ ۱۹۶۶ء میں جامعہ دہلی سے ایک سال کی
تحصیل مدت میں مفتی آپ سے رالعلوم منظر اسلام کے مسند درس
رواقی بخشی۔ یہ سلسلہ قائم رہا۔ اسی دوران آپ کے کاندھ سے پر ایک
وریدی دمہ آری رہے دی گئی۔ مصر عظم ہند نے اپنی حیات
مبارکہ میں ہی آپ کا رشتہ ملک اشعہ استاد اہل بیت حضرت حسن
بریلوی کی پوتی سیدہ سولانا حسن رضا جال بریلوی علیہ الرحمہ
صاحراوی سے طے فرما دیا تھا۔ لہذا ۳۱ دسمبر ۱۹۶۸ء کو بریلی کے
محاذ کا کنوئل میں آپ رشتہ ازواج میں منسلک ہو گئے۔ ماشاء اللہ
اس مبارک جوڑی سے مولانا مسکد رضا جال قادری بریلوی چچ
رائی اور عائشہ فرزند کے ساتھ پانچ صاحبزادیاں توفیق ہوئیں
اللہ وہ سب کی سب عقد مسنون سے سرکاری حاصل کر چکی
ہیں۔

قدوسی سلسلہ سے وابستگی جو ۱۹۶۸ء سے شروع ہوئی

تصویر شیخ عبد اللہ مصری کی طرف سے پروانہ گئی
کے جامعہ دہلی میں۔ مگر بیٹے کی کامیاب واپسی کے چشمہ خوا
مشاہدہ نہایت سے مصر عظم شہید سید رضا جال علیہ الرحمہ
خبردار ہے۔

مصر عظم ہند مولانا ابراہیم رضا جال بریلوی ۲ رجون
۱۹۶۵ء کو ساٹھ سال کی عمر میں انتقال فرما گئے۔ وقت رحلت والد
مری کی تکلیف میں مستحقین عظیم کامیاب کاجوئے بنے کو
نظر آیا تھا کہ خوب بی خبر کے ساتھ وہ بھی سے گل جلال گرامی کی
رحلت ایک بہ صدمہ تھی اس صدمے کا طہار میں ہے اپنے
بڑے بھائی سید محمد رضا جال بریلوی کی وفات کے عورتی خط
میں کیا ہے جو بات ہے اب اور بھی یقین کا ہمارے اس خط
میں ہیں۔ ایک تقریبی رقم بھی رقمی سے جس کا یہ شعر اس وقت
کی ان کی حالت کا صحیح محاس ہے۔

ہائے دل کا آرمی ہل ہا
نورے اب سوئے سے دن
حرمت کے بعد وہی سے سوئے پر وہ گم اور گم سوا
ہو جاتا ہے گم ناہیاں صبر مستحق عظم ہند سے بہ نفس نہیں
تکلیف کو استقبال کیا اور سبقتی خدمات سے۔ صرف جوں جوں سے
پہچان بیکہ گو مسرت سے بھلا رہا ہا
بقول علامہ مصری بریلوی

آپ کو یہ کے کے حدت بدلت خود میں نہیں
تشریف سے گئے، اور ان کے کا بے تاملتہ رفتاری سے جیسے
یہ پائیت فاضل تری سب سے پہلے حضرت کے گئے گما
پیش پائی اور بہت عا میں۔ اور وہ یہ کہ کچھ عجب گئے تھے مگر
میں نے مگر میرے بچے پر جامعہ دہلی تہذیب کا بچہ نہیں ہوا

ماشاء اللہ۔



تقی دہ ردا ہستی رسدنی کی مصروفیت سے یہ جو یہ صرف قائم رہی
بلکہ پختہ تر ہوئی رہی اس سے دوسرے وقت رہت کا خلق اس کے جسم
سے نکل کر رات سے رہا ہے۔ یہاں وہ سال حد حضرت رحمان میاں
سے دارالعلوم منظر اسلام کے محدثہ مدرسہ میں جا کر رہے تھے
کے کاندھوں پر ڈال دیا۔ آپ اس مدرسہ پر رہتے ہوئے جنسی
اور فحشی، اقبالیہ سے دارالعلوم کی شہرت اور نام آوری کا یہ بہت مستند
قرہ دیا۔ مصروفیتوں کا دائرہ وسیع تر ہوتا چلا گیا تو صاحب بدتہ رہیں
نہیں تھیں وہ سکا تو ہے دامت مدے پر دوسرے قریبی وعدہ کی
مصلحت سمجھائی۔ یہاں کی تدریس کی فائیت اس طرف اور بڑھ گئی
کہ اس حلقہ میں اس کے والدین نے تہذیب کے لئے جس قسم
معاہدات منظر اسلام، مظہر دوسرا اور جامعہ صوفیہ کے طلبہ کی بڑی
تعداد انھیں ہوئی تھی بخاری شریف بھی تدریس کی اونچی صواب ہے
آپ نے یہ کام بھی سوراخا جس الزام پر۔

۱۳۰۸ھ اور ۱۳۰۹ھ و ۱۳۱۰ھ میں دارالعلوم میں تدریس
رام پور میں ختم بخاری شریف کیا۔ ۱۳۰۸ھ کو جامعہ فاروقیہ جوچور
میں تدریس بخاری شریف کا افتتاح کر دیا اور ۱۳۰۹ھ
و جامعہ القاریہ رچھا ضلع بریلی شریف میں شروع کیا۔ کاموں
سب سے پہلے۔ اب تک طلبہ و معززوں کی تعداد میں بڑھتے
رہے اس معاہدات میں دینی بخاری اسے دارالعلوم فاروقیہ بخاری
میں ختم بخاری کے موقع پر صاحب بخاری اور ترقی حدیث پر
امکان تھوڑا تھا۔ یہاں دارالعلوم میں دارالعلوم میں ختم بخاری
کے موقع پر علامہ شمس الدین، مولانا علامہ مسیحیہ، عمریہ ملت
مولانا حمید علیہ علیہ اور دوسروں نے اس کی موجودگی میں
قرنی حدیث پاک پر مباحثیں کیں۔

۱۳۰۸ھ اور ۱۳۰۹ھ و ۱۳۱۰ھ میں دارالعلوم میں تدریس
رام پور میں ختم بخاری شریف کیا۔ ۱۳۰۸ھ کو جامعہ فاروقیہ جوچور
میں تدریس بخاری شریف کا افتتاح کر دیا اور ۱۳۰۹ھ
و جامعہ القاریہ رچھا ضلع بریلی شریف میں شروع کیا۔ کاموں
سب سے پہلے۔ اب تک طلبہ و معززوں کی تعداد میں بڑھتے
رہے اس معاہدات میں دینی بخاری اسے دارالعلوم فاروقیہ بخاری
میں ختم بخاری کے موقع پر صاحب بخاری اور ترقی حدیث پر
امکان تھوڑا تھا۔ یہاں دارالعلوم میں دارالعلوم میں ختم بخاری
کے موقع پر علامہ شمس الدین، مولانا علامہ مسیحیہ، عمریہ ملت
مولانا حمید علیہ علیہ اور دوسروں نے اس کی موجودگی میں
قرنی حدیث پاک پر مباحثیں کیں۔

۱۳۰۸ھ اور ۱۳۰۹ھ و ۱۳۱۰ھ میں دارالعلوم میں تدریس
رام پور میں ختم بخاری شریف کیا۔ ۱۳۰۸ھ کو جامعہ فاروقیہ جوچور
میں تدریس بخاری شریف کا افتتاح کر دیا اور ۱۳۰۹ھ
و جامعہ القاریہ رچھا ضلع بریلی شریف میں شروع کیا۔ کاموں
سب سے پہلے۔ اب تک طلبہ و معززوں کی تعداد میں بڑھتے
رہے اس معاہدات میں دینی بخاری اسے دارالعلوم فاروقیہ بخاری
میں ختم بخاری کے موقع پر صاحب بخاری اور ترقی حدیث پر
امکان تھوڑا تھا۔ یہاں دارالعلوم میں دارالعلوم میں ختم بخاری
کے موقع پر علامہ شمس الدین، مولانا علامہ مسیحیہ، عمریہ ملت
مولانا حمید علیہ علیہ اور دوسروں نے اس کی موجودگی میں
قرنی حدیث پاک پر مباحثیں کیں۔

تقی دہ ردا ہستی رسدنی کی مصروفیت سے یہ جو یہ صرف قائم رہی
بلکہ پختہ تر ہوئی رہی اس سے دوسرے وقت رہت کا خلق اس کے جسم
سے نکل کر رات سے رہا ہے۔ یہاں وہ سال حد حضرت رحمان میاں
سے دارالعلوم منظر اسلام کے محدثہ مدرسہ میں جا کر رہے تھے
کے کاندھوں پر ڈال دیا۔ آپ اس مدرسہ پر رہتے ہوئے جنسی
اور فحشی، اقبالیہ سے دارالعلوم کی شہرت اور نام آوری کا یہ بہت مستند
قرہ دیا۔ مصروفیتوں کا دائرہ وسیع تر ہوتا چلا گیا تو صاحب بدتہ رہیں
نہیں تھیں وہ سکا تو ہے دامت مدے پر دوسرے قریبی وعدہ کی
مصلحت سمجھائی۔ یہاں کی تدریس کی فائیت اس طرف اور بڑھ گئی
کہ اس حلقہ میں اس کے والدین نے تہذیب کے لئے جس قسم
معاہدات منظر اسلام، مظہر دوسرا اور جامعہ صوفیہ کے طلبہ کی بڑی
تعداد انھیں ہوئی تھی بخاری شریف بھی تدریس کی اونچی صواب ہے
آپ نے یہ کام بھی سوراخا جس الزام پر۔

۱۳۰۸ھ اور ۱۳۰۹ھ و ۱۳۱۰ھ میں دارالعلوم میں تدریس
رام پور میں ختم بخاری شریف کیا۔ ۱۳۰۸ھ کو جامعہ فاروقیہ جوچور
میں تدریس بخاری شریف کا افتتاح کر دیا اور ۱۳۰۹ھ
و جامعہ القاریہ رچھا ضلع بریلی شریف میں شروع کیا۔ کاموں
سب سے پہلے۔ اب تک طلبہ و معززوں کی تعداد میں بڑھتے
رہے اس معاہدات میں دینی بخاری اسے دارالعلوم فاروقیہ بخاری
میں ختم بخاری کے موقع پر صاحب بخاری اور ترقی حدیث پر
امکان تھوڑا تھا۔ یہاں دارالعلوم میں دارالعلوم میں ختم بخاری
کے موقع پر علامہ شمس الدین، مولانا علامہ مسیحیہ، عمریہ ملت
مولانا حمید علیہ علیہ اور دوسروں نے اس کی موجودگی میں
قرنی حدیث پاک پر مباحثیں کیں۔

۱۳۰۸ھ اور ۱۳۰۹ھ و ۱۳۱۰ھ میں دارالعلوم میں تدریس
رام پور میں ختم بخاری شریف کیا۔ ۱۳۰۸ھ کو جامعہ فاروقیہ جوچور
میں تدریس بخاری شریف کا افتتاح کر دیا اور ۱۳۰۹ھ
و جامعہ القاریہ رچھا ضلع بریلی شریف میں شروع کیا۔ کاموں
سب سے پہلے۔ اب تک طلبہ و معززوں کی تعداد میں بڑھتے
رہے اس معاہدات میں دینی بخاری اسے دارالعلوم فاروقیہ بخاری
میں ختم بخاری کے موقع پر صاحب بخاری اور ترقی حدیث پر
امکان تھوڑا تھا۔ یہاں دارالعلوم میں دارالعلوم میں ختم بخاری
کے موقع پر علامہ شمس الدین، مولانا علامہ مسیحیہ، عمریہ ملت
مولانا حمید علیہ علیہ اور دوسروں نے اس کی موجودگی میں
قرنی حدیث پاک پر مباحثیں کیں۔



لائے گیا۔ آپ کی قدرت میں مفتی قاضی عبدالرحیم ستون، مفتی محمد
ناظمی قاضی اور مفتی حبیب رضا حال بریلوی پر مشتمل قاضی قاضی
دیوبند مفتی عبدالوحید حال بریلوی لاقول فتویٰ کا کام ۳ پارٹیاں
میں نامہ عبدالوحید حال بریلوی کے مطابق ۲۰۰۵ تک فتویٰ کے
رجسٹر پر موجود تھے۔ مگر کئی دورانیہ قضاہ کے فتویٰ کے یہ رجسٹر
ہو کر منقطع کام پر آجائیں تو فقہ حنفی کا عالمی سرمایہ ہوتا ہے۔

تاج الدین بیگ کے فقہی کمال اور وقار فتویٰ لاسکی نے
سب سے بڑی مثال وہ فتویٰ سے جس نے اہل فقہ اور کور
بر اندام کر دیا تھا۔ یہ ۱۹۷۵ء کا ہے۔ قیام بلگر دیش کی تحریک
میں اہل فتویٰ اور علمی مرد اور سقوط ڈھاکہ کے بعد اس وقت کی وزیر
عظمیٰ محمد یحییٰ خان کا دعویٰ کے حوالے سے تے بلند کر دیے۔

اور اسوں سے ہے فقہ اور اس قدر ناقابل تمیز سمجھیں کہ جلد
میں ایمر جمعی لگا دی۔ میر جمعی یعنی ہنگامی صورت حال کے خلاف
بعد شہریوں کے استوری حقوق تقریر سمجھیں گے جاتے ہیں۔ تو
تقریر پر ستر بٹھایا جاتا ہے۔ مگر کاری حال حود ہوجاتے ہیں
لئے کہ ان کو کسی مواخذہ یا محاسبہ کا خوف نہیں ہوتا وہ سب دور
سرکار ان شکایت کی قبول کرتے ہیں بلکہ کام ہوا کرتے ہیں۔

ایر جمعی۔ کرپٹ پر ججہ گاندھی کا ایم چڑھا تو حالات
انگوں ہو گئے۔ اسی وقت عبداللہ منصوبہ سدی کا بخار حکومت
کے سرچہ ہو گیا تھادی پر کٹر ول کا ایک ناہر منصوبہ ہاتھ آ گیا
۱۰ لاکھ لاکھ کروڑوں کی اس سدی کرنی جائے جس بدلی ایک
تپیشن جو سردار خصوصیات کی چند خصوصیات رکھوں گا ہوتا ہے اور جس
تپیشن کے بعد مردانہ بنوید کی قیادت گنوا دیتا ہے۔ حکومت

کے اشارے پر یہ کام دھڑلے سے شروع کر دیا گیا ہر وقت اس
مطالعات کے اس احساس دہی پر دار معلوم و بید کے متہم قاضی محمد علی
کے جو کچھ فتویٰ سمجھنے کے حوالے کے مصداق ہو گیا۔ ایسے امر

میں بھی ہے ہی حضرت (مفتی عظیم) سے اس
مسئلہ ہو گیا ہوں۔ جامعہ رس سے اپنی کے بعد میں نے اپنی
ججہ کی بنیاد پر فتویٰ کا کام شروع کیا شروع شروع میں مفتی
سید فضل حسین صاحب نے اس دور دورہ سے مضامین اس کی
نگرانی میں یہ کام کیا۔ ابھی مکی حضرت کی خدمت میں حاضر
ہو کر فتویٰ دھاپ کرنا تھا آجہاں کے بعد اس کام میں مری ججہ
ریا دیو جی اور میں مشتمل حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے
پھر حضرت کی خدمت سے مفتی صاحب اس نام میں دو فیض حاصل
ہو کہ جو کسی کے پاس فتویٰ میں سے مکی ہیں ہوتا ہے۔

حیات تاج الدین بیگ کے حوالے سے تاج الدین بیگ کے
لفظ لا حظہ بامیں۔

میں سے وزیر معلوم منظر اسلام میں پر جا اور چا حیا
جامعہ دار میں مکی پر جا شروع سے ہی مجھے مطالعہ کا بہت شوق
تھا۔ اپنی درسی کتابوں کے علاوہ شریعت و فرائض اور میر تعلق کتابوں
کا دورانیہ شریعت سے مطالعہ کرتا، اور خاص خاص چیزوں کو دہری
پاؤں کرنا میرا تھا اس کے علاوہ سب سے بہت محنت یہ ہے کہ
مجھے کچھ بھی ملتا تو حضور مفتی عظیم قدس سرہ کی محبت و مہربانی
سے حاصل ہوا۔ ان سے ایک گھنٹہ کی محبت، استفادہ اور
مستفادہ سالوں کی محبت و مشقت پر بھی پڑنے سے مجھے میں اتنی
جلد حضور مفتی عظیم کا علمی و روحانی یگانہ پائیوں۔ میں جو میری
حیثیت ہے وہ ان کی محبت کہنا ان کا صدقہ ہے۔

حضور مفتی عظیم مدظلہ کے حوالے سے حیات مبارک میں یہ
کام چند مصلحتوں کے حوالے سے مگر سے علی آرتے رہے۔
مگر ان کی رحلت سے بعد میں ۱۹۸۱ء میں اس حالت کی صورت
محسوس کی گئی کہ مصلحت طور پر دارالافتاء کا قیام عمل میں آیا۔ چنانچہ
اندرونی صورت کی تکمیل کے حاضر مگر مری دارالافتاء کا قیام عمل میں

حقان کی ملکہ ہوتی ہے کے آگے مجھے جیتنے دیئے

القابات دیئے

موجودی معیار کے ہندوستان اور برصغیر میں برائی نہیں کرتے کیا
"حکومت سکھوں کے ہے آپ کو رسالت مدبر سکھوں اور سکھوں کے
کے ایک ماہ کا حصہ ملی وزیرا یہ ہے اور آپ سے رشتہ معادلت
میں معذرت خواہ ہیں"۔ (حیات تاج الشریعہ ص ۱۲)

یہ حضرت تاج الشریعہ پر اہم رہتی کے ساتھ باطل
پہنچ کی بارہوی کا واضح خلاف ہے۔ حضور تاج الشریعہ حضور مفتی
عظیم ہند علیہ السلام کی حیات میں ہی نائب مفتی اعظم کے مسد حلیہ
پر ڈاکہ لگے کے ساتھ ساتھ سب روحانی مسئلے کے سالار کارواں
بھی ہیں جتنے تھے حضور مفتی اعظم مدنی جی کی اور مصنف کی جگہ سے
اس کے نائب و جانشین تھے۔ متعدد تنسیلی دوروں میں سلسلہ قادریہ
رہبر میں آپ کے توسل کی قہر میں راز فزوں امداد ہوتی
جاء ہاتھ مگر با صابطہ دور ۱۹۸۳ میں ہجرت کا فرمایا۔ ویراویں پور
بلوچ، جام خود چور و دھور کی، پہنچا اور حیات پور میں پشاوروں تم
کردہ راہوں پر سلسلہ قادریہ کی غازی کا شرف بخشے ہوئے اسرانی
شریف پہنچے تو وہ ہندوستان کی رہنمائی آراوی کا دن تھا وہاں
برادران لوگوں سے آپ کے حسن کرم سے وابستگی حیات کی تمنا
ہوں بعد چونا گڑھ کی برہمن کی جانب سے صدامہد میں مستعد
ایک جلسہ عام میں امیر شریعت مدنی پور گھر سکھوں مارواڑی نے تاج
السلام کا لقب دیا۔ "مفتی ہجرت مولانا مفتی محمد میاں نے تائید
فرمائی اور ہر مذہب کے مجمع سے حراہاے تکبیر و رسالت سے تاج
الاسلام کے لقب کا استقبال کیا۔ غیبت حضور مفتی اعظم ہند مولانا
مفتی سید شاہ علی رضوی مام پوری نے ہی سید مفتی اور فقید
سلام سے القابات سے نور ۱۹۸۵ء میں تاج العلماء حضرت
سید اولاد رسول محمد میاں مارہروی کے خلیفہ مولانا عظیم محمد مظہر احمد
رضوی بد یونی نے مظہر اہلسنت، فقید عظیم ہندوں لکھنؤ میں کے

تاج الشریعہ اور مرجع العلماء والفضلاء کے القابات
قطب مدینہ حضرت علامہ مولانا شاہ عطاء اللہ دینا مدنی علیہ الرحمہ
اور نصیحت الشیخ حضرت علامہ مولانا شیخ محمد بن سبزواری مالکی شہ عز
کہ معترف دیئے اور کہا کہ ان القابات کے لئے موردوں میں
شخصیت کا انتخاب کیا گیا۔ ۲۰۰۵ء میں شری کوئل آف انڈیا کے
جواں میں مفتیوں عظام اور علمائے کرم کے جم غمیر سے قاضی
القضاۃ مفتی سید کا خطاب دیا۔ مفتی۔ حقا اور سید "بے شک اللہ تعالیٰ
نیک کاموں کا اجر نفع نہیں فرماتا"۔ (القرآن)

جیہ کہ عرض کیا یہ چکا ہے کہ حال وہ اعلیٰ حضرت میں
مفتی اور فقہی سربراہی کے شانہ بشانہ روحانی قیادت کی روایت مفتی
شرعی ہے اور حقیقت یہی ہے کہ روحانی قیادت بھی اسی کو رہا
دیتی ہے جو عقل و کلام کی وسعت اور تعلق فی الدین کی گہراں
اور گہرائی کا حامل ہوتا ہے۔ تاج الشریعہ کی دہات اور فطانت سے
حضور مفتی اعظم ہند کو اس وقت پناہ گزینہ دینا یہ تھا جب آپ کھینچ
کوڑے کی عمر کے تھے۔ اس کی نگاہ وایت سے اس سے قلب مسور
اور عقل میں روحانی اللہ کی فراوانی تھی، کچھ تھی ہدایں سال کی
میر میں بھی ۱۵ جنوری ۱۹۶۲ء کو ایک خصوصی مجلس میں جس
میں شرکت کی دعوت علماء، فضلا، شیوخ اور عالمان علم دیوبند کیوں
تھی تھی حضور مفتی اعظم ہند نے مستقبل کے تاج الشریعہ اور قاضی
القضاۃ مفتی سید مولانا محمد اختر مداح راہری کو اپنے قرب بھائی
ان کے دیوبند ہاتھوں پہ ہاتھوں میں سے فتح سداک عالیہ
قادریہ سرحدیہ نقشبندیہ اور چشتیہ اور فتح سداک احادیث و
اجازات وطلاقات مرحمت فرمائی۔ ساتھ ہی اور ایوانہ کتب و محال
واشغال ہواں لکھنؤ اخبارات حرب، لکھنؤ اور قادیانہ وغیرہ کی جارت
عفت کی۔ ماہنامہ نور کی کرب فروری ۱۹۶۲ء کی اپنی اشاعت ۶۷



تھیں۔ یہی وجہ تھی کہ انہوں نے کسی میں رحمت کے شرف سے
 دور اور جوئی میں خدمت و جارت کا اعزاز بخشا خود اپنے
 سامنے حضور مہدی اعظم ہند نے اس کو ہر تہذیب کو اور بھی سب دار اس
 طرح سے بناتے رہے کہ کوئی حلقہ اراوت میں شامل ہونے کی
 عرض سے حاضر خدمت ہوتا تو آپ اس متلاشی حق کو تاج و شریعہ
 سے دامن سے دبھنگی کی تلقین کرتے۔ اس طرح تاجا جاں کی
 حیات مبارکہ میں ہی تو اسے کے غلاموں کا حلقہ اچھا خاصہ وسیع
 ہو گیا تھا اس کی رحمت کے بعد خلق خدا کی امیدوں اور تمناؤں
 کا مرکز آپ ہی ہو گئے۔ آپ تو حیات یہ ہے کہ تاج و شریعہ کے
 مرید ہیں برصغیر ہند و پاک بنگلہ دیش کے خدا وند بنو ہند، مکہ معظمہ
 و ماریشش، سری لنکا، برطانیہ، مابینہ، جنوبی افریقہ، امریکہ، عراق،
 ایران، ترکی، بحار، جزیرہ عرب، امارات، کویت، لبنان، مصر،
 شام، کناڈا اور دیگر دیشی فریقی اور یورپی ملکوں میں پھیلے ہوئے
 ہیں۔ حلقہ اراوت میں شامل مختلف ملکوں کے افراد کی ایک بڑی
 تعداد حاضر ہے کے کریگی لبر (Gremmy Labr) پر مشتمل
 ہے۔ چارے وہ عام آدمی جو یا حاصل بھی چنی قسمت پر بار کرتے
 ہیں کہ ان کو تاج و شریعہ جیسا تہذیب اور ہر نصیب ہو مریدوں کی
 دور دورہ برحق ہوئی حدود کے پیش نظر ایک تذکرہ نگار کا یہ دعویٰ
 درست ہے کہ ان کے مریدین کی تعداد دو کروڑ سے تجاوز کر چکی
 ہے۔ یہ تعداد اٹھ دو ہون اگر کم ہوں ہے اپنے مریدین میں سے
 اپنی مہمبیت کے لائق افراد کو خلاف و جارت نہیں دی ہوتی۔
 حلقہ کی تعداد بھی اتنی حاسی ہے۔ دلیل میں تاج و شریعہ کی
 خدمت سے سرفراز افراد کی فہرست پیش خدمت ہے۔

چند عظامہ کے اسامہ حسب ذیل ہیں

مولانا محمد رضا خاں قادری دہلوی

مولانا سید عظام محمد حسین (ازیس)

وہاں نظر کی عکاسی کرتے ہوئے نکلتے ہیں کہ علم اور مشائخ کی
 حق بڑی جماعت ایک ساتھ ایک ہی حالت وادارت کی گواہ
 ہیں ہوں ہوئی جیسی کہ اس تقریب کی۔ بعد جس کے گواہ حضور
 کا خدمت صبر رحمہ۔ ان ملت شتی برہاں حق میں پوری علیہ
 از رحمہ، سوا، نائیک اور جس محدث اس و ہوں بعد خدمت شتی نکلی
 و میر ہم کی رت وادارت ہو۔ اس خدمت وادارت کے لحاظ
 و رکات کا شمار کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔

دارمہ مطہرہ میں عزت قاسمی کی تقریب میں حسن
 اعصاب کے یہ الفاظ

تقدیر مستانہ عابد قادریہ برہا تہذیب ویرت کے گواہ کی حیثیت
 سے قائم مقام مہدی عظم علامہ احمد رضا صاحب صاحب کو حسد
 قادریہ برہا تہذیب ویرت تمام خدمت وادارت سے وادارت وادارت
 کرتا ہوں۔ پورا مجمع ان سے تمام برکات ہوں اس میں اور یہ
 علم کے گرام (جو میں میں سوچی، جس بات سے گواہ ہیں۔

سید العباس کی حارت وادارت، یہاں اہل خدمت کی
 حارت وادارت اور ہماہم علی حضرت میں کو علم دار اہل خدمت کے
 علم الہی سے رہاں خدمت مولانا سید احمد رضا صاحب کی تحریک کا یہ گواہ
 جو خدمت سے یہ واقعہ بھی کہ اس بار دور دورہ کی جو خدمت میں ضرورت
 تھی اور وادارت مقدم ہو ہوا احمد رضا صاحب وادارت مقدم وادارت
 علی حضرت عابد کیا، جاشکی عالمہ با دھا گیا اور میں پسان تھی۔
 یہ ستارہ درمیں اور طلبش ستارہ اہل خدمت کی طرف سے ہوں۔
 حضرت تاج و شریعہ کے علمی اور روحانی حارت کی
 تکمیل کے شواہد ہیں۔

جیسا کہ علم تاج و شریعہ کے حضور مہدی، عظم ہند کی نگاہ
 رت۔ تاج و شریعہ کی رت گری میں چھپے ہوئے ان
 ستارہ وادارت جاشکی رشد وادارت کا ہمارا علم وادارت



حکمت مشکل ہے کہ یہ کام بھی آسان لگا

اور ایک صدی کے بعد اس خاندان کے اس ویں چشم چراغ کا عالم یہ ہے کہ تفسیر، علوم قرآن، حدیث، اصول حدیث، فقہ، سنی و بیانی، ہیئت النجدیدہ، مریجات، علم و تجربہ عقائد و کلام، جہر و مقابله، فکھ، منطق، صرف، نحو، تصوف، تاریخ ادب، لغت، توفیق، حساب، ریاست، ہندسہ، تجوید و قرأت اور کتابت جیسے علوم ان کے آگے ہاتھ باندھے کھڑے ہیں۔
 ذفرق تا بقدم ہر کی گری گزم
 کرشمہ عاشق دل کی کھلہ کہ جاہلیاست
 مختلف علوم کے علاوہ ردو فارسی، عربی، انگریزی

ہندی زبانیں اہل ربان کی طرح تحریر و تقریر میں اہتمام پرت ہیں۔ یہ پڑھا لکھ کے اپنے دوروں میں آپ انگریزی زبان میں تقریر فرماتے ہیں عرب اور اترقی ملک میں تقریر کی زبان ہوتی ہے۔ اللہ رب العزت نے اپنے حبیب کے اس شہیدان نورشات کی ہا میں فرمادی ہے۔

ملکی اور غیر ملکی تہذیبی دوروں کی ہے انہما معرویت کے باوجود خدائے فضل و کمال انکی تعصبات و تعالجات میں ترس مجبور کرتا ہے۔ حیرت ہوتی ہے رب و نفا اور رشد و ہدایت کے قدس تحریر کے اندھیاریوں میں مدھی کیوں کر تعمیر پاتی اور مطبوعہ اور غیر مطبوعہ تحریریں کا یہ انہار کیسے جمع ہو پاتا ہے غبرست دیکھئے اور آئینہ حیرت منجنا جائیے
 مطبوعہ

۱۔ الحق اکین (رور نامہ الہدی ابو ذبی کاردار) (عربی)

۲۔ وقار کثر لا ایمان (جمعیۃ العلماء دہلہ کے ترجمان کا جوڑ (حصہ اول)

سوسٹی وی اور ویڈیو کا آپریشن (مولانا مدنی میاں کے

ہندو متی احقر حسین رسولی (میں تار)

تار مولانا میں تار میں تار کھنڈ

تار مولانا ایو الکلام احقر انکار کی (ہوڑہ)

تار مولانا عبد الرحمن برضوی (ہوڑہ)

تار مولانا قمر اکرم بستی (امرک)

تار مولانا غلام رحمان (امرک)

تار مولانا عبد العظیم شاہ جہاں پوری (پاکستان)

تار مولانا صیف القادری (میں)

تار مولانا جمال احمد جہاں رسولی (ہوڑہ)

تار مولانا محمد رسولی (تار شریف)

حضور تاج الشریعہ نے جانوادہ وضو کی ڈیڑھ سو سالہ دور روحانی قیادت کی ہم ہمدانی کافریت کا حقد اور کیا ہے۔ آپ سے راہ سلوک کے مسافروں کی رضائی کے ساتھ غریبوں کی گولہ رنی بھی کی ہے۔ آپ معنوت اور معنولات میں تیسرا طور پر مست گاد کامل رکھتے ہیں آپ تحریر کے بادشاہ ہیں۔ تحریر طابع کی اور معنوی حوییاں قابل دید ہوتی ہیں۔ آپ کا قلم رواں بھی ہے اور توانا بھی یہی وجہ ہے کہ آپ جس موضوع پر طبع رحال فرماتے ہیں قلم پر بادشاہ ہوتے ہیں اور بے تکلف تحریر فرماتے ہیں۔ انہوں نے کثیر علم و خیار و معنی کا ادنیٰ بھٹی علم و ادب کی سہ قلم سے نکلے ہوئے قلوب کے مطالعہ سے یہ لگتا ہے کہ اہل حقیت کی تحریر پڑھ رہے ہیں۔ آپ کی تحریریں دلائل اور حوالہ جات کی بھرمار جھنڈ و سنی ہوتی ہے۔
 (بحوالہ حیات تاج الشریعہ)

تاج الشریعہ کی مختلف علوم و فنون میں مہارت جلا شہ ہیں اہل حقیت کی زبانانی ہے کہ ان کے آگے مشکلات علوم و فنون کی عقد و کشنی جوں ہوتی تھی کہ تھلی غالب۔



(جواب)

۳۳- فتوح شنبہ (مفت امام احمد رضا بریلوی) (اردو سے عربی)

۳۴- ہذا کتاب الفوائد (مفت امام احمد رضا بریلوی) (اردو سے عربی)

۳۵- اہل بیت النکاح (مفت امام احمد رضا بریلوی) (اردو سے عربی)

۳۶- مجموعہ جاحلیہ ۱۰۰ از ہری (عربی)

غیر مطبوعات

۳۷- حواشی تجلید یہ بحوالہ بریلویہ جلد ۱ (عربی)

۳۸- حاشیہ عمیدہ بلشبہ شرح القصیدۃ البرہ (عربی)

۳۹- ابن اسیر (اردو)

۴۰- دفاع کفر الامان (حصہ ۱)

۴۱- کیدیں کی مہر چھٹی ہونگی (مفت امام احمد رضا بریلوی کا مقالہ)

۴۲- ترجمہ شرائط فلاحی من بحر سہلۃ الیقینی (مفت امام احمد رضا بریلوی)

۴۳- سورۃ فاتحہ کی تفسیر (عربی)

۴۴- جشن عید میر و انبی صلی اللہ علیہ وسلم (مفت امام احمد رضا بریلوی کا مقالہ)

۴۵- مشربہ رب سمجلی سے عقائد و باب کی تائید میں ایک تفصیلی

مگر کہیں مضمون احادیث میں شامل کر دیا تاں اشربہ میں اس مضمون

کا مسکت جواب دیا اور طبع فرمایا حضرت کے اس مقالہ کو بہت اعلیٰ

حضرت بریلوی نے دیکھیں میں شائع کیا تھا۔

۴۶- آپ سے درمیان دوسرے دوسرے قرآن شریف لکھنے کا آثار

کیا ہر جہت آیات کی تفسیر تحریر کرتے اس کو بہت اعلیٰ حضرت بریلوی

میں شائع فرماتے تفسیر کے سب وجوہ و سلاست و روانی اور افادیت

و قیمت کو دیکھتے ہوئے جناب امیر رضوی بریلوی ایڈیٹر ماہنامہ اہل

حضرت بریلوی نے "حمیہ المشرق" کے عنوان سے ایک کالم مخصوص

کرنے تھا آپ کی کئی جہت تفسیر کو کچھ عنوان سے مسلسل قطع وارشائع

ہوئے آپ نے جب ماہنامہ کی دنیا بریلوی سے لگاتار کی اجازت

حکومت ہند سے طلب کی تو ابتدائی بعض آپ کے "تفسیر سورہ فاتحہ"

۱- سراۃ اخذ یہ بحوالہ امیر رضویہ جلد ۱ (عربی)

۵- تصویب کا شرعی حکم (اردو)

۶- شرح حدیث بیست (اردو)

۷- شرح حدیث ۱۱۰ حدیث (عربی)

۸- حضرت امیر غفرلہ کے والد تاج و تہ (عربی)

۹- دفاع کفر الامان (کتابچہ اردو)

۱۰- ایک امیر رضوی (اردو)

۱۱- تقدیم انجمن سہم، مفت امام احمد رضا بریلوی (عربی)

۱۲- تین طواغیت کا شرعی حکم (اردو)

۱۳- آثار قیامت (اردو)

۱۴- عبرت رسوں (اردو)

۱۵- لقول اللہ فی حکم الامان (عربی)

۱۶- برکات الامان (مفت امام احمد رضا بریلوی)

(اردو سے عربی)

۱۷- حاشیہ اسحاری (عربی)

۱۸- تفسیر رسوں (مفت امام احمد رضا بریلوی)

۱۹- ترجمہ اردو سے عربی

۲۰- شہدائے الامان (مفت امام احمد رضا بریلوی)

۲۱- ترجمہ اردو سے عربی

۲۲- (مفت امام احمد رضا بریلوی)

۲۳- ترجمہ اردو سے عربی

۲۴- (مفت امام احمد رضا بریلوی)

۲۵- (عربی سے اردو)

۲۶- (مفت امام احمد رضا بریلوی)

۲۷- (عربی سے اردو)



کے عموں سے پہنچ مصلوں میں سجدہ قاضی شہد و تعمیر قرینی
 جوہر ہمارے دنیا۔ بی میں شہد ہوئی۔ مکتوبہ کی ذیادہ خوش و خوش
 کے بعد قاضی کے مکتوبہ میں یہ ثابت معین ہوگا

تقاریظ و تاثرات

۱۔ مائیکل کت برہان بخشش اور حضور مصلیٰ و مقرر مولانا ابراہیم مصطفیٰ
 رعد و نور برہان قہار

۲۔ یہ غزلت۔ رحمتی مصطفیٰ و ریشہ شریف، محبوب حبیب رعد
 انوار و نور سید سید محمد مکرّم چہ

۳۔ ستر یگانہ و سلام برہان اسما و صا برہان حق شہد ہستی
 ۴۔ تقاریظ و تاثرات مشفق و شریف و قاضی صاحب علی قاضی شریف حبیب
 جہد و حق و شہادہ علیہ

۵۔ ستر یگانہ شہد حق از احاطہ حق و حق صاحب رضوی و بی محبت
 ۶۔ تقاریظ و تاثرات امام احمد رضا قاضی شریف محمد باقر و صاحب علی
 محبت

۷۔ ستر یگانہ شہد و مشرق و قاریہ و صوبہ از مولانا محمد باقری رضوی سید
 چہد م جوہر مددش مدد سید سید بنادش

۸۔ ستر یگانہ برہان حضرت کی بارگاہ میں مصلحتیں کا مقام از قاضی محمد
 مانتہ رسول بکلی محبت

۹۔ ستر یگانہ چہد م برہان محمدی رحمت کے بعد از قاضی مانتہ رسول بکلی
 ۱۰۔ تقاریظ و تاثرات برہان قاضی شریف و صاحب علی رضوی شہد و شریف

تقریرات و تاثرات مکتوبہ اسلام ہری

۱۱۔ ستر یگانہ برہان و عظیم اوران کے صفا از محمد شہب الدین رضوی
 بہر و شریف محمد برہان

۱۲۔ تقاریظ و تاثرات صاحب علی قاضی شریف محمد باقر و صاحب علی
 مدد برہان رضوی سید محمد شریف

تقریر و تقریر کے شہاد و وقت کی غمی رہدگی کی شہاد
 اس وقت میں سے ہون لہذا ان سے گھر کوئے الوب قہر
 خوش حبیب ظہری یک باق احمد ہے اس ہر ناں سے حسن
 اپنی کربوں سے صبار نہا وہ نعم در حشاں جس گیا اس
 ہرست میں چہد م سے نام پیش میں دو علم و فضل کے آگاہ تا مدد
 کعبہ رعد چہ

- چہد م کا نام ہے ۱۰۲۰۱۰۱۰
- چہد م سید شہد علی رضوی (برہان)
- چہد م مولانا صاحب رضوی صاحب رضوی (برہان شریف)
- چہد م ستر یگانہ برہان و شریف (برہان شریف)
- چہد م مولانا مسجد رضا خاں برہان (برہان شریف)
- چہد م مولانا مظفر حسین کلبہری (برہان شریف)
- چہد م مولانا صی احمد رضوی (برہان شریف)
- چہد م مولانا شہب الدین رضوی (برہان)
- چہد م مولانا ایوب رضوی (برہان)
- چہد م مولانا شہد احمد باقر (کیرال)
- چہد م ستر یگانہ برہان رضوی (برہان شریف)

نمازت اور علیت سے ساتھ شہد علی جس کا
 قیامت سے سید کی مصلوں میں حضور برکت کی خاطر
 جہد و حق و شہد حضرت سے بے کمال شہد علی
 و شہد علی کا قابل فرہادش صفا و شہد علی جاں رعد
 رعد و سلام ہے۔ ستر یگانہ حضرت حسن برہان سے دو
 کاتبوں کو ستر یگانہ اور آپ کا شہد و شہد علی دہد میں افغانی
 جوہر چہد م کوئل چاہے فضل پاک حضور
 تو پھر میں گے کہ ہاں ماجد و عظمیٰ ہیں
 نا جان مشقی عظمیٰ رعد و حال لوری سے لغت کی اس ۱۰



اور تو ان کی بخشی ان کا یہ شعر تو زبان زد عام ہو گیا۔

سنگ و جاناں پہ کرتا ہوں تجیں سائی

کھدوہ کھجندی مرزا جیوں مراد

ناج و اشتر چر حب پاک کی اس پاک ورامت کے اس
میں اس سے یہ کیسے ممکن تھا کہ عظمت و عظمت و عظمت کے
میدان میں تیرے نام سے جا بربہ تھے شاہنشاہ رو جانی۔ خدا
کی اس کو بھی آپ نے عشق رسوں میں ذب کر دیا۔ یہ سربا کے مٹا
کے ہیں ایک شعر دیکھئے۔

بہنے جلوہ گاہ ہر میرے دید و دل کو

سگی رچے وہاں گھر میں گھر رہتے وہاں گھر میں

ناج و اشتر کی قاتلہ۔ مدد جتوں سے نکالنا جس
سے۔ یہ بھی نہ آیا میں کی مدد کے خلاف تھی سے کرتے
سے ہی جذبات کی جہر پرست تھی کی اور اس۔ ست کی نقد پروا
حکومت وقت کا معاملہ۔ روپوش صورت ظاہر ہوگا۔ شاہد و غلام
نہم مقدمے کی ۳ مدت کے دوران پریم کورٹ نے شریعت
اسلامیہ کا جس طرح نشانہ بنایا تھا وہ کسی حد تک مسلمانوں کے
لئے قابل قبول نہیں تھا مسلم پرسنل لا بورڈ جس کے ارکان کی
شریعت حکومت سے خارج رہے۔ وہاں پر مشتمل تھی (صورت حال
آج بھی نہیں مدنی سے ملی حیات کے نام پر ایک مخصوص طبقہ پر مسل
ورڈ ۱۰ یمن بنانا۔ ہونے سے وہاں بھی جاہ طلب کو بھی کی
شریعت کی اس کے کلکس حاصل سے ملتی ہوئی ہے) اس لئے کوئی
شریعت پسند اس کی بابت سے شک نہیں تھی اس وقت مسلم پرسنل لا
کانفرنس کے سہ کے تحت چلے۔ یہ ہندوستان میں جو ہے ہے
حق کی جیسے ہوئے۔ انہوں نے حکومت وقت کے ہوش ڈال دیے
یہ تمام جلسوں میں تاج الشریعہ سے ضرور شرکت کی جو بہت
یک صاحب قیادت و اہم کی۔ (یہ وجوہات سے کہ جس حضرت نے

مسلم پرسنل لا کانفرنس قائم کی تھی انہوں نے وہی وسیعہ اختیار کیا جو
پرسنل لا کانفرنس ہوا جس تکمیل ہوئی اور تاج و اشتر یہ بھی خصوصیتوں
کی صلاح قیادت سے متا۔ اسلامیہ ایک پارلیمنٹ خرم ہوگی کیا ہوں
مسجد کی زبان کی تحریک میں بھی آپ۔ اپنا مقلب اٹل رکھا۔ اور
ایسے خاصوں کو بایا بھی کس بخشی جس کے ہاتھ باہمی مسجد کے
حس سے رہتے تھے اس معاملے میں اس کی جرأت کی انتہا یہ ہوئی
کہ سابق وزیراعظم ریسرچر اور کے یہی جتنے پوت صرف انہوں
رہنے سے نکال کر دیا بلکہ خدام تاج الشریعہ نے لاجوں کی کثرت
سے وزیراعظم کو بھاگنے پر مجبور کر دیا۔ آپ نے ایک وقت میں کی
حمید و عصمتی صدرت بھی فرمائی۔ ملی تھا اور ملی سر بلندی کے
سلسلے میں اس کے جذبات کا پتہ لفتاب اداروں کی ان کی سرپرستی
سے چلے۔ یہ فہرست حاضر ہے۔

۱۔ سرکاری دارالافتاء دارالافتاء دارالافتاء دارالافتاء

۲۔ سرکاری دارالافتاء دارالافتاء دارالافتاء دارالافتاء

۳۔ دارالافتاء دارالافتاء دارالافتاء دارالافتاء

۴۔ آل اطراد جماعت وضا مفتی اہل ملی شریف

۵۔ اختر رضا لاہوری صدر بارہ چھوٹی والا اور لاہور (کستان)

۶۔ سرکاری دارالافتاء دارالافتاء دارالافتاء دارالافتاء

۷۔ سرکاری دارالافتاء دارالافتاء دارالافتاء دارالافتاء

۸۔ جامعہ دارالاسلام دارالافتاء دارالافتاء دارالافتاء

۹۔ انصار شریعت، ملکی پورہ لاہور

۱۰۔ جامعہ دارالاسلام دارالافتاء دارالافتاء دارالافتاء

۱۱۔ جامعہ دارالاسلام دارالافتاء دارالافتاء دارالافتاء

۱۲۔ جامعہ دارالاسلام دارالافتاء دارالافتاء دارالافتاء

۱۳۔ مدرسہ عربیہ خیرہ عینیہ برہان پورہ لاہور

۱۴۔ مدرسہ اہل سنت بخش رصا، لاہور، لاہور، لاہور



کہیں کہ حضرت (منشی مقسم) نے یہ سب کچھ دیکھا تھا۔
 خاں صاحب دارالعلوم ہند کے صدر ہیں۔
 رموی دارالعلوم مظہر اسلام بریلی کے سرپرست
 مولانا ریاض الرحمن، جوکی منتھ ہوتے اور صدر دینی
 تاج الشریعہ کوٹلیا گیا، نائب صدر امین شریعت مولانا
 رضا خان ریاض مولانا تاج محمد علی خان و غیرہ بھی مولانا
 متان رضا خان کو نائب ناظم، نائب عثمان صاحب فرما کر
 صاحب حضرت علامہ حسین صاحب محدثہ بیوی و صاحب
 عبد حبیب عرف بوجھن بھٹا صاحب۔ انجمن خاندانہ
 مدرسہ میں عامل طور پر مقرر مدرسہ مولانا محمد قاصد
 رموی صاحب کے سرکاری سربراہ۔
 حضرت شیخ شادی صاحب مولانا محمد شادی نے
 مسئلہ کلامی و علمی پر مبنی تھے کہ ان کی امتیازی
 کلامت ہی تھی۔ بعد ازاں ان کی بکریں کے ساتھ
 چار سو پانچ سو کے لیے عیش قائم کر دیے تھے کہ ان کے چہرہ
 پر نگاہ ڈالنے پر لوگوں کے صوبہ متعجب ہو جاتے تھے۔
 مدعید کی ایک چھٹا شریعتی تھے۔ ان کے ساتھ

پس پر ہاتھ رکھ کر دیکھا کہ وہ بوجھتا ہے۔ عورت کی حالت
 شان و اہمیت سے کھڑی ہوتی ہے تو کچھ شرمیں آپ کے دست حق
 پر مشرف بہ اسلام ہوتے ہیں آپ کا صوبہ علم و تاباں
 تھی تو سے تو مدت سے چھپائی ہے۔ عبادت برداشت
 اور حشمت الہی کا یہ نہایت کہ انی حال میں ہر وقت نہیں ہوتی
 ہو ایسے بھی وقت ہی نہیں سے کہ "ہوتے سے" ہ جاتی ہے۔
 حشمت و پستی اور ملی جذبہ سے سرشاری گہ آپ میں سے۔
 انکی شخصیتوں پر پیرائیں ہوتیں مگر ہم کہتے ہم صوبہ میں کہ
 انی سے میں چھپے ہوتے جو اوقات سے متعلق ہنگام رست
 انی دست ہوتی کے سے سے سگائے رستہ میں کہ بعض اوقات
 میں ہچکچاتے ہیں۔ ان کے حقیقتات انصاف و ان کے قدم
 اوقات سے بچے محروم اور انکی وجہیں آپ کے انکی
 رخصت کر دیتے ہیں۔

سے کاش ملت اسلامیہ اپنی قیادت کے خلاء کو
 پاتے پاتے سے سے سے نہیں پاتی مگر وہ پستی کے اس
 اور جوں ہی خلاء نقصان میں سب ہاتھ سے ان بات کی توقع
 بھی کہیں کی جائے۔



ہند سے حاصل ہوا۔

علامہ محمد اعظم پاکستان علامہ سراج احمد مصویٰ۔

فقیر محمد مدظلہ العالی مالِ شریف، شیخ پٹہ اہلسنت عظیم شہر
علی گڑھ، مصوبہ۔ اساتذہ العظام و مداحی تہذیب الدین امرہوں۔

شارحِ حق۔ آئی شریف الحق احمدی اعظمی۔ درخانِ ملت علامہ
سکس رضا صاحب۔ بیرون۔ حضور تاق شریعہ علامہ اختر رضا صاحب
درمن ہجرت الدین۔ محدث تہذیب عامہ میاں اسماعیل احمدی مدظلہ

العالی۔ فقیر ملت مفتی جلال الدین احمدی۔

خلاصہ

(۱) حضور مہم مفتی مدظلہ العالی سید رضا صاحب مدظلہ العالی۔

(۲) ۱۹۰۶ء میں علامہ احمد سعید کاظمی

(۳) حضور تاق شریعہ مفتی اختر رضا صاحب مدظلہ العالی

(۴) رئیس اعظم علامہ سراج احمدی

(۵) دعوۃِ علوم مفتی افضل حسین موگیبری

(۶) ایک مرتبہ میں میاں برکات

(۷) صدر جلسہ دہلی تہذیب الدین رضا صاحب مدظلہ العالی

(۸) حضور مہم ملت علامہ حبیب الرحمن زبیر

(۹) حضور شریعہ ہند علامہ شمس الدین علی صاحب مصوبہ۔

(۱۰) علامہ مدظلہ العالی رضا صاحب مدظلہ العالی

(۱۱) محدث اعظمی پاسبان علامہ سراج احمد مصویٰ

(۱۲) حضور مداحی سید تہذیب الدین امرہوں

(۱۳) علامہ عبدالمصطفیٰ الزہیری

(۱۴) علامہ سید جوی ہندی

(۱۵) مولانا سراج احمد رضوی پوکر پوری

(۱۶) علامہ مشتاق احمد نظامی الہ آبادی

خصوصیات و کمالات حضور مفتی اعظم مدظلہ العالی

خصوصیات و کمالات کے حامل تھے۔ ہر کسی صلاحیت میں آپ

پر اعلیٰ رکھتا ہوں۔ آپ کے مستقل سے بچنے کی قیمت سے مجھے

محبت فرمائی ہے۔ لیکن مجھے یہ بھی پتہ ہے کہ حقیقی قیمت دہشت

آپ کی قربانی سے کوئی نہ ہو۔ آپ نے صاحب میں جو تیار

ہوئی ہے اس کی قیمت یہ ہے۔ یہ ہے جو تیار ہے

حضور مفتی اعظم مدظلہ العالی میں شریعہ سراج

اور علامہ مدظلہ العالی میں شریعہ ملت مدظلہ العالی۔

اسلامیہ کراچی۔

(۱) حضور تہذیب عامہ علامہ رضا صاحب مدظلہ العالی

(۲) ۱۹۶۳ء (۱۹۶۳ء)

(۳) استاذ اساتذہ علامہ مدظلہ العالی نکوئی (۱۹۶۳ء)

(۴) شیخ الاسلام علامہ سراج احمدی مدظلہ العالی

(۵) مفتی العلامہ مدظلہ العالی سراج احمدی مدظلہ العالی

(۶) تہذیبی خدمات علامہ مدظلہ العالی

شریف سے اہمیت کے ساتھ آپ نے ۱۹۶۳ء میں ۱۹۶۳ء

۱۹۶۳ء میں ۱۹۶۳ء میں ۱۹۶۳ء میں ۱۹۶۳ء میں ۱۹۶۳ء میں

۱۹۶۳ء میں ۱۹۶۳ء میں ۱۹۶۳ء میں ۱۹۶۳ء میں ۱۹۶۳ء میں

۱۹۶۳ء میں ۱۹۶۳ء میں ۱۹۶۳ء میں ۱۹۶۳ء میں ۱۹۶۳ء میں

۱۹۶۳ء میں ۱۹۶۳ء میں ۱۹۶۳ء میں ۱۹۶۳ء میں ۱۹۶۳ء میں

۱۹۶۳ء میں ۱۹۶۳ء میں ۱۹۶۳ء میں ۱۹۶۳ء میں ۱۹۶۳ء میں

۱۹۶۳ء میں ۱۹۶۳ء میں ۱۹۶۳ء میں ۱۹۶۳ء میں ۱۹۶۳ء میں

۱۹۶۳ء میں ۱۹۶۳ء میں ۱۹۶۳ء میں ۱۹۶۳ء میں ۱۹۶۳ء میں

۱۹۶۳ء میں ۱۹۶۳ء میں ۱۹۶۳ء میں ۱۹۶۳ء میں ۱۹۶۳ء میں

۱۹۶۳ء میں ۱۹۶۳ء میں ۱۹۶۳ء میں ۱۹۶۳ء میں ۱۹۶۳ء میں

۱۹۶۳ء میں ۱۹۶۳ء میں ۱۹۶۳ء میں ۱۹۶۳ء میں ۱۹۶۳ء میں

۱۹۶۳ء میں ۱۹۶۳ء میں ۱۹۶۳ء میں ۱۹۶۳ء میں ۱۹۶۳ء میں

۱۹۶۳ء میں ۱۹۶۳ء میں ۱۹۶۳ء میں ۱۹۶۳ء میں ۱۹۶۳ء میں

۱۹۶۳ء میں ۱۹۶۳ء میں ۱۹۶۳ء میں ۱۹۶۳ء میں ۱۹۶۳ء میں

۱۹۶۳ء میں ۱۹۶۳ء میں ۱۹۶۳ء میں ۱۹۶۳ء میں ۱۹۶۳ء میں



حضور، حسن العلماء اور بحسب ملت کے تمام قابل ذکر ہیں۔

تصنیفات چند مشہور تصنیفات یہ ہیں۔

آپ کی تصنیفات قریب ۳۵ سے۔ وصیات السائل
وراء القائل، وقال السائل، سيف القبار، موت الاخر ثمناج
السائل، خطوط ائلی حضرت، لاداری الداری، القوس العیوب
سائل، غشش، لغوی، مصطفویہ، نور العرفان، کل الحسام امہدی۔

وصال مبارک آپ کا وصال محرم خرام و ۱۰۱۰ھ ۲ دسمبر
۱۶۰۰ء سے سال میں محرم میں مختصر حالات کے بعد مت یس جگر
چالیس منٹ پر لگ کر پڑے ہوئے ہوا۔

آپ کی سرورینہ حضور، سرکار کائنات سید قطار اشرف
صاحب علیہ الرحمہ۔ پڑھائی جنازہ سے میں کچھیں رکھ کر
شریک تھے۔

حضور مفتی اعظم کی آخری آرام گاہ گنبد ائلی حضرت کے
ساتھ میں تھی۔

حضرت مفسر اعظم ہند علیہ الرحمہ

(ولادت: ۱۳۱۵ھ وصال: ۱۳۸۵ھ)

ولادت و تعلیم حضور مفسر اعظم ہند حضرت علامہ مفتی

ابو محمد رضا جان بریلوی ہیں حضور مجتہد الامام مفتی علامہ رضا جان
بریلوی کی ولادت باسعادت ۱۰ ربیع الثانی ۱۳۱۵ھ بمطابق ۱۸۹۸ء
میں ہوئی۔ امام احمد رضا کے محمد نامور و والدہ العزیز کی
سے قادر ابھرا۔ حضور صاحب کو پر فرمایا اور داری جان سے چاروں پکارتے
تھے جوں میں یا نام رکھا محمد نام پر تعلق رکھا۔

حاندانی روایت کے مطابق ۳۳ سال ۳۷ سالوں کی عمر
ترتیب میں مجدد اعظم علیہ الرحمہ سے اور معززین کی موجودگی میں
میر محمد تقی جو ان کی والدہ بچہ سے ناظرہ قرآن و ارادہ کی
ستائیں پڑھیں سات سال کی عمر میں دارالعلوم مظہر اسلام آباد

میں پر انشیت سے رہا۔ تھے علم کے ساتھ خلقت کرتے آپ کا
علم میر تقی کی تحصیل صدق خوب تھے اچھے فاضل علم
تھے ان سے پہلے ملت جانا اور احادیث کا ترجمہ
جیسا تھا۔

تو ان کی عمر میں ملت رہا۔ مگر تھے آپ وقت کے
دقیق مفسر فقہ حسن خیر ملت میں بحار کی محدث میر تقی
ثابت تھے محدث شیخ الفقہاء سے راہ کے اب تھے کے
شریف کمال حاصل رہا۔ جب آپ شریعت کے تھے تشریف لے
گئے تو آپ مفسر شامی و ترمذی و موطا و مسند احمد و مسند
ابن ماجہ و مسند ابی داؤد کے پاس رہے۔ شیخ امجد
امریکی و مسند کا پیشینہ لکھ کر شیخ اور پاکستان سے استفادہ کرتے
تھے۔

۶۹ برس ۱۳۸۵ھ و ۱۳۸۵ھ شہید ہوئے۔ وہاں کے لئے
مفتی اعظم مد سے توفی صاحبہ لکھنؤ کے قصبہ سے
مسلمانوں کو کج تہذیبی ساریں سے حفاظت کے لئے
حکومت مد سے سیدنی کاغذی و لکھنؤ برقیات کے خلاف آپ
حکومت مد سے قادیان کی موت۔ تھے توفی ص ۱۰۰
کہ "شہید کی حرام ہے حرام سے حرام ہے"

آپ نے احمد اعظم بر مقام و رہا۔ وہاں کے مفتی
تھے حضور مفتی شریف الحق فرماتے تھے جب تک مفتی اعظم ہند
حیات طاری میں رہے۔ علماء کے مرجع کی حیثیت رکھتے تھے تو
معاملات میں خود فقہی مسائل پر، میں سرحد و معاملات و پر
مکتبہ ماہ آپ کی طرف رجوع کرتے تھے۔ آپ کے مسائل کے
حد تک یہ عقیدہ ملی مروج سے نکال دیا گئے۔

یہ سے استفادہ کیا میں۔ حضور کی ملت،
حضور کی ملت، میں شریعت صدر العلماء میر تقی، شیخ العلماء
گھس جس حامی علماء میں ام و سونی چینی شیخ العلماء، سید



سنو سنال سے ہجرت کے بعد جامعہ قادیانہ رضویہ میں
آپ کی تشریف لائے مفتی محسن الدین شافعی نے منصب
صدرت، قوم پر فائز فرمایا پھر جامعہ عثمانیہ رضویہ کھڑی میں اسی
منصب پر قائم رہے پھر جامعہ قادیانہ رضویہ تشریف لائے اور
احیاء دین و تدريس میں لگے رہے، آپ نے لائق و فاضل طلبہ
پر ان کے چند کے اسماء ہیں۔

(۱) علامہ رحمانی میاں (۳) حضور تاج الشریعہ (۴) مولانا
عبد البر القادری (۵) مولانا بدر الدین مصطفیٰ کھوری
(۶) مولانا حامد عثمانی۔ (۷) علامہ امیر عظیم حوشتر (۸) مولانا جلال
الدین (بعد از ریاض) (۹) مطلق علامہ سرور رضوی۔

تصانیف توسیع افکار، مصباح اسم، ہدایۃ المنطق و ہدایۃ
آخر مرآتۃ الفکر، رویت حلا، منطق الفوائد، جوہر الصافی
ملاوہ از سہ احکامیہ تصنیف کی ہیں۔

بیعت و جلالت بتا کی آزادی ۱۳۱۷ء اپریل ۱۹۰۰ء
میں حضور مصلیٰ عظیم مورخا مصطفیٰ رحمانی علیہ الرحمہ سے مسلمہ
تالیف قادریہ یہ بکاتیرہ روزیہ مصوبہ کے دست حق پرست پر مرید ہو۔
۱۳۱۷ء ۱۳۱۸ء ۱۳۱۹ء میں حضور مصلیٰ عظیم سے بیعت سلسلہ اور وراثت
و احسان کی اجازت اور خلافت سے سرفراز کیا۔

مواصل و کمالات آپ حسی سادات کے چشم و چرا

وقت میں یہ یہ خوبی حاصل تھا کہ آپ نے وقت کے مقررہ، محدث
محقق، مشتمل، اہر ترقی تھے۔ حضور میں، نشر یہ دھڑکنا لائی ہے نہ
تفسیر و حدیث حضرت، عمر العبد علیہ الرحمۃ سے خصوصاً طور پر پڑھا

وصال آپ کا انتقال ۲۱ مہرِ حجب المرجب ۶۰۲ھ بمطابق ۱۱ ستمبر ۱۱۱۰ء
میں بروز جمعہ کی بعد از میں علیہ السلام، انصواء و مقتضی الی علیہ السلام و علیہ السلام
مہرِ حجب میں و مقتضی الی شریک حجاز و تھے۔

بہار اعلیٰ حضرت آپ کی عظیم یادگار ہے۔ اہل
اجداد آج تک تسلسل سے نگل رہا ہے۔

میں نے قسمیں کیں ہندوؤں نے مجھے غوطہ دیا۔ مجھے غلے سے لڑا۔
 میں نے اس ملک میں رہتے تادمین جب سے مجھے اعظمیہ سے ملنے سے
 سے کفر فرما دیا۔

بحر العلوم مفتی افضل حسین مونگیری

(نور ت ۳۴۴ ج ۲ ص ۱۹۱۶)

ولادت و **سیرت** حضرت ابو حمزہ رضی اللہ عنہ
 ہو گئے ہیں علیہ السلام کی ولادت ۱۲ سالہ مبارک
 ۳۳ھ کو ۱۲ ربیع الثانی ۳۳ھ کو ہوئی کہ وقت ہونا ہے
 کے بعد ان کا تعلق ہے کہ صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ سالہ
 (۱۲ سالہ شریف) میں حاصل ہوئی کہ جب پانچ سالہ
 بچہ تھا تو شریف کے بارگاہ میں رہا کرتا تھا کہ
 ماہرین کی بارگاہ میں زانوئے ادب پر فرمایا تھا کہ ۳۳ھ
 ۱۲ ربیع الثانی ۳۳ھ کو ہوئی کہ وقت ہونا ہے
 کے بعد ان کا تعلق ہے کہ صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ سالہ

[illegible]

درس و تدریس نامحدود صحیفہ منکر دسی مہر شاہ شریعت سے
 ۱۔ غیب کے علم کا دور رس جس منقہب قیام پر کار جوئے نامحدود
 بصورت میں شریعت و حدود و حدود کی اور منکر دسی سے یہ
 نامحدود مانتہ تھی مانتہ



مرحوم کے حوالہ پر راجعہ مرثیہ دیکھ کر یہ ثابت ہوا کہ ۱۳۹۹ھ
سے ۱۴۰۵ھ تک یہاں مسجد موسیٰ میں مطلق اعظم موسیٰ کی حیثیت سے

تلاوت ۵۰ حضورِ ربانی میاں ۵۰ حضورِ تاج الشریعہ ۵۰ محمدؐ
نبیہ علامہ میاں مصطفیٰ عیسیٰ ۵۰ مثلاً علامہ نجفی شریٰ ۵۰ مولانا
مفتی محمد سعید (بہار) ۵۰ مولانا عبدالغفور مصطفیٰ (بہار) ۵۰ مفتی سید
محمد رفیع (بہار) ۵۰ مفتی سید شہد علی وصوفی (راولپور)

سجعت و جلالت سپید حضور محمد نشوید ہمارے اطراف سے
 اس کے گرد تھے اور وہ ۳۰ یوں میں نہ گناہ مفتی عظیم ہند۔
 جلالت اور اپنی رت اور اور اوچھا لقب سے سر فرما رہا تھا اور دینے
 میرے میں مصری کے ساتھ حضور قطب دین عالم میں ہاں الدین
 دین سپید اس کے حوالت میں نہ تھے۔

تصانیف خطبات جہانگیر، نسیم الورد، المصور، حدیث، ترجمہ سورۃ فاتحہ، الامجاد اور کیا نور الحسن، قرۃ العین۔

فصائل و کمالات حضرت علیؓ کی امت، تاریخ و القاب،
 علامہ مفتی محمد امجد علیہ رحمۃ اللہ علیہ رضوی مدظلہ کے
 تھے۔ انہوں نے علمی صلاحیت میں اپنی حق مراد فرمایا تھا۔
 وہی کتابوں میں اس قدر ایک جامع علامہ کی علمی ہی کے
 رہے ہیں۔ علامہ رضویوں کا غرر، سادات و محدثان
 کتابوں کو پڑھنا آپ کا غرر تھا۔ حضرت مفتی بدو الدین
 رضوی علیہ رحمۃ اللہ آپ کو فارسی کی کتاب و اس کی پڑھائی اور
 آپ کے بحیثیت مدرس مدرس کے مفتی بدو الدین رضوی علیہ
 رحمۃ اللہ سے دوسرے میں شریعت، اخلاقیات، فرائض پڑھاں مفتی
 جہانگیر علیہ رحمۃ اللہ فرماتے تھے کہ وہ مجھے سیدی کہتے جبکہ میں انہیں
 سہیل کہتا تھا۔

پہلے حضرت مفتی بدرالدین اعظمی علیہ الرحمہ کے علاوہ

مفتی محمد احمد جہانگیر خاں اعظمی

ولادہ و تعلیم استاذ السراپہ رئیس مجلس مفتی محمد احمد
جہانگیر خان عظیمی رسول بن فقہ حنفی حیدر آباد میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی
میاں یوسف پوری خانہ الرحمہ وراثت و سعادت مدرسہ دارالعلوم
دہلی میں بیرون محمد خان صاحب دہلی، صاحب مدرسہ دارالعلوم
ہوئے۔

چار سال چار ماہ عرصہ میں میں نے کتنے سہ ماہیوں کو
مہققانہ حیثیت میں ان کے علم و فضل سے واقف ہوا۔ ان میں سے
خاص کی حقیقتیں کہیں مدرسہ اسلامیہ میں چرچیں۔ ان کے
مطلبہ و اسرار میں شریک ہونے میں (میں نے) سب سے پہلے
سلسلہ چلار و سلسلہ سنیوں کے راہنما شہید امام احمد رضاؒ سے
مدد فراغت سے بالا مال جوئے۔

اساتیدہ کرامہ ○ تصور عدد در نشہ چہ عدد مجیدش مکتبی
○ تصور مکتبی عظیم مصطفی رسا جان پرستی ○ و معلوم مکتبی سید
الفضل حسین موئیدی ○ و تحقیقات حدیثہ علیہ السلام ○ شیخ
الاحمد علیہ السلام جابر جیلانی مکتبی ○ سزا احکامہ ہدایہ عدد یاقہ
مدہ ○ شیخ انسبہ علامہ عبد مصطفی عظیمی ○ شیخ مکتبہ تہذیب
یلمیناں علیہ علیہ السلام

[illegible]



میں علیہ الرحمہ

(۱۔ موت ۹۳۳ھ - وصال ۱۹۸۹ء)

نام و نسب

رحمان ملت مورانا شاہ مفتی رحمان رضا صاحب
قاوری رضوی بن مفسر عظیم ہند مفتی رحیم رضا حال رضوی بن
السلام مفتی محمد رضا حال رضوی ابن امام احمد رضا حال قاری
برہنہ بریلوی۔

تعلیم و تربیت

ابتداءً تعلیم والدہ و جدہ سے گھر میں
حاصل کی۔ پھر دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف میں دایمہ
کتابت متوسطات پڑھنے کے بعد والد گرامی حضرت مفسر عظیم
رحمان ملت سے حضرت محدث عظیم ہند پاکستان علامہ سرور
رضوی کی باگد میں اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے کینے پاکستان تشریف
لے گئے۔ زمین میں ایک شکی کتبہ بڑی مستعدی کے ساتھ
پڑھی اور علامہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف سے
الدینی (۱۳۱۷ھ) تاریخ ۱۹۰۰ء میں باصلاحیت استاد نصیحت و
فراغت سے نوازا گئے۔

اساتذہ کرام

حضرت مفسر عظیم ہند شاہ ابراہیم رضا حال بریلوی، جد
محدث عظیم پاکستان علامہ سرور احمد رضوی لاہوری، جد
بزرگ علامہ محدث احسان علی مظفر پوری۔

بیعت و خلافت

(۱۹۳۳ء) - صرنا پانچ سال کی عمر میں داخل سلسلہ
ہوئے خلافت بھی عطا فرمائی تھی والد گرامی حضرت مفسر
مردہ تاجان حضرت مفتی عظیم ہند قطب مدینہ حضرت مولانا
قندیلہ بک مدنی (۱۳۱۷ھ) سے بھی عازت و کتابت حاصل کی
تدریسی خدمات

آپ سے چار صدیوں پر مشتمل
میں تدریسی خدمات انجام کی ہے۔ طلبہ کو بڑے وقت کی مشق

ہستہ مفتی مشہور مفتی (عربی مفتی) حضرت مولانا سید احمد
شرف کچھوچھو (مدنی شیں) مولانا سید اجس حسین چھوچھو
احمد نوشہرہ جانی اور ثانی پانچویں

فقیرانہ زندگی میں رہتے آپ سے حضور کریم مفتی
سید فضل حسین مدنی نے احمد سے بیعت کی آپ نے حضرت
مولانا ایضاً پانچویں تہ سے مولانا عاصی کی او
دارالکتاب سے اخراج کا طریقہ بتایا کرتے تھے۔ حضور مفتی محمد
احمد رضا صاحب خلافت سے بھی بیعت کی آپ نے بیعت حاصل کی
تھی۔

بیعت سے متعلق ۱۰ بیعتیں - یہ کچھ یہ کہ بیعتوں کو
مولانا شمس علی صاحب نقی اور مولانا ابراہیم رضا حال
یار جہاں سے۔ بیعت میں منکر و مانع وہ ہیں وہ کیا ہیں سے
۲۳ مارچ ۱۹۳۳ء بیعت منکر و مانع رہی تھی حضرت پریش
ہوئے۔ حضور مفتی محمد رضا سے بیعت شریف سے مفتی عاصی علیہ
سرخ و بیضا عطا فرمائی۔ احمد رضا حال بریلی شریف کی پیشاب
رہتے ہوئے تھے۔ علامہ رضا حال بریلی شریف نے بیعت کیا اور
میں نے سکون کی حالت میں۔

شہر و شہر میں بھی علامہ صاحب خلافت تھے۔
مولانا شاہ

۱۔ احمد رضا حال بریلی شریف سے
۲۔ احمد رضا حال بریلی شریف سے
۳۔ احمد رضا حال بریلی شریف سے
۴۔ احمد رضا حال بریلی شریف سے
۵۔ احمد رضا حال بریلی شریف سے
۶۔ احمد رضا حال بریلی شریف سے
۷۔ احمد رضا حال بریلی شریف سے
۸۔ احمد رضا حال بریلی شریف سے
۹۔ احمد رضا حال بریلی شریف سے
۱۰۔ احمد رضا حال بریلی شریف سے

علامہ رحمان رضا خاں رحمانی



موسوہ سپردیش کی جھکی خانوں میں آئے مگر بھیجے گئے۔
پہلے صاحب انجمن طریق سے آئے اور جامعہ حبیب مان
فلس کا بیجا۔ موسوہ قیام سے پہلے تھکے گئے۔ وہاں کوہ وقت
برائے ساتوں گھوڑوں میں اور صاحب کا حرکت چاروں طرف سے
نہا گئے۔ وہاں سے قیام سے کرید سرن صوبہ پورے کی ٹیکس
فرماتے تھے۔ وہ خستہ خان کے سب سے کم فائدہ کی میں طارست
نورنی پور۔ جب وہاں پریشانوں کے کات ٹی پو پھر جامعہ میں
رہتہ میں کا سلسلہ شروع کیا۔ سلسلہ صوبہ وٹمان کے
سے چوٹکی کے لئے جس میں چارستان بنگلہ دیش امریکی نظامیوں
وٹمان۔ سید مدظلہ کی وٹمان دیکھیں۔

وصال ۱۸ مئی ۱۹۸۵ء میں قاتل ہو۔ حضور
اجی بھٹہ اور حضور تیسرا موسوہ کے ح کے دو مین حصہ میں
آخری ترمیم کا۔

یہ کہتے تھے۔ ظاہر آپ کے دوس سے مطمئن رہا کرتے
تھے۔ آپ بارگاہ کے نفسی پر آئے۔ موسوہ موسوہ سے
وٹمان کے وقت مشرق مصر۔ میں خدمت میں ہمسایہ میں
تعارف میں ہیں۔ جس میں پندرہ سالہ ہیں۔ میں۔ صاحب میں
شاہد علامہ سنی تھتہ صاحب۔ چونکہ خطرات قیام عبد الرحیم
ستوں علامہ سید محمد شاہ دوسری پاروں حضرت موسوہ میں
میں حال میں میں۔ موسوہ۔ شاہد القادریں موسوہ شاہد صوفی
عبد القادر۔ صوبہ وٹمان۔

شہداء علامہ عبد العزیز شاہ قاتل پور میں موسوہ قیام
میں صاحب۔ بیٹوں میں ناموں۔ صاحب میں بیٹوں میں سید عبد العزیز
میں دیوانہ شاہ سید مدظلہ صوفی موسوہ شاہد محمد بیٹوں
(میرلی شریف)

محاسن و کمالات حضور مہر عظیم بہرہ کی طرف سے
وصال میں جامعہ صاحب میں جامعہ صوفی کی حالت اور جامعہ
وٹمان میں سید مدظلہ جامعہ موسوہ منقہ سہام سے شہدائے
رہتہ میں سب سے پہلے شخصیت میں کی یا میں بھی متاثر ہیں۔

خبرگزاری فارس

حصہ ۱۰ علامہ عبد اللہ علی بن عبد اللہ رحمہ اللہ
 مرحوم بن حاجی تعلقہ دار حال مرحوم بن چار محمد علی صاحب
 مرحوم۔ شمالی مشرقی یونیورسٹی کے مشیر و صوبائی کونسلر و
 نائب ڈائریکٹر ہذا چار محمد میر کے فاسل پر ڈیگنڈ اور چار محمد
 چار محمد کے دو بیٹے محمد کے چار محمد کی "خانہ" نامی
 آپ کا مسکن و موم ہے جسکی آپ کی وصیت پر مساجد و
 خانہ کائنات کے نام سے میں تاریخ پیدائش ۱۵ نومبر ۱۳۵۵
 شہر

[illegible]

علیہ وسلم اور ۳۹۹ حبشہ کے مسلمانوں کے لئے جو
 ان کے لئے تھے۔

[illegible][illegible]

مسجد و خلافت آپ کی خدمت میں حضور ہمدرد
 صحابہ کی بڑی تعداد حضرت ابوبکرؓ حضرت علیؓ
 حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ حضرت سید الشہداءؓ
 حضرت زیدؓ حضرت جابرؓ حضرت عبد اللہؓ
 حضرت سعیدؓ حضرت عمارؓ حضرت حذیفہؓ
 حضرت عمارؓ حضرت حذیفہؓ حضرت عمارؓ
 حضرت حذیفہؓ حضرت عمارؓ حضرت حذیفہؓ

مجلس شورای اسلامی - تهران - ۱۳۵۷
مجلس شورای اسلامی - تهران - ۱۳۵۷

معارف میں سے نصرت و ہمتی عہد سائنس عظمیٰ حصہ قبلہ سے
تاریخوں کے عہد میں شہداء سے زبان واد میں سے مسئلہ
رہنے کی وجہ سے "میں" پیدا ہوئے۔ بنیاد میں ہر جگہ ہے
پیدا ہوا مسئلہ "پ" میں ہی ہے۔ "میں" میں "میں" میں "میں" میں
میں "میں" میں "میں" میں "میں" میں "میں" میں "میں" میں
میں

[illegible]

بیعت و خلافت قاضی صاحب کی تقدیر پر مفسرِ قدر
 شک رہا کہ کس کی یہ جلیں و قدر یہ مہرِ مستی
 شہرِ اہلِ حضرت علامہؒ نامہ صلیٰ رحابِ ورث کے دست
 حق پرست پابیت ہوئے و شرف و صلہ ہو گئی ہے بعد ازیں
 ریہے سنتِ بہائی جو شرف پر ہے تو حضرت سے قاضی صاحب
 و خلافت برحقہ ایسی درگزر و احسان کی صورت بھی
 حرکت نہ پائی۔ قاضی عہدِ نیمہ صاحب کو مفتی، مہم برمدیہ
 و حر کے عہد دو پہے صاحب سید نقشبندیہ سے بھی جانشین
 عاصم سے

عبد مصعبوں ولولہ و اسجاد نظر سے مستی کا عین قہر ہے۔
 صاحب کا کتاب ۱۰۴۳ھ میں ۱۶۲۸ء کو لکھی۔ یہ ابو جعفر مصطفیٰ
 ظفر ہمدانی ماؤں کی حرکت سے آپ کے پانچ صاحبزادے
 ۱۔ صاحب کا نام صاحب ہے۔ جس کے ولولہ و اسجاد نظر سے مستی کا عین قہر ہے۔
 ۲۔ صاحب کا نام ہے (۱) محمد بن ابی الحسن (۲) محمد بن ابی الحسن
 (۳) محمد بن ابی الحسن (۴) محمد بن ابی الحسن (۵) محمد بن ابی الحسن

عبد بنو لا ۱۶۱۱ (مکتبہ صحرانوردانہ روم) مکتبہ عثمانیہ پاریس

ولایت محدث میر حضرت علامہ سیدنا قیوم احمد علی قادری
محکم دلائل و براہین سے مزین و متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
۱۔ نواب قادری صاحب محمد رفیع مدنی چہ نقیب گھوڑی ضلع سو
(پولی) میں ہوئی۔

تعظیم و توقیر۔ آپ کی امتدادی تعظیم والدہ محترمہ حضرت شریعت
 حضرت ۔ مرزا ! مجددی مصطفیٰ بہار شریعت و والدہ محترمہ ۔
 کے میرے چچا ۔ چچا کا معنی یہ ہے کہ آپ کے اور چچا
 دونوں کے واپس تعظیم حاصل کی اور اسے بعد تکمیل حدیث شریعت
 مسند قرآن کی تعظیم و تادیب کا اور العود شریعت مبارک پر صحت مظاہرہ
 کا داعی بنی (میں) ۔ اس کے بعد آپ کو آپ کے چچا سے دوسرا
فضیلت ملی۔

استفادہ کرام۔ حضرت صدر شہید علامہ مولانا محمد ثناء
رحمہ اللہ مدرسہ تہذیب و تمدن اسلامیہ بنی بکر حضرت علامہ مولانا سید
برکات علی خان صاحب قلم و کلام حضرت علامہ مولانا عبدالحق صاحب
قلم و کلام جامع مقالات و مقولات حضرت علامہ
مولانا عبدالحق صاحب قلم و کلام حضرت علامہ مولانا عبدالحق
صاحب قلم و کلام مولانا عبدالحق صاحب قلم و کلام

[illegible]



ملاحظہ ہے کہ تادم ان خود بہت دور کے تھے۔
چند کے اسماء میں بھی ذکر ہے۔ حضرت جابر بن عبد اللہ
صاحب الاثر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی صاحب محمد بن عبد
لہ بن عبد بن مسعود رضی اللہ عنہما حضرت علامہ مولانا احمد دین
صاحب محمد بن یونس و شریح حضرت عمر بن محمد بن قاری
عبد اللہ صاحب شیراز صاحب قاری محمد رضا صاحب
ابن ابی حفصہ صاحب محمد بن یونس صاحب حضرت مولانا
محمد بن عبد اللہ صاحب مولانا سید محمد صاحب مولانا حضرت علامہ
صاحب کشمیر احمد صاحب۔

میں نے اس وقت تک اس کا نام نہ لیا کہ وہ میری طرف سے ہے۔
 میں نے اس کا نام نہ لیا کہ وہ میری طرف سے ہے۔
 میں نے اس کا نام نہ لیا کہ وہ میری طرف سے ہے۔

وہاں سے ہم نے کچھ شے لے لی۔

ولادت: شہزادہ حضور صدرالرشید مفتی اعظم مقرر ہو گئے
حضرت علامہ مفتی تاج الدین صاحب دہلوی سابق شیخ الحدیث
دار العلوم امپریالہ اسلام آباد (ہوڑو) کی ویرانیت یا سعادت قادیان
میں (محمد کریم صاحب) نے تصنیف مجموعہ شائع ہوئی (۱۹۴۲ء)
جس ۹۴۲ء میں ہوئی

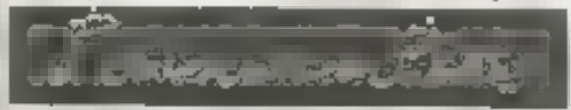
تعلیم و قومیت : آپ کی مرشدی و دس سال کی تھی کہ والدین نے حضرت محمد راشد انصاری علیہ الرحمہ نے داعی اجل کو لبیک کہا والدہ ماجدہ نے چار بیٹوں اور بیٹی کے ساتھ علم دین سے تربیت کیا آپ نے تقریباً ۱۰۰ جلد شریعہ میں منظومات و منظومات پر احادیث و فتویٰ کی اور تصویب ہوئی با مجاہد مفتی اعظم ہند میں کی۔

[illegible][illegible]

فتویٰ موعظی آپ نے تقریباً اس سال تک دارالعلوم دیوبند میں لکھا ہے (ہجری) ۱۲۸۸ مسلمانوں پر بیٹھ کر مرادوں کی خدمت میں تشریف لکھا ہے آپ کی افادہ نویسی کی یہ خصوصیت تھی کہ لوگوں کو اصلاح اور بار شریعت کے مسائل، حتیٰ مختصر تھے کہ بغیر کتاب، نسخہ



فہمات" قوم کے سامنے پیش کیا اور کم حرم حضرت محدث کبیر
عز منقیدہ المستفی الہدی کے دست مبارک سے ہوا۔
وصل ۶۰- مارچ ۱۹۹۹ء کو وصاں موب ۲۱- مارچ ۱۹۹۹ء کو بعد نماز
عشاء حضرت محدث کبیر مدظلہ العالی سے مبارک دیدار پڑھائی۔
بزرگوں کے تعداد میں علماء کرام اور علماء شریک تھے۔ سترہ قبرستان،
ہوزہ میں آخری آرام گاہ ہے۔



شیریشہ ہسٹ مظہر اعلیٰ حضرت مبارک حضرت
مدظلہ زان مفتی حافظ وقائی الشاہ حشمت علی خاں قادری برکاتی
مصوبی نقضوں میں پہلی ہستی کے پانچویں فرزند ارجمند عید من تقین
قافلہ ہجرت اور بیعت و ریح بدیعت، مئی شریک و اجالت حضرت
عبدہ مولانا الشاہ محمد ادریس رحمہما خاں قادری برکاتی رضوی حشمتی
مدظلہ العالی کی ولادت مبارک ۸- ربیع الاول شریف ۱۳۶۸ھ
۹- جون ۱۹۴۹ء ایک بچہ کریم منہ پر حشمت مگر پہلی ہیبت
شریف میں ہوئی، آپ کا نام محمد اور عرفہ "اور سب رضا" رکھا گیا۔
دونوں کے گھر مدرسہ رضا لکھ ہو گیا۔

آپ سے ابتدائی تعلیم گھر حاصل کی اعلیٰ تعلیم کے لئے
اپنے بھائیوں کے ساتھ جامعہ اسلام آباد میں تعلیم فرمائی پھر
الاشرف ۱۹۷۱ء میں تشریف لے گئے۔ آپ حضرت کی "مد مسعود
الشریہ میں خوشی کی خبر دیا کہ شریہ چھ ہسٹ کے تیس
شہزادے جو مدرسہ میں حصوں تعلیم کے لئے تشریف لائے ہیں
۱۹۷۱ء میں حضور شریہ چھ ہسٹ کے تیس شہزادے بیمار ہو گئے
اور بڑی کالیاں ماریں، حتیٰ ہوا کہ چاہو ہو سکے اور سب مرض ال
کے لئے مرض الموت طیرت ہو۔ جامعہ چھوڑ کر گھر تشریف لے
آئے۔ وہاں سے سرکار ہسٹ بریلی شریف جامعہ مصوبہ

مسرحہ بر صبی سرگرم رہا کرتے تھے۔ جزیرت پر بھی مہارت
تامر حاصل تھا یہ سب والد محترم کا بیٹا اور سر شریہ حق کی نگاہ
کی مثالوں کا مصداق تھا۔

بیعت و خلافت آپ پر کار سیدہ حضور مفتی عظیم مصوبہ مدرسہ
کے سر پر تھے اور آپ سے بن اجازت و طرفت بھی حاصل تھا۔

تلامذہ مفتی محمد با مصطفیٰ دہشت دھوکھ امور، سید محمد عظیم
و سجادہ نشین درگاہ حضور مجتہد (مفتی دلاء مصطفیٰ الہدی) (مفتی
علی اور اعلیٰ صیاد الاسلام سورہ ۱۳۹-۱۴۰ لکھنؤ القادری (لکھنؤ) مفتی
رمیت علی مصطفیٰ (لکھنؤ) سورہ ۱۳۹-۱۴۰ لکھنؤ (لکھنؤ) مفتی
زمان شریہ لکھنؤ اسے تمام مشیر و معبود ہیں۔

خصوصیت و کمالات آپ بے شمار کمالات و کمالات
کے حامل تھے آپ بچپن سے ہی عرصہ بڑی وفاق شیخ
حدیث، بے مثال حدیث، زبان طیب، باطن مفتی اور قاض
تلامذہ تھے۔

آپ سے عشیت قاضی شریہ اور شریہ معری بک
کے درمیان اور اعلیٰ دہشت کی رس قضا کا مایہ۔

میں سنا طرد میں حضور مجتہد تھے۔ اگرچہ کے رہے سب
آمال حاصل کے، اگرچہ کامیاب متاثرہ کا آپ سے بک
درمیں کے اور من لکھنؤ کی عزت و وقار کو چھلایا۔

آپ بے بالخصوص معری بکال، مسلکی، سنی، علمی،
فقہی مدرسہ تعلیمی ملی، ملی اور روحانی خدمات انجام دے
بالخصوص معری بکال کے شہد گاہ، انوش نہیں سکتے ہیں۔ آپ
نے ان خدمات و عزت و عقیدت پیش کرنے کے لئے معری بکال کی
فوائد و تقویٰ عظیم مسمیٰ ہو، بکال معری بکال نے تقریبات میں
صحاح پر مشتمل ایک مجلہ مفتی عظیم معری بکال سنیات۔



پہلے ہی کہہ دیا کہ میں نے مسلمانوں کو دیکھا ہے۔
 میں نے کہا کہ میں نے دیکھا ہے کہ وہ مسلمانوں کو دیکھا ہے۔
 میں نے کہا کہ میں نے دیکھا ہے کہ وہ مسلمانوں کو دیکھا ہے۔
 میں نے کہا کہ میں نے دیکھا ہے کہ وہ مسلمانوں کو دیکھا ہے۔
 میں نے کہا کہ میں نے دیکھا ہے کہ وہ مسلمانوں کو دیکھا ہے۔
 میں نے کہا کہ میں نے دیکھا ہے کہ وہ مسلمانوں کو دیکھا ہے۔

کاپی شریف، شریف، شریف اور شریف شریف نے
 ان کے لیے حد معینہ، حد میں ان کے لیے حد
 معینہ معینہ ہے۔ ان کے لیے حد معینہ ہے
 ان کے لیے حد معینہ ہے۔ ان کے لیے حد معینہ ہے

کرتے ہیں اور مسئلہ کا کام ہی سہیل نے اسے یہاں پہنچا دیا۔
میں جانتے ہیں اور دشمنوں کے ہاتھ میں اس کی دوسری تصویر بھی
رہا ہے۔ چنانچہ اس کو اس کے قائم کیا ہے۔ بدستورانہ طور پر اسے اجدا
فتنہ اور جوہر کے ساتھ اس میں بن کر حالات خاصہ
کی ضرورت کے تحت مسائل شرعیہ پر تیس اور ایک پٹی لکھ کر لیا گیا
کتے دہشت کوں کرتا ہے، اعلیٰ حضرت کا یہ موصوفہ کی اردو اور عربی
کتبوں کا طبعی اور اردو میں ترجمہ کر کے کیا ہے۔ حضرت تاج
شیریں کے باوجود اس کی مدد دہلیوں کو بخشنے والی ہے۔ حضرت تاج
شیریں کے ہاتھ میں یہ کتنا صرف جی کی سرپرستی کرتے ہیں
حیرت کی بات ہے کہ اس کے ہاتھ میں ہے خوب ذمہ دہانت ہے
پر اس کی محنت سے نہیں آتی اس میں صرف غیب تلاش کرتے ہیں
فہمیں ہی طبعی برکت ہے، ہوا اور مٹی کا بنی ہے۔

آج بھی حضور شیر چراغِ ہدایت کے شہرِ یگانہ اور پیر
سپہ سالارِ مہمائی اور دیوانِ طرفِ مسلکِ اعلیٰ حضرت کو اپنے سینے
لگائے ہوئے ہوؤں سے انہیں سے اسی کی اشاعت میں مل گئے ہوں۔
موتی حقانی قلم مشہور، یگانہ اور پیر سے ہی عمر میں رہا۔

ولادت حضرت ماجر رضویات پرولیسر، ۲۷ مئی ۱۹۲۵ء
رحمت اللہ علیہ، ۱۰ مئی ۱۹۸۷ء ۳۳ سال کی عمر میں
میں ہوئی۔

تعلیم و تربیت ڈکٹر صاحب تھوڑے سے ۹۳ء میں مد
تاریخہ علی میں غریب ۱۹۳۳ء میں جس سے در
مسلکی۔ آپ سے ۱۹۳۵ء میں جوہر پور میں رہا
میں ۱۹۳۶ء میں بی سے کیا اور ۱۹۵۸ء میں



۱۹۹۰ء تک کے لئے پریکل کی حیثیت سے ٹورسٹ سوسائٹی کاٹ
سرنو بواب شاہ سوسائٹی میں شریعت کے لئے۔ اور اس کے بعد
۱۹۹۰ء سے ملحق کی آخری سوسائٹی تک ٹورسٹ سوسائٹی کاٹ
نقصان میں پریکل کی حیثیت سے فدا ہوا۔ عام رہا۔

تصنیف مسجود ملت ختم محمد شاہ راولپنڈی کے مصنف ہیں
تمک سے راولپنڈی میں آپ نے اہل حضرت امام احمد رضا رحمہ اللہ
میں میں علیہ الرحمۃ سے آپ نے لکھی ہے اور محمد الفاضل شاہ احمد مراد
علیہ الرحمۃ پر بھی لکھی گئی کتابیں آپ کے بھی ہیں ان میں میں صاحب
سے یہ دو مقبول کتابیں ہیں امام باہلی جو حاصل ہوں جو کہ ۱۵ ضخیم
جلدوں پر مشتمل ہے اور محمد الفاضل شاہ لکھنؤ پڑیا سے مشہور ہے۔
آپ کی چند کتابیں: ۱۔ راولپنڈی میں یہ کتاب سے مداح ہیں۔

۲۔ میں قرآنی تراجم و تفسیر فاضل بریلوی
اور ترمیمات، فاضل بریلوی علامہ حجازی، ماسٹر، ماسٹر
رسول، محمد علیقاہد سوانح حیات، ماسٹر رسول مولانا عبد القادر
بریلوی حیات فاضل بریلوی، قرآنی مسجود کی تحریک تراویح
اور ۱۰۔ ماسٹر، مال جاناہ صلی اللہ علیہ وسلم، خوش بھروسہ
۱۱۔ امت مستوی کی بیماریں، تفسیر، توقیر مروت اور پردہ، حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم، انقلاب میں۔ سلام و قیام، انتخاب حدائق
بخشش، احمد و

وفات امام علامہ حیات علیہم السلام کی وفات ۲۸ اپریل
پر میر مسجود، محمد مقبرین ۲۲ رجب ثانی ۱۳۲۹ھ ۲۸ اپریل
۱۳۲۹ء کو احباب مسنت کو اس عداقت سے گئے۔

سوانح جنوں کا کہنا ہے کہ اہل حضرت علامہ، اہل حضرت سے
محبت کرے۔ ہے۔ صوفی تحریک سے لڑنے کے لئے اپنا حق میں
جس سب کچھ قربان کر کے مسجود ملت پر میر مسجود، محمد
مقبرین کی تربیت پر لکھنا ہر وقت رحمت باری کی پادش برہمائی
ورنہ وہ عبت کی نہ کھا۔

یاد رہی حیدر آباد سے یہ سوسائٹی میں سوسائٹی میں
حیدر آباد سے ڈکڑ کی سند حاصل کی عوامانہ اور سوسائٹی
ترجمہ و تفسیر۔

بیعت و خلافت ۱۹۵۶ء میں پیر مسجود ملت میں احمد
سب سے پہلے آپ والدہ کی حضرت کی مقیم یہ فیضی علیہ
الرحمۃ بیعت ہوئے۔ چھ عرصہ بعد حضرت کے لئے پر
حضرت علامہ مولانا علی محمد بریلوی شاہ سوانح سے مسجود
تقدیر میں بیعت ہوئے اس کے بعد حضرت میں علامہ حیدر
صاحب سے بیعت ہوئے سلسلہ قادیان میں علیہ الرحمۃ
ہوئے۔ اس سے احادیث لکھی ہوئی۔

اساتذہ کرام علامہ سید رسول، ماسٹر محمد صاحب
تقدیر، حضرت علامہ مولانا شانت سید صاحب حضرت علامہ
مولانا شانت الرحمن، حضرت علامہ مولانا ولایت احمد حضرت
علامہ مولانا محمد منیر صاحب، حضرت علامہ مولانا غلام مصطفیٰ
سید صاحب پریل سوسائٹی پرنسپل، احمد و

سیرت و خدمت حضرت علامہ مولانا سید مسجود ملت میں
۱۹۵۹ء میں اس کے میں کو مسنت کر کے کان میر پور میں
شعبہ میں لکھنؤ، صدر کے عہدہ پر رہا اور اس کے بعد پریل
سے طلبہ کی اس عہدہ پر مسنت ہوئے ۱۹۶۹ء تک پریل
سے ۱۹۷۷ء میں کو مسنت کر کے پریل، جس پر پیر شعبہ اور
پریل میں شاہان تک مدرسہ خدمات اعلیٰ میں

۱۹۶۹ء میں مسنت کر کے پریل، پریل کان محمد محمد علی ضلع
حیدر آباد پریل میں بحیثیت پریل آپ کا تقرر ہو گیا ۱۹۷۹ء میں
کو مسنت کر کے پریل میں محمد محمد پریل سوسائٹی پریل کے
تعمیر کیا گیا۔

اس کے بعد ۱۹۷۹ء سے ۱۹۸۹ء میں آپ
مسنت کر کے پریل میں پریل سوسائٹی پریل کے



سید الشہید

کے سلاسل طریقت

مجموعہ سلاسل طریقت میں ۱۰۰ سالہ شہسوار حضرت شیخ محمد علی قاسمی مدظلہ العالی کی تصانیف کا مجموعہ ہے۔ ان میں سے بعض تصانیف شریعت و فہم و حلال و حرام کے حوالے سے ہیں اور بعض تصانیف سنی و شیعہ کے درمیان کے اختلافات کے حوالے سے ہیں۔

اس مجموعہ میں ۱۰۰ سالہ شہسوار حضرت شیخ محمد علی قاسمی مدظلہ العالی کی تصانیف کا مجموعہ ہے۔ ان میں سے بعض تصانیف شریعت و فہم و حلال و حرام کے حوالے سے ہیں اور بعض تصانیف سنی و شیعہ کے درمیان کے اختلافات کے حوالے سے ہیں۔

اس مجموعہ میں ۱۰۰ سالہ شہسوار حضرت شیخ محمد علی قاسمی مدظلہ العالی کی تصانیف کا مجموعہ ہے۔ ان میں سے بعض تصانیف شریعت و فہم و حلال و حرام کے حوالے سے ہیں اور بعض تصانیف سنی و شیعہ کے درمیان کے اختلافات کے حوالے سے ہیں۔

سلاسل طریقت

اصناف نگار	طریق و مسلک	مراور اقدس
تصانیف نگار	۱. سنی	۱. سنی
۲. شیعہ	۲. شیعہ	۲. شیعہ
۳. سنی و شیعہ	۳. سنی و شیعہ	۳. سنی و شیعہ
۴. سنی و شیعہ	۴. سنی و شیعہ	۴. سنی و شیعہ
۵. سنی و شیعہ	۵. سنی و شیعہ	۵. سنی و شیعہ
۶. سنی و شیعہ	۶. سنی و شیعہ	۶. سنی و شیعہ
۷. سنی و شیعہ	۷. سنی و شیعہ	۷. سنی و شیعہ
۸. سنی و شیعہ	۸. سنی و شیعہ	۸. سنی و شیعہ
۹. سنی و شیعہ	۹. سنی و شیعہ	۹. سنی و شیعہ
۱۰. سنی و شیعہ	۱۰. سنی و شیعہ	۱۰. سنی و شیعہ

[illegible]

حضرت سیدنا شیخ الحدیث، مفتی محمد سعید	۸۵۵	بارہ خٹکی، بلند شاد
حضرت سیدنا محمد، شاہ میر علی اللہ علیہ	۸۵۳	فکھو، بلند شاد
حضرت سیدنا شیخ الحدیث، مفتی محمد سعید	۸۸۲	حیدر آباد، سندھوستان
حضرت سیدنا محمد، مفتی محمد سعید	۹۱۳	مفتی پورہ، بلند شاد
حضرت سیدنا محمد، مفتی محمد سعید	۹۱۶	سکندر آباد، سندھوستان
حضرت سیدنا محمد، مفتی محمد سعید	۹۱۷	مکرم شریف، سندھوستان
حضرت سیدنا محمد، مفتی محمد سعید	۹۱۸	بارہ شریف
حضرت سیدنا محمد، مفتی محمد سعید	۹۱۹	بارہ شریف
حضرت سیدنا محمد، مفتی محمد سعید	۹۲۰	بارہ شریف
حضرت سیدنا محمد، مفتی محمد سعید	۹۲۱	بارہ شریف
حضرت سیدنا محمد، مفتی محمد سعید	۹۲۲	بارہ شریف
حضرت سیدنا محمد، مفتی محمد سعید	۹۲۳	بارہ شریف
حضرت سیدنا محمد، مفتی محمد سعید	۹۲۴	بارہ شریف
حضرت سیدنا محمد، مفتی محمد سعید	۹۲۵	بارہ شریف
حضرت سیدنا محمد، مفتی محمد سعید	۹۲۶	بارہ شریف
حضرت سیدنا محمد، مفتی محمد سعید	۹۲۷	بارہ شریف
حضرت سیدنا محمد، مفتی محمد سعید	۹۲۸	بارہ شریف
حضرت سیدنا محمد، مفتی محمد سعید	۹۲۹	بارہ شریف
حضرت سیدنا محمد، مفتی محمد سعید	۹۳۰	بارہ شریف
حضرت سیدنا محمد، مفتی محمد سعید	۹۳۱	بارہ شریف
حضرت سیدنا محمد، مفتی محمد سعید	۹۳۲	بارہ شریف
حضرت سیدنا محمد، مفتی محمد سعید	۹۳۳	بارہ شریف
حضرت سیدنا محمد، مفتی محمد سعید	۹۳۴	بارہ شریف
حضرت سیدنا محمد، مفتی محمد سعید	۹۳۵	بارہ شریف
حضرت سیدنا محمد، مفتی محمد سعید	۹۳۶	بارہ شریف
حضرت سیدنا محمد، مفتی محمد سعید	۹۳۷	بارہ شریف
حضرت سیدنا محمد، مفتی محمد سعید	۹۳۸	بارہ شریف
حضرت سیدنا محمد، مفتی محمد سعید	۹۳۹	بارہ شریف
حضرت سیدنا محمد، مفتی محمد سعید	۹۴۰	بارہ شریف

(چاشین حضور ملتی اعظم ہند)

تصنيف: شاعر، خطیب، مؤرخ، صحابی، بن محمد بن محمد بن عبد الوہاب

[illegible][illegible]



شیخ الحدادیہ

کے مرشدان اجازت

حافظہ یاسین خان ٹوری، صدر سنی علماء کونسل مغربی بنگال (کوکاٹا) منزلہ 09331719671

کے اساتذہ کے ساتھ سہمی ہوئی ہیں۔

یہ بھی یہاں سے حضور تاج شریعہ، مرشد مفتی محمد ابراہیم صاحب قادیان برکاتی ٹوری رضوی مدظلہ العالی پر خاص توجہ دے رہے ہیں۔ چوتھے فیوض و برکات سے مالا مال فرمایا جس سے ان کی تصورات جلال الشریعہ عالم اسلام کے ایک عظیم روحانی پیشوا کی حیثیت سے متورق نظر آئے ہیں۔ "ہندوگان خدا کے مرجع و رہنما بن گئے ہیں۔"

یہاں سے حضرت مولانا محمد تقی صاحب دہلی پر توجہ دے رہے ہیں۔ اور ان کی سوز و غم و رنج کے شب و روز پر آپ کی توجہ دے رہے ہیں۔ حضور مفتی اعظم ہند اور حضور مہر عظیم ہند مفتی احمد رضا صاحب دہلی سے اس تاریخی سار کتاب کے مختلف اوراق میں ہیں۔ ان کے بزرگوں کے حالات و سوانح کو دیکھتا ہوں۔

حضور قطب مدنیہ

ولادت احمد قطب مدنیہ حضرت علامہ شاہ مفتی خلیفہ الدین قادیان رضوی۔ فی سبب حضرت شیخ عید العظیم علیہ الرحمہ کی ولادت

مذہب و اہل حق سے آپ پر سے محبوب تھے۔ یہاں سے حضور تاج شریعہ، مرشد مفتی محمد ابراہیم صاحب قادیان برکاتی ٹوری رضوی مدظلہ العالی پر خاص توجہ دے رہے ہیں۔ چوتھے فیوض و برکات سے مالا مال فرمایا جس سے ان کی تصورات جلال الشریعہ عالم اسلام کے ایک عظیم روحانی پیشوا کی حیثیت سے متورق نظر آئے ہیں۔ "ہندوگان خدا کے مرجع و رہنما بن گئے ہیں۔"

یہاں سے حضرت مولانا محمد تقی صاحب دہلی پر توجہ دے رہے ہیں۔ اور ان کی سوز و غم و رنج کے شب و روز پر آپ کی توجہ دے رہے ہیں۔ حضور مفتی اعظم ہند اور حضور مہر عظیم ہند مفتی احمد رضا صاحب دہلی سے اس تاریخی سار کتاب کے مختلف اوراق میں ہیں۔ ان کے بزرگوں کے حالات و سوانح کو دیکھتا ہوں۔

یہاں سے حضرت مولانا محمد تقی صاحب دہلی پر توجہ دے رہے ہیں۔ اور ان کی سوز و غم و رنج کے شب و روز پر آپ کی توجہ دے رہے ہیں۔ حضور مفتی اعظم ہند اور حضور مہر عظیم ہند مفتی احمد رضا صاحب دہلی سے اس تاریخی سار کتاب کے مختلف اوراق میں ہیں۔ ان کے بزرگوں کے حالات و سوانح کو دیکھتا ہوں۔



اور بیدار محمد عظیمیہ احمد سمیت قادیانیت کو پکے گئے۔
چند ماہ آپ نے پٹی میں جہد سعی میں کیا و شراکے جو بے حد
شجاعت و کائنات سے پہلے اس کو پکڑ لیا اس دراصل شہادت
استغراق سا اثر ہوئی اور مجدد بہت سارے نئی چیزیں اس کے لئے
ارہی بجزت کر گئے۔

عشر رسول آپ سرفہ بدر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت
میں ہر شاعر ہا کرتے تھے اور آپ کو یہ جہد - بارگاہ ہند و مرشد -
و میں یہ تھا۔ آپ نے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں یہ
دعا کی تھی کہ میرا فتنہ جنت الخلق ہو سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام -
آپ نے یہ دعا پڑھا بارگاہ میں قبول کی اور دست الخلق - غزل کر لیا۔
یہ آپ نے اپنی محبت حبیب کی - غزل میں مدیہ شریف -
ہم کہیں گے صوبہ ایک مرتبہ پیر و مرشد سیدنا اعلیٰ حضرت علیہ
الرحمۃ میاں سے کہتے ہیں شریف شریف - لے گئے۔

مصلحت و کمالات حضرت اعلیٰ حضرت علیہ السلام نے دنیا میں ہر
میں ہر آپ کے ایک تہذیب و تمدن میں امتیاز اعلیٰ ہے
محدث و ماہر علم تفسیر اور روحانیت کے تاجدار تھے۔ آپ نے
پوری حق قال اللہ قال رسول میں نے وہی تبلیغ دین کے
محدث - پاساں امرائے فسطی میں کو پکڑ لیا۔
شریف میں یہ شہرہ وراحت و دنیا کا سر پایا۔
کتاب حدیث عربوں میں آپ کے دلائل قرآنی و حدیثی
تھے آپ آپ کو مشرف فرما۔ ہاتھ میں علامہ عربیہ
نے مرجع دین سے راجع میں آپ کا کاب جیدہ ہو کر سزا
ہزار ہا تھ آپ عربی و فارسی و اردو و پنجابی اور کچھ تکریریں
پر بھی مبرور رکھتے تھے۔ دیگر علوم و فن میں مہارت تامہ میں
تھی آپ نے مستند میں میں ہر زبان کی تعداد میں علامہ
تھے تھے اور عربیہ ہیں جنہوں سے آپ کی بارگاہ میں حاضری

مبارک ۱۳۹۳ھ / ۱۸۷۸ء میں بمقام کاش و اطلاع - ثبوت میں
ہوئی۔ آپ کے اجداد میں علامہ شیخ عبدالکیم سیالکوٹی تھے جن
قبضی مشہور اور پکا شہرہ کار عام و کاش تھے۔

تعلیم حضرت اعلیٰ حضرت علیہ السلام نے اپنے ہم
میں ماسلمان ہر پکڑ لیا۔ آپ نے ہر شریف - لے گئے
اور عربیہ میں ہر پکڑ لیا۔ آپ نے ہر شریف - لے گئے
محدث - لے گئے۔ آپ نے ہر شریف - لے گئے
بہت سے جہد میں لے گئے۔ آپ نے ہر شریف - لے گئے
بہت سے جہد میں لے گئے۔ آپ نے ہر شریف - لے گئے

اسلامہ کوام - اصولی محبت محدث - لے گئے
و احمد محدث - لے گئے۔ علامہ شیخ احمد علی بھٹ
و علامہ قادری بھٹوی لاہوری
میں ہر شریف - لے گئے

حجرات و خلافات حضرت اعلیٰ حضرت علیہ السلام نے ہر
محبت ہند و عظیمیہ - لے گئے۔ آپ نے ہر شریف - لے گئے
و احمد محدث - لے گئے۔ آپ نے ہر شریف - لے گئے
بہت سے جہد میں لے گئے۔ آپ نے ہر شریف - لے گئے
بہت سے جہد میں لے گئے۔ آپ نے ہر شریف - لے گئے
بہت سے جہد میں لے گئے۔ آپ نے ہر شریف - لے گئے

بعد دہلی میں حاضری حضور اعلیٰ حضرت علیہ السلام
میں ہر شریف - لے گئے۔ آپ نے ہر شریف - لے گئے



یہ نورانی اثر کڑھ سے حاصل کی۔

۱۹۷۳ء میں ہوا حضور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار شریف کے احاطہ میں پروں کا ہوئے۔

حضور احسن العباد علیہ الرحمہ

(ولادت ۱۹۳۷ء وصال ۱۹۹۵ء)

مقام و نسب حضور احسن العباد حضرت علامہ صاحب دارالافتاء قاری مفتی سید مصطفیٰ حیدر حسن میاں قادری دکنی علیہ الرحمہ کی زوجہ بنت مبارکہ شہینہ معظمہ ۱۳۴۵ھ ۳ مارچ ۱۹۲۷ء کو ہونے آپ کے والد اسی حضور سید صاحب دارالافتاء علیہ الرحمہ دکنی برہم تھے۔ آپ والدین کو راوی والدہ جیدہ بیوی احمد میں سے تھیں یہی روایت ملتی ہے۔

تعلیم و تربیت آپ ابتدائی تعلیم والدہ اور حضور تاتہ علیہ الرحمہ وغیرہ محترمہ سے حاصل کی سات سال اوما کی عمر میں حقوق تحصیل کی۔ علوم اسلامیہ کے لئے بدو اور اکبر حضور سید احمد مارہاوی (۱۳۹۳ھ) حضور شیخ محمد السلفی علامہ شمس علی حاکم مصری (۱۳۸۹ھ) حضور شیخ احمد علامہ غلام حیدر مفتی (۱۳۷۴ھ) مائتہ العلماء علامہ حلیل محمد صالح دہلوی (۱۳۷۱ھ) راگوشہر کوئے تہذیبیہ عربی فارسی اور اردو کے قواعد و ضوابط میں مہارت تامہ حاصل تھی۔

بیت و حلالیت حضور تاج العلماء علیہ الرحمہ کی دینی تعلیمی اور تہذیبی ایک صاحب راہ کے تھے جس کا نام فقویہ میں انتقام ہو چکا تھا۔ آپ نے حضور احسن العباد کو بچپن ہی میں گھر سے لے کر اور تاحیات ساری سرپرستی فرماتے رہے۔ آپ کے تاتہا جان حضرت نور الدین سید شاہ ابو القاسم حاج اسماعیل حسن علیہ الرحمہ نے ۱۳۸۵ء کی عمر میں مرید کر لیا۔ آپ حضور تاج العلماء کے خلیفہ اور چاشنی مقرر ہوئے۔

مسلمانانِ سلامت کے عقائد و ایمان کے تحفظ کی خاطر

اور ایک پیسہ فارغ ہونے پر لٹری و سانی قوم اور ان کی جماعت کے اہل علم کے سے آپ نے ۱۹۵۸ء میں اس شرابی جمعیۃ العلماء کی تشکیل کی۔ بیسویں مہری اور جشن خیر کے انعقاد کا بھی موقع میں آگاز کیا۔

حضور بی بدلت علامہ صاحب احسن قادری علیہ الرحمہ کی گرفتاری پر ۱۹۶۳ء میں آپ نے زیر دست احتجاج کیا اور اس وقت کے وزیراعظم سر پدے سے جوہر سے بدعت سخت خطا تھا۔ آپ محدود دوا سے کے باوجود دوا دیکھ کر یہ شہزادوں حضور بھی مقیم مد حضور میں میاں حضور تاتہ شریف سے بہت محبت فرمایا کرتے تھے۔ ان میں میں حضور اسی حضرت علیہ الرحمہ کا ذکر ہے۔ اپنے لئے عداوت میں دیکھتے تھے۔

حضرت لشکر ملت مدظلہ اعلیٰ فرماتے ہیں کہ ”مجموعہ حضور سید العلماء ایک پستہ رقی مسلک اہل حضرت علی شامت کے لئے وقف کی۔ عادلانہ کیا کیا پستی اہل حضرت کا شہدائے ۱۹۷۰ء میں مبارک پور میں تھیں ۱۹۷۱ء میں جامعہ لائبریری مبارکہ سے سنگ بنیاد موقع پر کاربانی مقیم مد سے راتہ حضور سید العلماء کے بھی شرکت کی۔

اس کانفرنس میں آپ نے اپنی دلدادہ آنکھ سے ”مگر ضرورت پیش آئی تو سلسلہ رکاتہ کے مبینہ معتقدین و حفاظت کے فہموں میں ”کائنات“ پر حضور صاحب ملت و جامعہ شریعت و سیرت میں غور رکھتے تھے آپ نے اپنی پوری زندگی خدمتِ علم دین میں گزار دی اور یہیوں حرکت مسجد ممبئی میں خطابت و امامت کا فریضہ بھی فرمایا۔

آپ کا وصال مبارک ۱۲ جمادی الاول ۱۴۱۳ھ



حاجہ عظیم حضرت سیدہ سیدہ عقی مسرہ رحمہاں
حضرت سید شاہ عبد العزیز کا پانی حضور مانا شریعہ منقہ
مختار صحت احسن بدھن حضرت شریعہ منقہ شریعہ
حق امجدی حضرت بدھن منقہ منقہ حضرت منقہ
منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ
منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ

محاسن و کمالات حضرت حسن العباسی و حضرت حسین
ناظر تصوف و سلوک کے مجدد و مجددوں کے مایہ اور
علاقہ محبت کے پیر تھے۔ عابد و صوفی سے محبت آپ کا حیرت
قبول تھا۔ آپ عارف و شفیق انسان تھے۔ میں متاثر و متاثر
تھے۔ تقویٰ و طہارت اللہ۔ میں نے حضرت کی شب و روز
حیات و ریاست اور ہر ایک کی زندگی و شہادت سے
میں بہ نظر تھے۔

مصور تاج شریعہ و عارف پر آپ کے سیدہ
مذہب و شریعت میں حضور منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ
پیشکش ہے۔ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ
منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ
منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ
منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ

منصور و گن حضرت شریعت منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ
منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ
منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ
منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ
منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ

منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ
منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ
منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ
منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ

حوب صورت ، حوب سیرت ، حوب سیرت ، حوب سیرت
شریف و اصل ، عجیب و غریب ، حوب سیرت ، حوب سیرت
و اش اہل سنت و راہ سیرت ، حوب سیرت ، حوب سیرت
اشرف و افضل ، عجیب و غریب ، حوب سیرت ، حوب سیرت
و اش اہل سنت و راہ سیرت ، حوب سیرت ، حوب سیرت
حوب سیرت ، حوب سیرت ، حوب سیرت ، حوب سیرت
حوب سیرت ، حوب سیرت ، حوب سیرت ، حوب سیرت

وصیل تاج و عظمیٰ شریعہ و عارف منقہ منقہ منقہ منقہ
منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ
منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ
منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ
منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ

منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ
منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ
منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ
منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ

حوب سیرت ، حوب سیرت ، حوب سیرت ، حوب سیرت
منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ
منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ
منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ
منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ منقہ

کاتصلب فی الدین

مفتاحہ جہانگیر شہزادہ پورہ (پیشہ) 09838524887

قرآن وحدیث آپ جس غلط نہ ہو جائیں۔ لیکن حد میں سرکا
اور مصلی۔ عید و طرحے عادت لکھنی چاہت مرت لڑاں
اور تہذیب حدیث پر بانہ نظر کام کا تہذیب حضرت سیدنا عمر بن
عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ارے ہوئے اور آپ ہی کے دور میں
تاریخ دیکھ چکی کہ کام کا تہذیب ہو۔ اس طرح اسلام میں تاریخ
میرت کو دیکھ کر روایت شروع ہیں۔ فی سیرت و تاریخ میں سیدنا
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں یہ فصلوں سے اس میں ہزاروں
تہذیب و عادت اس طرح یہ سلسلہ در ہوتا گیا کہ ہر بڑی شخصیت
کی حیات و عادت اور کارناموں کو جمع کیا جارہا ہے اور شائع
راہ دیا گیا تاکہ اسے اس فیسلیں اپنے اسلاف کے کردار میں
سے و قہر رہیں۔ ان کے کارناموں کو مشعل راہ اچھا نہیں۔

[illegible]

تاریخ و سیرت نگار کی مٹی کی لکڑی سے مٹی کے
سار کی ایک جادوئی مٹی پر ملبوس ہیں اور جب سے سارا تاریخی
حوادث اور اس دنیا کو انسانی وجود سے آہستہ آہستہ
کہ تاریخ سیرت کا تعلق ان کا کام بھی اس وقت سے
شروع ہو گیا تھا۔ فرق یہ تھا کہ پہلے وہ مٹی جو پرے پرے
اور دور دوروں کی سیرت اور تاریخی مٹی سے ملتی تھی
ہمیں درج اور پرے پرے اور دور دوروں کی سیرت اور تاریخی
مٹی سے ملتی تھی جیسے جیسے مٹی کی ریتاؤں قومیں تدریجاً و
تدریجاً سے آہستہ آہستہ مٹی کی ریتاؤں تھیں وہ قومیں
مٹی سے آہستہ آہستہ مٹی کی ریتاؤں تھیں وہ قومیں
مٹی سے آہستہ آہستہ مٹی کی ریتاؤں تھیں وہ قومیں

[illegible]

در شہادت و حقیقت کے غمگین فلان میں بیرونی
حضرت امام احمد رضا صاحب دہلوی شریف
میں متبرکات و تقویٰ کی شخصیت اس غمگین و رنجور
کے عاقبت کا بیان ہے کہ اس میں کیا قبہ کے کہ اس میں کیا
وہ اہل حضرت کے اوصاف کے وراثت حضور باج شریف کی ذات
کی ہے۔



کیسے شیخ ہو رہی تھی بل میں ٹاس کر کرتی کیسے میں گئی یہ نصیب رو
سے درخت امت دانے گھر سے سے سے گھنیر شہرت میں گئی
اور۔ نصیحت مند سے رہی میں کسی جگہ سر گئی ست برقی
شرف تھے میں۔ علی اللہ اور صاحب کرامت جدھر چلے گئے
بھری عزت و عظمت کی۔ دل میں وہ لپکتی ہے۔ پھر ساجد تے کہ
بھل چلے اس کی عظمت و نصیحت و کچھ نرم جھجھکتے ہیں۔ مگر
وہ میں سر رکھو جو میں سے عظمت کو میں حد میں تو عبادی ہوتا
رستہ گا۔ ان کے لپٹیں یہ کہ شہروں کو بھی شہرت و عزت میں رستہ
گئی۔

گوئی گویا جیسے ہیں لکھتے دھاتہ ہستان

میں صوفیہ احمد رضا بلکہ میں نے دیکھا۔ آج وہ جدا دوروں کے
صاحب ہیں۔ ان کی علمی حیثیتوں کے چہ سچے یا پھر میں گوئی ہے
تہ۔ تجھے اسرار کا سرحدہ نہ ظاہر علیہ الرحمہ اور مطلق عقلمندانہ
محمد مصطفیٰ رضا صاحب رضی اللہ عنہ پھر ان کے جانشینوں کو جو عظمت
و حاصل ہوئی وہ سب پر عام ہے۔ ان کو ان کے ان لوگوں میں ان
کی عقیدتوں کے یہاں مل رہے ہیں۔ پھر فصل رب سے ان کے
دور میں جانشین متبعی اعظمہ مدد تاج الشریعہ علامہ مولیٰ محمد انور
رحمہ اللہ ان۔ محمد علی و احمد اور عزت و شہرت ملی کے وہ سے
میں سے وہ چمکتے دھتے ترقی کی طرح میں، جہاں ان کو ملتا رہا
تھیں ان کے تہ صفت میں یا شیوخ حضرت کے مجمع میں۔ جگہ وہ بلند
عزت آتے میں عبادت انموذی مستغنی، ہر مسئلہ سے دور انصاف
میں ہٹا، وہ چاہت سے نظریں پھیرے اسے حرم و طمع سے تو
کون شخص کی نہیں ہے مدد اللہ سے یہ یوں تقریب و
وصیف سے ہے پرواہی کھی کسی دنیا کی تعریف کے غلط نہ
گئے نہ مل آیا۔ ایسا ظلی کے مظاہرے دیکھے گئے ان تمام
نامتوسہ۔ تو میں اپنے آپ کو ٹھٹھک رکھا ہے جو دنیاوی

احمد رضا صاحب نے۔ میں نے ان بھٹوں کے خلاف سے
نمروں میں صاحب کا محبوب بنا ہوا ہے یہ ان صاحبوں سے
میں سے۔ میں نے کسے رہے نئی معرفت شہر کے صاحب سے ماہ
لکھا تھا مگر پھر ان کا بیان گئے ایک نامور اور عالم باوقار
علامہ رضایی صاحب احمدی مرحمت و کامیت باشر و ہوتا ہے
یہ طبقہ میں صاحبان برکت کی سمت سے اس شہر و محنت کی نگاہ
سے دیکھنے کا دور میں دیا میں ایک پند پید ہوئی میں دیکھ
ان کے اہل ان کے سنگ میں یہ اور خوش محنت و مت علامہ
میں حال میں ہمیں ان کی سبب شاہ فاطمہ چاہو یہ لکھا تو اب وہ
وہ اہل میں صاحبان صاحبان میں یہ وہ ان کو بھیجے
میں میں لوگوں دیکھنا وہ بھی ان کی طرف کوئی نہ علم و عمل سے یہ
چہ شاہان موجود ہیں علم کے ساتھ ساتھ عشق میں صلی حدیث
اسلم کی سمت سے یہ حضرت ماہی تھے راہی دست کو دراز
تک رسالے رہے۔ لکھ کر وہ صاحبان کو شہر برقی کا پیچیدہ
کا گاں عبادت کی قسمت ملے ہوں کہ ان گھر سے میں بہ دور
تو دور کر لے۔ ان صاحبان احمد رضا صاحب اور ان کے درمیان
نے آپ دیکھ لکھنے کے نام سے چمکے یا دور میں اپنے سے تھی
نہ تھے۔ ان کے ان کے تھے سے ان سے

ان دست و حرکت کے قدم سے کہ عوام و اکرام
حد و حد کی مارش ہو گئی یہاں تھیں کہ یہ وہ وہ رہا جو ہم
ان کے میدان میں ممتاز مقام حاصل کرے یہ ان کی جیسی کی
طرف متوجہ رہا۔ اسے علم کے دریا بہاے کہ بل علم کے تہ سے
یہ وہ ان دیکھ لکھتا حد سے حائل جسے بڑھا دیا ہے تو سے
ان گھٹا ملے۔ اب تو عوام و خواص کا سر کی شہر ہوئے ہیں
میں یہ پیدا ہوتا ہے۔ ان میں ان طرف میں نے کتنی
ان میں پیدا ہوا میں ان وغیرہ میں کتنی کچھ میں ان کی

بحیثیت عالم ربانی

قاری رشید احمد فضوی (پیارے) 09415291456

ساج الشریعہ اس دور کی پیداوار ہیں جبکہ شاعت
روحانیت و طریقت میں جو انیس اعلیٰ حضرت سیدی سرکار علی مدظلہ
موجود رہا۔ ۱۸۵۵ء تا ۱۸۷۰ء اور تاجدار ہنسنت حضور مدظلہ
ہوئے ہے۔ ہمارے قلم کی سے صورتیں شریعہ کو تو
حدیث کی حد و ارباب و دیگر اعلیٰ خلافت اور روحانیت میں
تو ایک ہی شخصیت جو دست کیلئے مرکز کی حیثیت رکھتی ہے
علاوہ اب و انجمن کا مرجع جو اس کی نظر انتساب ہی حضور تاج شریعہ
کیے سہ کی حیثیت رکھتی ہے۔

مقام ولایت کا سردار بنا ہوا تھا کہ جس کا کہ حضور
نام شریعتی، امت میں اپنی محبت چمکا اے اور شہداء عام رہا
کہ راجہ سیف ہوئے۔ ایسے کسی تحریک کی ضرورت نہ پڑی بلکہ حضور
تاج اللہ یوں کا تجربہ علمی، فنی، دینی اور مسلک اہل حضرت پ
پڑی دیات کے ساتھ عقائد سے صرف پرستی میں چلے
وہاں کے سپہ سالار حضرت کا قافلہ عظیم تعمیر کرنے پر مجبور ہو گیا۔

تصوراتِ الشریعہ کی زندگی میں جست و جہمت کی
تحریر و تدوین، فقہ کے تعلق سے غصہ وے بھال کی پیش بندی
اور عریضہ و تجزیوں میں کی گئیوں کے ساتھ نیا مقدمہ ص ۱۰ تمام

[illegible]

۱۔ اے ایک آس پیچھے نے خوش غم قرار دیا ہے
 کہ عیاں شہادت مصطفیٰ شہداء و شہداء رہتے ہیں وقت ہر
 "شہداء" میں ایسا کہ موت سے نہ وہ ہیں۔ آج ساتوں میں غم
 کے یہ ہیں۔ وہی سنا چاہئے جس میں مصطفیٰ چاہئے
 رہا ہو۔ یہ بالخصوص و صوفیوں میں اب۔ ہر طرف شہادت
 ہے۔ آج وہ کہہ رہے ہیں کہ شہداء شہداء شہداء
 ہیں۔ کہ یہ شہداء شہداء شہداء شہداء



علامہ محمد عظیم رضا خاں کی صراحت سے یہ عذر معرب مذاق سے
بیکے حضرت کے حجرے میں داخل ہوا اس وقت خشتاں پر
مرجہ تھے چند لمحوں میں حضور راج شریعہ عرواں جاہ سے بے
خجروشہ میں نہ پڑا۔ بعد میں وہ قدم بوق نے میں بھی
معت نے مارے پھوٹا۔ یہ سختی کہ جب کہ مہارت پڑھی
۱۱ حضرت نے حدیث مہارت نے ختم ہو گئی یہ ہر مسئلہ میں
نہ کہتا ہوں۔

دریچہ مہارت خشتاں قوت ہو گیا وقتہ تیسرے طبقہ میں
۱۲ پڑا۔ خشتاں سے وہ ان شہادہ عینی و وحدیث یاد رکھی جسے
خطاب سید، قاضی عریض، کئی مدعی تھے اندھالیہ سے سلف
صاحبان شہادہ سے کہ جب میں یاں آیا۔

حدیث حفاظت میں میںوں میں سے عزائمات تیا کہ میں
حضرت سید میں مسوکتی سے عزائمات میں تھا ایک
میں سے تو مہارت حدیث میں ان درقال قول میں اللہ
تعالیٰ کہہ ہوئے۔ یہ عجب عجبت میں ان کی اور چہ مہارت
عرق اکوڑو گیا۔

(شکار شریف باب اول - تیسری فصل صفحہ ۴۲)

رہنما رہنما کے مطابق میں مسعود میں اللہ کے
روحیت کرتے وقت گھنٹے میں میںوں حاشیہ کہیں۔ شکل
ہو جاتی ہے اور وہ گھنٹہ خیر ہوتا

نصرت میں شہادہ میں حدیث دیتے وقت صحابہ کرام
کے بعد کھڑے تھے جیسے وہ ہر بار جاسے وہ سلوور
کے دیدار میں حاصل ہو جاتا ہے وہ میں حاشیہ حقیقت
کہ وہ میں وہ کار میں عشق مہارت مہارت کی صورت
نہ تیاں سرچہ میں میں حاشیہ شہادہ میں ایک عام
مال کی امت میں حاشیہ میں چاہے حاشیہ شہادہ میں
شہادہ میں میں حاشیہ شہادہ میں شہادہ میں شہادہ میں

۱۳ حضور راج شہادہ میں سے شہادہ میں شہادہ میں
شہادہ میں شہادہ میں شہادہ میں شہادہ میں

۱۴ شہادہ میں شہادہ میں شہادہ میں شہادہ میں
شہادہ میں شہادہ میں شہادہ میں شہادہ میں

۱۵ شہادہ میں شہادہ میں شہادہ میں شہادہ میں
شہادہ میں شہادہ میں شہادہ میں شہادہ میں

۱۶ شہادہ میں شہادہ میں شہادہ میں شہادہ میں
شہادہ میں شہادہ میں شہادہ میں شہادہ میں

۱۷ شہادہ میں شہادہ میں شہادہ میں شہادہ میں
شہادہ میں شہادہ میں شہادہ میں شہادہ میں

۱۸ شہادہ میں شہادہ میں شہادہ میں شہادہ میں
شہادہ میں شہادہ میں شہادہ میں شہادہ میں

۱۹ شہادہ میں شہادہ میں شہادہ میں شہادہ میں
شہادہ میں شہادہ میں شہادہ میں شہادہ میں

۲۰ شہادہ میں شہادہ میں شہادہ میں شہادہ میں
شہادہ میں شہادہ میں شہادہ میں شہادہ میں

۲۱ شہادہ میں شہادہ میں شہادہ میں شہادہ میں
شہادہ میں شہادہ میں شہادہ میں شہادہ میں

۲۲ شہادہ میں شہادہ میں شہادہ میں شہادہ میں
شہادہ میں شہادہ میں شہادہ میں شہادہ میں

۲۳ شہادہ میں شہادہ میں شہادہ میں شہادہ میں
شہادہ میں شہادہ میں شہادہ میں شہادہ میں

۲۴ شہادہ میں شہادہ میں شہادہ میں شہادہ میں
شہادہ میں شہادہ میں شہادہ میں شہادہ میں

۲۵ شہادہ میں شہادہ میں شہادہ میں شہادہ میں
شہادہ میں شہادہ میں شہادہ میں شہادہ میں

۲۶ شہادہ میں شہادہ میں شہادہ میں شہادہ میں
شہادہ میں شہادہ میں شہادہ میں شہادہ میں

حضور راج الشریعہ مسند حدیث پر

میں ایک مہارت شہادہ میں شہادہ میں شہادہ میں



و چونکہ لوگ ماریش تھے مگر تاج شریعہ کا مولف اس سے
 بچہ نہ ہوئے گا ہے یہ صرف آپ کے توبہ کے بعد رہے
 محمد و نس سے یہ تصویر کشی اگر وہ قلم سے ہوا تو مردے میں
 تو اپنے غم سے بھی جاہت کر دیکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ تاج
 شریعہ جس شخص میں موجود نہ ہے میں چاہے وہ عیشیہ کی کوئی
 خاطر ہو، یوں آپ کا کوئی جلائی کی حیثیت لوگوں پر ناجو
 و سطرین جاری رہتی ہے کہ نہ سے بڑے جوتی بھی میر شریعی حرکت
 کی سمت نہیں رہا رہتے۔ یہ بھی تاج الشریعہ کی سقاہت لی الدین
 کی تعمیر ہے کہ اللہ تعالیٰ سے بدست کا ت پر اپ و لب طانی
 کر دیتا ہے کہ ماضی مصطفیٰ ناموں و معروف کے ساتھ وہ بیہوش
 جس مسکینہ کی تفسیر و تلوین نظر آتا ہے۔ اس مقام پر یہ بتیں
 کر دیتے کہ یہ شخص جو یہ پختی کے ساتھ کار بند رہے والے تھے
 و و خدا کا مہیا بندہ اور جاہل رہا ہے۔

اسکی علی سر کی منہ جیسا کہ تاج اس کے سر سے جھکتے ہیں
 پھل میں ہم تہی پر م رکھے۔ قلم و قلم و قلم و قلم
 بہتگی علم و تقویٰ کی یہاں شریعت و طاعت کا جس شکر و جلوت
 و جلوت میں کسایا ہے۔ اب کو غنہ اللہ منہ پاتے سے کہ محصور
 تاج شریعہ و حجت مراد ہے سے عام ہونی کی ضرورت ہے
 تاج شریعہ کے بھی یہاں سے صرف۔ یہی بھی کہیں بندہ چوں
 یہاں سے سبقت اس وقت مال و مال نقد آتی ہے۔ اس دور پر حق میں
 دین کی شہادت ہے وہاں سے یہاں سے یہاں سے مر کا سامر سے
 جسے ضبط تحریر نہ وہی جھٹکا میں ہا کہ تاج و شریعہ کی شخصیت
 و سقاہت لی الدین کی حیثیت بھی مراد ہے۔ ہا رہا ہا رہا
 کے دیگر مراد میں بھی قصہ پرانی یہاں مر چیں رہا کہ وہی سے
 جسے چاہے۔ یہی پیشہ جہاں اس سے ہی کہیں پاتے۔ جہاں دیکھو
 میں پر رہا۔ پر دیکھو کہ منہ شریعی موتی ہے۔ جو دیکھنے سے کہ



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ایک نادر و ہر شخصیت!

دانش و محققہ شہزادہ درویشی - 09867801680

اس پر ان کے ہر کوئی شہکار دیکھ کر
وہ عیسویوں کے نظیر چھوڑ کر جو سب کے ساتھ ساتھ
مذہب اور ملت سے بے حریم ہیں کی گرا نہیں مگر اصل کاغذ
تو اس کی توفیق و قدرت کا ہے۔ شریعت و طریقت کا حکم
اس کی توفیق و قدرت کا ہے کہ حق کا لہر لگاتے ہیں۔
حقیقت و معرفت کا بحر میں کسی توفیق حاصل متری کا
قرآن میں۔ مگر وہ سب یہ نہ کہ ان کو کسی سے بیٹے ہیں کہ
ان کے ہر کوئی شہکار دیکھ کر
وہ عیسویوں کے نظیر چھوڑ کر جو سب کے ساتھ ساتھ

انہیں بھی حضرت کی امت سے نصرت چاہی و دست مہر
وہ ان کا شرف حاصل ہے۔ ان کی طرف سے ان کی خصوصیت
یہ کہ ان کی توفیق و قدرت کا ہے کہ حق کا لہر لگاتے ہیں۔
حقیقت و معرفت کا بحر میں کسی توفیق حاصل متری کا
قرآن میں۔ مگر وہ سب یہ نہ کہ ان کو کسی سے بیٹے ہیں کہ
ان کے ہر کوئی شہکار دیکھ کر

انہیں بھی حضرت کی امت سے نصرت چاہی و دست مہر
وہ ان کا شرف حاصل ہے۔ ان کی طرف سے ان کی خصوصیت
یہ کہ ان کی توفیق و قدرت کا ہے کہ حق کا لہر لگاتے ہیں۔
حقیقت و معرفت کا بحر میں کسی توفیق حاصل متری کا
قرآن میں۔ مگر وہ سب یہ نہ کہ ان کو کسی سے بیٹے ہیں کہ
ان کے ہر کوئی شہکار دیکھ کر

دست کے جدا ہونے میں یہ نہیں اور وہ
بے شک ہیں وہ سے ان کے شہکار
ہو گا کہ حق پرستوں کا دل و دماغ
ان کا حق پرستوں اور ان کی وسیع
شہادت کے سے ان کی طرف سے ان کی خصوصیت
یہ کہ ان کی توفیق و قدرت کا ہے کہ حق کا لہر لگاتے ہیں۔
حقیقت و معرفت کا بحر میں کسی توفیق حاصل متری کا
قرآن میں۔ مگر وہ سب یہ نہ کہ ان کو کسی سے بیٹے ہیں کہ
ان کے ہر کوئی شہکار دیکھ کر



ہر ایک میں پتی ہوئی گئی ہوئیں کہ جتنا غصہ رہا ہے
 وہ کہہ رہا ہے جسکو تاج شہر چھوڑا لیکن ان کے
 ناموشی بول رہی ہے۔

مت سہل نہیں حالو بھرتا ہے فلک برسوں

جب لوگوں کے پرے سے سناٹے میں

حصہ منتقلی حلقہ کے بعد جب کہ قیادت کی بجا طرہ سے ہوگی۔
 رائے میں اس کے لیے ایک اور ذریعہ ہے۔ یہ ہے کہ ایک خاصہ قیادت
 ہو۔ جو خود کو قائم رکھے۔ اس کے لیے اس میں ایک خاصہ
 رہنمائی ہے۔ یہ بات میں خود طرزوں کا رنگ نہیں ملتا۔

ہے۔ ان کے تکیہ اور کسی وقت اپنے فخر پر ہونے پر خوش
گاہیں پیش ہے۔ یہ وہ گندہ گویاں ہیں جو اسطریقہ پر مستقیم
نہیں۔ ان کے پاس بھی پائے استقلال نہیں۔ اور جو خوش
نہیں۔ وہ اس کی مجلس میں سے تھکے رہا مخالف
میں بھی نہ تھے سمجھتے۔ تاہم سب وقت میں سبنا
تاریخ پر منکر ہے۔ ان کے رجحان میں اساتذہ چھوڑ دینا
نہیں رہا۔ یہ وہ اصناف و مکاتبات ہیں جس سے کلی کے موالید
رہا۔ ان کا حکمت و تاب شیعہ بنایا ہے۔

75 روبرو کے ساتھ جہاں سے پھر چھو

جوع و تشنگی و غریب و محنت و بیماری

میں انہیں دور سے کھلی جھٹ قریب سے جانتا ہوں۔ تنہا سے نہیں
 بلکہ ہم سے پیچھے جا کر، یہی وہ اس ہے جس میں یہ ٹیلی شریعت
 میں نہ رہا۔ غش ہونے سے جی حیات کو کا کہ مجھے حاصل
 ہو کہ شریعت قریب وہاں حضرت کے پرے مکان محلہ موبہ قطب
 کے دار میں مقیم رہا ہوں۔ اسے سوا سلف لانا اور حضرت
 کے ساتھ رہنے سے بڑا عار رہا ہے جتنا کہ میں یہاں اس وقت
 نہ تھا کہ جب حضرت عسکریہؑ نے حضرت کے قدموں سے چلنے
 کی مشق کر کے تھے۔ حضور راج شریعت اور علوم ظہر سورہ نے

[illegible]



طرح میں ملنے لگا، یوں کہ ہائی سیدہ خدیجہ کے محقق
حادثہ پر بین آپ صریحاً فرماتے ہیں کہ آپ صریحاً فرماتے ہیں۔

قادر حضرت خدیجہ شہ القادسیہ علیہ السلام
حضرت محدث بہرہ علیہ السلام فرمایا کہ میں نے اپنے
صاحب خانہ حضرت خدیجہ شہ القادسیہ علیہ السلام سے
مبارک فرمایا کہ میں نے آپ کو اپنے پاس رکھا ہے اور
مشتی و درجہ امت و عظمت میں میں نے آپ کو
آپ کے معارف پر مبنی اور سائنس و فائنڈیشن
سے حاصل کیا ہے۔ یہاں تک کہ یہ سائنس و فائنڈیشن
اور ان کا ادب و احترام کرنے کی راہ دکھاتا ہے۔

نورین کوٹ حافظہ میں حضرت علی سے ۹۹۶ء
کا واقعہ ہے۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے
اپنے تالیف میں سائنس و فائنڈیشن کا ذکر کیا ہے۔
فائنڈیشن سائنس و فائنڈیشن میں میں نے
قسمت پائی کہ میں نے سائنس و فائنڈیشن میں
فائنڈیشن سائنس و فائنڈیشن میں میں نے
کی سائنس و فائنڈیشن میں میں نے
اور سائنس و فائنڈیشن میں میں نے

حضرت تاج شریفین آپ کے معارف پر مبنی
اور قرآن و حدیث کے معارف پر مبنی
پہلے سائنس و فائنڈیشن میں میں نے
آپ کو سائنس و فائنڈیشن میں میں نے

حدیث و معارف پر مبنی حضرت علیؓ فرماتے ہیں
مبارک فرمایا کہ میں نے آپ کو اپنے پاس رکھا ہے اور
مشتی و درجہ امت و عظمت میں میں نے آپ کو
آپ کے معارف پر مبنی اور سائنس و فائنڈیشن
سے حاصل کیا ہے۔ یہاں تک کہ یہ سائنس و فائنڈیشن
اور ان کا ادب و احترام کرنے کی راہ دکھاتا ہے۔

اور سیدہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے
حدیث میں سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے
پہلے فرماتے ہیں کہ میں نے آپ کو اپنے پاس رکھا ہے اور
مشتی و درجہ امت و عظمت میں میں نے آپ کو
آپ کے معارف پر مبنی اور سائنس و فائنڈیشن
سے حاصل کیا ہے۔ یہاں تک کہ یہ سائنس و فائنڈیشن
اور ان کا ادب و احترام کرنے کی راہ دکھاتا ہے۔

نورین کوٹ حافظہ میں حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے
اپنے تالیف میں سائنس و فائنڈیشن کا ذکر کیا ہے۔
فائنڈیشن سائنس و فائنڈیشن میں میں نے
قسمت پائی کہ میں نے سائنس و فائنڈیشن میں
فائنڈیشن سائنس و فائنڈیشن میں میں نے
کی سائنس و فائنڈیشن میں میں نے
اور سائنس و فائنڈیشن میں میں نے

حضرت تاج شریفین آپ کے معارف پر مبنی
اور قرآن و حدیث کے معارف پر مبنی
پہلے سائنس و فائنڈیشن میں میں نے
آپ کو سائنس و فائنڈیشن میں میں نے

مراجع

- ۱۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حدیث میں
- ۲۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حدیث میں
- ۳۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حدیث میں
- ۴۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حدیث میں
- ۵۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حدیث میں
- ۶۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حدیث میں
- ۷۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حدیث میں
- ۸۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حدیث میں
- ۹۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حدیث میں
- ۱۰۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حدیث میں
- ۱۱۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حدیث میں
- ۱۲۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حدیث میں



محبوبیت اور نیکو ریمیدارس اس بات کا اظہار کرتا ہے کہ یہ مقبویت
 آپ کو من و رب اللہ حاصل ہے۔ اور بہت سے باکمال علماء و
 مشائخ کہ جس نے اس کا اعجاز و عجز اد کرتے ہوئے دیکھا اور
 نہ سے کہ حضرت تاج شریعہ ادرسی میاں صاحب قیود و غلطی حد
 میں یہ مقبویت اللہ رب اعزت کا حاصل حبیب اور وصال ہے جیسا کہ
 حدیث پاک میں آیا ہے اللہ تعالیٰ جب کسی بندہ کو عظیم درجے
 عداوت کے لیے منتخب کرتا ہے بتا ہے تو یہ سید جبریل علیہ السلام اس
 کی مقبویت کا اعلان کرتا ہے اور فرماتا ہے ”تھک کو غاں بعدے سے
 محبت دے تو اس سے محبت کرو چنانچہ حضرت جبریل کو اس بندے
 سے محبت ہوئی ہے اور وہ آج اس میں سنا دی کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ
 کو غاں بندے سے محبت ہے تم سب اس سے محبت کرو۔ چنانچہ
 اس نے اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر میں میں اس کی
 مقبویت عام ہو جاتی ہے یعنی دین پر رہنے والوں کے دلوں میں
 اس کی محبت ہو جاتی ہے جو اس کی طرف دل مائل ہوئے لگتا ہے۔
 (مختصر تصانیف)

اس حدیث پاک سے محصل مظہر میں صورتِ تاج و شہرِ یوسف کا رد و ثبوت کا فی سنی ہے۔ آپ کی یہ مضمون مقبولیت اور حریت ہے۔

میں ہمدردوں کے جس ضلع سے تعلق رکھتا ہوں وہ ہمدردوں کا مردہ حیرت انگیز شہریتا مزگی ہے جہاں ایک سے ایک حضرات کے شہسوار پیدا ہوئے۔ اسی ضلع کا ایک معروف قصبہ پوٹھریہ شریف ہے جہاں 'پے وقت کے عارف، قائد سیدنا محمد انجمن سرکار گجی پوٹھریہ وئی ہیں۔ آپ اعلیٰ حضرت کے اعلیٰ اعلیٰ مدرس سے ہیں جنھوں نے اس پورے علاقے میں اسلام و سنت کے بے پناہ خدمات انجام دیں۔ اس پورے علاقہ میں سچ جہاد، سیاست کی بھاری ہیں وہ انھیں کی عمر میں مست ہیں۔

حجۃ مدظلہ عالیہ و تلمیذ اہل حضرت امام محمد رضا قزوینی علیہ السلام
 سے آپ کو "نام شریف" مرحوم علامہ استغناء جیسے حسین
 نقابت سے ہو۔ میں بھی بیٹھنے والا ہوں۔ وہ ۲۰۰۵ء میں
 شریفی کوسل ف خدائے رب جنت میں غلبہ ہوتے سے جید ہو و
 مقبول ہوئے۔ آپ کا کسی نقصان سے سد کا حصہ نہ ہو
 جسے کتب ہجرت کے علاوہ مشائخ کے خوب نام ہے۔

تدویر بالہ خطبات، القراءات و دیں جسے سنا کر شہاب
مدین مصوری صاحب نے 'حیات تات' شریعت میں پر راجح
ہے۔ اور اس کے بعد وہ اس طرح سے ہے شاعت و القراءات
ملف و بیرو ملک نے اسی نظم و فصل اور الشوریٰ ہے
علیٰ کہ فصل و بیرو ملک نے اسی نظم و فصل اور
میں ہے۔ جس کا ذکر یہاں طوالت سے حال نہیں۔

راتھ اسطیلا بوم شدہ تھی جو عریقت سیدنا و سلف تاتہ
 اسلام حضرت علامہ مفتی شاہ محمد ترمذی صاحب قاری اربعہ
 مست برہانم تھیں کی سب سے پہلے زیارت کا شرف ہے ۱۹۸۰ء
 میں سپاہیوں نے غلطیہ شاہ رسول عظیم دامن حاصل ہو اور
 اسی جگہ میں آپ کے متعلق پرست پرست تھی جو انکی ہی
 انہ میں آپ کی علمی حادرت تھی و عبادت و عصب و برکت کی
 تہ میرے ساتھ بیٹھ گیا۔ اس کے بعد سے آج تک وہ ماہ ۱۹۹۰ء
 قریب سے حدت تھی وارث باقیوں سے شرف جو اسی جگہ
 میں آپ کے مزار سپاہ سے تصدیق رہے ان ہندوستان کی
 حروف تہی انکی شخصیت و سبب انہما و حیف ہے حضرت
 علامہ مولانا محمد حنیف قادری علیہ الرحمۃ و خذشت و حادرت سے
 بھی سرفراز ہو گیا تھ۔ انہما کے مزار و درمید و توار کے بعد سے
 میں رہے سبب انکی تہمتی حادرت کا نام کی۔

نہیں ہیں بلکہ شہادت و مقبولیت اور پذیرائی و



طرح عام میں یا چھوٹی مجلس ہو۔ بیعت و ارادت کا معاملہ ہو یا دعا و
 تحفہ کا آپ اپنی محبت میں "مسک اہل حضرت" یہ استقامت
 کی مجلس اور بیعت و ارادت کے وقت ہر پے مریدین و متعلمین
 سے مسک اہل حضرت پر استقامت کا وعدہ جتے ہیں۔ بدعات میں
 وہ عقیدوں خصوصاً دہائیوں بچہ یوں، شیعوں اور قادیانیوں سے مکمل
 جس درجن کی سخت تاکید کرتے ہیں۔ آپ اس معاملے میں کسی کی
 طاعت یا رعب کی قطعاً پروا نہیں کرتے خواہ مرید متاعی یا اثر اور اس
 ثروت کیوں نہ ہو۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کے مریدین و معتقدین
 مسک کے معاملے میں چورے پکے ہوتے ہیں۔ وہ کسی مصلحت
 و دلت کے دل نہیں ہوتے۔ بے مسک و شناخت کا ہر جگہ ہر
 اہل کرتے نظر آتے ہیں۔

ہر شبہ جس طرح محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس کی
 پیچھا ہے اسی طرح عصر حاضر میں سیدنا امام اہل ملت، مجدد المہم
 اہل حضرت امام احمد رضا فاضل مدنی کی محبت سیف و حقانیت کی
 پیچھا ہے۔ اور میں تو یہ کہتا ہوں کہ فی زمانہ حضور تان الشریعہ سے
 محبت مسک اہل حضرت سے محبت ہے اور ان سے بعض مسک
 اہل حضرت سے نفرت ہے۔

ہا ہے مولیٰ عر و اس ہم تنی مسئلوں پہ حضور تان الشریعہ کی
 حوت، برکات کا سایہ و گل مایوں تا دیر قائم رکھے اور ہم سب کو
 مسک اہل حضرت پہ عامل اور اس کی تبلیغ کی توفیق رفیع عطا
 فرمائے آمین۔ بھائی سید مرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

سے مجلس و ان گھڑی نہیں چلتی۔ اس سہ پہ نظر میں سے چلتی پر
 دیکھ گئے حضرت کے رویہ پر۔ اور مدت کی سعادت بھی میر
 آں۔ اس ڈیڑھ گھنٹے میں آپ نے چند دلائل سے میں نے ایسے
 دلائل و برکات حاصل کیے ہیں کہ وہ قلم و خط پر نہیں آسکتے
 آج سے پہلے کسی ٹی ٹی ٹی میں آپ کی شہنشاہی اور اس کو
 ہونی عذر سمجھتے تھے غصے میں مکتوب ہو تھا۔ اپنی قہر چاہ رہا تھا
 کہ یہ گھڑی دور ہوتی ہے اور میں آپ کے سنا دیکھتا ہوں
 سے ہے اس کے بعد روپے کھوتا ہوں میں آپ کی ہر کی ہر کے
 بے قدر رہا ہوا تھا۔ آپ نے مجھے فقیر کو میری ہر کی ہر کی
 وازہ اور بصیرت ہو گئی۔ ان اس دعاؤں کا ثمرہ رضا ہو کر
 مدھیانہ اور برقی مارکیٹ پر پیر اور رومی پتلیس ہر
 بتا کر میں نے شکل میں ہر گھنٹے کے مشاہدے میں ہے۔

سچا شفیق باللہ اور خوف و خشیت خدا میں کر انسان جہاں
 نہیں بھی ہو، ایک حقیقی ہے اس کا رابطہ ہے۔ خوف و خشیت
 اس ملک دل میں ہر وقت قائم رہے اللہ تعالیٰ ہر کے مسلمانوں کو
 اپنا خوف عطا فرمائے۔

استقامت و ارادت کے ساتھ ساتھ آپ استقامت مسک
 کے مسئلے میں بھی شان شخصیت ہیں۔ آج کل کے لوگ صلح جو پناہ
 دینے پناہ دیتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ان میں کثرت کا ضلہ
 ان تیر کی کے ساتھ رہا ہے۔ حضور تان الشریعہ مسک کے
 معاملے میں بھی ان قسم کی صلح نہ ہو۔ رویہ کے قابل ہیں آپ ہر جگہ
 یہ "مسک اہل حضرت" کی تبلیغ کرتے نظر آتے ہیں۔ جن کو

ایک مقناطیسی شخصیت

مورنا محمد نامہ لکھی قادری علی محمد شریف علیہ الرحمۃ و آلہ وسلم مدرسہ اسلامیہ دارالافتاء و القامیہ مصر

Email ID: mdimamudin@yahoo.com

خدا سے محبت سے سب سے پاک و معزز و جود میں
ہو تو اس نام تک دیو و پتی قدرت ہدایت - طریقت سے سوز
اور رشید و ہدایت کے لیے جیو - سوز و اندک سلسلہ شریعت و احکام
کا آثار حضرت امام علیہ السلام سے ہو تو دور حق کو آگے
تا کہ راجد تفسیر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم - تہ ستور و حدیث پر
ہوں ہی ہے اللہ تبارک و تعالیٰ سے حاجت میں سر پہ صلی اللہ علیہ
و سلم پر قدرت روزی اور رشید ہو کہ جہاں کہیں محمد آبا اجد
سب رجال لکم ولکن رسول اللہ وحاتم المبین
وکس اللہ بکل شئی عیساہ (سورۃ حجاب
آیت ۵) چر صاحب آیت یہ و علیک ملام تکر تعلم
مع علم و فکر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے پناہاں مہربان سے
وہاں آیت شریعت کہ لا یبسی بعدی (بحاری و معجم)
میں سب ایسا کر سوزا سوزا ہو تو سب سچ ایمان و عقیدہ و
دین کا جو امت کے علاوہ کہ نہ ہوں پر یہ اور علماء کے
مادے میں اللہ کے یہاں سب میں خدایہ و محمدیہ قرآن
و حدیث ہے "العبد و رقة لأبیہ" (ترمذی باب
ساجد فی الفقا علی العبادۃ) (اور یہ جو دیکھتے ہیں

یہ باقی مرقمات جاری رہے گا جو پے قوس و عمل سے ہو۔۔۔
میں اور۔۔۔ جو قے میں جاری کی طرف لوگوں کی رہنمائی کرتے
ہیں گے۔ اس کے علاوہ امام سے بقیہ السلف مدوۃ الخلف سید
مصدق جانشین حضور مصلیٰ علیہ السلام علیہ السلام معنی
وہاں جاری مست برکاتہم و تقویٰ کی تعلیم سستی ہے جن کی
حقیت کا اعتبار - ایک وہ ہے۔ آپ سے ہر رسم و رکن سرور میں
برقی شریعت خانہ و رہا میں جی آئیں گے کھیں اور سادہ
روایت کے مطابق جی و معمرن تعلیم مکمل کی۔ آپ کی شخصیت و
آئین و عہد و جہیز و تہذیب و حسن عبادت کی جامع مرقم ہے
آپ کو نگر پر رگیاں دیں کی طرح سلسلہ قادریہ میں حضور غوث
عظیم رضی اللہ عنہ سے جہاں سب سے آپ اللہ عزوجل اور اس
سے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور فرمانبرداری جی
قرآن و سنت پر کار بند رہنے کے بعد حضرت غوث پاک کی
تعلیمات مقدسہ پر خصوصاً جہاں پر عمل کرتے ہیں اور آپ ہر چیز
سے پہنچے یا شہود دینی طور سے پڑھتے ہیں

غوث عظیم ہیں ہے نور و ہدایت
قبول دیں ہدایہ کھنڈ بیان ہدایت



ہوگا جس صورت پر ان کے دنگوں کا سو عد

آپ سے قطعی کلمات کا تذکرہ کرتے ہوئے سید احمد

رسول قادری صاحب کچھ یوں رقمطراز ہیں

”فقیر قیام بریلی کے دوران میں دو دور

حدیث کے اختتامی ایام میں آپ سے دس

حدیث سماعت کرنے کی سعادت حاصل کی

آپ نے جس ملاقات زبان، اور مسند است

روائی کے ساتھ عربی میں مسند حدیث کے

مطالعہ و معانی بیان کئے، متش حدیث پر

ترجہ کی، سر اور سرور اور نکات کی تشریح

کی، اور اشکال منع فرما میں اس سے علم

حدیث اور اصول حدیث پر آپ کی کمال

وجہ سے بلا حجت مطالعہ اور عربی لغت اور

صرف انکو پر عبور کا اندازہ ہوتا ہے۔ دریں

حدیث سماعت کرتے وقت ایسے محسوس ہوتا

ہے کہ شیخ احمد صاحب محدث بریلی کی

اور ان کے ساتھ دکان جہ اسلام حضرت

علامہ مولانا حامد رضا خاں اور حضور مفتی

العظم ہند حضرت علامہ مولانا مصطفیٰ

رضا صاحب رحمۃ اللہ علیہم رحمۃ اللہ علیہ کا فیضان

ان کے قلب و زبان پر جاری ہے۔ دار

تکلمایا حسین کر رہ چاہا تھا کہ یہ بولتے

رہیں اور ہم سنتے رہیں۔“

اور آپ کے تحریری خدمات کے سلسلہ میں لکھتے ہیں کہ

”آپ زہد و تقویٰ کے اعتبار سے ایک بلند

مقام کے حامل ہیں، عربی، فارسی

اور انگریزی میں متعدد کتب کے مصنف

ہیں آپ کے قلم کی کاغذ مجموعہ ابھی تک

(نوٹ میں سے اس توں حتیٰ ان مطاب معین حضرت

عبد اللہ ابن مسعود کاتوں میں چھ نکاتیں طبع کا قول

حضرت، ”نک من اللہ عند پایہ“ لا یصلح آخر هذه الأمد

إلا ما أصلح أوله“ تعہد لابن عبد البر اور دوسری

روایت میں اس فقرے سے ”ولس یصلح آخر هذه الأمانة

لا بعد صلح به أولها للعلل لأحمد بن حنبل“

وہ مدعا کیسے ہوا میں سے سب چھ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کی محبت پر قیام کر رہا۔

جاں اور تحبہ قدم سے

کیا صحت میں تیسے دریاں سے

مسک اہل حضرت یا ہے؟

اہل مسند و تہذیب سے پار اصحاب حضور

نعم میں اور ناو سے عات رسول اللہ کی

(رحمت تات الشیخ)

آج سے اس دور میں آپ لاکھوں ابوں کے حشر

مقید ہیں آپ کی ایک تھلک کی ریادت کے لیے بڑے

بڑے سد و عات پسند آپ کی ولیم پر کھڑے رہنا اپنے سے

بڑے فخر سمجھتے ہیں۔ آپ کی حشر میں کساری و حشر کا عصر

سب سے زیادہ غائب مقاموں سے۔ دراصل یہی روحانیت

و تقویٰ کی حالت ہے۔ آپ کے قلوب و فعل میں مکمل ہم آہنگی نظر

آتا ہے، دماغ میں مشغول و رکاموں کی بہت میں رہتے

ہے، بھی اپنے عقیدہ مندوں اور حاضروں کی ضرورت کو پورا

رہا کرتا اور اس فرض سمجھتے ہیں خود حقیقت تقویٰ کی روح ہے

آپ صحیح معنوں میں مباد کہ اس سے ان مقدس و محترم حاشیوں

میں ہیں جنہوں سے مسلمانوں کو شریعت و طریقت کی حقیقت

کے اسرار و رموز سے آگاہ کیا۔



ہر مفتاح میں فرماتے ہیں

مجھے کیا فکر ہو آخر میرے باور ہیں وہ باور
جو خود میری جلاوس کو گرفتار بنا کر دیں
آپ اپنے اکابر و سلف کے ذکر و فکر سے ہر عمل کو
و بہت خوش رہتے ہیں، آپ تاجدار وایت حضورِ موعودؑ
سنان احمد خواجہ غریب نواز، شیخ الاسلام و المسلمین حضورِ اعلیٰ
حضرت مجدد دین و ملت اشوہام احمد رضا خاں محدث بدلتی
پیر اسلام آباد، حضرت صاحبزادہ، مظہرِ موعودؑ اعظم حضورِ مفتی اعظم ہند
محضیٰ رضا خان، مفسرِ اعظم ہند حضرت ابراہیم رضا خان، صدر
اشریہ مولانا محمد علی عظمیٰ، حضورِ محدثِ اعظم ہند مولانا سید محمد
حیدر اشریٰ، کچھوچھوئی، صدر، فاضل سید نعیم، مدرسِ مراد
آبی و حضورِ صاحبِ امت مسلمہ، رتقہ، رضوں و حقیقت نہیں
میں قدرتی لہجوں کے سفیر در میں ہیں۔

آپ کے بانی، علمی، تجزیاتی، تقدیر و تمیمی اور سماجی خدمات
پر ایک مسموہ سوانحیہ کی ضرورت ہے اور کیوں نہ ہو یہ وہ سوانحیہ
سے حلقہ و نظر کی ہر پار پر روش کرتی ہے اور جس سے رعیت
شرع محضیٰ رحمۃ اللہ علیہ کو بلند رہے میں لائق و اقتدار و گرفتاری نہ کیا
آپ کی پائیز و سیرت کو چارٹ کیا جائے، آپ کی تعلیمات کو فروغ
دے جانے اس لیے کہ آپ کی مبارک زندگی ہی ہم انسانیت
و جماعت کے قورجوں کے لیے مشعل رہے ہے۔ اب اس نقطہ
الرجاء میں آپ بھی مقامی شخصیت کے حالات و واقعات
و کاروائی و گہر واد سے زیادہ پیش کرے کی ضرورت ہے تاکہ ہنگامے
کے ہوئے آئیں وہ کو حالِ حرم معلوم ہو سکے اور وہ شاید پھر منتر کی
حاجت نہ ہو جائے جو سیکس۔ دہا ہے کہ پروردگارِ عالم ہمیں آپ کے
نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کا عملِ عاقبت تا دیر
ہم باقوانوں کے اوپر قائم و دائم رکھے آمین!

☆☆☆

خیر مغبوط ہے البتہ ارحم الراحمین
Azharul Fatawa، نام سے
۱۳۳۲ اور ۱۳۳۳ مسموہات پر مشتمل ردِ حوس
میں منتخب تحریری فتوے ہیں۔ یہ سب
فریق سے شائع ہو چکے ہیں۔ آپ
صاحبِ دیوں بقیہ شجر بھی ہیں۔ عربی
اردو اور انگریزی میں کمالِ مستحسن رہتے
میں آج کل کی عربی شریک کا حاشیہ عربی
زمان میں نکودے ہیں۔ ان موقوفہ رضا
صد سالہ حشر و احیاء منظرِ سوانحیہ
شریف ہرگز نہ۔

اللہ رب العزت اور اس کے سبب التوفیق کا مفتاح آپ
کے دگ واپے میں جاری و ساری ہے۔ آپ بات رانی اور مست
ہوئی کی عمل تصویر ہیں۔ جو آپ کے ان شعرت میاں سے
عطا ہو رہے خودی غمگو خودی میری ہو کر رہیں
مجھے یوں اپنے وقت میں میرے مومن کی کر دیں
ور الحب فی اللہ واللبعض فی اللہ، عمل کرتے
ہوئے خدمتِ مسلمین اور عالمِ اسلام میں رہیں و متوسلین اور
حقیرِ مشندوں کو یہ پیغام دیتے ہیں کہ

نی سے جو ہو بے گناہ اسے دل سے چا کر دیں
پدر باور عباد جان و مال ان پر فدا کر دیں
آپ اپنے عمر کی ان دینیہ و دنیویں کے سبب یقین دور
میں بڑی خاموشی کے ساتھ دیاؤں طبع اور متاش کی تمنا کئے بغیر
یہ سلام کی خدمت اور کچھ دینی میں جاریہ ہیں۔ اور بارگاہ
رسالت میں امید ورجا کا دامن پھیلے ہوئے حرمِ گزار ہیں
میری مشکل کو تسلیاں میرے مشکل کشا ہوں
ہر ایک صوبہ بلا کو میرے صوبی ناخدا کر دیں



چونکہ اس وقت حضرت علیؓ کے دور میں یہ جو کام ہو چکے تھے کہ حکومت
سعودیہ سے حضرت علیؓ کو روک دیا گیا اور حضرت علیؓ نے وقت پر بھی پہنچ
رہے تھے اس لیے جو کام میں سے بھی کثیر تعداد میں لوگ پہنچ گئے
تھے۔

حضرت جب منیٰ پہنچے تو ان کا یہ شہر تسلیم کیا گیا
میرے لیے یہ باعث فخر ہے کہ حضرت میرے غریب خانے پر
تشریف لائے۔ حضرت بہت تھکے ہوئے تھے اور سعودیہ گورنمنٹ
نے حضرت نے باقوس میں حضرت کی بھی ڈال دی تھی۔ اس لیے اس
کو تو منیٰ میں صدمہ ہوتا تھا۔ حضرت سے ملاقات کے لیے سب
سے پہلے حضرت مولانا سید محمد شرف صاحب قہد مدبر الرحمت و
البرکات و حضرت مولانا طہسب الدین صاحب طیب و امام اسماعیل
حبیب محمد چودھری داماد حضرت تشریف لائے مگر چونکہ حضرت امام
فرار سے تھے اس لیے ان کے آرام میں ملنے نہ رہی نہ سب نے
سمجھی تھی۔ میں نے اس حضرت سے کہا کہ حضرت کو بیدار نہ کیا
جائے۔ اس لیے یہ حضرات بار میرے خانے کو آئے وہاں
ہوئے۔

مئی ۱۳۱۶ھ ۱۹۸۶ء ۱۴۰۷ھ کو بہانہ رحمت اللہ روٹھ گئی۔
پر میرا دیکھنا تھا کہ اس زمانہ میں حضرت علیؓ کی تیار ہوئی اور حضرت کی
منعقد کیا گیا۔ بعد میں کہہ دیجئے کہ ایک شخص کا العقاربہ جو حضرت کی
روانہ تھی میں مسعود ہو۔ جس میں محدث میر حضرت علیؓ صاحب
المصطفیٰ صاحب قبلہ مدظلہ العالی اور طہسب سید حضرت مولانا
عبد اللہ صاحب المصطفیٰ مدظلہ العالی نے کرم شریک تھے حضرت نے اس
جیسے میں خصوصی خطاب فرمایا۔ جب حضرت نے خطاب شروع کیا تو
مجموعہ میں بالکل سکوت جاری تھا۔

حضرت نے بے اس خطاب میں اپنی مرقعات کی روداد
یہ شریعت تھی اور پناہ ایک شعر بھی پڑھا۔
غرض طہسب سے اس قدر دلی رفا

سعودی کو اس سے مزاحمت کرنے حضرت نے ان کا مخاطبہ کیا تھا
اس واقعہ کو اس سے کہا تھا کہ "ان ناچار میں سے" ان کو رتی
کیوں کیا گیا ہے؟ سعودیہ گورنمنٹ نے اس شخص پر اس سے رتی کیا
ہے کہ وہ امام اہل سنت امام احمد رضا مدظلہ العالی کی طرف سے
پوست جس اور ہندوستان کے ایک بدست نام میں اور اہل سنت
و جماعت کے قائد و رہبر ہیں۔ اس وقت سعودیہ حکومت کے اہل
کاروں کو انگلیں کے ذریعے احتجاجی مراسلات جان بے جا رہے
تھے۔ برصغیر کے شیخیوں میں ایک عجیب سی شکل پیدا ہو چکی تھی
اس زمانے میں نیکوئی کہ خدا نے جہم میں جس خداوان
صاحب تھے۔ میں نے اس سے بھی دعا کی اور ان سے بھی کہہ
کہا کہ وہ اپنے طور پر حضرت کی دینی و دینی کریں۔ اس لیے
یقین لایا۔ وہاں پر ایک سعودی صاحب سے ملاقات ہونے لگے
کہ میں خدا صاحب رحمہ اللہ حال ہی میں لاہور میں آئے کہوں گا کہ
وہ ایک سی عام ہیں۔ میں نے اس سے کہہ دیا صرف کسی بے ایمانی سے
معتقد۔ اہل سنت میں اور ہمارے ہی راہروں میں اس سے بہت
کو ششیں اور یاد ہوں چاہیں۔

رضا گندھی سے صرف اپنی پراگندہ ہیں یا میرے مختلف تقسیموں
کو ساتھ لے کر بہانہ رحمت اللہ روٹھ گیا۔ سمجھنے سے پاس ایک
احتجاجی جلسے کا اعلان بھی کیا۔ یہاں احتجاج کی تیاریاں شروع
ہو گئیں کہ خدا کرے سے شہر پر غلام مسلمان ہوں گے حضرت کو
حکومت سعودیہ نے مارنے کے حکم سے جہد و زور کر دیا ہے اور
وہاں جہاد سے منیٰ پہنچ جائیں گے۔

حضرت نے استقبال کے لیے نئی گاڑیاں اور مہینے جس میں
الرحمہ حبیب خصوصی طور پر منیٰ کے طلبہ و راستہ تھے اور بھی پتھر
حضرت تھے۔ جسوں اور گاڑیوں کے ساتھ یہ چارٹ بھیجے گئے۔
اس نے علاوہ دیگر چیز بھاری اور صاحب اہل سنت بھی کثیر تعداد میں
پہنچ چکے تھے۔ حضرت مسعود منیٰ کی ملاقات سے منیٰ پہنچے تھے۔



مجھ سے پہلے میرا اول حاضر ہوا

رو میری

۱۳ اگست ۱۹۸۶ء شب میں میں نے چائے پیوئی حکومت کے کسی آئی۔ ڈی اور پتیس کے ٹک میری قیام گاہ پر آئے اور مجھے یاد کر کے پاسپورٹ طلب کیا اور پھر میرے سامان کی تلاشی کا مطالبہ کیا۔ میرے ساتھ میری پانچ گیسٹ بک تھیں۔ میں نے انہیں ہاتھروم میں بھیج دی۔ آئی۔ ڈی نے ہاتھروم کو ام سے منتقل کر دیا۔ اور دو گیسٹ بکوں کے ساتھ میرے کمرے میں داخل ہوئے۔ مجھے "اور کے نشے پر قوت نہ آئی" اور رنگہ دی۔ میرے سامان کی تلاشی کی۔ میرے پاس حضرت مولانا سید غلامی ماسٹر مدظلہ کی بیوی چند کتابیں اور کچھ کتابیں اہل حضرت کی اور ان کی حیات تھی۔ ان تمام کتابوں کو آپ قبضے میں لیا۔ مجھ سے پتہ لوگ کی بری مائی۔ جو میرے پاس تھی۔ میرے پاس بیوی کا اور میرے ساتھیوں کے پاسپورٹ نمبر درود آتے ہیں۔ میرے گھر تھے۔ آئی۔ ڈی۔ آئی۔ ڈی۔ اور ایک جدا لکھنے میرے ایک محبوب اور یعقوب وغیرہ تھا۔ مجھ سے رشتہ میں رکھی تھو۔ جدا جدا سوچا۔ یہ کیا کہ آپ نے مدد کہاں پڑھا۔ میں نے کہا کہ میں مسافر ہوں میرے اوپر بعد میں نہیں۔ البتہ میں نے آپ کو شکر ظہر پڑھی۔ مجھ سے پتہ کہ تم میں میں میں پڑھتے ہو؟ میں نے کہا میں حرم سے دور جتا ہوں اور میں طواف سے بے جا جاتا ہوں اس لیے میں ۲۴ گیسٹ بک میں چھوٹا۔ مجھ سے کہا کہ آپ میں اپنے گھمے کی مسجد میں مار نہیں پڑھتے؟ میں نے کہا کہ بہت سے لوگ ہیں جنہیں میں اذیتا ہوں کہ وہ مجھے کی مسجد میں نہیں پڑھنے اور بہت سے لوگوں کے تعلق مجھے غصوں ہوتا ہے کہ دوسرے سے مارتی ہیں پڑھتے، تو مجھ سے۔ میں باہر پرکرتے ہیں؟ مجھ سے پڑھنے ضرور کیا گیا تا میں سے ہا کہ میرے مذہب میں اور آپ کو جس

سے مذہب میں اختلاف ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور میں اپنی بیوی اور غنی مقتدی کی رعایت میری کیا؟ اگر نہ کے تو غنی کی مار بھیج نہ ہوگی۔ اس وجہ سے میں ہمارے غلطی پر ہتا ہوں۔ مجھ سے حضرت علامہ سید غلامی ماسٹر مدظلہ کی کتابوں کے متعلق پوچھا کہ یہ تمہیں کیسے ملیں؟ میں نے کہا کہ یہ کتابیں مجھے اسپا سے چند روز پہلے دی ہیں، جب میں اس سے متعلق کیا تھا۔ مجھ سے سوال کیا کہ یہ جنگ ملاقات تھی۔ میں نے کہا ہاں وہ پہلی ملاقات تھی۔

اہل حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی کی چند کتابیں تھیں کہ جو بحث اور مسائل شیخ کے متعلق تھیں پوچھا ان سے تمہارا کیا رشتہ ہے؟ میں نے کہا کہ وہ میرے آٹھ تھے۔ اس مختصری ٹکواروں کے بعد مجھے رات گزر رہا ہے کے بعد فجر کے وقت جیل بھیج دیا گیا۔ وہی بیک پھر آئی آئی سے گفتگو ہوئی۔ اس نے مجھ سے پوچھا کہ بعد امتحان میں کتنے لڑتے ہیں۔ میں نے شیعہ، قادیان و دیگر چند فرقے گاہے اور میں نے مطلع کیا کہ امام احمد رضا صاحب فاضل بریلوی نے قادیانوں کا رد کیا ہے اور اس کے رد میں جو رسالے تحریر کیے ہیں، ان میں سورۃ فہر الدیال، السوء العقائد و غیرہ لکھے ہیں۔ پھر پھر کچھ لوگ یہ ثابت لگاتے ہیں اور آپ کو یہ بتایا ہے کہ ہم اور قادیانی ایک ہیں یہ جلد ہے اور وہی لوگ ہمیں بریلوی کہتے ہیں۔ میں نے یہ وہم ہوتا ہے کہ بریلوی کسی کے مذہب کا نام ہے۔ ایسا نہیں ہے۔ بلکہ ہم اہل سنت و جماعت ہے

آئی۔ ڈی کے پوچھے پوچھیں نے بتایا کہ امام احمد رضا صاحب بریلوی نے کسی کے مذہب کی کیا نہیں لڑی ہاں ہاں مذہب وہی تھا جو سر کا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ و تابعین اور ہر زمانے کے صالحین کا مذہب ہے اور نہ کہ ہم آپ و اہل سنت و جماعت کیلئے پسند کرتے ہیں۔ اور میں اس مقصد سے بریلوی کہتا کہ ہم کسی کے مذہب کے جڑو ہیں ہم پر بہتان ہے۔ آئی۔ ڈی کے پوچھے پوچھیں نے دہائی اور کی کا



حق محققہ طور پر واضح کیا جس سے حاکم دینی حقیر علیہ الصلوٰۃ
 وسلم کے علم غیب اور اس کے شفا علیہ السلام سے توسل اور
 مستند اور انہیں پکارنے کے منظر میں اور یہ مورد شک و شبہ ہوتے
 ہیں جبکہ ہمارے عقیدہ سے یہ تصور عقلی نہ تھا بلکہ ہمارے توسل
 جام سے اور انہیں پکارنا بھی اور یہ کہ وہ سنتے بھی تھے اور اللہ سے
 بتائے سے غیب کو بھی جانتے ہیں۔ اور اللہ سے یہ شفا علیہ السلام کا
 منصب غلط قرار دیا اور علم غیب پر کسی کی ان کے پچھلے پر کیا تے
 قرآن سے میں نے وہیں کام نہیں اور یہ ثابت یہ کہ ہوتے
 طاری علی غیب میں کا نام سے ورنہ وہی سے جو اس کے بتائے
 سے علم غیب کی چیز ہے۔ اور یہ کہ ان کے واسطے سے مراد علم غیب
 جانتا ہے جیسے کہ قرآن مقدس میں مصحفی سے کسی کی ذی سے
 پچھلے پر جس سے بتایا کہ مراد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بعد وہاں
 بھی غیب کی خبر ہے۔ اس لیے کہ مراد کسی نہ تھا بلکہ حیدر مسلم کی
 ہوتے باقی سے اور ہوتے میں جانتے ہی کو کہتے ہیں۔ بلکہ یہ کہ
 انہوں میں نہایت قید نہیں سے جس سے یہ عام ہو کہ بعد وہاں مراد
 صلی اللہ علیہ وسلم علم غیب نہیں جانتے تھے۔ یہ ارشادست میں کی
 آئی کی ذی کے مطالبے پر میں نے توسل کی بات میں کہ انفعول
 الوسیلہ ثابت ہو گئی اور بتا کہ مراد کسی نہ حیدر مسلم سے توسل
 مقصد علم صحاح ہے اور یہ کہ کسی عمل کا صلاح ہونا اور وسیلہ ہونا
 کہ شہادہ پر موقوف ہے کہ وہ مقبول ہو اور مراد مرادست صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم ہر شہ مقبول ہوگا اور ہریت ہیں بلکہ سید المصطفیٰ
 ہیں تو اس سے توسل درجہ اولیٰ جہت سے اور توسل شریک نہیں
 کی کسی کی سے کہتے پر میں سے مزید یہ کہ کسی سے اس طور
 پر بتائے کہ اللہ کے جان و مستحق و درجہ میں مجھے شریک سے اور ہم
 اس طور پر کسی سے نہ مانگنے کے قابل نہیں ہیں۔ ان اللہ کی مدد کا
 حیدر جان کی مقبول مارگا سے مدد و تمہید شریک نہیں ہے۔ کی
 کی ذی سے یہ سوال کے جواب میں یہ کہ ہم میں اور وہاں ہیں

میں یہ فرق ہے کہ وہ میں توسل و مجرور مود کی بنا پر کافر و مشرک
 جانتے ہیں۔ نہیں ہم ان کو محض اس بنا پر کافر و مشرک نہیں کہتے
 (یعنی اس کے وجوہات اور ہیں) اور دوسرے دوسرے ال پیاناں
 کی بات میں کی ذی سے میرے سے ایک قرآن نامہ میں ہے
 جو اس میں مجھے ہے جو میں تھا۔ میں لکھا میں اس میں ہر طرح سے
 کا مطلع ہوں۔ میں نے اس میں کیا کہ میں یا نہیں کہ چکا ہوں کہ
 نہ میں کی مدد میں نہیں ہے۔ اور کوئی یا نہ میں ہر طرح سے
 تو میں اس سے میں ہوں۔ اسے اور ان کے میں سے میں ہوں لکھا
 کہ میں امام احمد رضا کا حیدر میں اور ہر طرح میں سے ایک ہوں
 اور ہمارے عقیدہ ہے کہ مراد سے توسل مستغاث اور اس کو پکارنا حاکم
 ہے اور مراد صلی اللہ علیہ وسلم غیب جانتے ہیں۔ اور وہاں اس
 اور وہ شریک جانتے ہیں اور یہ کہ میں ان کے پچھلے اس وجہ سے ہمارے
 میں نہ ہوتا ہوں کہ ہم میں شریک جانتے ہیں۔ اور ان کے
 کے آخر میں میرے مطالبے پر اس سے یہ اصرار کیا کہ یہ ہدیت کوئی
 یہ مدد میں نہیں ہے اور ہم کو اپنے آپ کو ہدیت و جماعت کہلو نا
 ہی پسند کرتے ہیں۔ بلکہ مختلف مشقتوں میں چار بار وہی سوالات
 اس بعد میں مجھے میرے سے ہر طرح کے بارے میں پچھو
 اور یہ کہ یہ اس آپ سے کی کا میں میں شریک نہیں ہے۔ میں
 سے جواب یہ کہ مرادست صورت کے بیان پر اور سیاسی سطح پر
 مود کی سے ہم کو نہ مود کی ہیں۔ کسی حکومت سے ہمارا رابطہ ہے۔
 کی کسی کی کے پچھلے پر میں سے بتایا کہ اللہ کے اس
 وجہ میں جس میں شریک تھا۔ تمام یہ ہدیت مسائل پر مباحثہ
 ہو اور اتحاد و اساسی اور تنظیم مسیحین پر ہمارے میں اور اس جلسہ کا
 خرقہ وہاں کے کسی مسئلوں سے تھا اور ان میں یہ مطالبہ کیا گیا
 کہ امام احمد رضا فاضل یہ ہدیت کے حیدر ہدیت و جماعت کو اپنے
 ہم سہمی میں مانتے ہیں جانتے۔ جس طرح مودیں اور ہمارے
 رابطہ میں ہمارے کی حاصل ہے۔



متوجہ کر کے اپنی گفتگو کو گوشہ گزار کرنے میں اس پر ضرر پہنچا ہے۔
اس سے دعوتِ حق میں حدیث بھی نیک اور مقام ہے۔

یہ خطیب کے اندر جن اوصاف کا خاطر خواہ ہوا

ہم دونوں سے وہ تمام اوصاف حمیدہ جو اسے محمود تصور بناتے

اثرِ خود میں بدرجہ اتم موجود ہیں۔ یہ سب سے کہ آپ کی زبان

پر تقریر سے ساری محکمات و محکمات و محکمات میں اور مشاعرے و

معارف سے ہیں اس کا نام نہ تو آپ کی محکمات میں لگایا جاسکتا ہے۔

محمود بن الشریعہ مدظلہ العالی رئیس عظیم زیرِ حضور

محرم ملت طارح حبیب الرحمان مآثری عہد علیہ الرحمہ کا پیش

دادت سے بہارِ موقوف پر وہاں مکرر زیرِ تشریف سے ملنے والے

شریف کے وقت اور عوامی جلسہ کے موقع پر آپ نے بے غم و غم

سوا ائمہ اہلسنۃ و حضرات پر حاضری اور حضورِ مجاہد ملت کے

مجاہدین کے ہونہواری پر کیں آپ کی بصیرت غرورِ خطاب

سے ماحینِ خوبِ خوب محفوظ ہوئے۔

مکمل کی سر زمین پر آپ تقریر کے لئے تشریف لے

کے اور اس موقع پر کئی اور سعادت سے ہم پر تقریریں

مشرقیہ یا سلام ہوئے اور خدا کے وعدہ الاشریک کے عابد و

ماہر بن ہوئے۔

ہر کارہ یہ کالوس میں حضور تاج الشریعہ مدظلہ العالی

کی آمد ہوں آپ ختمِ بھارتی شریف کے لئے دارالعلوم ضیاء الاسلام

(ہندو) کے ہال میں تشریف لائے کثرت سے علماء اہلِ محفل میں

موجود تھے آپ نے عبارت پر چھوانے کے بعد حدیثِ شریف کے

معلق سے میر حاصل گفتگو کی قیامت کے نصرت سے بہت سی وہ

باتیں قائم کئے، ابھی اس کے وقت رہ گئے یوں تو اللہ تعالیٰ سے

خیر بخیر رہی پر آپ وحدہ عطاء فرما دیا ہے

(۳) بیلسخی اصطلح حضور تاج الشریعہ مدظلہ العالی مسئلہ

اہل سنت کی سرانجام و شاعت کے لئے ملک و بیرون ملک برابر سر

محرم صفر ۱۴۰۰ھ میں کچھ عرصہ تک رہے۔

اہمیت کا حامل رہا ہے۔ میرا محمد و الف ثانی علیہ الرحمہ

محمد رضا محدث بریلوی اور میرزا محمد امجد علی محمد کے

ملفوظات شاد و شاد میں اس عرصہ کے سب سے بڑے اور بڑے

میرزا ہیں متعلقین متعلقین، انہیں کے عرصہ و عرصہ میں اہل

وہاں سے دور سلامتی ملتی رہتا ہے انہیں انہیں و پیش

ہیں۔

محمود بن الشریعہ مدظلہ العالی کے بے غم و غم

کی شائع کرتے ہوئے ہیں اس کے چھوٹے اور سب سے

بہت اور شایعیت و سب سے سب سے بڑے سے

کتن ہیں تصنیف کی ہیں اور مصنف پر احوال کے ہیں ان

میں غالب کا مسئلہ فی دن وینے کا کافی پیش کش قیامت و

تصویریں کا شرح حکم یا دین کی مگر پانچ سو فی صد میں

والہی وغیرہ یہ وہاں میں ہیں ان کے اور چھوٹے اور ان کے

استعمال سے مسلمانوں کو روکا گیا ہے۔ ان "روایات" سے

مسلمانوں میں جو نامہ کاروں "ان" میں اس میں غلبہ قدرے

پے آپ کو ہی نہیں پڑی ہے۔ ان کے حصدات اور خصائص

سے مست مسلم و نگاہ فرما کر اس قیامت کی شایوں جو

یوں پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے شای ہیں ان چیزوں سے

مسلمانوں میں قابض "ان" میں ان سے کچھ ناخوشی نہیں

تصورات سے مسلمانوں میں مدد شای ہیں اور مگر رحمت

کے دشمن سے مخدوم ہو رہے ہیں۔ اس مگر شرقی ثل سے امت

مردم و جناب رہے ان ماحین میں ہیں وہ ہمارے لئے مشکل

اہلِ باور و جد و جہد ہیں

محرم صفر ۱۴۰۰ھ میں کچھ عرصہ تک رہے۔

اہمیت کا حامل رہا ہے۔ میرا محمد و الف ثانی علیہ الرحمہ

محمد رضا محدث بریلوی اور میرزا محمد امجد علی محمد کے

ملفوظات شاد و شاد میں اس عرصہ کے سب سے بڑے اور بڑے

میرزا ہیں متعلقین متعلقین، انہیں کے عرصہ و عرصہ میں اہل

وہاں سے دور سلامتی ملتی رہتا ہے انہیں انہیں و پیش

ہیں۔

محمود بن الشریعہ مدظلہ العالی کے بے غم و غم

کی شائع کرتے ہوئے ہیں اس کے چھوٹے اور سب سے

بہت اور شایعیت و سب سے سب سے بڑے سے

کتن ہیں تصنیف کی ہیں اور مصنف پر احوال کے ہیں ان

میں غالب کا مسئلہ فی دن وینے کا کافی پیش کش قیامت و

تصویریں کا شرح حکم یا دین کی مگر پانچ سو فی صد میں

والہی وغیرہ یہ وہاں میں ہیں ان کے اور چھوٹے اور ان کے

استعمال سے مسلمانوں کو روکا گیا ہے۔ ان "روایات" سے

مسلمانوں میں جو نامہ کاروں "ان" میں اس میں غلبہ قدرے

پے آپ کو ہی نہیں پڑی ہے۔ ان کے حصدات اور خصائص

سے مست مسلم و نگاہ فرما کر اس قیامت کی شایوں جو

یوں پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے شای ہیں ان چیزوں سے

مسلمانوں میں قابض "ان" میں ان سے کچھ ناخوشی نہیں

تصورات سے مسلمانوں میں مدد شای ہیں اور مگر رحمت

کے دشمن سے مخدوم ہو رہے ہیں۔ اس مگر شرقی ثل سے امت

مردم و جناب رہے ان ماحین میں ہیں وہ ہمارے لئے مشکل

اہلِ باور و جد و جہد ہیں

ارادت میں غفل ہوتے ہیں۔ لیکن اس طرح کا اظہار پسند کی سزا نہیں پر کیجئے اگلا جب میں اپنے برادر معظم مفتی سید شاد خورشید اور شمس نائب قاضی اور شریعہ پشند کی دستار افتاء و تقسیم اسرار کے موقع پر دارہ شریعہ پشند میں اس جلسہ نورانی میں رات کے ایک بجے حضور تاج الشریعہ مدظلہ العالی تکتوں عطاء کر دے اور بڑا ہی عقیدت مندوں کے فلک شکاف نعروں کی گونج میں مدنی اٹھ جاتے۔ اس وقت حضرت محدث کبیر مدظلہ العالی کی پرمختصر بصیرت افروز تقریر اور سچی حضرت محدث کبیر کی تقریر کے بعد دستار بندی کا سلسلہ شروع ہوا اور بڑوں کی تعداد میں لوگوں سے توبہ کی استغفار پڑھی اور بے ادیت، گمراہیت، اذیت اور غیر شرعی امور سے بچنے کی اور وعدہ و وعید نہ کی اور افضل سلسلہ عابد قادر یہ رضویہ ہوئے۔

فلوینس گروم آپ نے حضور تاج الشریعہ مدظلہ العالی کا حیات تدار کے پسو کو ذکر کردہ مصون میں پڑھا۔ اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اس بڑے فاضل دور میں آپ کی حیات طیبہ ہم سب کے لئے کس قدر انمول نعمت ہے کہ وہ خالق قادر بخش مسائل کامل حالات کی ضرورت و مدد میں باطلہ کی تردید میں ہمارے لئے نعمت غیر محرقہ ثابت ہوتے ہیں۔

آپ اس وقت دیشیا دیو پرپ، امریکہ و افریقہ اور عرب ممالک میں دعوت و ارشاد کے ذریعہ امت مسلمہ کی رہنمائی فرما رہے ہیں جسے فرعون نہیں کیا جاسکتا ہے۔ جتنی دیکھنا یاد رکھا جاسکتا ہے۔ ۲۰ اگست ۱۹۷۰ء کو عقب شام کا دورہ جو عطاء و غلبہ دار باب بست و کشادے علمی محفلوں میں شرکت کی علامہ انسداد حدیث و احادیث سے نوازے گئے۔ طلبہ و داخلہ سلسلہ ہوئے اور دار باب بست و کشادہ توبہ و استغفار کر کے گمراہیت و ضلالت کے قعر مذمت سے بچنے کا وعدہ کیا۔ یہ انتہائی اس عظیم داعی اور خدایاں اعلیٰ حضرت کے ممتاز سربراہ کا سایہ تاویز ہم پر قائم رکھے۔ آمین۔

رہے ہیں۔ آپ سہ ماہیائے توحید گورنمنٹ میں دعوت و تبلیغ کا کام لے رہے ہیں۔ یہاں سے جاتے ہیں بڑی بیرون ملک پستوں و بنگلہ دیش، سری لنکا، بھارت، مصر، کویت، عمان، انگلینڈ، یمن، امریکہ، مکی، مدینہ و عراق سعودی عرب، مشرق وسطیٰ، برطانیہ، کی و میراتے جاتے ہوا عقلمند سلسلہ کا پیغام عطا کیا وہاں کے عطاء و مشائخ اور دانشوروں سے حالات حاضرہ پر گفتگو کی وہ مذاہب باطلہ پر آپ کی تقریریں ہوتی رہتی ہیں۔ جاتے گئے گمراہ راہ راست پر آئے جو فی آپ کے تسمیٰ سفار سے غیر مسلم شریک یا سامع ہوئے۔ اس کے ساتھ حسب ذیل ہیں۔

غیر مسلم نام	مسلم نام	رات و روز	مدت
۱۔ ریپاوار	مسلم رضوی	سب	موجودہ سال، جمادی
۲۔ جارج اسٹیفن	احسن رضوی	مسیحی	اس سال، مارچ
۳۔ سر جارج	ایم خان	مسیحی	اس سال، اپریل
۴۔ پیٹر	محمد حسین حسین	"	"
۵۔ موسس	محمد حسن حسین	"	"
۶۔ لوریٹ	کیہ ناصر	"	"
۷۔ گوالہ	محمد تھ	سب	راجہ بری
۸۔ مسیح	کیہ ناصر	سب	مدینہ شریف
۹۔	محمد مسلم	سب	مکہ، حرم پور

۱۰۔ بیعت و ارشاد حضور تاج الشریعہ اس وقت شریعت و طریقت کے منبع افراتے ہیں آپ کا شہرہ اظہار بعد و بیرون ہوا چھٹا۔ ۱۱۔ جہاں بھی گئے وقت کے بڑے بڑے علماء و علماء ۱۲۔ الشوریہ اور سی سی و سماجی قائدین قرب و بعد کی حد ہدیوں کو چیتے ہوئے شمشک آپ کے روبرو میں حاضر ہو کر آپ کے منبع علم سے سیراب ہوتے رہے ہیں۔ آپ کے واکمن رحمت سے وابستہ ہوئے ہیں آپ کی روحانیت کا یہ علم ہے کہ جو یہ وقت بختوں اور اہل ایمان کی تعداد میں آپ کے حلقہ



کھنے کا نہیں، عجیب معجزہ کیا ہے اور اس کے میں تک مناظر بھی
ہر سہ ماہ آتے جاتے رہتے ہیں۔ علمائے متصوفین اور علمائے
شریعت و فقہ و کلام نے علمی اختلافات اپنے اپنے مخصوص دائروں
میں ہوتے رہے ہیں جس سے عام اور ان چڑھ مسلم معاشرہ اس
علمی و فکری اختلاف کے اثرات سے دور رہا، مگر آج کا منظر
نامہ بدل چکا ہے۔

واقعیہً ناظر سے بڑی چیز کی سے ایک طرف تصوف
کو چھوڑ کر اور علم فقہ و کلام کو بے وقعت و کار کھل گیا، ناظر
یا فاضل عقائد و نظریات کو حق و ثواب کا راستہ قرار دیا۔ اس پس منظر
میں علمائے حق اہلسنت و جماعت سے بڑی چالاکانہ فتنہ کاروں کا
دوا دیا اور پانی کا پانی آ کر نکھیا۔

زمانہ قریب میں امام احمد رضا سے اس دونوں مسئلوں پر
نیکو دو کتابیں تصنیف فرما کر دونوں جہتوں کی اصل نوعیت و
ماہیت کو عید کر دیا۔ ان کی کتابیں علمائے فقہ اور علمائے تصوف
کے سے رہبر اور رہنما ہیں۔

حضور تاج الشریعہ اسی علامہ علم و عرفان میں پرورش
پا کر رہے ہیں۔ ان کے ہاتھ کے چہ انور سے چپ
چہ ن کو روشن کرنے کی ضرورت پیش نہ آتی۔ ان کا گھر جنگل،
ان کے کھلے دامن میں، شریعت و طریقت اور معرفت و حقیقت
کے عجم تھے۔ ابتداً سے ہی شریعت کی جواو اور طریقت کی
قصوں میں سانس لینے کی سعادت ملی۔ ۱۹۳۳ء میں جاناو اور اعلیٰ
حضرت کے داد و بحر جہاں رہے تھے حضور مفتی عظیم، حضور
مفسر عظیم و غر و جیسی غفرانی شخصیتیں موجود تھیں۔ اس کے علاوہ
دربار اہل حضرت میں سیکڑوں وقت کی ممتاز و اوقار ہستیوں شب و
روز آتے جاتے رہے میں پھر اعلیٰ حضرت کا قائم کردہ سہ ماہی
والہاں گام مظہر اسلام میں مسلسل تعلیم و تہذیب کا سلسلہ دو گھر میں

میں صورت و خود کی علامت میں تو پھر اسے یہ نام دیا جائے
بائیں یہ خصوصیتیں ہی اس سلسلہ کی سے جو آج حضور تاج الشریعہ
ان سے باہر نکلتے ہیں، امام احمد رضا میں پچھلے جاری ہے۔

مجدد عظیم امام احمد رضا فاضل بریلوی کا شجر و نسب ایک
ایسا شجر طوبی کا پر تو جہاں سے کہ اس کی شاخیں صدیوں سے ہر موسم
میں بہرہ جاعہرہ اعلیٰ سے دین و شریعت و طریقت کے چھوڑ گئی
کھلائے دامن ثابت ہوں ہیں۔ امام احمد رضا کے آباؤ اجداد اور ان
کے بعد امام احمد رضا سے سب تاروں کا پیر کا پیر رہے روئے روئے
پچھلے امام احمد رضا کے پرچہ تھے اور مفتی عظیم مد کے واسطے حضور
رہ ہی میں سے ہے دار و درتائے مفتی و طریقت میں کربا کی
یا میں اہلسنت و جماعت کے نام سے پکارا جانے والا شاخ فرقہ
کی نشرو شاعت میں معروف عمل ہیں۔ اب میں چند ذیلی
مواضعات کے تحت یہ حیات و جدات اور مشاہدات و تجربات
کو اثراتی رنگ و سلوب میں مختصر سے ساتھ ذکر فرمائیں گے
سے۔

تاج الشریعہ ایک صاحب شریعت و طریقت پیر
اسلامی تہذیب و اقدار میں رہنے میں اپنی سمیت
کے جماعت کے ساتھ مسلم معاشرہ پر چھائے ہوئے تھے اس کی
روشنی آج بھی تابندہ ہے۔ معرکہ تہذیب و فکری و دینی کے
باد و خفا میں اس کا سرور اور سرگاہیں کا اور حادق طہری و باطنی
کمال کی تعلیم کر رہے ہیں۔ ان حقیقت کے عتراف کے ساتھ
مادرہ پڑھتی اور دینا، دینی کے خطرناک دشمنانہ دھمکات پر بھی
مارن گرنی نظر نہ ہوتی چاہئے۔ ایک طرف علمائے شریعت کو علمائے
طریقت سے الگ، اناء میں شریعت پر حریف و اوور کس طریقت
پر شریعت و اس طرح نوعیت سے کے انحراف کہ محسوس ہو رہا
کے دیکھنا ہے ہیں جو کبھی ان کیس سنتے۔ اس ایک دوسرے کی خدمت



قادری اور حضور سیدنا نانہال شریعت کی شان و حرمت اور ایک دوسرے کا پس طاقاط کا مل رنگ اور لائق تقلید ہے۔

اہل حق کی قدر و علم والے ہی حضور پر کرتے ہیں۔ آج ملکی و سرحدی مسرد و جعفر میں ان اہل کی رفاقت سے مسلک اہل حق کے فروغ کو یوں کامیاب دل رہی ہے۔ علمائے کرام و نقباء عظام کی نعمتیں سامنے ہیں جہاں علمی و تحقیقی اور فقہی مسائل و تجزیات کے بیان کا مرحلہ ہوتا ہے تو ان دونوں برگوں کی طرف ہر کامیاب و نامور جہاں جہاں نظر سے مسد و اختیار حاصل کرے کے تسائی نظر آتے ہیں۔ ایک موقع پر بنارس میں رصاصہ سب مشن کاش دار سالار علی علیہ السلام میں ان دونوں برگوں کی سرپرستی تھی۔ میں عیادت کا فیصلہ کر رہا تھا۔ حضرت محدث کبیر سے تقریباً ۲۰ سال تک حضور دربروی میں ان کے کمال و کمالات کو اپنے مخصوص علمی رنگ و آہنگ میں بیان فرمایا۔ جب حضور نانہال شریعت کی باری آئی تو حضرت محدث کبیر کی عاتقہ حیثیت و مقام پر اہانت اور تمسک کے ساتھ صریحاً سبھی کلمات پیش فرماتے۔ امت کی ساری برکتیں و حرمین کے علماء و اہل بیت کو ہر کچھ سکا ہے۔

نقاہت میں حضور نانہال شریعت کا ذکر جہاں

اصحاب حق میں صنف عقیدہ و فہم اور فہم کا بی کلام وہاں تمام دینی مسائل و سوال کے جواب میں جہاں اہل فکر و دانش بہت ہی قدر تھے یا تفسیر میں گہ و میں ان کی گفتگو مبالغہ و اور اوراق کے بچہ و رتہ و استعمال پر بھی ہوگی میں رہی عقیدہ کو اور بھونکا رہی کو اپنے حرات کے برخلاف پانچویں ملکی سبب ہے کہ موجودہ بعض اصحاب مجھ سے اس لئے رگشتہ ہوتے ہیں کہ میں شخص صبا میں سے داس نظر و نظر کو بچاے نہ متسن حدیث کو بخش کر رہیں۔ دراصل میں نقاہت کی دعوت جس میں جب دارال

سے بہ سنا نظر کش دینے میں وہیں پیر ہو یا عام مرید ہو یا خواہ شریعت اسلام کے عرفان میں غور و فکر ہو یا نورانی دیا کی موقع پر سید مفتی عظیم کی حیات مسرت کی خصوصیات سے کہ یہ بات حق سے جو ان کے عاشق حضور و پیر میں اپنے ملک نظر میں سارے رکھے ہوئے ہیں۔

اللہ و سون و رصاصوں و رصاصوں کی شریعت و طریقت کا اصل بیان ہے۔ پھر چلیں۔ حضور و پیر صاحب اہل حق ایک صاحب شریعت و طریقت ہیں انکی ہیستہ کی واقعی ہر دوسروں کی دیکھ جاتی ہے۔

اہلسنت کے چنے پر بین کر سے تیر

۹۰ فیصد مولوی اور لوگ بھڑی

(عظیم حلاق)

ایک دلچسپ واقعہ

میل عام میں سرکار کا دعوت خیرہ کے ایک سر پر کتاب اور راجہ جیسی ہیں۔ اسوں سے ایک روٹم الحروف سے کہا ہے حضور بڑی میں صاحب قدرت ہیں شہر کوئی نہی خلل دیا اس کے سبب میرے دل میں بھی ایک بے یقینی اور بے یقینیت کی شمع لگائی جا رہی تھی۔

ایک شب میرے عید پر وہ ۱۰ راتوں میں دیکھ کر سرکار کا دعوت اور حضور و پیر میں مسجد میں مار پڑھ رہے تھے۔ میں بھی مسجد میں سوئی ہوا تھا کہ رات کا دعوت میرے مجھے نہایت حیران و سراسیمہ کر دیا۔ میرے حضور و پیر سے تیرا اس نے بعد حضور و پیر میں اس طرف میرے دل کھینچا چلا گیا۔

مناظر علماء کی قدر و دان

یہ بات سنا کر سے پیشہ و میں بلکہ ملک طار ہے کہ شیعہ اور صدر الشریعہ سلطان الاسلام حضور محدث کبیر علامہ محمد



تیز گام نے عوام سید کی عداوت کر کے عوام کا حرج خراب کر دیا تو میں نے تنقید و نکات کے تحت ہنر و فن و ذوق شاعرانہ کی تحسین و قلب کی آواز و نغمہ کے ذریعے میں قید رکھنا نہیں تک گوارہ کیا جائے۔ لیکن عوام کے ہاتھوں بچھ کا احوال ہوتا ہے۔ بھوکھ و تشنگی کی حد سے دیکھ کر کون سنتا ہے۔ ایسی القابات و خطابات کی اس بھیڑ میں جی تحریف و رخصت سے ہر پر تو صیف و دور کی آواز ہی کر رہی ہے۔ ایک پروکار شخصیت سے متعلق جو وہی کہلاتے تھے گئے ہیں۔ ان کی اداکاری کی تیز سے بے پروا ہو کر تیز ہی نوٹی بکر کے سر، زمر کی نوٹی۔ یہ کے سر رکھ کر خوش ہوئے والے بے سہ دور، سہ لوگوں کی کیسی ہے۔ طرف تماشہ یہ جی ہے کہ اچھے صاحبے ہی صاحب ٹوٹ جی خود ستان کرے۔ دروازے کے لئے موسم بناتے ہیں۔ اس ماحول میں ان کا قدم دانی اصل صورت کر کے مطابق 'قصیدہ اور مسرت' 'زوریں جے تو سماعت کے ذوق پر والے پڑ جاتے ہیں۔ منہ ہوا کرشادوں کی اشاروں میں اپنے خود ساختہ مدیوں اور دوسروں سے بہا ہوتا ہے، عوام میں آج کی بڑے کو بڑا۔ اپنی بھولی تحریف پسند کر کے والے کسی کی جی تحریف کب گوارا کرتے ہیں۔

تیز گام نے عوام سید کی عداوت کر کے عوام کا حرج خراب کر دیا تو میں نے تنقید و نکات کے تحت ہنر و فن و ذوق شاعرانہ کی تحسین و قلب کی آواز و نغمہ کے ذریعے میں قید رکھنا نہیں تک گوارہ کیا جائے۔ لیکن عوام کے ہاتھوں بچھ کا احوال ہوتا ہے۔ بھوکھ و تشنگی کی حد سے دیکھ کر کون سنتا ہے۔ ایسی القابات و خطابات کی اس بھیڑ میں جی تحریف و رخصت سے ہر پر تو صیف و دور کی آواز ہی کر رہی ہے۔ ایک پروکار شخصیت سے متعلق جو وہی کہلاتے تھے گئے ہیں۔ ان کی اداکاری کی تیز سے بے پروا ہو کر تیز ہی نوٹی بکر کے سر، زمر کی نوٹی۔ یہ کے سر رکھ کر خوش ہوئے والے بے سہ دور، سہ لوگوں کی کیسی ہے۔ طرف تماشہ یہ جی ہے کہ اچھے صاحبے ہی صاحب ٹوٹ جی خود ستان کرے۔ دروازے کے لئے موسم بناتے ہیں۔ اس ماحول میں ان کا قدم دانی اصل صورت کر کے مطابق 'قصیدہ اور مسرت' 'زوریں جے تو سماعت کے ذوق پر والے پڑ جاتے ہیں۔ منہ ہوا کرشادوں کی اشاروں میں اپنے خود ساختہ مدیوں اور دوسروں سے بہا ہوتا ہے، عوام میں آج کی بڑے کو بڑا۔ اپنی بھولی تحریف پسند کر کے والے کسی کی جی تحریف کب گوارا کرتے ہیں۔

مصرعہ اور مثنوی میں ہر شخصیت اپنی خصوصیت اور منفرد خصوصیت و عداوت و بیاد پر قابل احترام اور لائق تحکیم ہے۔ اندازہ ہمارے اہل سنت و جماعت کے موجودہ اکابر ایسے ہیں جو بھرے خیال کی سرحدوں سے کافی بلند ہیں۔ جس کا منکر نامہ میں نے ابتدائی سطروں میں پیش کیا ہے۔

مجھے اہل سنت و جماعت کے مشہور و معروف اکابر و اصحاب خطبہ و شعرائے محسن محبت میں تقریباً ۱۵۶۶ برسوں کی خدمت کی سعادت نصیب ہوئی ہے اور میں اپنی خوش ختی پر ناز کرتا ہوں کہ مجھ جیسے بے بصارت خادم نے چند دس کو اپنی

حضور تاج شریعت کی موجودگی میں مجھے ایک سبک بند بچا سوں دینی اجلاس میں شرکت کا موقع نصیب ہو ہے۔ گر چند جیلوں کی زنجیریں بھی انہیں تو ایک کتب ہو جائے گی۔ قدامت اختصار کے ساتھ اپنے مشاہدات و تجربات کو سپرد قلم و قلم کردہ ہو گا۔

حضور تاج شریعت کی موجودگی میں مجھے ایک سبک بند بچا سوں دینی اجلاس میں شرکت کا موقع نصیب ہو ہے۔ گر چند جیلوں کی زنجیریں بھی انہیں تو ایک کتب ہو جائے گی۔ قدامت اختصار کے ساتھ اپنے مشاہدات و تجربات کو سپرد قلم و قلم کردہ ہو گا۔



حاجو اور رضا کے ممتاز و تہجدی شخصیتوں کی فکر مدنی اور بے قراری بھی پٹی جبکہ ان بزرگوں نے فرائد اہل مدنی صحت یابی کی دعائیں فرماتے رہے۔ تاج الشریعہ سے قربت و خدمت میں اہم جماعت اہلسنت میں مسلک اہلی حضرت کی شمشیر آبدار ہیں اللہ تبارک و تعالیٰ انہیں صحت و سلامتی عطا کرے اس دور پر مشتمل میں ان کی فائدہ صلاحیت کی ہمیں ہر قدم پر ضرورت ہے۔ ۲۲-۲۳ ص ۲۲ تک اسی طرح کے جیسے حضور تاج الشریعہ ہیں فرماتے رہے جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ حضور تاج الشریعہ اہلسنت کے ممتاز علماء و فقہاء کی ہمیشہ قدر افزائی کرتے ہیں۔

حضور تاج الشریعہ کی چند کرامتیں

(۱) نعل خاصہ ہوزہ کے سکڑنے میں میدان میں دو بدیعوں کا ایک جلسہ کون چار پانچ سال قبل ہو تھا۔ اس جلسے میں ایک دو بدیع مقررے اہلی حضرت اور مجاہد ملت کی شان میں گستاخا۔ تقریر کی۔ سچ ہوتے ہی میں نے اس کی تقریر کی کیسٹ کو بڑی مشکل سے حاصل کیا اور مدافعی علماء سے رابطہ کیا کہ یہ پسند تفاق ہے اگر اس کی جمع کر دیدہ نہ تھی تو آئے وال وقت ہمیں مدافعی نہیں کرے گا۔ بہت سے حساب نے کہا کہ یہ فلاں ماحولی کی تقریر کا بدعمل ہے اور چند بالکل خاموش۔ حسن تفاق سے تیسرے یا چوتھے دن حضور ازہری میاں کی آمد ایک عرصے کے جشن و ستار بندی میں ہوئی۔ حضرت ختم بخاری شریعہ کے وقت تشریف لائے۔ دو بدیع مقرر کے قائل اعتراضات حضور اور بہتیاں طراز یوں کوٹ کر کے ان کی خدمت میں پہنچا کہ تمام صورت حال سے مطلع کروں مگر میں نے کو ششوں میں ناکام ہو گیا کہ حضرت سے ملاقات نہ ہو پائی۔ ختم بخاری شریف میں حضور ازہری میاں قارئین کہ آخری حدیث شریف کا درس دے رہے تھے اور میں بیٹھا بیٹھا سوچ رہا تھا کہ یا اللہ ان اعترافات و

احول اور تخریظ ہیری کے اثرات میں اہلسنت کے حرم سے جدا گانہ رویہ اختیار کر کے معرکہ نظر آتے ہیں تو عدم ازہری کا بھی جلال شہد جلال بن کر سامنے آتا ہے۔ عوام کو سمجھا تو بہت آسان ہے مگر جب اہل علم کسی پیچیدہ مسئلے میں مختلف اخیس ہو جاتے ہیں تو انہیں اپنے دلیل و شواہد سے مطمئن کرنا مسنون کی لہروں کو کورے میں بھرے کے مترادف ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کھانا اور ذمہ دار علماء و فقہاء حضور ازہری میاں کی دلت سرد اعتبار اور مہر اعتماد دیکھتے ہیں۔

تاج الشریعہ اور قائد اہلسنت کی مثالی محبت

ایک موقع پر محمد رکھنے کے اسیری ضلع وین میں امام احمد رضا کا درس پڑے ہی ان شان بیانے میں ہوں تھی۔ مفتی شیر القادری صاحب کی جد امجدے مالو اور اہلی حضرت کے درخشاں و تاسد واد و نجوم کو کچھ کرنا تھا۔ حضور تاج الشریعہ حضور سبطیں میاں، حضور حسین میاں صاحبان کے صدر رنگ جلوں سے پوشیدہ ہم میں ہوں بیت کی عضا چھا گئی تھی۔ حضور قائد اہلسنت، رئیس اہم علماء و مرشد القادری اپنی مخصوص جاہ و جلال کے ساتھ جو خطاب تھے۔ اس دور حضرت کی طبیعت کا سارا چل رہی تھی اس کے باوجود مسلک اہلی حضرت کے عالی تر جان کی تطاریت پر ماضی الزور ہو گئے۔ کوئی ۲۲-۲۳ ص ۲۲ کی ابھی تقریر ہوئی تھی کہ اچانک میں کاہل و پڑ گیا۔ کیفیت جوئی بدلی، اپنی جیب سے ایک دو انگلی اور رمان کے نیچے سے ایک دو رو شدہ بیوہیت کا تھوڑا ٹکڑا تے ہوئے نرس سے نکلی پڑا۔ یہ تھوڑا سا بیوہیت ہو گئے۔

یہ عام رمانی درونا تھا۔ اتنی جگہ، دیکھتا ہوں تو کانپ جاتا ہوں۔ میں اس صیغے کا غلبہ تھا ایک طرف تقریباً ۲۵-۲۶ ہزار کا مسند اور مجمع کی بے قراری اور انتظار پر قابو پانا دوسری طرف حضرت خدمت کی یہ طبیعت



پر توجہ نہ کرنا۔ اس کی ضرورت ہے۔ نہ تو سمجھتے۔

ایسی اثناء میں چہ مرا نے کی آواز ابھری
اور پورا اس جھوٹی دھجی پر پڑ گیا۔ دین بولیں ہو گیا۔
سارے رگ چھ پڑے۔ حضرت کی کرسی میں اور صوفی
صاحب نے پوری قوت سے ہلکے۔ مگر ایک باس کی تھپی
میرے پیٹ میں یوں تھگی کہ مگر جھیش ہو تو پیٹ میں ٹھس
جائے مگر اے کس دوسرا میں ہے کمال ہوشمندوں سے کی باس
کی تھپی کو ترے سے کات دیا مگر میں شیر وں۔ پہنا ہوتا تو
بے دریغ دوا میں کی پھولی پیٹ پھاڑتی۔

صبح کے وقت ہاشیے پر حضرت سے مجھ سے ہا پھا
"سپ کو چوت ٹوٹتی ہوئی" میں سے عمل کیا "حضور" آپ کی
ساجوئی میں یہ ساجو معنوی حراش میں بد گئی۔ حضرت سے بے
پناہ دعا میں کس میرا وجدان کہتا ہے کہ یہ کہتے حضور تاج الشریعہ
کی تھی درہ تھگی ہو سکتا تھا۔

میں کا جواب توں رہے گا۔ مگر میری حیرت کی حیرت نہ کی تصور
وہ ہی میوں نے دیو بند کی خیالات و نظریات کا ریلینجی ترقی
حدیث شریف کی تفسیر و تفسیر میں قربانے گئے اور بے سارے
سوالات جو خود روشن حجابات پاتے چھ گئے

اسے بزرگوں کا تعارف نہیں تو کیا کہیں گے۔

۱۲۔ ایک موقع پر محمد پور رگ میں مظہر محمد میں صوفی فیصل
رمضان قادری سے ایک بہت عادی شہر جس گیا۔ جس
میں خصوصیت کے ساتھ حضور تاج الشریعہ کو کے گئے تھے۔ یہ
شاید اس علاقے کا واحد و حصہ تھا کہ اس پاس کے بیڑوں علماء
مکمل حضور تاج الشریعہ سے شرف بیعت کے لئے حاضر ہوئے
تھے۔ میں اپنی کتابت کے وسیع عام و دعا تھ۔ کوئی جلسہ ہو یا بچہ چکا
تھا۔ مگر بیعت و ردت کے مشتاق نہ ہوں۔ ہر پورے قادی
سے دیر دور سے گئے قرایف ہر سیلاب و شیعہ تک پہنچ گیا۔ حضور
تاج الشریعہ کمری پہ شریف فرماتے دوسرے مایہ پر بار بار التجا



بیت الشریعہ
کراچی

کامی مقام

مدیر محمد حسین عثمانی صاحب، کتب خانہ اسلامیہ کراچی (شعبہ کتب) 09838189592

بیت الشریعہ کراچی نے فرما اس کا حجاب اور مقام فرمایا اور متعدد فقہی
مذہبات سے بھی طریق فرمایا اور خط کر کے حوالہ کر دیا۔ جب کہ
اس کتاب سے بھی۔

ایک عظیم خدمت

پہلے اوقات کے غفلت پر بعد بجا مقام فرماتے ہیں یہ
مردوں و عورتوں سے پرہیز اور مظاہر کتب اعلیٰ اور اس
مذہب و فقہ سے تقویٰ ہوئی آپ کا محبوب مشہور ہے۔ ساتھ ان
تصنیف و تالیف میں بھی چھ صاحب وقت صرف فرماتے ہیں جنہی
مذہب میں بھی تصنیف و ترجمہ کا کام جاری رکھے ہیں سب میں بالعموم
وقت صرف سے ملے جیسے والوں کی بھینٹ سے لے کر کھانا آسان کا
سبب و کتب حضرت اور بہرہ کی صاحب قبلہ عقیدت مندوں کی بھی
بھی نکالیں اور بھی مشعل اپنے تئیں چند سال پیشتر کی بات ہے
عزیز صدر الشریعہ عبد الرحمن میں آپ کھوتی تشریف لائے ہیں
تھے اور قادیان میں قادیان میں قادیان میں ملے کے لئے گیا تو ایک

بیت الشریعہ کراچی نے حضرت علامہ مفتی محمد اختر
حاجی صاحب کی بریل میں مکتبہ الشریعہ کراچی میں تصویر مفتی
عظیم صدر الشریعہ کی اور ان کی تالیف کی کتاب کو بھی
کی وقت تک آپ علی حضرت صاحب کی کتاب سے
پہلے حضرت علامہ عبد الرحمن صاحب کی کتاب سے
صاحبان کے صاحب سے ہیں محمد نیکل میں آپ جہاد اور وار
مفتی حضرت صاحب کی کتاب میں ساتھ ہی تصویر مفتی عظیم صدر الشریعہ
مدیر صاحبان کے کام میں ہیں

مستحضر علمی و درشفقہ

آپ کی کتابیں بہت زیادہ ہیں اور ان کے سے مزید
کی حیثیت محکم سے فقہی میں اور بھی آپ کا صاحب
ہے جہاں سے ہیں فقہی کی بات کتاب میں رہتے ہیں۔ کہ
جب کہ آپ مشہور پور میں تشریف لے گئے تھے، جہاں میں
مدیر صاحب آجوں کے مکان پر اپنی فرود سے کہ کہ



المتعدد متعدد حتی چندین کتاب سے جس کے مرتب
کا کام خاصا مشکل تھا لیکن حضور اقریری صلی اللہ علیہ وسلم
نے اس پر ایک عمدہ جملہ کے ساتھ حضور اہل علم پر حساب
درود یہ کتاب وہاں قابل مہربان ہو گئی تھی۔
ترجمہ اس کتاب میں ہوا اور اسے جو اس کی پانچ تفسیریں کتاب کے
مقدمہ پر لکھی گئیں شہید عالم شاہ جہان پوری دہلی
شریف کی زبانی لکھ کر دیں۔

چونکہ حضرت واظمین اس کتاب سے بڑی کی مر میں پر
ہے کامیابی سے متعلق ہیں اس لیے انہوں نے جب تبلیغ و ارشاد کے
دور سے اس کی نگاہ فرمائی تو اس کتاب کی حضرت مولانا شعیب
رحمہ اللہ صاحب اور تاج الشریعہ کے خلف الشیخ حضرت مولانا
محمد مصطفیٰ رحمہ اللہ صاحب نے اس پر اس کتاب کے مقدمہ کے ساتھ
رکھ دی گئی۔ ۱۰۰۰ جہاں پر ۱۰۰۰ جہاں پر ۱۰۰۰ جہاں پر ۱۰۰۰
۲۰۰۳ء میں مولانا شعیب رحمہ اللہ صاحب نے اس کتاب کی تصدیق فرمائی
کہ اس کتاب پر اس عظیم کام کا آغاز کر دیا گیا۔

جس طرح یہ کتاب پہلے موصوف میں مندرجہ ذیل کتابوں سے
اسی طرح ترجمہ فارسی عام زمانہ سے، اگلے تعلقہ اور
سے ایک حضرت کی نگاہ کر دیا اور اس کی کتاب کا
بہت بڑا ایک حضرت کے لئے عبارت، ایک ترجمہ کرنا مشکل
اور تھا مولانا شعیب رحمہ اللہ صاحب عبارت پڑھنے جاتے اور ان
الشریعتی امور و رجحان دیتے جاتے اور مولانا شعیب صاحب
صفحہ قرآن پر پڑھتے جاتے جہاں حب و قہر میر ہو رہا
کا نقل و حوالہ اس کی رہنمائی کرتی، دیکھیں یہ بھی بہت بڑا کام
نہ کہ اس طرح اس ترجمہ کا بعض حصہ دیکھا گیا اور بعض
حصہ ملاؤں میں اور بعض حصہ فرج دیکھیں پھر کچھ حصہ دیکھیں
شریف میں قیام کے دوران لکھا گیا۔

یہ کتاب مولانا شعیب رحمہ اللہ صاحب نے اس کتاب کے
بہت بڑا ایک حضرت کے لئے عبارت، ایک ترجمہ کرنا مشکل
اور تھا مولانا شعیب رحمہ اللہ صاحب عبارت پڑھنے جاتے اور ان
الشریعتی امور و رجحان دیتے جاتے اور مولانا شعیب صاحب
صفحہ قرآن پر پڑھتے جاتے جہاں حب و قہر میر ہو رہا
کا نقل و حوالہ اس کی رہنمائی کرتی، دیکھیں یہ بھی بہت بڑا کام
نہ کہ اس طرح اس ترجمہ کا بعض حصہ دیکھا گیا اور بعض
حصہ ملاؤں میں اور بعض حصہ فرج دیکھیں پھر کچھ حصہ دیکھیں
شریف میں قیام کے دوران لکھا گیا۔



مقیّت خوشان مجاہد ملت

كيف الوصول صاحب لدى الشفيع الاثم
من اعجز الشفيع العبد من الشفيع
فاني المجاهد في هذا المجاهد
هذا العبد في هذا المجاهد

قالوا في منى او ايت عجز

سألت عاص في الضمراء عجز

فرجہ بگڑی۔ ترجمہ: ایک مشکل امر سے جس نے
وقتوں میں اس پر محبت حاصل ہو، اشد ضرر ہے اور یہ
ترجمہ: قس ہو کہ اس کو ساتھ رہاں دینا کی پش اور مدت
میں محرم ہو جاوے۔ موصوفان شریعہ علیہ السلام روایت
ہوں پر یکساں و مرتب رکھتے ہیں۔ انوں میں سے لوگ
اپنے اور بیت پر عمل میسر حاصل سے کی سبب ہے کہ یہ
ہاں میں ہوئے۔ و اجود سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم
عید محمدی کی کتاب کا ۱۰۰ سے عربی زبان میں ترجمہ کر کے
ست مسند پر حسن لکھا۔ تاکہ اہل عرب سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم
افکار و نظریات اور ان کی اسلامی تعلیمات سے واقف ہو سکے

سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم محمد صلی اللہ علیہ وسلم محمد صلی اللہ علیہ وسلم

زیل کتابوں کا اردو سے عربی میں ترجمہ فرمایا ہے۔

(۱) تیسرے الماسون (۲) شمول الاسلام

(۳) خطایا القدر (۴) الہادی الکاف

(۵) احکامک الوعائش (۶) ایت شمس

(۷) تحقیق نے اپنے میں

حسیہ ل کتابوں کا عربی سے اردو میں ترجمہ کیا

(۱) احمد المسیر (۲) تفسیر تارکین

طریقہ ۱۰ شمس کا جس طرح عربی میں ہے
محدث کے تحقیق وراثت سے عربی زبان کے رکن
روایات سے کتابی یا ماہر نامے عربی عربی یا نظم
موجود میں جس میں عربی تحقیق سے عربی میں اس کے
مقالہ سے آپ عربی زبان میں محبت و امر کا عربی مدد

ہو تا ہے۔

سلام۔ طور و مزید شور و مدد میں ہے۔

ہادی السبل یا امداد اسلام

عبد البر والبحار سلام

قندر السماء والارض

عبد النور والنہار سلام

یا صبا یسعی الی حی

من بعد من الطوار سلام

اجعلو من اهل بلانکم

وعینکم ذوی العوار سلام

احمر المجددی یسعی

مسائلکم الاحوار سلام

بعت وصول

وصول اللہ یا کبر الامانی

عکس اعتبارکم وقف المعانی

بہذا الباب یحز الدلیل

لہذا الباب یاتی کل عان

وصول اللہ ہی مستحیر

لندی اعتبارکم من کل جان

و کم فاضت بعزک کل حی

و کم جادت سماء ک کل

بیچ اکیتر

علوم و معارف کے آئینے میں

09335868643 ☆ (بازار) میوه و تره بار

رحمہ اللہ: رشیدی تعلیمی ریسرچ سوسائٹی

تیری ساق کا چپ سے ۱۰۰ برسوں

مجلس شورای ملی - تهران

میں کا دل بھی جیتی پر مشابہ تھا۔

کے، اور شہر کے لوگوں کے ساتھ قریبی دوستی ہے۔

یہ یوں ہے کہ اگر وہ کسی کا دل یا جسمی صحت پر ہیرا ماری

طوبیہ کے لئے کہ میں نے جو میں نے پڑھا ہے وہی ہے

[illegible]

ماہنامہ علمی و ادبی میسرور تھیں۔ سب نامی تھیں اور

تعلیمی و ماہنامہ علم کے رشتے اور تعلیمی و ماہنامہ علم کے رشتے

قلمرو میں ہے شاہ مستقیم کا تہ سہ

عن ابی حمزہ رضی اللہ عنہما قولا یہاں تک کہ

خبر پھیلنے لگی کہ یہاں شہید ہوئے، مگر یہ خبر غلط تھی، مگر یہ

اشیاء غرض

بسم الله الرحمن الرحيم

ماہنامہ کی تعلیمی کیفیت کے بارے میں مختصر ملاحظہ

ہر روز کھائیں گی جو کچھ آپ بہت سے

بسم الله الرحمن الرحيم

عربی و ہسپت کے پیرا پامدائی شریک ہیں پے صرف

مکتبہ میں یہ دستوں مصنفین پر مشتمل ہوں گے اور یہ طرہ قیام

مصلح ہے کہ جس سے بچے بچے میں تسبیح وارشاد، موت

وہاں سے راجپوتوں نے اپنے اپنے علاقوں کی طرف لوٹ گئے۔

مستحق سے ہوتے ہیں بعد مگر یہ ہے کہ عہدہ میں ہیں

وہ وقت آئے اور یہ وہ جس میں مسلمانوں کی خاطر مسیحائی کے نام پر

خبریں ملتیں۔ جہاں کیسے ہے کتاب میں فصل سے اسکی

کلیپ: ہجر پائے مسکریں۔ چوں کہ ہے غلجی بیس سے

تاریخ ۱۳۰۲

متوی سویسی در زمان شورش چپ میثمی قتلای به کمر

امیدوار اور خوش قسمت بن جائے اس کا کوس سے ملے گی۔ راجی ہے

میں نے یہ تم قلم پر لکھ کر رکھی ہے کہ وہاں مسلمانوں کی عیادت کی ہے

یہاں جاندار پیدا ہونے کے بعد اس کی شکل تبدیل ہوتی ہے۔

کہ یہ مہاجرین سے اور ان ملکوں تک بھی ہیں۔

زین ثروت - پائے شجاعت خیمہ محمد سعید ند تال سے

حضورِ نبیؐ کی تعلیم و تلمیذ کا یہ دریا پار کے مہیا ہے۔

نیکو دہرے خندوں میں یہ مسئلہ جاری رہے گا۔

چند اہل علم و تحقیق نے جو اس مسئلہ پر بحث کی ہے



نہیں ہے یہ تو اس کے لئے ہے کہ اس میں سے کچھ کچھ
 ہوں۔

اس میں سے کچھ کچھ ہوں۔ یہ تو اس کے لئے ہے کہ اس میں سے کچھ کچھ
 ہوں۔

اس میں سے کچھ کچھ ہوں۔ یہ تو اس کے لئے ہے کہ اس میں سے کچھ کچھ
 ہوں۔

اس میں سے کچھ کچھ ہوں۔ یہ تو اس کے لئے ہے کہ اس میں سے کچھ کچھ
 ہوں۔

اس میں سے کچھ کچھ ہوں۔ یہ تو اس کے لئے ہے کہ اس میں سے کچھ کچھ
 ہوں۔

اس میں سے کچھ کچھ ہوں۔ یہ تو اس کے لئے ہے کہ اس میں سے کچھ کچھ
 ہوں۔

اس میں سے کچھ کچھ ہوں۔ یہ تو اس کے لئے ہے کہ اس میں سے کچھ کچھ
 ہوں۔

اس میں سے کچھ کچھ ہوں۔ یہ تو اس کے لئے ہے کہ اس میں سے کچھ کچھ
 ہوں۔

۱۰ شریعت و فرائض

مجلس العلماء

یوحید کا قول ہے کہ یہ حالت میں اس حدیث سے
دو جامع مانع اور تادم بحث کوں حدیث میں جائز نہیں۔ احمد
اس حدیث میں مبرہنی، ج ۱۰ ص ۷۶ در فطن، عمید محمد امجدین وغیرہ
پر اتفاق ہے کہ حدیث مسلم کا تھان حصہ ہے۔

☆ بعض ائمہ جہدیت کے نام و نشان کتاب "جہد ہے"

جنت ہمارے تھیں سے کہاں جھڑپوں کی وجہ یہ بتاؤ ہے کہ
بد کے وہاں سے اس کا اور کچھ عرصے سے صادر ہو گئے
جس کو ریت ان کے افسانہ میں سے نیکہ سے اور ان سب سے مراد
نہ ہے اس سے ۔ یہ عبادت مستقلہ سے اور ان کی ریت کے
مقابلہ میں ۔ ۲۳

علم حقہ اللہ تبارک و تعالیٰ سے جس صورت میں بشر پیدا ہو گا وہی حقہ
 و شفعی ہی صورت میں پیدا ہو گا۔ خدا سے طاعت و عبادت کی سبکی عیب
 ہے جس کی سبکی عبادت ہو کر کے ہی حقہ ہی پیدا ہو گا۔ حقہ ہی جو خدا سے

حق اس مسئلہ میں اور یہ مسئلہ میں ہمارے ہمارے عظیم
رشی مدد سے ساتھ سے جس لئے کہ اس مسئلہ سے وصو کا حکم
مستحق رہا، میت فی قید۔ لیکن۔ اصول کا قاعدہ ہے کہ مطلق
اطلاق پر جاری رہے گا اور ظاہر ہے کہ حدیث کا مضمون محض سے علم
اجروں بھی ثواب اور عذاب سے یعنی صحت دونوں کا محض
ہے اور نہ اس حدیث کا حکم عربی بھی ثواب پر محض قرار دیا
مطلب یہ اجماع کا ثبوت پر موقوف ہے اور مشافہہ وغیرہ
سب صحت پر محض دیا بھی اس بحدیث کے مادیات میں اس
نے اور وصو میں میت کے شرط ہونے کے قائل ہوئے۔ تو جب
حدیث صحت کی محض ہے اور کوئی بھی اس کا قطعی پس تو حدیث
کا مضمون بھی ہوا اور علی سے مضمون کتاب پر کہ قطعی ہے رہا، اتنی بار
کس۔ نہ اس وجہ سے میت کے قائل نہ ہونے کہ راجح
نہی مت (کہ ارمیں نہ ہے) اس بھی ایت کے شرط ہونے کے
قائل ہوں مگر یہاں وہ اس کے قائل نہیں اور وہ دانت ہیں کہ وہ
اصول خود کہ کے قائل سے ہیں اس میں یہ ضروری نہیں۔ جس
سے صاف ظاہر کہ وہ عمال کے عموم سے تک کو مستثنیٰ جاتے ہیں
اور اس کا استثنیٰ حجت و دلیل سے اور کتابی تقریر سے ظاہر ہے کہ
تاہی اثر نہ ہو کہ ہر فعل ترکہ خصوص ثواب میں میت کا کفایت
ہے۔ اہل مفسر و ادوات کی صحت بھی میت پر موقوف ہے۔

(ایضاً صفحہ ۱۱-۱۳)

۱۔ دعویٰ تحقیق میں حضور ماح الشریعہ علیہ السلام کے مطابق تھی مگر وہی
 کہتے ہیں مذکورہ نہیں۔



(نایب) جو رمضوں کو پائے کو اس سے سہوار سے رکھے۔

(دفاع گنزالاعمال اداں ص ۱۲۱)

تصوف حضور تاج الشریعہ ظہرالان کا مصنفانہ فکر مدح و
خرم میں۔

”حضرت میں اعمال سے مراد، کہ عام طور پر عام
ملکوت کا نائب ہے اور عام طور اس کے حکم کا پابند ہے اور اس کے
سے کہ عیسیٰ کی پیت اور کیفیات کا الگ علم اس میں جو احاطہ
ہے۔ اور عام ہو تو بر محل جو پختہ رہانی بیت سے وراں کیفیت کے
صادر ہوگا۔ اس میں برکت و سعادت اور معیت و پاکیزگی ہوگی
اور ہر وہ عمل جو خالص اور شیعانی میت اور تار یک کیفیت کے ساتھ
صادر ہوگا۔ اس سے ساتھ ہے برکت، محبت، سب شکوے و رشتہ
ہوگا۔ اسی سے سب کا طریقہ انصاف و السلام نے فرمایا کہ اعمال تو اپنی
میتوں کے ساتھ میں بھی اعمال کے ساتھ میتوں کا ربط سے یک
نہ مومن کی اشیاء اس کو یہ سے مرتبہ ہوتی ہیں۔

(شرح حدیث نہایت ص ۹)

میلانیت اس بلاغت میں حضور تاج الشریعہ ظہرالان کی کمال
تحریر و فکر کریں۔

”ہم تسلیم نہیں کرتے کہ یہ ہر صورت بشری کلام ہے
بلکہ یہ اس لئے کہ پھر کہ بعض اہل بشر و ملک میں کہ
بشریوں (اس تسلیم ہے اور تشبیہ کے اور کال چاہیں۔ مشبہ، مشبہ
بہ اور مشبہ اور وہ تشبیہ اب میں تم جیسا بشر ہوں۔ اس بشریت
حضور مشبہ اور وہ اس کی بشریت مشبہ پ اور جیسا۔ تشبیہ ہے بشری
بہ تشبیہ تو وہ لفظ میں موجود نہیں بلکہ محذوف ہے اور محذوف حقیقت
میں لفظ ہے۔ شرح چاہی میں ہے واضح وہ لفظ حقیقت میں
اور محذوف حقیقت لفظ ہے معترض صاحب بتائیں کہ یہ ترجمہ
میں رہا تو ہوئی یا اس محذوف ہے تشبیہ کا اظہار ہو جو جہ و تشبیہ ہے

لفظ شایہ کی معنی تحقیق کرتے ہوئے قمر مراد میں
مشبہ و مشبہ حاضر ہیں۔ شایہ عام۔ مشبہ یہ کہ اس کے لئے
گواہی دی۔ شایہ کے سے حضور صمدی لقب سے تمام کی
مبارتیں میں پشامہ ہیں جو درحقیقت غریب و غریب اتی میں
تعمید مشبہ شایہ میں مانت و اس کے تم سے کوئی چیز قابل
نہ ہو۔ اللہ کی راہ میں قتل ہونے والا (سے شہید میں سے کہتے ہیں
کہ ملائکہ رحمت اس کے پاس حاضر ہوتے ہیں۔ اس لئے کہ اللہ
اور اس سے شریعت ہوتی ہوئے۔ گو وہیں میں سے کہ وہ بھی
میتوں پر قیامت کے نہ کوہ ہو گیا کہ سے کہ وہ مشبہ (رہیں)
پر کرتا ہے اور میں ہر مشبہ و مشبہ میں سے کہ وہ قیامت کے دن
گوئی رہے گی۔ مشبہ انار۔ کی چیز کا مشبہ و مشبہ نہ کرنا

صورت مشبہ وہ صورت جس کا مشبہ ہو۔ مشبہ حضور صلی اللہ علیہ
و سلم کا نام ہے شریعت پر جو مشبہ و مشبہ اس کی جو ت کی علامت
ہے جسے مجاز مشبہ یا نائب جلد ہوئے دلائل اس سے بھی
مشبہ یعنی عام سے تشبیہ یا تشبیہ۔ گو وہ مشبہ ہوئے کی وجہ سے
عام میں ہے۔ مشبہ مشبہ مشبہ کی مراد مشبہ، مشبہ، مشبہ
یا قیامت کا دن، مشبہ کی و عام۔ مشبہات یا مشبہات
کا مباح و چاہتا۔ مشبہات۔ انوں کے عام سے ہوئے کی چیز، مشبہ
ن تمام میں میں حضور مدظ سے اور یہ معنی صحت میں غالب
میں۔ تشبیہ مشبہ کا مشبہ معنی حضور خضر اس سے کہ بھی معنی
عمر لانی متاثر ہوتے ہیں اور ہر ہر ہر ہر حقیقت سے ہے
جیسا کہ لفظ یہ اور اختیار سے مستفاد ہے۔ درمستات الیہ اور
تشبیہ مشبہ میں ہے۔ مشبہ و مشبہ ہر ہر حقیقت مشبہ
کہے کہ مشبہ کا ترجمہ عام و مشبہ معنی معنی کے مطابق سے
بلکہ عام میں یہ لفظ حقیقی معنی ہے۔ اس میں تشبیہ میں چاہی
مشبہ سے مشبہ۔ معنی حضور و اس میں مشبہ (حضر) مشبہ مشبہ



وارث علم رضا

09893231218

کے سامنے سے مریدانِ پیشانی علم و دانش کے دریا سے تھیں گے تھوڑے اور
 حد درجہ شوق کے ساتھ نہ باوجود بھی ہیں اور اس میں بھی تھیں گے
 محض و عارفانِ حیا میں جو شوق میں اجماع است کی قیادت
 کی ضرورت ہے۔

فتویٰ نبویؐ یہ ایک چوٹی سے کہ تاج انشایہ کا مدال
یہ طوبیہ مرصعہ فتویٰ نبویؐ کے ذریعہ دین متین کی خدمت میں
پہنچا ہے۔ یہ مقدس اور پروردگار تعالیٰ کی خدمت میں
مقدمہ علیٰ حق صاحب قدس سرہ کے اسرار سے شرف بہ
درجہ تک پہنچا ہے اور کتب و خطا قیوم قیامت کا دار و گار
خدمت تاج شریف ہے۔ مددِ یس کے ساتھ فتویٰ نبویؐ کی
محکم شریف کی تحفہ تاجدار اہلسنت میدی سرکا مفتی عظیم
و حضرت مدد سید احمد حسین مکتبہ نبویؐ کی نگاہ تریب سے آپ کی
مفتی ہجرت میں عزیز نگاہ پیدا ہوئے۔ خواہات شرعیہ ربانی
سے

شہداء شہداء میں مستحق فضل حسین و حسب علیہ
و حسبہ و حسبہ کے مقتولین میں یہ نام کرتا رہا و کہی
میں حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر شوق و دلہا کرتا تھا۔

[illegible]



تہذیب و تمدن کا اسلوب تنقید

[انگریزی پر مبنی تنقید پر آپس میں تنقید و تعجب ہے۔ لے۔]

مردانہ انداز میں، جو ہمیں ہر طرف سے ملتا ہے

ہر جگہ عام اور عام ہے۔ اس نے مفید زندگی کی
 العقیدہ بندشیں سلجھائی ہیں۔ یہ بھی جاسکتا ہے کہ
 ہر ایک کا کتاب کے جس کے مختلف حصوں میں ہے،
 جس کا کتاب پڑھنے اور لکھنے کا یہاں وہاں ہے تو یہ
 عام ہوگا۔ اس کتاب کے، صبح سویرے پڑھنے اور
 پڑھنے کے کی سہولتوں کی شہادتیں یہ کہ یہ ہے کہ
 اور کتاب کے اس کا یہاں اس وقت وہ کتاب کے
 اس کتاب کے جو تفصیلات حاصل ہیں وہ اس سے
 مل سکتی ہیں۔ جماعت کی طرف سے اس کتاب کے
 میں یہ تائیدیں ضروری ہیں جن میں عام مشرق و وسطیٰ
 میں اس کتاب کے مفاد میں عقائد ہیں اس سے
 اس کتاب کے یہ سہولتوں کا بھی مفید ہے کہ
 یہ مقدمہ لکھا ہے جس میں انہوں نے اس کی تفسیر کی
 عرب میں اس کے قریب ہونے میں اس کی

کتاب میں مندرجہ مضامین و نظریات و سوالات کا عقیدہ
 کے لیے یہ ہے کہ وہ اس کے یہ مقدمہ استعارے حراوت
 رموز و محسوسات کے لیے ہے کہ یہ تعجب ہوتا ہے کہ یہ
 جس میں وہ محسوسات و سوالات کی تفصیلات کا منصب عظیم ہے
 اس کا یہ بھی ایک ان مقدمہ کی طرف سے کی گئی عام
 تنقید کا ایک نیا ہے۔ اس سلسلے میں حضور تاج الشریعہ علامہ
 نے اس وقت یہ کہ یہ تعجب ہوتا ہے کہ یہ ہے کہ
 اس کا یہ مقدمہ اس کا مقدمہ اس کا مقدمہ اس کا مقدمہ
 صاحب کی تائید ہے کہ یہ اس کتاب کے مقدمہ کا
 مقدمہ ہے کہ یہ اس کی کچھ جگہاں پر اس کی
 سعادت حاصل کرتے ہیں۔ صبح ہو کہ حضرت نے اس عربی
 مقدمہ کا یہ مقدمہ اس کا یہ عربی میں ہی ہے کہ یہاں پر
 مقدمہ کا یہ مقدمہ اس کا یہ اس میں پیش کرتے ہیں۔ قاضی
 صاحب کے یہ کہ یہ اس مقدمہ میں ہے۔

اس کے یہ یہاں کا یہ موقف ہے کہ یہ

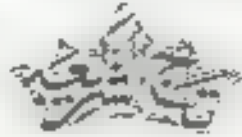


یوحنا وہ وجہ فتن لی سل القصب یارسول اللہ
امالک مرافقک فی جہدک اذ غیر وہ یک
قیمت ہود نک قال اعسی عسی نغسک بکفوة
الوجود لیخ اندر رمی ۱۰ توں حدیثوں نقل کرتے
فرماتے ہیں کہ ان دونوں حدیثوں میں میرا اندھن پکارے گا کہ
ماتے اور ان سے ستود کرک ہوا کرے بلکہ دوسری حدیث میں
یہ کہ چہ وہ خیر بعد سے کہے گا کہ کہ ہے جس کا عہد کرنا
تیرے کے بریک عصا میں رویت میں ہے۔ لیکن حسد میں اہل
کرہ، کہہ کہ کہ جس سال سے جنت میں ہی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کی ہمیشگی کا سور کیا ہے اور وہ غیر حسد میں اہل ہوں
فاضل ہیں یہ کہتی ہے۔

طامہ احمری کے یہ باب فکرم کا یہ تیور قابل مطالعہ ہے
کہات میں کیا فتنہ مستحبت بالاحیاء الحاضریین
وانہ نستغیثون بالاموات وبعائین، فاما هل عندکم
من المہ برہاں عسی ان الاحیاء شرکاء بلہ من دون
الاموات، فان قنتم لا، فاما فکیف ساع عندکم سوا انہم
ولا شعاہ بہم وهو عندکم شرکاء، ایحور عندکم
الشرك بالاحیاء دون الاموات؟ وی ذلہل میں بشرح
علی حوا، الشریک بالاحیاء دون بعینیں؟ اگر کہہ کر کہ
مردوں سے مدد گنتے ہیں تم مردوں سے تو ہم کہیں گے کہ اللہ کی
طرف سے کوئی دلیل تو یہ اثری کہ کہہ کہ اللہ کے شریک ہیں
اور مردے نہیں ہیں؟ اگر کہہ کہ نہیں، تو پھر تمہارے نے کیسے جان
ہوا کہ تم ان سے مدد مانگو اور مردوں سے نہ مانگو اور کس دلیل کی یہاں
پر مردوں کے ساتھ شرک چا کر ہے اور مردوں کے ساتھ ناجا

قاضی علیہ الرحمہ نے یہ نہ سے میں وہاں سے
سنا ہے کہ اس میں جس سے دعوت پر معتقدات ہندو
قرآن کا حق سوزا تو ان مشہور و عہدہ میں یہ کہیں۔ ہندو
رہی ان میں سے قاضی صاحب کی مٹی یاقت اور ان کے سلا
علم کی قلعی کھولتے ہوئے کہتے ہیں۔

راہبہ سے کہے کہ وہاں سے، شکاف و ملاحظہ
میں چہ بے خوفت میں متحد عقیدہ ہوا ہوں سے چہاچہ
التدقیق حضرت وہاں میں ہی دہشت کرنے سے کہہ کہ کہ
اعلیٰ ہستی ہتوفۃ لایۃ حضرت علی بن ابی طالب سے ہوا
کہا کہ یہ تمہیں انصاری کسی سے نہ توفیق دے گا کہ
’وہیک بدعہوں بدعہوں ہی رہے، ہوسبتہ ابہم اقرب‘
جہ کہتوں سے سنی شہادہ میں کہہ ’واستغیثوا بالصبر
والصمود‘ اور کہتوں کہہ ’یا ربنا ویا عسی السرو
الغوی‘ اور کہتوں کہہ ’یا ربنا ویا عسی السرو ان کتبہ
لا تملسون‘ ایک جگہ یوں فرماتا ہے ’واستغیثوا الیہ الوصلۃ‘
اسی طرح حسد میں جس کی ستود اور ستودت جہ حدی
بہت ساری نظیریں ہیں۔ چہ لچ علامہ احمری نے شیخ طیمان کے
تو کہ سے یہ حدیث نقل فرمائی ہے۔ عسی ابن مسعود
عسی سے عہد اسے عسی سے عہدہ و سبتہ قال
ذہب ذہب حد کہہ ہاں فلاذہب ذہب عباد اللہ
احسبوا ثلاثا فان اللہ حاضر اصحبہ“ (الصواعق
الالہیہ) (۳۵) اسی طرح ایک دوسری حدیث نقل فرمائی ہے
عندہ کہ شیخ نے یہ قیصر (۵۶۳) اس میں کہہ کہ وہ یہ سے
’کب ایسہ عہد عسی عسی اللہ علیہ وسلم فاقبہ



کی ترجمہ نگاری

مہ نامیسی ترجموں میں جامعہ شریعت اسلامیہ، مظفر آباد 09450827641

جامعہ مسویدہ دینی شریعت کے چشمہ و چراغ تاج
شریہ حضرت علامہ مفتی محمد امجد علی صاحب دہلوی کے کلمہ اللہ کی
امت علماء اور دانشوران طریقت کے رمیاں پسند ہی ممتاز

اور مایوں کے جیسے چراغوں کا پیر تاج دینی انجمن میں ممتاز
اور مایوں ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے آپ جس کا۔ اور مایوں وطن
دوں۔ مایوں سے وہ ہے۔ آپ طریقت و طریقت کے جامع
اور مجتہدین ہیں۔ آپ کے یہ ہے کہ مایوں سے آپ کی
محبت و معیشت آپ مایوں سے جس میں اس میں اس میں سے
کہ آپ جہاں بھی تشریف لے جاتے ہیں جو مایوں بھی آپ کی
مادرت کے مشتاق اور آپ سے مصروف اور مست مایوں کے سے
سند کا طریقت ہے۔ مایوں کے مایوں میں آپ تشریف لے جاتے ہیں و
ماحتہ کے آپ کی مایوں کے مایوں میں آپ جس کو مایوں
مایوں سے مایوں میں وہیں جو پیر مایوں اور مایوں مایوں
یہ مایوں مایوں سے مایوں میں کہ وہ مختلف مایوں مایوں میں مایوں
ماحتہ مایوں کے مایوں اور مایوں سے مایوں

آپ مایوں کے مایوں سے مایوں مایوں مایوں کے
مایوں مایوں مایوں مایوں مایوں مایوں مایوں مایوں مایوں



(۸) "شمس الاسلام میں سونے کی روشنی سے عینی"

ان میں سے جو کتابیں ہمیں دستیاب ہو سکی ہیں

کا تعارف پیش خدمت ہے

المستند المعتمد و المستند المعتمد بناء

سجدة لآبد

"مستند المعتمد" میں دوں میں حاتم بن محمد بن

فضل رسول قادری دایوبی علیہ الرحمۃ والرضوان ۲۹۵ھ میں

عرب زبان میں ان قدر بزرگوار تصنیف ہے۔ یہ عرب

حقائد و مسموع کے نظریہ پر لکھا گیا ہے اس کتاب میں ایک

مقدمہ چار باب در بیف جاری ہے۔ مقدمہ میں عثمان بن

عقلمانی مادی اور عثمانی زبان کے لئے بعد عمر عثمانی کی اشعار و

وہجی بیان کیا گیا ہے۔ جب کہ باب اول اس بات پر

حقائد و مسموع کے سبب سے چار باب چار مسائل کا

تشریح سے بیان میں ہے۔ اور حاتم صاحب میں بیان و

اور مدحت و ہجرت سے متعلق چند مسائل کی تفصیل ہے۔

کتاب کی بحیثیت واقعہ بہت کے پیش نظر حضرت

قاضی عبدالوہید رحمہ اللہ نے اس کتاب کو بطور

معمولی کتاب چھپا دیا۔ یہ سب کچھ اس کتاب پر جو قاضی

حضرت امام احمد رضا قادری دایوبی علیہ الرحمۃ والرضوان

۱۳۳۰ھ میں ۹۳ بابوں میں تقسیم کے لئے بھیجے گئے تھے

علی حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان نے محسوس کیا کہ اس پر

جوابی ہر تعقیب و تہمت سے کثرت سے ضرورت کی جگہ سے

آپ کے اس پر مسابہہ کی تفصیلی روشنی کے لئے خود

بعض تعقیبات رقم فرمائیں اور چار جلدوں پر طبع فرما

بہی خود حضرت مولانا عبد الحمید رحمہ اللہ کی تصنیف بھی

۱۳۵۰ھ میں مستند المعتمد بناء بحمد و اہد رہ گئی ہے

۳۲۰ھ میں احمد دہلوی نے امام احمد رضا قادری

نکات اور معرفت سے بہ تعلیقات نہیں کہہ سکتے ہیں ان

بابوں و فقرہ سرور و جوامع معنی معصومہ و انکشاف معصومہ (یعنی

صاحبت کا کام چوٹی سے اور (دھر) میرا کلمہ رواں ہے معرفت

معصومہ سے اور (میرانی) معصومہ کی بات (سب کو معصومہ میں) گمراہ

کے بارہ جلدوں پر تعلیقات کتاب کی ایک جامع ہے۔ ان قدر اور

شرح میں نہیں اور اس میں اس دور کے بہت سے شعر اور

شہابیوں کا وضع حکم اور جامع بیان بھی ملتا ہے۔ یہ کتاب

مع شریعت جامعہ اثریہ امام کی پوری سرپرستی میں تنظیم

مست کے لئے تشکیل ہوئے والے جدید مصنف تعلیم میں

ماہر بنی سے اور اس کے دور کا سلسلہ بھی جاری ہو چکا ہے۔

۱۳۵۰ھ میں ۱۹۹۹ء میں جامع الامدادی مبارکپوری

دفتر کیڑی نمکی سے جب نئے ادارہ میں اس کی طبعیت

چاہی تو استاد سامی صدر العبد حضرت علامہ محمد احمد

عبد صدر اندر میں جامعہ اثریہ مبارکپوری کی تصدیق اور

قدر و حاتم نے یہ مقدمہ کے ساتھ اس کی شہادت

اس کتاب کی بحیثیت واقعہ بہت کے پیش نظر حضرت

قاضی عبدالوہید رحمہ اللہ نے اس کتاب کو بطور

معمولی کتاب چھپا دیا۔ یہ سب کچھ اس کتاب پر جو قاضی

حضرت امام احمد رضا قادری دایوبی علیہ الرحمۃ والرضوان

۱۳۳۰ھ میں ۹۳ بابوں میں تقسیم کے لئے بھیجے گئے تھے

علی حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان نے محسوس کیا کہ اس پر

جوابی ہر تعقیب و تہمت سے کثرت سے ضرورت کی جگہ سے

آپ کے اس پر مسابہہ کی تفصیلی روشنی کے لئے خود

بعض تعقیبات رقم فرمائیں اور چار جلدوں پر طبع فرما

بہی خود حضرت مولانا عبد الحمید رحمہ اللہ کی تصنیف بھی

۱۳۵۰ھ میں مستند المعتمد بناء بحمد و اہد رہ گئی ہے



یالہدی وتین انحنی ببطیرہ علی الہی کلہ
ثم احد یعصل بحسنہ النیمة علی کثیر من
الانیب، والمرسلین صلوات اللہ تعالی
وسلامہ علیہم اجمعین وحسن من بینہم
کلمہ اللہ و روح اللہ و رسول اللہ عیسی
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فقال

انتم منکم من رزقہم اہل بیتہم علامہ

أبی اترکہ نکر ابن مریم فس علام
احمد الفصل منہ

و قد اُحد بأتک تدعی مباثۃ
عیسی رسول اللہ علیہ الصلوۃ والسلام
فہی تلک الایات البہرۃ المتی ثنی بہا
عیسی کاحیاء الموتی وبراء لاکمہ لأہل من
وخلق ہنۃ الطیر من الطین، فینح فیہ
فیسکون ہیرایاس اللہ تعالی فاجاب یاس
عیسی انک کان یفعلہ بمسیریم اسم قسم
من الشعدتہ بلس انکفرہ، قل ولولا اسی
اکرہ أمثل دالک لأیت بیاء، وقد تعود
الانیب، عن العیوب الأیہ کثیر، ویصہر فیہ
کسبہ کثیر البثیر، داوی، ہ ہ ہ یاس
ظہور الکب فی حبر العیب لایا فی
الثیبة، فقد ظہر لالک فی حبر أربع صاۃ
من السبب، وأكثر من کنت أخبارہ عیسی
وجعل یصعد معہ الشدۃ حتی عد من
دالک واقعة الحدیبۃ فلعن اللہ من أدی
رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم،

ہوتا ہے لیکن حضرت تاج الشریعہ دام ظلمت اپنے سابق وادبی
کوں وہاں مدت کی کہ بہت آسان سے برحقہ مدہ پڑے
میں اردو زبان میں نہ لکھا ہے اب دیکھیں اصل کتاب میں
تو مدت سے ساتھ ہر کا ایک سو تہ فارسی زبان میں مدت میں
پیش کرتے ہیں، میں ممکن نہ رہا لکھوں سکتا ہے
عربی عبارت از امام احمد رضا قدس سرہ

ومسئہم المرانیۃ وسحن تسمیہم
العلانیہ، سبب الی علام حمد المادیسی،
بحال حدث فی ہد لرماس، فارعی، ولولا
مماثلہ المسیح وقد صق و لہ، فانہ من
لمسیح لندج لکذب، ثم برفی بہ انحن
فارعی لرحی، وقد صدق و سہ بقولہ تعالی
و لشیخہیں لیوحی بحصہہ اسی بعض
حرف لقرن حرور أماسیہ لایح، انی
لہ سبحانہ و تعالی وجعلہ کذبہ ببرہن
نعلانیہ، کلام اللہ عروجی فدالک یص
مما اوحی لہ لیس من خد منی، وانسب
لی بہ نعنمن

ثم صرح بآء عاء النیوۃ والرساۃ،
وقل "ہ لہ لندی أرسل ومولہ فی
فادیس ورعم أن مما نزل اللہ تعالی علیہ،
اب اصرت و باللسان و بالحق قل" ورعم نہ
عو حمد لندی بشیہ بین النیقوں
و عو لمریم فدہ تعالی عنہ میثرا ابرسون
یسی من یعن اسمہ حمد انک انک
مصدق ہذا لایہ عوالندی رس رسولہ



لَعَلَّكُمْ مِنْ أُنَاسٍ خِدْمَةِ نَبِيِّهِ وَصَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (۱)

ترجمہ از حضرت تاج اشرف محمد امجد

اور انہیں میں سے مردانِ شرف ہے اور ہماری قوم کو
مردِ عالم احمد قاری جامعِ مسووبہ کے "تذکرہ" کہتے ہیں یہ
ایک جال سے حواسِ رہا میں لٹکے ہوئے ہیں ان سے حضرت تاج کی
حلی سبب وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے جیسا ہوں گا، جن اور خدائی قسم میں
ہے جی کہادہ محبوب کے دوسرے شخص سے چاہیں کی حالت سے
ترقی کی باتوں سے اپنی طرف مٹی کا دھڑا یا اور سے شک و دھواں
نہم کیا ہے ان کے ساتھ خدائی کاموں سے شیعہ ضلالتیں الٹیں
والحسن یہ وہی بعصیم اسی بعصر۔ حرف القون
غور (سورۃ "انعام" آیت ۱۲) "دوسروں اور جنوں میں سے شیطان
کہ ان میں ایک دوسرے پر خبیثہ الہ ہے عداوت کی بات دھوکے
کو کہہ کر انہیں اور اس کا اس کوئی (عمر) یعنی اللہ کی طرف
گناہ اور اپنی کتاب "تذکرہ" میں مذکور ہے کہ اللہ عزوجل قرآن مجید تو یہ
بھی ان باتوں سے ہے جو انہیں سے ان سے چپکے سے کہتے ہیں کہ
ہم سمجھتے ہیں۔ اور انہیں کی طرف مسووبہ کرتے ہیں۔

چرخِ نعل۔ اس سے بہت درسات یاد دہانی ہو اور کہا
وہی ہے اللہ جس سے پارس قادیان میں بھیجے اور اس سے یہ کہا
کہ اللہ سے جو تا اس میں۔ آیت ہے کہ ہم نے اس کو قادیان
میں ہمارے دروہ حق کے ساتھ نارس ہو۔ اور یہ گناہ کیا کہ یہ وہی
ہم ہے جس کی بشارت مرید کے بننے سے دی اور وہی اللہ تعالیٰ
کے اس دماغ سے مرد سے جس میں اللہ سے فرمایا اسے دوسری
وش ہرن وینا یا جو میرے بعد ہوگا اس کا نام احمد ہوگا اور اس
کا نام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے اس سے فرمایا، چنگ نہ اس سے

کے حقائق ہو۔ یہ اللہ کی ارسل رسولہ اللہ
وہی الحق لیطہر علی مذہب کلمہ۔ (سورۃ
آیت ۲۸) "وہی سے جس سے اپنے دھوکے کو دہانت اور اپنے
نے ساتھ بھیجا کہ اسے سب دیوں پر غائب کرے
(کنز ۱۱۱) "پھر اپنی کمین دت کو بہت سارے امیہ و مہم
صلوات اللہ علیہم دوسرے سے افضل بنانے لگا اور بیوں رہا۔
میں بھرتے اللہ دروہ اللہ کو چاہیں کر کے کہا ان میں کہ
چھوڑو۔ اس سے بھرتے احمد سے اور جس اس سے مواحدہ کیا کہ
کہ تو جی میں اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جیسے ہونے کا جو
کرتا ہے تو کہاں ہیں وہ ظاہر شایاں جو جی علیہ السلام سے
ہیں مردوں کو مدہ کرنا اور راز اندھے اور کوڑھی کو چھو کر
اور مٹی سے پرندہ کی شکل بنانا، پھر اس میں چھوٹ مارنے تو وہ اللہ
کے حکم سے اڑتا پرندہ ہو جاتا، تو اس سے جواب دیا جی یہ کام
مسرورم سے کرتے تھے (مسرورم اگر بڑی رہاں میں ایک قدر
کا شہدہ ہے تو اس سے کہا اور اگر یہ نہ ہوتا کہ میں سا بھیجی مانتو
کو پاسبان کرتا ہوں تو میں بھی مسرور دکھاتا اور جب مستقبل میں
ہوئے وہاں غیب کی خبریں بہت بتائے گا کاوی ہواوں سے
گوئیوں میں اس کا صوف بہت زیادہ تھا ہر ہوتا ہے سرگ کی اس
سے دو چوب کی کہ میں خبروں کا جھوٹ ہونا بہت کے منافی ہیں
اس لئے کہ بے شک یہ چار سوتیوں کی خبروں میں خام
ہو اور سب سے زیادہ جس کی خبریں جھوٹی ہوں گی بیسی (علیہ
السلام) میں اور بدبختی کے زبوں میں چڑھتے چڑھتے اس درجہ
پہنچا کہ واقعہ حدیث کو انہیں جھوٹی خبروں میں شمار کیا تو اللہ کی اہت
ہو اس پر کہ جس نے اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اور
اور اللہ کی اہت اس پر ہو کہ جو انبیاء میں سے کسی کو ایہ کہہ
اللہ تعالیٰ علی نبیہ وبارک وسلم"۔ (۵)



الهدایہ الکافی فی حکام الفقہاء

نموتہ

ایک کتاب اہل حضرت امام محمد رضا (ع) میں ہے جس کی تالیف علیہ الرحمہ
رسول "میر حسین" میں خطبہ کے بعد ہوتے ہیں

مختصر پر نور شیعہ ہوم اسٹوڈنٹ صاحب دارالکتاب علیہ السلام
وہم بنامہ پرک اذال میں سے وقت آٹھویں یا انگشتان شہادت جو
کمرنگوں سے گاتہ قعدہ جو اس کے جوہر پر مقام تہریر میں
دیکھ کر وہ کہہ رہا تھا کہ جوہر کی دلیل حاصل ہے۔ ہوتی تو منع پر شروع ہے
دلیل ہے ہوتا ہی ہوا کے لئے۔ اس کا کافی تھا۔ جوہر کا کہتا ہے ثبوت
دینا اس کے لئے ہے کہ قابل جوہر مستحکم ہے اصل ہے اور مستحکم
ہر اس تحقیق میں ہیں۔ پھر یہاں تو حدیث و فقہ و مشاہدہ و عمل
قدیمہ سلف صلی سب کچھ موجود۔ اس کے بعد میں ہے اس باب میں
حضرت حیدر علی (ع) صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ صدیق اکبر و حضرت
ربیعہ (ع) صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا امام حسن و حسین
و حضرت زینب (ع) صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ ابوالعباس
نضر علی حبیب الکرم و علیہم علیہ الصلوٰۃ و التسلیم و یہ ہمہ اکابر ہیں
سے حدیث و روایت و ما میں جس کی قدر و قیمت تفصیل ہمارے
میں الدین حکوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کتاب مستطاب "مقاصد
حسبہ" میں ذکر فرمائی اور جامع الزمزمی بشرح نقیہ الوافی و نقیہ
صدیقہ کثر علیہ وورد مختار حاشیہ و تہذیب و میرہ کتب نقد میں اس فعل
کے اسباب و احتساب کی صاف تصریح ہے۔ (۲)

عربی ترجمہ از تاج الشریعہ مدظلہ

کن نقیب اللہ امین أو الصباغین

ووصفها علی الصباغین عند سماع اسمہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی الاذان جابر
قطعاً، وعلی جابر و اولہ کثیرۃ عبد المبرع،

یہ کتاب اہل حضرت امام محمد رضا (ع) میں ہے جس کی تالیف علیہ الرحمہ
رسول "میر حسین" میں خطبہ کے بعد ہوتے ہیں۔ اس کا کافی تھا۔ جوہر کا کہتا ہے ثبوت
دینا اس کے لئے ہے کہ قابل جوہر مستحکم ہے اصل ہے اور مستحکم
ہر اس تحقیق میں ہیں۔ پھر یہاں تو حدیث و فقہ و مشاہدہ و عمل
قدیمہ سلف صلی سب کچھ موجود۔ اس کے بعد میں ہے اس باب میں
حضرت حیدر علی (ع) صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ صدیق اکبر و حضرت
ربیعہ (ع) صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا امام حسن و حسین
و حضرت زینب (ع) صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ ابوالعباس
نضر علی حبیب الکرم و علیہم علیہ الصلوٰۃ و التسلیم و یہ ہمہ اکابر ہیں
سے حدیث و روایت و ما میں جس کی قدر و قیمت تفصیل ہمارے
میں الدین حکوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کتاب مستطاب "مقاصد
حسبہ" میں ذکر فرمائی اور جامع الزمزمی بشرح نقیہ الوافی و نقیہ
صدیقہ کثر علیہ وورد مختار حاشیہ و تہذیب و میرہ کتب نقد میں اس فعل
کے اسباب و احتساب کی صاف تصریح ہے۔ (۲)

پہلے رسالے میں اسم رسالت میں انگریزی چوتھے اور
پہلوں سے گاتہ نا جو و احتساب ہمارے اختیار۔ اور پھر
دار میں آفتاب صعب الباری طرح و صبح اور چوں یا گیا ہے۔
درجہ سے رسالے میں طقات حدیث کے جوہر کو بہت حد تک
در میں بیان کیا گیا ہے۔ ہمارے اس میں میں میں القدر محمد جاتہ
خادات اور بار و عظیم مرتبہ عامہ و ہمارے جس میں حدیث
صعب کے حکام نے شرف و سط سے ہر حدیث کی و شرف
تہذیب کی روش میں بیان کئے ہیں۔ یہ رسالے کچھ معنوں میں
میر حسین و کچھ روش سے ہے۔

حضرت تاج الشریعہ مدظلہ علیہ السلام میں رسولوں کی
میت و علی قدر و قیمت ہاتھوں کرتے ہوئے ان کا بھی عربی
میں رحمت ہمارے موضوع کا ذکر کرتے ہوئے اصل نام کے
جسے میں نے مجموعے کا نام "الکافی فی حکام الفقہاء"
دار میں میں میں کتاب کی جو عبارت ہے حضرت تاج الشریعہ
مدظلہ علیہ السلام میں حدیث میں جو کچھ پیش ہے تاکہ
اس میں نہایت ثبوت ہو۔



احکام" ص ۲۹ صفحہ ۱۳۳ آپ کی بارگاہ میں یہ سوال پیش ہے کہ کسی وقتی معظم شخص کی تصویر بطور تبرک مکانوں میں رکھنا اور اسے یا نہیں اس کے جواب میں آپ سے جاندار چروں کی تصویر کے قرام ہونے پر وہ عاقل تحقیق پیش فرمائی جو آپ کی تعمیر۔ غیریت و مال کا منہ بول ثبوت ہے۔

اس رسالے میں آپ نے یہ بیان فرمایا ہے کہ جاندار ممنوع تصویروں کی کرہت اور مخالفت کی مشاع کریم سے ایک آ یہ صحت بتائی ہے کہ اس میں عبادت ختم کی مشابہت پائی جاتی ہے۔ دوسری صحت یہ ہے کہ جہاں ممنوع تصویر رکھی ہو وہاں طائر (فرشتے) نہیں جاتے، اور جس مکان میں فرشتے نہ آئیں وہ جگہ سے پرتر ہے۔ تیسری صحت تعلیم اور تہجد ہے۔

آگے امام احمد رضا قادری علیہ رحمۃ فرماتے ہیں معزز تحقیق یہ ہے کہ قریم تصویر کی اصل صحت تعلیم سے تعلیمی سے تہجد پیدا ہوتا ہے اور تعلیم میں سے مانکہ رحمت میں آتے۔ ولید ہانت کی صورتیں جو رکھی گئی ہیں کہ فرش میں ہو جس پر بیٹھیں، کھڑے ہوں، پاؤں رکھیں وغیرہ اگرچہ سارے تصویروں کا بھی بنانا حرام ہے۔

اور تہجد دو قسم ہے ایک عام کہ مطلقاً تصویر ممنوع ہے اور تعلیم رکھنے سے حاصل ہوتا ہے۔ دوسرا تہجد خاص کہ اس طائر و شخص نماز میں مصلیٰ کے کسی فعل یا بیعت سے ظاہر ہو، مثلاً تصویر نماز میں رکھ کر اس کی طرف اشارہ کرنا یا اشارہ شدہ شخص سے تصویر کی علت کراہیت تہجد عبادت سے چاہے تہجد عام ہو یا خاص، مگر اتنا ضرور ہے کہ وہ تصویر کی کسی جہاں میں نہیں مشرک ہو جتے ہیں اور جنہیں نہیں چھو تو وہ عزت کے حکم میں نہیں۔

پھر اعلیٰ حضرت سے لے لکھی تصویروں کی چند قسمیں ہیں فرمائی ہیں جنہیں تعلیم سے رکھنے یا ان کی طرف ماز پڑھنے سے تہجد

ولولم یکن نہیں، فی سلك خاص لکان عند المسمع من لشرع نیلا علم الجہا کہنا و من یقن بعدم الجہا فعلیہ ان ناسی بالثلثین و لتاقل الجہا منسک بلاصل و لمنسک بلاصل لا یجرح الی دلیل، ثم ھیب کئل من بحسبہ و لغتہ و اقوال العئمہ، و عن صلحہ السلف من لدم متہ احر

و فی تعلیم السعدن فی عذاب حادیث عن سید الصیق الا کبر اسی بکرہ و یحادیثی برسم سینید الامام حسن و حسن و عن یقین الا وینا، سید اسی العبد من العصر عنی الحنیف الکرم و عنیہم جمیع الصلوٰۃ و التسلیم و غیرہم من لا کبر فی بدین۔ کبر بعض نہ صلیہا لام۔ لعلامہ شمس لدین السعادی۔ رحمہ اللہ فی النکب المستطاب المناہد بحسنہ فی الاحادیث السرد علی الانسہ، و۔۔۔ التصریح باسحاب هذا المعنی و استعسہ فی جامع رمو و شرح المقایہ، و محضر لدقیہ و التقویٰ الصوفیہ، و کبر العباد، و۔۔۔ المحتار حاشیۃ الدر المحجہ شرح تنویر لا بصر، و غیر ہا من کتب لغتہ" (۳)

عظایا التقدير فی حکم التصوير
۔۔۔ رسالہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری قدس سرہ
ایک شریعتی فتویٰ ہے، اس کا موضوع ہے "تصویروں کے



صورت اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد تمام جہان سے اصل
داخل ہیں۔ ان کی اور حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت یحییٰ
علیہ السلام کی تصویریں دیوار کعبہ پر لگا کر ان کے نقش کی
تصویریں، جب کہ معجزہ ہو، صورت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے
میرا انوشین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہلے بھیج کر وہ سب
مخبر رہیں۔ جب کہ معجزہ میں شریف فرما ہوں بعض کے نشان
کچھ ماتی پائے، پانی منگ کر نہ لیں جس میں دھو دیا اور بنائے
والوں کا کمال لکھ کر یا اللہ اس کی لکھ کرے) ہذا معنی
ماروی النجاشی فی صحیحہ، والامام
الطحاوی عن ابن عباس والامام احمد و ابو داؤد
عن جابر بن عبد اللہ وعمر بن شیبہ،
والامام الطحاوی عن انس بن مالک بن ریحان
والله تعالیٰ عنہم کما فصلہ فی فتاوانا، (۴)

عربی ترجمہ از حضرت تاج الشریعہ

”العباد باللہ عزوجل من مکر
ابلیس۔ اما ابتداء عبادة الوثن فی انعام یا جم
صور الصلحہ وانحو اصورہم حب لہم،
وحسبوا تزیین لمة العبدۃ، ونفس ہدم
الصور صارت معبودۃ علی مرالایام
فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیما
روی عنہ عنہ، لاسحل الملائکۃ بیثا فیہ
کلب ولاصورۃ وکون الصورۃ لمعظم
فی الیس لا یجوز ان یکون عذر ولی بنصری
مب۔ انک الوساہ العظیم بل أشد و سالا
ولکالا ان تلك الصورة الحيوانية تشبه عبادة

عبادت اہم نہیں ہوتا اور تمہارے یہ سب موجب رباہت نہیں۔
پہلے وہ ہے موصوفہ پر نہایت دلیل اور مستحکم و مسائل
سے یہ وہی وصوفہ حد تک جسے تشریف شامل ہے جس سے
سے ۶۲ تک چلے ہو۔ ان طریقہ پر جہان سرگزشتہ انوار و
صفت کو عید ہے۔

رہا۔ ان میں سمیت اور جدت شامل کے پیش نظر
حضرت تاج شریعہ مکتد العالی سے درجہ فیروز میں اس کا
مذہب ہے۔ ”بعد کا سورہ مع اصل حیات کے میں میں
طریقہ میں ہے۔

نمونہ

اللہ عزوجل میں سے کرے پناہ ہے۔ وہاں میں رہت
پہلے کی بتدین ہوئی کہ صاحب کی محبت میں ان کی تصویریں لگا کر
تھروں اور سکروں میں تھرا کر میں دروں سے مدت حیات کی
تائید بھی۔ شدہ شدہ وہی معبود ہو گئی۔
تدین علیہ وسلم سے متواتر حدیثوں میں فرماں لا تسحل
لنساءک بیت فیہ کلب ولاصورۃ رست کے
میں اس میں میں میں سے جس میں کہ تصویر ہو اور اس
میں کی معطر یعنی کی تصویر ہونا یہ ضرور ہوتا ہے، ہاں وہاں معطر
سے چا سکتا ہے، مگر معطر، یعنی تصویر یا موجب وہاں وہاں
سے کہ جس کی تصویر میں جائے، اور تصویر کی صورت کی تکمیل ماحسی
ت پکی کی صورت اور گوشت، سلاقی سے صورت کا حالت ہے۔
میں حدیث میں چھے کہ وہ انہی میں کی تصویریں رستے تھے جس پر
وہاں خلق اللہ ہاں عینا عینہ الصلوۃ والسلام سے چھ کر
میں معطر ان میں اور ان میں کون، حضرت شیخ الانبیاء علیہ السلام
سیدنا ابی بکر صلی اللہ علیہ وسلم اصل الصلوۃ والسلام سے چھ کر



شعول الاسلام لأصول الرسول الكرام

اس رسالہ کا موضوع "سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے کرامتیں اور اصابتِ محرمات کا سدھار" ہے۔ ۲۱ سوال
۳۱۵ء (۱۸۹۷ء) میں حضرت امام احمد رضا قادری ندوی سرہکی، گادس
حضرت مولانا سید محمد عبدالغفار قادری مدرس اعلیٰ مدرسہ مع العلوم
پرمع مسجدِ فکر کی حاضرت سے یہ سوال آیا کہ سرور کائنات
محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ماں باپ حضرت آدم علیہ
السلام تک مومن و موحّد تھے یا نہیں؟

اس کے جواب میں آپ نے یہ عظیم الشان محققانہ
رسالہ تحریر کیا اور قرآن و حدیث کے اس مستحکم دلائل اور مستند
وجوہ سے سرکارِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑی کریمین کے ایہاں
کو ثابت فرمایا کہ آپ بھی انھوں سے کہ چشتیں میل القدر نکلتے کرہ
اور سارے کائنات میں مقرب سے چلے گئے نام بھی ذکر فرمایا۔
درائش میں حضرت مولانا رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے کچھ شعر بھی نقل
کئے ہیں جو اس میں سے وقت و فائز ہے۔ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ
وسلم کی طرف سے انھوں نے کئے تھے، ان اشعار سے بھی ان کا سہارا
و ایمان ثابت ہوتا ہے۔

یہ رسالہ قدوسی رضویہ یا ربہویہ جلد میں صفحہ ۴۵
سے صفحہ ۱۸۱ تک پھیلا ہوا ہے۔ اس طرح یہ بڑے ساتھ کے
نفاذ و صفحہ کا مجید ہے۔ اس میں مجموعی طور پر اکتالیس حدیثیں
موضوع کے ثبوت میں پیش کی گئی ہیں۔ یہ رسالہ نہایت دور رس اور
اور ایمان آور ہے اور ایمان یوں کے موضوع پر ایک معروضہ
کا حامل ہے۔

حضرت تاج الشریعہ علامہ ابن ہریری صاحبِ دامِ ظلہ
العلی نے تصحیح و بیّن عربی میں اس کا ترجمہ فرمایا ہے۔ یہ ترجمہ ہے۔

لوئس و کہ صریح صاحب لستہ، لاسلامیہ
سافدسمہ بحیث و شک لرجل
کم یعدون صدر و نبی و من جر ملک
قن فیہم منی لہ علیہ وسلم صدر وافیہ
سک الصور ویک شرا حق لہ و من
عظم فی انہن مو لابیہ عظیم لصلوۃ
و السلام و فی بنی عبد شیخ لابیہ، حنیل
اسرربانکیر یہ سید ابر عیم عنی ابہ
لکریم و عنی افضل لعدہ و لاسلم لہی
هو افضل و عنی بعد عید منی لہ علیہ
و سلم من لعلیس۔ کنت اکثرہ منشور
صورقہ و صور سید قاسم سعلیل سلیح لہ
و السید ح النہی مریم عنہم الصلوۃ و السلام
علی جنار الکعبہ

سافدسمہ مکہ عث علیہ
افضل و لاسلام سید عمر مہم فمہم
بامرہ عنیہ سید و السلام و لاسلم
لکعبہ و حدیثیہ لبعص تصور قدع
بالماء و عنیہ بنفسہ الرکیۃ و عث عنی من
صعی بعد لہ فتنہم لہ عدا معنی ماری
نہی ی علی صحیحہ و لاسلم الطحاروی عن
بن عیدس و لاسلم حمدہ نبہ و من جابر بن
عبد لہ و عمرہ بن شیبہ و لاسلم الطحاروی
عن سامہ یبرہ عنی لہ عیم کم
افضل فی فناد (۵)



يَكُونُ حَيًّا، مَنْ عَبْدٌ مُؤْمِرٌ فَوْجِبٌ أَنْ يَكُونَ
 أَبَاءُ النَّبِيِّ الْمُصْطَفَى - صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمِينُهُ فِي كُلِّ قَرْنٍ وَطَبَقَةٍ مِنْ
 أَوْلِيَّكَ الصَّالِحِينَ، وَلَا لَكُنِ الْأَمْرُ عَلَى
 خِلَافِ قَوْلِ الْمُصْطَفَى - صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْحُومِ فِي صَحِيحِ الْبَيْهَقِيِّ
 وَعَلَى خِلَافِ قَوْلِهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى فِي
 التِّرَاثِ الْعَظِيمِ (١)

**فَقَدْ شَهِدَ شَاهِدًا وَأَنَّ الْقُلُوبَ بَيْدَ
 الْمَحْبُوبِ بِعِطَاءِ اللَّهِ**

محدث نیک صاحب کا بیان ہے ۳۶۶ھ کو سید محمد آصف
 صاحب سے درج ذیل الفاظ میں اہل حضرت امام احمد رضا قادری
 بریلوی علیہ الرحمۃ وارضوں کے پاس استفتاء بھیجی

"حاجی سید، حاجی بدعت، جناب مولانا صاحب
 دامت قلوبہم، بعد سلام مستنون، السلام التماس یہ ہے کہ اہل
 دین جناب والا کا یہ بیان فقہیہ کہ قرآن میں یہ مطالبہ ہے
 بعد از آپ ظاہر ماں تصور کی خدمت پر کت میں ملتقم ہوں کہ وہ
 مصرعہ کے الفاظ شرعاً قائل تریم معلوم ہوتے ہیں اور غائبانہ بیچ
 ہر اہل قی مائے سے ظاہر ماں سامی بھی متفق ہیں اور صورت عدم
 اتفاق جناب باصواب سے متعلق فرمائیں۔"

"حاجی و شہنشاہ کا رد میں لکھو"

اس مصرعہ میں لفظ "شہنشاہ" خلاف حدیث ممانعت
 دربارہ قول "فَلَنْ أَمْلُوكَ" ہے بجائے شہنشاہ اگر مرے شاہ
 ہیں کسی قسم کا نقصان نہیں دہر، یہ مصرعہ حضرت غوث
 اعظم قدس سرہ کی تفریض میں

"بندہ مجھ سے حاضر ہے بختہ تیرا"

اشیعہ سنیس اور شیعہ سے جو دونوں دونوں میں حضرت ن مہارت
 کا روشن ثبوت ہے۔

اصل رسالہ کی کچھ عبارت بطور نمونہ حضرت تاج
 المذہب، مغلہ کے عربی ترجمہ کے ساتھ درج کی گئی ہے

نمونہ

"جب بھی حدیث سے ثابت کہ ہر قرن و طبقہ میں
 ایک آدمی (کم از کم) ہر سہ سو سال میں ایک بار
 ضرور سے میں اور جو صحیح بخاری شریف کی حدیث سے ثابت کہ
 حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس سے پیدا ہوئے وہ ایک
 ہر زمانے، ہر قرن میں جو قرن سے تھے اور آیت قرآنیہ میں کہ
 کوئی کام نہ چھوڑے گا شریف طور، اسباب ہر کسی طرز مسنون
 سے بھی چھوڑے گا کہ جو جب ہو کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
 کے تمام اہل بیت ہر قرن و طبقہ میں ایک ہر گاہ صانع و مقرب سے
 ہوں، ورنہ معاذ اللہ صحیح بخاری میں ارشاد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم اور قرآن عظیم میں ارشاد حق میں وعدے مخالف ہوگا۔" (۲)

عربی ترجمہ از حضرت تاج الشریعہ مدظلہ

"قد ثبت بحديث صحيح انه لم
 يزل عسى وجه لا من في كل قرن وصيف
 على اقل سبعه مئتمين عدد - صالحي
 لا محالة، ثبت بتفسير الحديث لصحيح
 عندنا في ان ربيك الذي ظفر منهم
 لمبي صلي الله تعالى عليه وسلم كنوا في
 كل قرن وفي كل ما من حيد الميوس، والآية
 ان آية خاطقه يا ان الكافر مهما كان له من
 شرف النسب وعلو العصبه لا يجوز أن



اس وقت اس رسالہ کا آخری خط میرے سامنے ہے وہ
"شیشہ دوسرے" کے نام سے ادارہ انکار حق کی ایک یادگار پوری ہے
(مبارک) کا مطبوعہ ہے۔ یہ 23x36/16 سائز کے کچھ منکات
کا مشتمل ہے۔

حضرت تاج شریعہ و دست بزرگ اہم العالیہ سے اس
رسالہ کے موضوع اور مضمون کی اہمیت و فائدہ کے پیش نظر عربی
زبان میں اس کا پہلا شمارہ ترجمہ فرمایا ہے۔ اعلیٰ سوسائٹی میں
اصل عبارت مع ترجمہ پیش خدمت ہے۔

نمونہ

اہل حضرت امام احمد رضا قادری قدس سرہ میرا دعا پر لفظ
"شیشہ دوسرے" کا اطلاق و استعمال متعدد مقامات پر کام و مشائخ عظام اور
اہل اسلام کے حوالے سے پیش کرے کے بعد لکھتے ہیں
"اگر اس حالت اکابر میں اس کے صد ہا لفظ نہیں لکے۔

بیس کیا کہی ہے کہ اس تمام اس وقت و علماء و مفسرین و فقہاء
و دست اسرار محمد پر مبنی ترین۔ وہ ہم سے ہر طرف سے اعراف
و اہم بنے۔ لہذا وہ جب کہ جو حق لکھی نظر نفسی سے کام میں اور اس
لفظ سے منع و جو میں تحقیق نہ کر کریں کہ مسئلہ قطعاً مستعمل اسکی
بعد نہ لکھیں۔

فانقول وبالله التوفیق ظاہر ہے کہ اصل مش
سے منع اس لفظ کا استعمال حقیقی پر مبنی ہے، جیسا موصوف کا تشناہ
عقلی ہے کہ خود اپنے نفس پر بادشاہ ہونا مستعمل نہیں، اس کے
مباحث سوک پر سلطنت اور یہ معنی قطعاً نہیں یہ حضرت م ت
عمر حلال میں اور اس معنی کے رواج سے اگر غیر پر اطلاق بہت
صراحت کفر ہے کہ اس کے استعمال حقیقی میں رب رب و علی بھی
داخل ہو جائے۔ یعنی محاذ اللہ موصوف کو اس پر بھی سلطنت ہے۔ یہ

کچھ حدیث شریف سے ثبات سے کہ جس حدیث میں
کے بعد قدرت میں ہیں اور جیسا کہ متعلق استعجاب ہے۔ چھ
کہ اس بچہ مدال و صواب و عصاں کو خدا میں جناب و ملا سے خاص
عقیدت و ارادت ہے۔ لہذا امیدوار ہے کہ یہ حق نہیں اللہ میں اس
پر مکتور فرمائی جائے۔ بھلا اللہ سے کی اور عرض سے کہیں لکھیں۔

۱۰۰۰ سوالوں کے جواب میں امام میں صحت سیدنا
اہل حضرت علیہ الرحمۃ و اہل صواہب سے کئی تفصیلی و محققانہ بحث
فرمائی کہ اس نے ایک سال کی شکل اختیار کر لی۔
پہلے مصرع پر تنقید کے حوالے میں آپ سے جو تحقیق

فرمائی اس کا خلاصہ یہ ہے۔
(۱) "شیشہ دوسرے" کا ترجمہ معنی مجاہد مقصود و دربارہ تکبر اس کا
استعمال نہ ہوتا اس کا اطلاق لفظ حق کے مترادف اور متضاد
ہندوؤں پر بلاشبہ جائز و درست ہے۔

(۲) اگر کوئی شخص تکبر کے طور پر اپنے لئے استعمال کرے تو
بلاشبہ یہ ناجائز و حرام ہوگا۔ بلکہ معنی حقیقی استعمال کی صورت
میں کفر ہو جائے گا۔

اور دوسرے مصرع پر تنقید کے جواب میں جو نتیجہ پیش
کے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ

"مقرب الملقوب" معنی حقیقی کے اعتبار سے اللہ عزوجل
کے سے خاص ہے، لیکن اللہ کے سے خاص ہندوں کو بھی اس
حالت و اوقات سے کہہ سکتے ہیں۔ اس لئے عطا ہی مان کر اس کا اطلاق
میر تقی بھی ہو سکتا ہے، اس میں شرعاً کوئی ثمر نہیں۔

یہ رسالہ اپنے موضوع پر نہایت گراں قدر و بیش قیمت
اور محققانہ ہے اس سے اہل حضرت علیہ الرحمۃ و اہل صواہب سے بھی
تبعہ ثبات استدلال، حفظ و استحباب اور عالمانہ نزاکت نکلتی
و محققانہ فکر و بصیرت کا بخوبی ظہور ہوتا ہے۔



میں کئی کسر، اسی الموصوف لہ سیطرة عیہ
 سببہ و معنی عہہ ہا کثرتہ میں
 کئی کسر، ملکن حشالہ لایحور، میں یورہ
 مسلم عہہ المعنی، لا یتبر، میں مسلم عہہ
 مسمع عہہ الحفظ عہہ المعنی، میں قطع
 العیہ والا سمرق المعنی عہہ الممر،
 وہو المیوم والمسیح، والمعینہ المصلحة
 علی ملک سلام النیس کہ صرح المعنی
 فی قول الموحد سبب لربیع السبق (۴)
اہلاک الوہابیس عسی توہیں قبور
المسلمین

مولانا محمد عمر الدین قادری، ایوان حیدر آباد کے پاس یہ
 سہل ہے کہ ہاں سے کسی قدر قبرستان کی قبروں کے قہر کر پنے
 بجے کے مکان بنانا مناسب چلی کی دے جائے پانا کر اکھار یا
 اس کے قبروں میں درجہ حرارت کی توہین ہوں سے نہیں؟

اس کے جواب میں مولانا سر، دہلی علیہ رحمۃ فرمایا
 کہ ایمان، اویہ اور شہداء کی قبریں اٹھا کر ان کی توہین کرنا حرق
 جتنہ ہو، یہ کاشہر ہو چکا ہے۔ وہاں کے پیشووں کی کتابیں
 ایسے حصوں سے بھرن ہوں ہیں جس سے ان حاصل خدا کی
 ماتہ بنتی ہے، بوجہ ان محبوں یا گاہ فنی کی توہین ان کے
 مذہب میں رد سے تو عام موسیٰ کی قبروں کو اٹھانا اور ان کی توہین
 کرنا ان کے مکان بنانا، کس اید اور ان کی توہین کرنا ہرگز
 جائز نہیں۔ پھر بغیر کتب حدیث و فقہ و فرائض سے بے موقع کی
 تائید کسی عمارت کی بنیاد نہیں۔ آپ تائید و قیوتی متوسط سہ
 سے نہایت صفحات کو تحریر سے اس پر مولانا عبدالغفور، مولانا محمد
 شہ الدین، مولانا عبد رشید دہلوی، مولانا محمد شمس مجید بدایونی،

برکت یزید ہے مگر حاشہ کہ اس مسلمان اس کا
 کرتا ہے، ہوا مسلمان کی دہریہ کی چاہت ہے
 بدعتیہ عقیدہ سترق میں میں، میں میں ہوا
 اتنا ہے کہ قائل کہ اسلام ہی اس لہذا پر قریہ عام ہے، صیہ کہ
 علماء نے مسجد کے بعد المرحۃ النکل (موسم ریح سے ہوا گیا)
 سے مگر تہت کرمان (۸)

عربی ترجمہ از حضرت تاج الشریعہ مدظلہ

وحمہ اللہ بکرمہ بعدہ ہر ماتہ فی
 کہت لا کسر کہہ سبب میں قطع ہی کیں
 عولاء لاسہ والسبب والمعنی، معرف، فست
 سراد عم وفد کو عرف میں، شتم بکن حال،
 بذلک یحب، سبب میں یوفیق اللہ النظر
 النقییوں تحقیق المسد فی السبع میں اصلاق
 ہذا السد وجورہ لاس سبب معنوی المعنی،
 ولیست مجرد امر تعبدی

فأقول وبسببہ لتوفیق ظہراں
 مینش سبب میں طلاق عہہ لخط جملہ عسی
 و سمرق حقیہ فست عسی عہہ کہ
 سبب صوف بکرمہ سبب، سبب، سبب، سبب،
 سبب الموصوف عہہ لاسمرق امر
 عسی لاسہ لایعنی کیں امر، منکا علی
 عہہ عہہ المعنی محض ہاں جن جلالہ
 قطع، طلاق، سبب عہہ المعنی علی
 غیر اللہ صریح کثر حیث یشرح لہ سببہ
 و عسی عہہ، ہاں عہہ، ہاں عہہ، عہہ کثر



نمونہ

”تو یہ ہے کہ وہ بیہوشی کا وہاں میں قبور مسکین، بلکہ خاص
حزرات کو ہے۔“ دیکھو! حجتہ الرضویں کی کچھ قدرنگش، بلکہ حتی
الوقت کی باتیں چاہتے ہیں اور جس جیسے سے قابو چلے آئیں بیست
دہائیوں پہلے کہے گئے تھے میں رہتے ہیں۔ ان کے روٹیک نشان
مر اور پھر ہو جیسے وہ اپنی حیات میں تھے کہ لا ینبغی مع
ولا ینصرہ، لا یحییٰ عنک شئاً۔ حالانکہ شرح مطہر
میں عزیمت کو یہ تو حرام ہے عاید عام مجبور مسکین مستحق تکرم و امت
دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ دہائیوں میں قبور پر پاؤں رکھا گناہ سے
کہ سبقت قبر بھی حق میت سے۔ فقیر میں امام عدا و ترکاں سے ہے
یاشم بوطہ القلب، لاں سبقت القبر حق الموت۔

”حق کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس کی قبر
پاؤں کی خاک اگر مسلمان کی قبر پر پڑ جائے تو قبر جنت کے منکف
میرے منکف الخ۔ اگر مسلمان سے ہے اور مرد اور اور انھوں
پر پاؤں قدم اگر نہیں اس کی بذت و نفست اور حیات و برکت
میں باہر آتا، بلکہ مرثیہ و حرمہ روئے۔“ (دہائیوں میں)

”لأن المشی علی حمرة أو سیف
أحب الی من أن المشی علی قبر مسلم“ (پ
تک چنگاری یا تھوار پر چلنے مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ کسی
مسلمان کی قبر پر چلوں گا۔ وہی ماچہ ہندو چیدل عقبتہ بن عامر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

اور وہاں کہیں کی فکر ہے کہ کسی طرح مسلمانوں کی
قبروں پر مکان ہیں جو تک چیل چیل، قصائے حاجت کریں
بجلی دے کر چلیں۔

”اگر ایسی ست پند تو نصیب آدا“ (۱۰)

مورانا عبد المتقد مد پوٹی مورانا محمد فضل احمد بدایوں، مورانا محمد
حافظ بخش مدرس مدرسہ محمدیہ بدایوں اور مولانا محب احمد قادری
مدرس مدرسہ شمس، جامعہ مسجد مدینہ کی غلط باتیں۔ تہذیب
تہذیب اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری مدینہ مدینہ مدینہ سے
جو مولانا محمد عمر مدینہ مدینہ مدینہ مدینہ مدینہ مدینہ مدینہ مدینہ
کلمہ پوری فرمائی ہاں تہذیب سے ایک رسائی صورت خیر۔ مدینہ
اور اس کا تاریخی نام اہلک السوہا میں علی۔ مدینہ
قدیم المسکین سے اس سے ۱۳۳۲ء اور دیکھتے ہیں۔

اس رسائی میں دو گھنٹے ہیں اصل اس میں یہ بات
یہ کہ اس سے کہ مسلمانوں کی قبروں کی تعلیم مردوں اور توہین مسکین
اور ناجائز سے اور اس میں اس امور کا بھی تفصیلی بیان ہے جس سے
اس کتاب کو ردیت پہنچتی ہے۔

اور اصل دوم میں وہاں تک کہ بے سرو پا، یوں پر تنقید
وہ کہ بات کا واضح بیان ہے کہ مسلمانوں کے نام قبرستان میں ہا
ہاں کے سے مکان بنانا تو بہت دور وہ حق مکان بنانا کی
ناجائز و حرام ہے۔ پھر اس تہذیبی رسالہ پر دوری ریل ہمارے
پسند کی گراں قدر تہذیب و تائیدات میں۔ (۱) سورہ ناخبر
سنان محمد ص (۲) سورہ محمد مدینہ (۳) سورہ ناخبر نعیم پشوری
(۴) سورہ ناسید حیدر شاہ قادی (۵) سورہ ناخبر عفر الدین رسول
بہاری علیہم الرحمة والرفض واللعن۔

یہ محققانہ رسالہ مدینہ مدینہ مدینہ مدینہ مدینہ مدینہ مدینہ مدینہ
سے ہے۔ اپنے موضوع کے نام ضروری ہاں، محیط ہے۔

اس رسائی کی سمیت وفاقیت کے پیش ہر حضرت تاج
شہرہ مدینہ سے اس کا عربی میں ترجمہ فرمایا ہے تاکہ اردو سے
تاج عربی اس جگہ بھی اس سے مستفید ہو سکے کوئی کے طور پر
مربط مع اصل عبارت کے قارئین خدمت میں پیش ہے۔



اور استقامت علی الحق

علامہ سید شاہ محمد شرف ثرانی میاں بھاوشی کچھوچھو مقدس مدظلہ 09415720833

سرخسے یہ ہے۔ اسی عظیم علمی و روحانی خزانوں کے چشم و چراغ، شریعت و اہل حق کے علم و دار فقہ عصر، طبع و تقاضا و شیخ الاسلام، مسکین حضرت علامہ مولانا تاج الشریعہ تاج محمد اختر رضا حال صاحب قند عقب۔ اور بنی میاں، مظلہ الخالی کی ذات و ستودہ صفت ہے۔ جو علم و عمل، رجب و تقویٰ شرم و حیا، صبر و تقامت، عدالت و استقامت وغیرہ عظیم صفات حسنہ سے مصیب ہے۔ یہ عصر و مہر بنی و وحیہ مستحق ہے۔ جس سے ہم و خواص یکساں طور پر مستفید ہوں گے۔ جنہوں نے اپنے عظیم خزانوں کے علمی و روحانی وراثت سے جا طر حواہ استفادہ کی یا اور ملک و بیرون ملک کے مقصد و مقدمات کے دوران علم کے موعظہ پر بھی مقدمات مقدمہ و حضرات آیات اللہ پر حاضری دے کر خصوصی کیوس و نکات سے بھی فائدہ اٹھائے اور وہاں کے عظیم مرتبہ مشائخ عظام اور علمائے کرام کی صحبت و باریت سے اور علمی و روحانی کیوس و برکات سے بھی بے نصیب ہوئے اور بھیجی ہے ہیں۔ حضرت کے علمی اسرار میں سے صرف ایک ایسے و بعد پیش کردہ ہوں جو شہداء و خوش لودی کی۔ نگاہ میں حاضری سے تعلق رکھتا ہے۔ جسے حضرت علامہ مولانا محمد عبد الباقی عمری صاحب سے قلم بند کر لیا ہے۔ جنہوں نے تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی اختر رضا حال صاحب

حکم اسلام بنی و بعد روزگار عظیم امتثال طہری سنی مجاہدین و ملت۔ ہم مشتق و محب، اہل حضرت عظیم و است سیدہ ام احمد رضا قاری قدس سرہ و احقر بھی عقیدہ بہت شخصیت جس سے علوم و معارف و وسعت سے تین ایسے جس جسندہ سے جسوں سے ستر سے رتبہ علم و فنون پر مشتمل باوجود مرستہ رتبہ مستطاب شاد دلائل و ہدایں میں سے مزین کتابیں تحفہ فرما کر قوم کے حوالے کیا۔ اور مہاں بانگہ کمال قویہ سے کہ تپ کی محفل تصانیف اخلاقی حق و باطل، باطل اور مستطاب سہاف اہل سنت و جماعت کی فہم و حقیقت و تائید و توثیق کے ساتھ ساتھ آپ کی تصانیف کے بارہ و حق بندہ۔ صبر سے عشق رسالہ علم اور محنت جیسے سہرا مال و تقویٰ کے سہرا ہے جس کے اپنے حق نہیں کیا کہ بھی حریف و اقل میں فائز و فہم۔ ملک حسین عہد و مشائخ و مہر بنی و وحیہ عظیم و نایاب روزگار ہے جس کے نام سے اور علی حضرت عظیم مرتبہ و است و است و جماعت عشق و محبت استقامت و روحانیت نامہ کر تسمیہ کیا ہے حضرت جوئی و است اہل حضرت و تپ کا حواہ و بیک بھی علم و حاضری کا حواہ تھا۔ وراثت بھی سے سنی صبیح ہے جس سے و اسے کی چھٹے و علم و روحانیت کے تاجداران سے ہوسرے کو ہیں علمی و روحانی



خاں صاحب و میرے دادا محبت عظمیٰ سے تیار کیا کہ تم اسی خزانے
 سے نکالتے رہو، دانتے ہو کبھی ختم نہ ہوگا اور میرا یہ معنی رشتہ
 میں صاحب منشی عظیم بھٹو کو بھی بہت دیر سے میرے غوث عظیم
 سے اس کے بعد دیکھا جیسے باقی دیکھئے، ان کے بعد بھر مزیہ قلت
 خیر سے را

یہ بھی کہ بعد والدین صاحب قید علیہ الرحمہ حاض غوث
 پاک کی اولاد سے تھے جبکہ والد عام فاضل شرع اور دیندار
 پوئی آدمی سرخ و سفید، پورنی چروہ و سبحان اللہ کیا بھی اس کی شان
 اعلیٰ حضرت کی (جب بزرگ حضرت بی صاحب قید کے یہاں
 سے دست بوی و قدم بوی کر کے واپس ہوئے لگے تو اسوں سے
 بھر سب کہیں وہاں اور حضرت تاج الشریعہ کو چھوڑے جیسے
 نہ دست نہ درگاہ نہ تھے۔ جب ہم لوگ گیسٹ تک آ گئے
 تو حضرت بی صاحب کے درمیں سے ایک دوسرے سے صبر پر
 شروع ہوئی کہ یہ کون سے رنگ تھے جنہیں چھوڑنے کیلئے
 بی صاحب لاں تک آئے اور پھر ان کی تدبیر کا ایسا شاہد
 اشتہار مکی کیا۔ دے بھائی یہاں بصدور ملکیت اور نہ بلا
 اور آتے رہتے ہیں۔ انہیں بی صاحب سے ملنے جیسے کافی وقت
 تک انتظار کرتے پڑتا ہے۔ بھلا (والفقر علی بھٹو) بی صاحب سے
 ملنے جیسے تھے تھے تو آج وہاں قند باہر کھڑے رہتے تھے تب
 جو سرمایہ حق تھا اور اپنی پر بی صاحب اپنی کری پر بیٹھے ہی
 بیٹھے ایسی راحت فرما کرتے تھے مگر انہیں چھوڑے کیلئے لاں
 تک آئے یہاں کرنا تھوڑی گئے ہوگوں میں سے کسی پاکستان
 سے درمیں کو تیار کہ جانتے ہو یہ رنگ کون ہیں یہ نہ تو
 شریف کے اعلیٰ حضرت کے پر پوتے ہیں۔ درمیں لائے گئے تھے
 تھیں تو بی صاحب سے ان کی ایسی عزت کی قاعدہ علی ایک
 جب بڑے بڑے بزرگوں کی بارگاہ میں حضرت ازبیری میاں
 عزت و عظمت کا یہ عالم ہے تو آپ اسی سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ
 حضرت تاج الشریعہ صاحب قبلہ کی امت کتنی بلند و بالا ہے یہ

قید رہی میاں مدظلہ العالی سے حاصل ہو، جس کی حیثیت
 سے ملگ، جس کے وہ سب سے بڑے شیعری کس پیش و پسوں،
 کتابکاروں سے بھر مہار شہ و نیکانہ و بنگالہ یہاں تک کہ ہر
 کے دامن میں کتابا شہروں و صوبہ جات تمام مشیخالیہ اور
 روئے چل تک پہنچے ہوئے ہیں، بیع و خرید میں مددگار کے جو
 کتنے شہروں و قصبوں و رگاہوں کے سہ سے تین ہزاروں کے
 میاں پستان سرنگ اور اسی میں ہونے کی سطر کا بھی
 شرف حاصل کیا ہے و مائے میں ۱۹۶۶ء میں پاکستان کے
 دوسرے سر کے دور میں ایک روز شہ و غوث ادری سیدنا
 بی طریقت سید شہ و علاء الدین کیانی قدس سرہ انصاریہ کی دعوت
 کے سے حضرت تاج شہ و درالم اور حضرت کے ۳۵۰ مہربان
 و مقتدر میں ان کے وقت دروہ حاصل ہوئے۔ بی صاحب کی وسیع و
 مریض کوگی کے گیسٹ پر قیادت و درباروں سے گیسٹ خور۔
 کاروں کا قافلہ۔ ان میں جا کر کتاب سے غلہ۔ تدوین کی
 درمیں ماویہ کڑے ہوئے تھے۔ سکر میں صاحب سے ہم
 دو گواہی تدبیر علی بھٹو کی۔ چند سب میں بی صاحب قید پر
 تشریف لائے، مدد و سہارہ و دربار و درمیں یاد ہم بھی و میں
 حضرت بی صاحب سے دست و پا و قدر ہوئی۔ بی صاحب
 سے ایک بجے ہی سے رات گھر میں سب آجھو یا ایک بہت
 بڑی میز پر چائے و میہ و پات سے پھرنا ہوا چٹنیاں گئی ہوں نہیں
 ناشہ کا یہ شامی عطر و درماں کیو شہ و غوث عظمیٰ
 کریم و سخاوت سے پڑھے ہوئے افعات کی باریں، رو ہو گئی۔
 بخشنے کے بعد شہ و شروع ہوئی۔ حضرت بی صاحب قید سے عدم
 اختر صاحب صاحب قید کی قریب میں فی المدیہ عربی میں ایک
 قطعہ پر پڑھا تھا کہ مہم رہے۔ اختر صاحب ساری عمر تہذیبی
 بکھرے گا۔ حضرت تاج شہ و سے سب بی صاحب قید سے
 ما کے تے تھا۔ ان پر بی صاحب قید سے فرمایا، اختر صاحب ہم
 قید رہے نے یہاں تک کہ قید رہے۔ اختر صاحب ہم



صرف ایک وقت پیش آیا یہاں سے دیکھا جاتا ہے کہ ہزاروں
 واقعات اس طرح کے تھے کہ وہاں سے ہوا کرتا تھا۔
 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عمرؓ کے کانداروں کے
 ساتھ ہونے کے لیے جس کے ساتھ شرم و حیا کے وہ بھی نکاح کرتے
 تھے آپ نے شرم و حیا کا یہ ہے کہ آپ اس کے ساتھ ہوا کرتے تھے۔
 کے لیے جوتے چھت مونس کے ساتھ اس وقت تک اس کا ہوا کرتا تھا۔
 فرماتے تھے جب تک کہ آپ سے بھی پانے کا تھکا ہوا ہو۔
 جیسا کہ مشہور روایات سے کہ ایک مرتبہ تانہ شرم و حیا کے
 جان نا جدر ہست سرکار علیؓ حکم بر علیؓ اور وہاں سے
 سر و معرکے ہنگام کے ضعیف ماندہ کے لیے چپ کے ایک حصے کی
 ثمرات پینے لگے یہ ہے کہ آپ اس کا حصہ ہو۔
 آپ استقامت سے ہونے والے تھے اور ان کے لیے ہوا کرتا تھا۔
 سے چھت کی سنگوں پر استقامت سے فارغ ہونے کے وقت میں
 یہ تھا کہ حضور پختہ ہو کر دوت کیوں ٹھوٹے سوئی تو آپ سے
 فرمایا کہ یہ ہیں تاکہ نہ ثروت ہوئے اور حیا کا بھی پانی وہی تو
 بدتر ہے۔ اسی طرح ایک دفعہ حضرت علیؓ حضورؐ مشید پر
 (جہر علیؓ) اس پیش آیا کہ جب آپ سے ہوا ہے تو اپنے قدم
 ہیست درم سے سر ہوا۔ وہاں جب آپ نے کسی کو ہوا ہے
 تو اس کی چھت بھی ہونے پانی ہوا۔ آپ سے ہوا کہ کسی ایسے شخص
 نے میں جس میں میرا جائے ہوا کی چھت بھی ہونے ہو۔ اس کا اللہ
 کیا شان ہے آپ کے شرم و حیا کی گویا آپ حدیث دسویں حیا
 و حرمت میں سے مظهر کامل ہیں۔ وہ دیگر امور میں حدیث تانہ
 الشرم و حیا کے ساتھ ہوا کرتے تھے کہ یہ ہوا کرتا تھا۔ ایک مجلس اللہ
 ہوتی تھی کہ یہاں۔

وجہات کے ساتھ ساتھ حیدر علیؓ کے جی شہسوار ہیں
 انہیں و تحقیق کے لیے تھے کہ استقامت علیؓ ہوا کرتی
 تھی میں پانے ہوئی ہے جو خاندان وراثت کے اسلی تعہات کا
 حصہ ہے جو کی عشق و محبت و محبت ہست ظہر و اثر و تواب
 اہل قرابت بھی اللہ تعالیٰ ہمیں تحقیق۔ تو ہوا کرتا تھا۔
 مراد صاف حیدر علیؓ شامل ہے۔ عقلمندی علیؓ علامہ تانہ الشرم و حیا
 ازیری میں صاحب قبر بھی اس صفت حیدر سے متصف ہیں
 علامہ موصوف جہاں بشارتوں ہوا جو ہیں تانہ ہاں میں
 وہیں پر علامہ کا مدبب حق استقامت و حیا کی شرم و شاعت اور
 انکی تشہد و ترویج پر ہوا تھا کہ مرستہ و مٹا اور جہاں میں ہوا مسموم کی
 تیز و تند عصا کا گندھیں کی رو میں بھی استقامت علیؓ کا
 مظاہرہ کرتا اور کلمات قدم پر ہوا وہ عظیم و صاف سے جس سے مجھے
 کافی متاثر ہے۔ اسی سے میں حضرت تانہ الشرم و حیا کو ہے وقت کا
 ایک عظیم دور آمد میں مدبر و مفکر ہوں تو ہوا ہے کہ ساتھ ایک مرد
 کامل کی میں بلکہ وہی کامل تھی کہ قطب وقت بھی سمجھتا ہوں اور یہ
 ہوا تھا ہی طریقہ نہیں بد بعض دوسرے حضرت بھی عالمی علامہ
 ہوا کرتا تھا یہی سمجھتے ہیں۔ جیسا کہ آپ بھی مفسر کے دور
 ایک جہتی صاحب سے ہوا کرتا تھا امام الدین صاحب نور
 مصر جی سے ہوا کہ کیا کہ حضرت یہ علامہ اثر و حال صاحب
 نہیں ہیں۔ تو ان کے جواب میں بر حمت مولانا کی رہا ہے تانہ کہ
 حاجی صاحب میں آپ حضور میں اتنا سمجھ جتنے کہ وہاں وقت کے
 قطب ہیں۔ اس جواب پر حاجی صاحب بالکل مطمئن ہو کر حیا و شرم
 ہو گئے ذالک فضل اللہ یوفی بہ من یشاء۔

اور یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ استقامت علیؓ اہل
 سر و کرامات پر بھاری ہے جس کی شہادت خود قرآن کریم دے
 ہے۔

و الدین قالوا لہ لہ ثم استقامت علیؓ

تجلی رہی کے میں وہاں کہ مظهر خاتم مطاف
 کیا ہے تو یہ طور پر کہتا ہے گا کہ مردان حق نگاہ کے کاروان
 ہوا میں سے ایک مرد کامل آپ بھی ہیں۔ تفسیر۔ اصوں
 حدیث۔ قطب۔ اصوں قدم و خدمت شرم و حیا میں کامل و مستقام



یوں نقصان پہنچا سکتے۔ اعز و احباب! رحمہ

یہ صاحبِ بقولِ سحرانہ "مردمِ شہر" بعد ازِ بیعت
 ملیں گے۔ کیا ہے؟ "حق" و "خال"۔ "حق" جب بچ بچ سے تو اس
 کی کوئی کمی نہیں رہتی ہے۔ "خال" بھی بچ بچ سے حضورِ حق
 شیعہوں، اہلِ کفر میں حاصل ہو و غرض اے بکِ سحرانہ کائنات
 ظالموں، مصلحتیوں، قاتلوں، پادریوں سے پرہیز و شش گناہوں
 میں گھر میں پادری سے حاصل کیسے ہو پتی سے آپ
 میرے لئے "حق" و "خال" تا "حق" میں پادری سے حاصل
 نہ جائے۔ حضرت "مسکین" و "مردمِ شہر" — فرمایا یہ پسند
 ہو گوں سے کسی نے کہا "چاہیے" ہے۔ "حق" و "خال" سے
 ہے۔ "حق" میں "خال" و "خال" سے بہت خوشیوں اور آپ سے
 دعاؤں سے نوازا۔

۱۱۔ حضور تاج الشریعہ کا اخلاق یہ تھا کہ آپ نے جس شخص سے مشابہت کی نظر آتی تھی آپ کے اخلاق و عین شریعتی و سنی آپ سے ملتا تھا۔

[illegible]

تشریف لائے تھے آپ نے ان کا شمار اشرافِ امت و اشرافِ عالم کیا اور شیخ
پر عباسیوں کے معاملہ میں شہرہ یا حضرت عیسیٰ صحت حضرت محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے متعلق ہیں، مفتی حیدر اشرف ناظم حضرت عیسیٰ
میں رہا، حضرت عیسیٰ و اہل غزوان غزوان کے نام میں جب
تشریف لائے ہیں تو حضور تاج شریفوں کے صیاف و قیام
صیغہ کی طرف کی جی نہیں ہوتے دیتے ہیں۔

خلفہ میں کل صدر رسولی کا عرس علامہ رشید لقاؤں
 علیہ احرار کی قیادت میں پارک سرگرم میدان میں منعقد ہوئی
 پر اپنی تصویر صدر العلماء و علامہ مفتی تقی حسین رف محادث بریلوی صلیہ
 ارحمہ فرما رہے تھے اور حضور تاج الشریعہ علامہ العالیہ مفتی صاحب تھے
 جو کہ علامہ رشید لقاؤں علیہ احرار کی پہلی جگہ پر ہوئے حضور تاج
 الشریعہ علامہ مفتی کے استقبال کے لئے کھڑے ہوئے
 درختیں ہوتے ہوئے عرس مرحوم کے صدر افریقہ اصول سے
 مبارکبادی پیش کرنے لگے۔

خوفِ حوائت کے پیشِ نظر شہر میں پہلی عرصہ سیر کیا کہ انیسویں صدی کی سوئی میں عام سلام میں بد مابعدِ حصور تان داشت یہ دُعا و امان حیا و حایت کا سرچشمہ، علم و عرفان کا چادر و تفسیر و حدیث کا نکتہ و اہل حق و اصول کا عوامی و اہل علم و معقولیت و مفوضات کا در و افشان حالِ حال ہی فکر کا ہے۔

مولیٰ تعالیٰ مرشد اعظم کلاسائے رحمت و شفقت ہے
 علامہ ابن عربہ و برقاہ سے (سمیں)



بھی تھیں۔۔۔

سہرا چوڑی تھی گھر والے رات پا انتظار کے لئے کھڑے تھے

میں شہر کے لئے تیار ہو گیا بھارتی ریل کی سیر ہو چکے

میرے ہاتھ میں صرف ایک ہی تھی ماریاں۔۔۔ پاس گاڑی میں کھڑے

تشریف لے گئے۔۔۔ یہ دعائی کا صاحب کا۔۔۔ اس نے شمع

لیکھ کر دے۔۔۔ دھتورہ کا۔۔۔ کپڑے پہنا کر لیاں میں کھڑے

یہ کچھ معلوم کیا۔۔۔ اس نے ایک ہی گھر میں جمع کر لیا

کمرے میں کمرے میں۔۔۔ حضرت اپنے کمرے میں دوڑا یہ

کلمات کہتے رہتے رہتے یہاں تک کہ وہاں حضور عظمیٰ

نے دیکھا۔۔۔ دھڑلے سے دوڑے۔۔۔ اس طرح سے بھڑکے

کے پاس

حضرت میرے رات کے وقت وہاں تھے کچھ نہیں۔۔۔

ہاتھ کوٹ پاتے تھے کچھ نہیں۔۔۔ کچھ نہیں۔۔۔ ایک چوڑے

سے یہ کچھ نہیں۔۔۔ ہاتھ کوٹ رہا تھا۔۔۔ ہاتھ نہیں۔۔۔

اور اس کے بعد حضرت نے اپنے کمرے میں کچھ نہیں۔۔۔

اس نے کچھ نہیں۔۔۔ کچھ نہیں۔۔۔ کچھ نہیں۔۔۔

کچھ نہیں۔۔۔ ہاتھ کوٹ پاتے تھے کچھ نہیں۔۔۔

ہاتھ کوٹ پاتے تھے کچھ نہیں۔۔۔ ہاتھ کوٹ پاتے تھے

ہاتھ کوٹ پاتے تھے کچھ نہیں۔۔۔ ہاتھ کوٹ پاتے تھے

ہاتھ کوٹ پاتے تھے کچھ نہیں۔۔۔ ہاتھ کوٹ پاتے تھے

ہاتھ کوٹ پاتے تھے کچھ نہیں۔۔۔ ہاتھ کوٹ پاتے تھے

ہاتھ کوٹ پاتے تھے کچھ نہیں۔۔۔ ہاتھ کوٹ پاتے تھے

ہاتھ کوٹ پاتے تھے کچھ نہیں۔۔۔ ہاتھ کوٹ پاتے تھے

میں نے انہیں سہرا چوڑی تھی گھر والے رات پا انتظار کے لئے کھڑے تھے

میں شہر کے لئے تیار ہو گیا بھارتی ریل کی سیر ہو چکے

میرے ہاتھ میں صرف ایک ہی تھی ماریاں۔۔۔ پاس گاڑی میں کھڑے

تشریف لے گئے۔۔۔ یہ دعائی کا صاحب کا۔۔۔ اس نے شمع

لیکھ کر دے۔۔۔ دھتورہ کا۔۔۔ کپڑے پہنا کر لیاں میں کھڑے

یہ کچھ معلوم کیا۔۔۔ اس نے ایک ہی گھر میں جمع کر لیا

کمرے میں کمرے میں۔۔۔ حضرت اپنے کمرے میں دوڑا یہ

کلمات کہتے رہتے رہتے یہاں تک کہ وہاں حضور عظمیٰ

نے دیکھا۔۔۔ دھڑلے سے دوڑے۔۔۔ اس طرح سے بھڑکے

کے پاس

حضرت میرے رات کے وقت وہاں تھے کچھ نہیں۔۔۔

ہاتھ کوٹ پاتے تھے کچھ نہیں۔۔۔ کچھ نہیں۔۔۔ ایک چوڑے

سے یہ کچھ نہیں۔۔۔ ہاتھ کوٹ رہا تھا۔۔۔ ہاتھ نہیں۔۔۔

اور اس کے بعد حضرت نے اپنے کمرے میں کچھ نہیں۔۔۔

اس نے کچھ نہیں۔۔۔ کچھ نہیں۔۔۔ کچھ نہیں۔۔۔

کچھ نہیں۔۔۔ ہاتھ کوٹ پاتے تھے کچھ نہیں۔۔۔

ہاتھ کوٹ پاتے تھے کچھ نہیں۔۔۔ ہاتھ کوٹ پاتے تھے

ہاتھ کوٹ پاتے تھے کچھ نہیں۔۔۔ ہاتھ کوٹ پاتے تھے

ہاتھ کوٹ پاتے تھے کچھ نہیں۔۔۔ ہاتھ کوٹ پاتے تھے

ہاتھ کوٹ پاتے تھے کچھ نہیں۔۔۔ ہاتھ کوٹ پاتے تھے

ہاتھ کوٹ پاتے تھے کچھ نہیں۔۔۔ ہاتھ کوٹ پاتے تھے



فی مرتب آپ نے جس میں ہر ماہ شرفاء و بزرگ

تصلب فی الدین

توں کی چوٹی شخصیت مند و بزرگوں کے لئے یہاں
ظہور پر معروف ہے اور جس جہاں لوگ تان شریعت پر ہاتھ نہیں
دوبتے بھی پاتے ہیں کہ تان شریعت کی یا قرص دینا مست
ہے۔ یہاں ایک مجلس اولیٰ اور مبلغ حلقہ کا نام ہے جس
کے بھی شیعہ و فرقہ وادہ اور اہل سنت و جماعت
میں عقیدت شریعت و تان سنت و قیادیا۔

انجی یہ ہیں یہاں کے لوگ خوش منوج اور وہاں
ہوگا وہاں کی مجلس ہر ماہ ہر روز ہر گزیر ہر روز ہر گزیر
ان مجلس میں سے کس کوئی اپنے وطن شریعت کو یا تان
حاضر ہر مجلس سے پاتے ہوں گے طبع و تشیخ بھی پاتے ہوں گے
انہوں وجہ مجلس میں بیٹھنا ہی پوچھ سکتے ہوں گے۔

ہم مسلک رضا جوئی کا دعوہ کرتے ہیں

میں اپنے مسلک کا ہے جانتا ہوں

تاج سلطنت کا، چل چکی ہے جتنا خطرہ ہو بد

وہ وہ سب سے نہیں پہنچ رہا ہے اس سے کہیں بڑھ کر مسلک
اس وقت وہ دہلی میں ہے اور اس سے پہلے وہ دہلی میں
کبہ رہے۔ مسلک اعلیٰ حضرت سے کیا جائے اور تو سچے نام پر
نہیں کارہی تو ہیں و ملت کا وہ چارہ ہے، وہ کہوں کہ
جات و گزرتی رہے کہہ رہا ہے اور حد قوبہ سے وہ یہ پابندی
حرارت غریب پر لوگ گئے مختلف فتویٰ و نظریاتی اور مروی خلاف
تیار رہے، کوئی جاوید حرم میں طبع یہ کہہ رہا ہے، غریب مسلک
کے بارے میں سوچیں سوچیں، کہہ رہا ہے کہ سوچو، وحالت
میں گمراہ اور اصل قول سے اختلاف ہے۔ اس کے لئے شیعہ ہیں۔

اور ان کا معنی ہے کہ شیعہ ہے وہ لوگ جو اہل سنت

و اہل سنت کے بعد اور مولوی و قیادیت کا اہم کام یہ ہیں کہ

یہ جا شکیں ہیں اس میں سے جو لوگ کہہ رہے ہیں کہ وہ
سلا و مشائخ کی جو شکیں سے وہ آپ نے انہیں سے کہا
یہ شیعہ نہیں ہیں، اس لئے کہ یہ وہ ہیں جو اہل سنت
قائل، اہل سنت سے عاری و شریعت کے سر سے ہر طریقہ سے
رہوڑ سے ہر شکار، اپنی غیر ذمہ داری سے کہہ رہے ہیں کہ وہ
و ملت ہوتے ہیں۔

حد تو یہ کہ وہ انہوں نے جو یہ کہہ رہے ہیں کہ وہ
ملت و تان و ملت میں ہیں، ان کی تان و ملت میں وہ پتہ
پتے میں ہیں کہ انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے
میں تان و ملت میں ہیں، انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے

تان و ملت میں ہیں، انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے
انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے
انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے
انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے

انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے
انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے
انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے
انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے

انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے
انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے
انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے
انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے



یہ مسدود ہوں ویسے غاسق! مگر اسے ہیں اور پند و پست
 پر حق مرے ہیں۔
 اس دور پرش میں خبر ہوں وقت و چہ کار مشکل
 دوسرے دن شریعت کا پھام سے
 حکام مضطرب سے بھی مرے ہو نا
 جہد ہوں سے اپنا عشق ہو نا
 آپ نے ہمیشہ کی کہا کہ چاہئے کوئی گھس کا ہو کسی جہاں سے
 تعلق رکھتا ہو، کتنا ہی پاؤں سو دشمن ۵۵۰ گھس تو ہو نا
 ہمارے سلسلے سے اس کا وہ تعلق نہیں
 وہ پسند و شہرت کے حسب کار دوست کے پھر رہی اور
 جہاد سے کبے ہوں دوسرے ہمیشہ ان بات کی خوشی نہ کر
 تاج الشریعہ ہر گھس کے منہ سے اس تیریں اور اس
 تو کوئی حمایت میں تھی ہیں الہی اور درجوں کے نتیجے میں
 ان کو مافی الشریعہ نہ دیں میں یہ بھی گئی ہیں ہوا بلکہ مرتضیٰ
 کا گاہ مضطرب میں نہیں ہے ہمیشہ ہی تھا وہی خود شریعت کا حکم
 تھا، پیوں کی چوب منہ پر گھس دوری کی محبت اور پیوں کی چوب
 طلق پر اپ معتقدوں کی مدد یہ صرف تاج الشریعہ کا کرد
 تیار ہے۔

یہ مسدود ہوں ویسے غاسق! مگر اسے ہیں اور پند و پست
 پر حق مرے ہیں۔
 اس دور پرش میں خبر ہوں وقت و چہ کار مشکل
 دوسرے دن شریعت کا پھام سے
 حکام مضطرب سے بھی مرے ہو نا
 جہد ہوں سے اپنا عشق ہو نا
 آپ نے ہمیشہ کی کہا کہ چاہئے کوئی گھس کا ہو کسی جہاں سے
 تعلق رکھتا ہو، کتنا ہی پاؤں سو دشمن ۵۵۰ گھس تو ہو نا
 ہمارے سلسلے سے اس کا وہ تعلق نہیں
 وہ پسند و شہرت کے حسب کار دوست کے پھر رہی اور
 جہاد سے کبے ہوں دوسرے ہمیشہ ان بات کی خوشی نہ کر
 تاج الشریعہ ہر گھس کے منہ سے اس تیریں اور اس
 تو کوئی حمایت میں تھی ہیں الہی اور درجوں کے نتیجے میں
 ان کو مافی الشریعہ نہ دیں میں یہ بھی گئی ہیں ہوا بلکہ مرتضیٰ
 کا گاہ مضطرب میں نہیں ہے ہمیشہ ہی تھا وہی خود شریعت کا حکم
 تھا، پیوں کی چوب منہ پر گھس دوری کی محبت اور پیوں کی چوب
 طلق پر اپ معتقدوں کی مدد یہ صرف تاج الشریعہ کا کرد
 تیار ہے۔

محققے اور حقیت کا ایک ہی جواب ہے۔ انہوں اعلیٰ
 حضرت

ایک طرف اعلیٰ دین یک طرف ہیں حاسدین
 بنو ہے تھا شاتم چہ کھڑاں ۵۵۰

ہمیشہ سے چھو بے مہوں رے جو مشائخ اور حکام
 اور حقیقت کی وحشی سب کر محب کرے رے اور سے کے
 با عہد رس کی غارتیں اچھا سرچندے کی نمائش کرتے رے،
 نہیں اور سے، اور بھی دیتے رے، کبھی اپنی مرضی کا حق
 مشائخ پر جو کبھی درویش اور امیر کو مضطرب رہا، لیکن اس تمام
 راستہ پر ایک غمخیزیت نے ان وسیع کاروں کو گراں جھکا دیا، اور
 اس کی حمایت اور پشت گزری کی شکل تھامی، جس سے ہل
 دھجے، اور سے وقت موت کے اس قدر پریشان اور تیر ال ہوئے
 کہ خبر نہیں پہچنے گئے اور پہچنے نداشت، اور یہ گھس کے

مصدق اور دوست تبلیغ حق میں ویرانی میں ہی شام
 حدود سے۔ یہ معنی غمخیزان ہر وہی مدنی میں خرقہ تھی ہے۔
 جاکہ کہا قدی نے

اس دور پر حق میں قدی ہمیں
 مسلک اعلیٰ حضرت خط چاہئے

معاندین و حاسدین

معاندین اور حاسدین وہ ہندوستانی ہیں جنہوں نے یہ زنا
 کرتے والے جہم و حاسم سے عرس مٹانے والے لوگ ہیں، جو
 ناس و اثر یعنی ہیبت اور حیثیت کو مٹا دیتے ہیں



نہیں تو جوں کی توں رہا یہ وہی ہے پشیدو گوں۔

تاج شہید سے لپکا ہوا شمشیر تار لکی وغیرہ ملی
نہایت مسکرا کر، چونکہ وہ جس سے راز کتبہ لکھی اور تہ حمہ
تو وہ ہے۔

نہ خضر ارحامی شفیق و احسان تو وقت مٹا سے
سب دو تفسیر و تفسیر و تفسیر تے ہیں، اعلیٰ حضرت فاضل
یہی ہیں شہر تفسیرات کا۔ عربی زبان میں آپ نے فرما
ہوئی ہیں جس کی پوجا شہید کا۔ فاضل کتبہ لایاں کے نام
سے حمد و ثناء ہے۔ اعلیٰ حضرت و اعلیٰ حضرت جو سب لایا
ہوئے ہے۔ ان کی تابوت میں ہے تو خود یہ لکھ لکھ
خدیجہ بن ابی بکرؓ کا اردو میں۔ ہر پیر اعلیٰ حضرت کا
سہ شہید، اسود کا عربی ترجمہ، جب ان ایڈیوٹن جنٹیل
کے سہ شہید، ان کے جوئی و شش کی حاشی تھی تو آپ نے ان
کے خوب میں ان میں یہ پیر کا آپریشن نامی کتاب لکھ کر ان علم
حقیقت مسودہ آج فرمایا، جب جب کوئی فتنہ اٹھا اس کے خلاف
میدان میں آئے۔

سب سے جلد دلوں کے گل ہو گئے پرچ

احقر رسائی جمع مردوں سے تھی بھی

حسبانی یہ حرکت کیا ہے؟

ٹی گھر کے اور صاحبان سے تھے جنہیں کسی بھی
صورت میں اعلیٰ حضرت اور بریلی منظور میں تھا پہلے سبوں سے
مرطوب دیا ہے اور آخر ترکیبی و شش کی لیکن حب پورن جہامت
سے ہوا نکار دیا تو اس میں سے کچھ اور مست یہ تھے اور کچھ
چھوٹی غبار برقی اور پیشہ نام میں رہے کہ جیسے موقع ملے
بریلی اور سب سے بریلی ہے اور ان میں اعلیٰ حضرت تھیں ہی طری
چند تہہ نرسہ اور مستی غصہ سر کا اور تیار میں بھی انہیں کامیابی
نہیں تھا، شکر کرتے رہے، اہم اہم و انکار کے جیسے طریقے

نکندہ و نیکور مسکرات باغیات میں یہ غصہ میں رہے تھے وہ
پیشہ جانتا ہے ان میں مسکرات و شش میں کاٹا ہو گیا
نکندہ تمام وقت پر دلوں کی رہائی پسند تھا کہ چند پہ
ہر گز نہ ہو سکا کہ ان سے غصہ ہوتے ہوئے پکا میں رہا
مکمل اور دیکھ رہا تھا کہ وہ سب سے غصہ دیکھ رہا تھا
وہ بات ہے ہمارا ہی ہے۔

الزام تراشیان

نہیں کہ سب سے تمام حریفوں میں ناکام و نامراد
وئے و ان شہید میں شخصیت ہے یہ لکھی تھی ہماری سے
پہلے میں یہ خوب ہے کہ یہاں ہمارے ہمارے
وئے میں لکھے

نہیں کہ سب سے شش مسکرات و شش کی بھی
چاہتہ تھا کہ ان میں یہاں پہلے ہمارے ہمارے ہمارے
سے جو چاہتہ ہے کہ یہ سب سے ہمارے ہمارے ہمارے
نہیں کہ اعلیٰ حضرت کے آپ سے بھی مدت یہ میں بھی
نہیں کہ یہاں نہایت مدت یہاں مدت یہاں یہ
آپ سے سب سے سب سے سب سے سب سے سب سے سب سے
چاہتہ ہے یہاں وہاں میں سب سے مدت یہاں وہاں
نہیں کہ یہاں یہاں یہاں یہاں یہاں یہاں یہاں یہاں
چاہتہ ہے سب سے سب سے سب سے سب سے سب سے سب سے

سب سے سب سے سب سے سب سے سب سے سب سے سب سے
نہیں کہ یہاں یہاں یہاں یہاں یہاں یہاں یہاں یہاں
نہیں کہ یہاں یہاں یہاں یہاں یہاں یہاں یہاں یہاں
نہیں کہ یہاں یہاں یہاں یہاں یہاں یہاں یہاں یہاں
نہیں کہ یہاں یہاں یہاں یہاں یہاں یہاں یہاں یہاں
نہیں کہ یہاں یہاں یہاں یہاں یہاں یہاں یہاں یہاں

الہامیہ سب سے سب سے سب سے سب سے سب سے سب سے

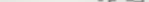


تاج الشريعة

عکس جمیل مفتی اعظم ہند

☆ مشتق ضمیر انداز کی دیگر مثالیں (پہرہ)

میں نے اس سے سوچا کہ وہ کون ہے جو کہ جانتا ہے کہ میں نے کیا کیا ہے۔
 یہ ہے۔ یہ وہ ہے جو کہ جانتا ہے کہ میں نے کیا کیا ہے۔
 یہ وہ ہے جو کہ جانتا ہے کہ میں نے کیا کیا ہے۔
 یہ وہ ہے جو کہ جانتا ہے کہ میں نے کیا کیا ہے۔



[illegible]

وہ بہت ہی سنجیدگی سے سچ سے رشتہ میں شکیلی بن سکتا ہے۔
 یہ میری بہت سے جہد میں سچا سچ ہے اور وہ ایک غیر مصاحب
 مفقود شہر ہوگا اس زمانے میں اس سطور بھی میرا انصاف
 دیکھو اور انصاف میری سچائی کی تبدیلی رہے گا میں یہ جانتا ہوں

حضرت کے چہرے پر خند پڑ جاتی تو ایسا محسوس ہوتا کہ چہرہ واد
آب سے ہو، وزارتِ تجلی تجلی، سارے مہمانوں کو رگڑ کر دے

۱۔ اے مجاہدین

نی طاقت سرخ صفدی

محتاج نہ ہو، تہہ در تہہ کرا، رگ و پتہ پ
میں سے شعور، مٹی کا پتھر چوٹی سے جس کی، بھائی جی
شہر کی پائے شعور۔

[illegible][illegible]

عالم میں روئے نقاب عالم تاب ہیں یہ سید الشہداء علیہ السلام
 ہوں انہوں نے جس عمل، جس پڑھیں جس کھریا ہجرت
 سید، علیہ السلام اللہ علیہ وسلم کے ایک حسین معجزہ سے بہت
 حافظ ہیں

مجلس علماء الهند، دارالعلوم دیوبند

U. S. DEPARTMENT OF AGRICULTURE

6 7 8 9 10

— ۱ —

ماں شہزادہ - شہزادی بات کے - صبر پہن ویت
 منصوبہ رائے شہزادہ چاہا مہلک تھو نہ بڑے غلبہ کے بخور سے
 عزم - ہو - راجہ منظر و سرور میں اپنی جیت تہا ہست



اے وہاں کے لوگو! تم کو یاد دلاتے ہیں کہ

مشروع گال نامہ دینی جمال

ماہنامہ ۱۹۶۶ء میں شائع ہوا۔ اس کے سب سے پہلے صفحہ ۱ پر وقت حضرت علامہ صاحب دہلوی کے نام لکھا ہے۔ یہ صفحہ ۱ پر حضرت علامہ صاحب دہلوی کے نام لکھا ہے۔ یہ صفحہ ۱ پر حضرت علامہ صاحب دہلوی کے نام لکھا ہے۔

اس وقت حضور مفتی اعظم ہمارے رشید ہدایت کے

تخلیف عطا ہے۔ حضور پورے عالم کے علماء کرام میں تھے۔ حضرت علامہ صاحب دہلوی کی وفات ہو گئی۔ یہ صفحہ ۱ پر حضرت علامہ صاحب دہلوی کے نام لکھا ہے۔ یہ صفحہ ۱ پر حضرت علامہ صاحب دہلوی کے نام لکھا ہے۔ یہ صفحہ ۱ پر حضرت علامہ صاحب دہلوی کے نام لکھا ہے۔

مفتی اعظم ہند

مفتی اعظم ہند

حلیہ و جب تک کہ مسکن ہند میں شریف بنی ہو۔ یہ صفحہ ۱ پر حضرت علامہ صاحب دہلوی کے نام لکھا ہے۔ یہ صفحہ ۱ پر حضرت علامہ صاحب دہلوی کے نام لکھا ہے۔ یہ صفحہ ۱ پر حضرت علامہ صاحب دہلوی کے نام لکھا ہے۔

سب سے پہلے بھی اور دینی سامانے انشاء کا میں لا رہا تھا کہ
سب سے پہلے بھی اور دینی سامانے انشاء کا میں لا رہا تھا کہ
سب سے پہلے بھی اور دینی سامانے انشاء کا میں لا رہا تھا کہ

کرچہ میں زمانہ میں حضرت تاج الشریعہ مصر میں رخصت
ہوئے۔ اس وقت کے سب سے پہلے بھی اور دینی سامانے انشاء کا میں لا رہا تھا کہ

مترجم غریب کے ہیں۔ حضرت مفتی محمد سعید احمد مدظلہ العالی
تاج شریعہ کے مترجم ہیں۔ یہ صفحہ ۱ پر حضرت علامہ صاحب دہلوی کے نام لکھا ہے۔ یہ صفحہ ۱ پر حضرت علامہ صاحب دہلوی کے نام لکھا ہے۔ یہ صفحہ ۱ پر حضرت علامہ صاحب دہلوی کے نام لکھا ہے۔

سید محمد یونس

مرکز عقیدت و محبت

[illegible][illegible]

عالم کو بھی دعوت دیتے۔ پورے ازم یا عورتی کے طلب میں اس کا اثر و رسوخ تھا۔ وہ ہمیشہ ممتاز کتب میں معروف رہتے اور ستر اوقات وہاں کے ساتھ سے مختلف موضوعات پر علمی گفتگو نہ کروا، مباحث کرتے۔ وہ پوری عورتی میں مشہور ہو چکے تھے۔ انہوں نے اس کا سب علمی ہی میں ساتھ وہ طلباء سے اپنی حد تک استفادہ کیا وہاں وہاں تھا عشق رسول الی کا حامل اختیار تھا۔ وہ وہاں شہناخ رسول کو ایک کھیں چاہتے تھے۔ ایک مرتبہ آیا۔ منزل غالب علم سے میں نے دریافت کیا کہ کہاں سے پڑھ کر آئے وہ اس نے کہا "فیہ العلوم و یومئذ سے اس وقت میں اس اثر رسوخ میں موجود تھے۔ پس کفر و الہوں۔ لاجوں و لاجوں۔ لا بالہ العلی العظیم، پڑھنا شروع کر دیا۔ سلسلہ تقریریں کرتے رہے انہوں نے کہا کہ میں نے ان کو سادات کی بہ اختیار تعلیم و ترقی کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

حضور تاج شریعہ علامہ دمشیح و سادات دکن کے
 درمیان شیخ پر ایب نگ رہے تھے کہ گویا کہ پروانوں کے بیچ شیخ
 خرواروں کی بجلی ہوئی ہے۔ سب کی بھائیوں ویدار کے لئے اچھی ہیں
 تھیں۔ آپ کے واسطے ہی ہوں تو بصورت کرتی لائی تھی۔ مگر
 سادات کرام کی عظیم بحال تھے۔ اس پر حضور افرادہ انوس
 سے انکار کر دیا۔ اور کھڑے ہو کر ہی 'صراط مستقیم' کے موضوع
 (Topic) پر تقریباً ۲۵ منٹ تک شہر علی و عرفان تقریر
 فرمائی۔ آپ نے مسک اہل حضرت کی وضاحت کرتے ہوئے
 فرمایا کہ یہ کون ہا مسک نہیں ہے۔ جیسا کہ بعض لوگوں کا خیال
 ہے۔ مسک اہل حضرت وہی ہے جو امام عظیم علیہ الرحمہ کا مسک
 ہے، ہمارا عقیدہ وہی ہے جو امام عظیم کا عقیدہ تھا۔ اس لئے مسک
 اہل حضرت تو عقائد اہل سنت کے عین مطابق ہے۔ یہ مکان دین،
 صلیحین کا راستہ ہی صراط مستقیم ہے۔ اختلاف مصلح پر حضرت علی نے

اس کے باوجود بھی یہاں وہ کوئی شے نہ ہو سکتی تھی۔ باہر نکلتے
 ہیں تو دھماکا لگ گیا تھا۔ عروس 6 ٹوے سسٹ جا رہی تھی۔ باہر بھی
 نعروں کی گونج سنی دے رہی تھی۔ ہماروں کی تعداد میں ٹوٹ
 صاف بہہ کھڑے تھے۔ پھر جہاں کی شکل میں حضرت کو پرانی حویلی
 دیکھ کر حیرت ہوئی کہ اس سے مگر یہ یورانی قافلہ در رہا تھا ٹوٹ پھرنی
 جہولی نکلا ہوں۔ یہ کیوں رہے تھے اور ستر ہر ملک شگاف عرس
 لگانے عار رہے تھے عجیب پانچ منظر تھا۔

چار ہزار کے قریب۔ واقع نایاب نقش مال میں حدود ہزار
مغرب عظیم الشان علاقے پر چلنے کا آغاز ہو چکا تھا۔ جسے کوئٹہ اور
پیدیش و سرکانک کے گھرنے ہوئے حلیب و فاضل و جوان موہن
محمد قمر احمد و شرفی مصطفیٰ مستور و راجہ محمد یہ حیدر آباد و شہنشاہ و کی
مولینا قاری حبیب علی رضوی موہن محمد حساب فاروقی گجران سی
حوت سدا کی نے بی موہن قاری عبد اللہ الہ بون اعترش استاد
ن معدنک مہ حیدر آباد۔ خطاب کیا۔ چار ہاں سامنے سے کچھ کی
جہر ہوا تھا۔ جو تیس کی بھی تھی مہی بعد اٹھی۔ مصورتا و شریف
نایاب اردو نامہ کا تقریر سے پہلے مولینا عبد اللہ قریشی نے اس
مغربی اظہار محبت کیا۔

میں کالی دونوں سے مشتاق تھا کہ حضور انہری میاں
 کا بیدار ہونا وہ قابلِ محبت حرامِ محبت میں۔ میں نے جامعہ
 الدہریہ میں اس کارنامہ کا سبب بھی دیکھا ہے۔ وہی وقت شریعت
 کے بڑے پابند تھے، اخلاص، تقویٰ، طہارت، حلاوت و کراہت کا
 پیگر پاد۔ بعد ہمارے فخر وہ بچے کمر سے بھی بچے حوالے کے معصوم
 کے مطابق علامت قرار دے دیا تھا۔ وہ اس کا کار میں مستغرق رہتے
 تھے۔ یہ جی جانتے، فاتحہ حوالے کرتے۔ معصوم رہتے ہوئے
 انہوں نے ہر گناہ دین و دھارم کے یوم وصال کے موقع پر
 جس ٹوبہ، فاتحہ، مجلس کا جہنم تھا۔ ہم کو مجھ کرتے اور دیگر



میری زندگی کا ناقابل فراموش دن
 دوسرے کوئی گزرا تھا کہ اب تک
 یاد تپش میں روشنی سے

شبِ حضرت کی ست درجہ رات کے سدا دوس
 نے سے مشعلِ حریت اور پیارہ بوری حشیت ممتی ہے اس
 کا عقل و کمال و کس مور کھری ہوئی شمعیت حق پتھر کی سے کہ
 دیکھے، نورِ حق میں سے، درپ کا دیدار و سجاوٹ
 صبحِ رات ۱۵:۵۵ - ناقابل فراموش دن تھا۔ جب مرشد
 حق باپ پر دستِ قد و دیدار و اس اوجائش تھا۔ اس کی
 تاریکی میں اپنے چہرے کی۔ روحِ حق کی نیت دار و الٰہی
 کی۔ مہرِ فیض کا سایہ مست تیرا۔ جو ان لفظوں میں رہا کہ
 Turning point ثابت ہو جب حدیثِ انصاف و کھوی میں
 عینِ بچوں کے پر ہا موقع پائی نیک سوس سے حضرت کا اورانی
 چہرہ تھا۔ یہ کب وقت کی بات سے سب میں عقل کتب تھا۔
 عقل و شعور و ذہن جس تھا۔ میں پہلے دیوبند قتب فکر کے
 مدرسے میں ذریعہ تعلیم تھا دیوبند کے دیوبند مدرسے میں جا رہا
 کے لئے پر تول رہا تھا۔ مگر والد مرحوم کی بغیر ہی تھے۔ اس کی
 قطعی حوائش میں تھی کہ میں دیوبند کے مدرسے میں جاؤں۔ اس سے
 اس کے مجھے ایک رشتہ دار حضرت مولانا محمد شہید احمد صاحب
 مستر مدرسہ قادریہ۔ دورہ دکان درمیانہ قادری محمد منظور احمد
 صاحب کی صدر مدرسین، محمد و میرا اور انھیں اسبابِ عقل، پتھر جو
 اس وقت فیض احمد محمد آباد کوہ میں رہا تھے، اور دیوبند میں
 کے عقائد و عقائد کی نشاندہی کی تھی۔ کچھ بحث کر رہے تھے۔ اس میں
 سوچتا تھا کہ یہ حرمت یکساں تھیں کہ اس کے حدود دیوبند
 مدرسے میں داخلہ لے لوں گا۔

پہنچا بھی دیکھا اس سے مشہور رہا۔ تمام تنظیمی کام رخصت پر
 رکھوں سلام پر رکھ دیوں میں عشق وصال و تار و نواری
 بعد و اس کی قدر میں مسلمانوں کے عقائد و روت میں شامل
 ہوئے۔

دوسرے دن شہر حیدرآباد سے قریب کچھ کیونٹری ویرن
 میں پورے سوسٹا عجیب کی مصروفی حیدرآباد کی سرپنچ میں
 چلنے والے دارہ دار انھیں میں رہا کی شہادت حدیث اور ایک کچھ
 کا حضرت کے ہاتھوں افتتاح Inauguration ہوئے ۱۵:۵۵
 تھا۔ چونکہ کافی دنوں کے بعد یہاں واقعہ اس سے راقم
 عرف نے پہنچا تو اس کی مصروفیت وہاں سے حلقہ رکھتے ہوئے
 میں آتا، کا قصد کر رہا تاکہ پورے مرشد کے قریب میں توجہات
 کر رہا کا در شہریت دیدار و روش کر رہا کا موقع ہے۔ شہریت دور
 اوہ کے باوجود وہاں رکھا تو دوسری کافی قدر سوچو۔ تھی۔
 اور اس سے رخصت کی سعادت حاصل کی۔ افتتاح کے موقع پر
 حضرت نے دیکھ کہ یہ سنگ مرمر پر کچھ رسوں نکدہ دیکھو تو
 میں پر صعب یہ ہوا تھا۔ حضرت سے نور سوسٹا عجیب کی سے فرما
 کہ اس کا نام "مسجد آل دیوبند" رکھئے اس واقعہ سے محبت میں
 میں کا کھڑی اندر رو گیا جا سکتا ہے۔ آخر وہ وقت وقت آیا جب
 ہم دو گئے۔ با یہ نام ایڈم کی سلام تیرا۔ اور حضرت کی کار نیچر
 یہاں اسے چاہے کے لئے مددائی سونی رہا ہوگی۔ اور ہم تقریب
 میں نکاح سے آیتھے میں رو گئے حالانکہ اس مصروفی حیدرآباد کی
 قایم ہے کہ جب حضرت سوار ہوئے کے سے حیدرآباد کی طرف
 روانہ ہوئے تو الوداع (Seeoff) کرے والے مریدین
 حساب شمار ہو گئے اور پتھر تو ایسے بھی تھے جو چلیں سے کر رہے
 رہے تھے۔



حضرت قریب آئے اور آپ سے سر پر دست شغلت رہا کہ جس
بند کو یہ اور ساری تعلیم بھٹکت ہو گئی۔ اس سہارے بھی وہ اس
قلب و دگرے کہ جب میں نے دیکھ اچھا یہ قائد ہستی حضرت
علامہ ارشد القادری شاعر بھارت مفتی محمد شریف اعلیٰ انہدی بحدث
کیہ حیدر علیہ العظمیٰ قادری، خراجہ و منتقلی عبداللہ العظمیٰ بیسے
اکا و ہدیہ و ساطع ملت کو رہے میں ایک با یک تھا

ہمارے تھی یہ آپ وہم عقیدت بنایا ہے۔ سبکی
وجہ سے کہ جہاں جہاں آپ کا دورہ مسعود ہوتا ہے مریخ عزیزی میں
جوتے ہیں۔ یہ آپ کی مقبولیت اور بکویت کی دیکھ دہل اور نشان
ہے۔ یہی رہا سب سے زیادہ کی وجہ و مرشد کے مقتدرین دست و کس
میں تو یہ عبارت میں کہ سکا ہوں کہ وہ "طایف الشریعہ علامہ ارشد
میانہ کی ذات گرائی ہے۔ در قتل کو پہلو یہ ہے کہ سب سے
رہا جہاں آپ کے عقیدہ و ادب سے وابستہ ہیں۔ مرید ہمارے
نے حضرت سے کسی جدید Technology کا نشانہ خریش
ان میں، کا وہ سہارہ کس یا اور۔ ہی شہرت و عظمت و کرامت
کا حلقہ در ایٹا کیہ۔ اور یہی ہوں پر چار یا نو آتش دل مرید کی
تقدیر میں اصناف کے لئے حرب چد ہو ہے۔ اس میں کوئی دور
کس ہے کہ حضور و جہاں صاحب جو مقبولیت حاصل ہے وہی
میں آپ ہے۔ بل غم و دانش اور عاتقہ اس میں آپ کی شہرت
و عزت و احترام کا بھی ہوں جو بی کسی ہے۔ "عظیم
ست و ستارہ کے واسطے اس دور پر قس میں آپ قیاس شہادت
اور جہاد و رقی حیثیت رکھتے ہیں۔ عذوق عامتاں شریعہ کا سایہ
شفقت و رحمت و ہمارے سروں پر قائم و ہم رکھے اور حم
ملاں کے ہو سکتے ہیں۔ ہم اتھا، عذوق و انوت و مروت کے ساتھ
رہے ہو سکتے ہیں۔ صحیح ترجمانی اور اس کی اشاعت کی قوت
عطا فرمائے۔ (امین)

کی اور عن محمد کی قریب سعید تھی اور اس
وہوں کی سعید میں کھین چد بہ میں سے ایسا کہ میں چاہا
نکوم ہے تکبر و مروت اور میں میں نے قلب شکاف عربوں
سے چری کہ معتبر ہوئی۔ یہ وہ رگ و جودان مسی عشاق
در ایو ہوں نہ میں خرم ہوں۔ میں وہاں تھی۔ اس کی
ایک جھلک پانہ سے ہے یہ علامہ یہ طبع اور یہ عادت الٹا کی سبکی
یہ دوہ سے پانہ سے ہے۔ حق ہے۔

جودوں و حق کرنے و دل کا رہا۔
عصر طاقت ہو چکا ہے۔ کہ یہ دنیا چری ایک مسجد میں حضرت سے
حضرت کی بار پر جان اور خدمت و ایت مسودہ فرمے۔ میں سے
انگل قریب سے یہ رفاہ حاصل کہ۔ آپ سے اسی جود و کس
یہ وہ کرنا شروع کیا ہے۔ یہ وہ ہے کہ مجھے ہمارے میثاق
یہ وہ ہے کہ یہ ہوں۔ اس وقت میں۔ مرید سے واقف تھا
اور اس کی چہرہ کی سے۔ اور اس کی حضرت و مفتی محمد بن محمد و مروت
میں کے پاس سے یہ ہے کہ ان کا ایک ہے۔ ہر دماست
حضرت سے۔ وہی بات چہ و بات چہ اور حضرت کی سعادت سے سہرہ
مرحومہ جہاد و ادب میں آتا کہ مرید کی تادیب چہ تھی۔ اس و
وہاں سے رہنے لگیں گے اور ہمارے شکوک و شبہات کا زخو الہ
بہا چاہا حضرت کے یہ رفاہ ایک جود کہ سے جو روبرو کی
مریدان کی سے ہمیں ہمارے فراموش نہیں کیا جاسکتا ہے۔ ان کا
یہ شکرہ میں میں دست مبارک سے حضرت سے اپنا دستخط
یہ تھا جہاد و رفاہ و مرید کا مقبولیت میں تھا۔ یہ کہ تھا
مریدیت سے عذوق میں حاتم سے محفوظ رہا میں ہو گیا۔ مجھے
میں سے نہ کی ہوئی۔ یہ مرید کے مہربان محمد نور احمد مصوب
کے مریدان میں میں چہاد و رقی (Boundry) کی
یہ گرتی جس وجہ سے جس جاتی ہو یہ درجہ تک تھی۔



چمنستان رضا کے گل سرسبد

حافظ مختصر محمود رضوی، رکن ایام احمد رضا سوسائٹی، کوٹکا تاشی

کے یہاں کچھ مدت سے ریاضاتِ رضائی میں بریلوی سے
۱۹۷۸ء میں صدر اندر میں کے اعلیٰ عہدہ پر ترقی کر کے اور اس عہدہ
کے ساتھ رضوی رہا۔ قیام کے معلق بھی رہے۔ وہی وقت میں
کا سلسلہ سلسلہ ہمارے سال تک چلا رہا۔

بعد میں یہ تعلق دور سے کی وجہ سے یہ سلسلہ کچھ دیر
تک کے لئے منقطع ہو گیا مگر کچھ ہی دنوں بعد پہنے دوست کدے
پہنچے تو ان کا سلسلہ شروع کیا۔ جس میں منظر مدرام، نظم، سلام،
جامعہ کو ریہ رضویہ کے طلبہ کثرت سے شرکت کرتے۔ ۱۹۷۹ء اور
۱۹۸۰ء کو مدرسہ ایضاً اسلامیہ رام پور میں ختم بخاری شریف
کہا گیا۔ ۱۹۸۱ء کو دارالعلوم امجدیہ (پٹیہا پکشاں) میں بخاری
شریف کا فکھانہ فرمایا اور وہی ۱۹۸۹ء کو جامعہ نقار یہ دھرم
ضلع بریلی شریف میں شرح قاریہ کا طویل جہل پڑھا۔ اس سے
آپ کی ملی بوقت کا یہ واقعہ چاہ سکتے ہیں

تقویٰ شعاری

میں کل اپنے فقیر حاکموں اور عاصیوں کے ساتھ دھوکوں
کا بیچ لگا رہتا ہوں بات ہو جاتی ہے حیات نام کی کوئی چیز کی جاتی
کس رو جاتی ہے مگر یہ نہیں مقصد اعظم کی تقویٰ شعاری ملاحظہ

محمد مصطفیٰ علی رسولہ اکرم

کلاس صورت سے ملتے ہیں چمنستان اعلیٰ حضرت
کے کل خوش رکھ مدد میں آتے ہیں میوں کی شہرہ
مظہر حدیث و احادیث سے سرفراز ہیں وہاں مقصد اعظم منہ
ہا تقویٰ میں جامع مقصدات و مقصدات سے ترقی حضرت چائیں
مقصد مقصد قاسمی مقصدات سے صورت و شہرہ مدد مقصد
خیر رضا حال رحمت قیام میں ہوتا ہوں مدد العالی (مدد)
شہرہ مدد میں مدد میں مدد مدد مدد مدد مدد مدد مدد
چاہ شہرہ مدد میں مدد مدد مدد مدد مدد مدد مدد مدد
میں ہاں مدد میں مدد مدد مدد مدد مدد مدد مدد مدد
مدد مدد مدد مدد مدد مدد مدد مدد مدد مدد مدد

تاج الشریعہ کا علمی مقام

مدد مدد مدد مدد مدد مدد مدد مدد مدد مدد مدد
مدد مدد مدد مدد مدد مدد مدد مدد مدد مدد مدد
مدد مدد مدد مدد مدد مدد مدد مدد مدد مدد مدد
مدد مدد مدد مدد مدد مدد مدد مدد مدد مدد مدد
مدد مدد مدد مدد مدد مدد مدد مدد مدد مدد مدد



ہوئی ہے بے خوف و خطر تو دے تم فرما ہے۔ کی طرح ہے
بعد اس کے بخش قدم پر چلتے ہوئے۔ جانشین مفتی اعظم تقررتے ہیں
اس حق گوئی کے شوق آج آپ کے ہر دوں قزاقی ہیں جو ملک
اور سراسر ملک میں پھیلے ہوئے ہیں۔

حضور تاج الشریعہ کے تھلب فی الدین کا عام یہ ہے
کہ ستمبر ۱۹۸۶ء اور ۱۳۰۷ھ میں دوران حج جانشین مفتی اعظم کو
حکومت سعودی عرب نے مکہ مکرمہ میں جہاز میں صرف سبب تجدید
کی خاطر گرفتار کر کے گیارہ دن تک قید و بند رکھا اور مزید ستم یہ کہ
انہیں دیر حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی عاصری سے بھی محروم کر دیا
لیکن جانشین مفتی اعظم اپنے موقف اور مسلک پر قائم رہے اور ان
کے پائے بہت میں خوش نہیں آئی۔

آپ کی رفقاء سے عام اسام میں علم و فہم کی ایک ہر
دورانی تھی اور نہ صرف ہندوستان بلکہ بیرون ہند ویشتر اسلامی
اور غیر اسلامی ممالک میں سوا اور عظیم ہستی کے اجتماعات کا سب
مسلطہ شروع ہو گیا۔ اخبارات و رسائل نے بھی جانشین مفتی اعظم
کی اس بھائی رفقاء کی خدمت کی۔ بالآخر قربانی رنگ، ناکی ہستی
کے اجتماعات سے حکومت سعودیہ کو یہ سوچنے پر مجبور کر دیا اور لندن
میں سعودی قربانیاں رواں شاہ فہد یو یو اعلان کرنا پر اکر حرم میں
شریعت میں ہر مسلک سے جو گویا کوان کے طریقے پر عبادت کرے
کی راہی ہوگی۔

روحانیت کے سرچشمہ

حضور تاج الشریعہ کی روحانیت کا کیا کہنا، ماشاء اللہ اللہ
تعالیٰ نے آپ کے حیرے میں دو نورانیت بخشی ہے کہ جو بھی ایک
ہر چہرہ دنیا کی ریاست کرے ہے تو اپنے حیر بھی یہ بھی کہے
پر مجبور ہو جاتا ہے کہ یہ کوئی عام اسمان نہیں ہے بلکہ یہ اللہ کا

ہاں یہ سن پڑتی ان کے سر گبد
اس ن سر رنگت سے پارغ بن کے کل جاتا
فرقت مدید نے وہ دین مجھے مددے
کوہ پر اگر چڑھتے کوہ بھی تو مل جاتا
لہو دل جھکا ہوا ذوق چکے بھر بھرتا
ہر گناہ پاؤ آہ دل کل کل جاتا
میرے دل میں بس جاتا جلوہ گاہ طیبہ کا
دارغ فرقت طیبہ پھول بن کے کل جاتا
ان کے درپہ اختر کی سرتخی ہوئی پھری
سائل در اقداس کیسے متعل جاتا

حضرت تاج الشریعہ کے مشق سوا کا یہ عام ہے کہ ہر
موت آپ دیا رہے تو مفتی الدین و سلم کے مشق میں مرق رہا کرتے
ہیں۔ بدقتان میں شریعت سے سب امت مسلمہ کو پر تہ و پر قائم
وہ امر عطا فرماتے ہیں۔

مصلب فی الدین

حق گوئی و بے باکی

اللہ رب العزت نے جانشین مفتی اعظم کو جس کوئی حق
سعادت سے متصف کیا ہے اس سعادت میں ایک حق گوئی اور بے
باکی ہے۔ آپ نے کبھی بھی حدقت و حقانیت کا اس ہاتھ سے
نہیں بچو۔ چاہے کتنی ہی مصلحت کے غرضے کون نہ ہوں چاہے
کتنے ہی قید و بند، مصائب و آلام اور ہتھوں میں جھکڑیاں پسنا
یہ ہیں۔ کبھی کبھی کسی وطن سے گئے گئے اس کی عشا کے مطابق
توئی میں تویر۔ جہاں جب بھی کوئی حق توئی تویر مزید ہے خلاف
اپنے آواز جہاد کے قدم ہر قدم پر کر رہا جس طرح جہاد
ام احمد رحمہ فاضل مدنی اور مفتی اعظم مولانا مصطفیٰ رضا خان



ہوئے رات ۲ بجے سے دو بجے تک جانشین مفتی اعظم کی تقریر ہوئی اور ۱۸ اگست وچوتھ ٹیبلٹ میں بزم رضا کی عاہد سے ایک جلسہ منعقد کیا گیا تھا۔

حس میں امیر شریعت حاجی نور محمد مصونی معرفاں سے تاج الاسلام کا لقب دیا جس کی تائید مفتی سبغت مولا نا مفتی احمد میاں سے کی۔ جانشین مفتی اعظم کو صدر مفتی سید حفیظ الدین اور فقیہ الاسلام کا لقب ۱۹۸۳ء ۱۳۰۳ھ میں رم پور کے مشہور عالم بریل مفتی حضرت مولانا سید شمس الدین مصونی شیخ الحدیث دامت الابرار میں آقا قدس سرہ رم پور سے دیا۔

فخر ایسٹ فقیہ اعظم اور شیخ احمد شیں کا لقب ۱۳۱۳ھ شوال ۱۳۰۵ھ ۱۹۸۵ء کو مولانا حکیم مظہر حسین مصونی و تاج بریلوں نے دیا۔ اس کے علاوہ مثلاً تاج الشریعہ و مرشد العلماء و احصاء و قاضی قضاۃ فی الہند و میرزا اور بہت سے القابات علاوہ مثلاً کے دیئے۔ جس کی ایک طویل فہرست ہے۔ ماشاء اللہ یہ حضرت کی روحانیت ہی تو ہے کہ علاوہ مثلاً کے مشترکہ طور پر القابات سے آواز سے جس فخر محسوس کرتے ہیں۔

حضرت کی روحانیت کا یہ ہے کہ کتنے غیر مسلم حضرت کے پیرو اور نوا کچھ کر مشرف باسلام ہوئے اور اسلام قبول و جان سے قبول کر لیا۔

معلوم ہوتا ہے حضور تاج الشریعہ کی روحانیت کا یہ ہے کہ آپ نے ہر پیر میں صد تالیف و کتابیں جاریہ ہو رہی تھیں، بکھر دیا، موروثی شریعتی کتابیں، مایہ ناز، جوبن لریقہ، امریکہ، راقش انگلیڈ، غرض کہ ہر دور و زمانہ میں، خوب نیا نیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ ہر پیر میں ایک سے زائد علماء و مثلاً کے مشاعرہ، ان معاریں و فادین، متفہم، یہ سب کی سب اور یہ وہی، انہوں نے مختلف میں جو آپ کی مدد کی پٹریاں تھیں۔

حضور مفتی اعظم مولانا مسیحی جہاں دریں برجی قدس سرہ۔ آپ سے سب سے بڑی و آپ کے ہاتھ پر بیعت کر کے ہے علم و شہادت، یہاں تک کہ جس کی ایک مفتی اعظم قدس سرہ نے آپ سے دوسری کی شہادت و تاج الشریعہ کے ہاتھ پر بیعت کر لیا۔ در بیعت سے مقامات پر آپ کی شہادت و تاج الشریعہ کر دیا۔ مجمع کے آپ کے دست مبارک پر بیعت قبول کی۔ منہد قادریہ پر کاتبہ مصویں سب سے زیادہ شامت حضور مفتی اعظم کہ حدناں الشریعہ کی رہے ہیں۔ ان اور دوسروں نے منہد کو وسیع سے وسیع تر کیا جانشین مفتی اعظم ۱۹۸۳ء ۱۳۰۳ھ میں سورٹر کا دورہ کرنا اور اس پر پیر محمد حرم خود چھوڑ دئے اور مولانا دار سیچ پور کوئے جو ہے ۱۹۸۳ء ۱۳۰۳ھ و مرثیہ الشریعہ کے لئے اس برس ایک واصل سند



چاہا مصطفیٰ صا و در رہے پر وہ اس کے گھر میں
خیریت معلوم نہ تھی۔

یہ جیسے میں کچھ پتھلی کی گڑھی تھی۔ تو نے محمد و کچھ
پسنے میں۔ جس کی تیری مدد و اڑھی سے جوتے گورب گور۔
تیں اڑھی نے چاہوں طرف سالوں کا مجمع بنا ہے انہیں ہماری
دہاں نہ۔ سے یوں باری ہیں۔

میں سے اہل کلمہ کے پاس جا کر درتے ہوتے فتوے
یہ دو قسم کے ہیں۔

پہلا کہ رے مفتی اعظم اور تہذیبی و ادبوں مدلی کے
تیں۔ وہ مدلی کی مدلی سیدنی کی مدلی ہیں۔ مفتی اعظم ان سے
گھر میں۔ مت چھوٹے ہیں۔ کچھ میں مفتی اعظم کا مدلی سے گھر میں
تہذیبی تھا۔ تہذیبی وہ "اچھا" میں اس طرح پکارتی ہیں۔ تو عمر
کی تہذیب کے بعد مفتی اعظم کے پاس جا کر انکی تہذیب کہ ہماری
مدلی کی وہ "اچھا" مدلی تیں۔ میں سے ہمارا جاسوسی تہذیبی ہمارا
انھوں نے گھرے ہوئے۔

"اسے میدانی صاحب نے پایا ہے۔"

راجہ میں تہذیبی دروازے کے پاس حضور مفتی اعظم
کے لیے سوچا تھا اور تہذیبی دروازے سے مدلی کا موٹھا
دروازے کی تہذیبی حضور مفتی اعظم نے سلام کیا۔

اسے جواب دیا "جا میں دیں حضور مفتی اعظم ہاتھ
باہر سے تہذیبی تہذیبی کے حذر سے۔ دروازے کے اہل سے دوا
نے اندازہ لگا لیا۔

"موٹھا سے پر ہونے چاہا مصطفیٰ صا"

کچھ تو دے بعد حضور مفتی اعظم بیٹھے

میں ان کے پاس گھر ہاتھ میں تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ
دو ہاں مدلی کی باتیں کرے گئے مختلف عربیوں اور رشتہ داروں
کی باتیں۔ اسلامیہ اسکول اور میدان کی باتیں۔ کچھ مکانات

سلام کر کے ان کے پاس جا کر بیٹھیں۔ دو چھ۔ چھ۔ چھ۔
کرکھانا کھاتے رہے۔ کچھ میں تہذیبی طرف بھی دیکھتے ہیں۔
کے چہرے پر شفقت اور درہن رہا تھا۔ ہمارا چھوٹا چہرہ
پہلی میں ہمارا چہرہ۔ اس کا شمس ہمارا چہرہ سے گھر میں
گئے اور پہلی پہلی مدلی۔ یہ کچھ میں تھا۔ میں۔ وہ میں سے ہمارا
نے بتایا۔ حضور احسن العلماء کے چھوٹے بیٹے ہیں۔ وہ میں سے
آگے بڑھ کر انہوں نے میرے دونوں ہاتھوں کو انھوں سے
لگا لیا۔ پوچھا کیا کہتے ہیں؟

میں کچھ میں اس پسے وقت میں حافظہ میں صاحب
موجود و منظور اور کچھ میں مدلی مہم سے علم سے مطابق میں
سلمان سے علم انھوں سے ہمارا چہرہ چہرہ تھا جس کے دوران
میت بنامی اس تہذیبی مصطفیٰ میں۔ کچھ میں مت رہا تھا۔ وہ میں
حضور و کچھ میں۔ کچھ میں تھا۔ یہ غائب تھا ہمارا چہرہ ہوا
اس کے بعد میت اور ہمارا دونوں سے حال میں تہذیبی حال۔ اس
رہے میں ہمارا چہرہ وہ میں کچھ میں تہذیبی کچھ تھا۔ اس میں
نہ فور کیا۔

"کتاب میں پڑھے ہیں اور ہمارا چہرہ چہرہ میں
و میت سے جسے میت آپ بھی پہلے میں حضور مفتی اعظم پر
بات کچھ گئے۔ ریکٹ تہذیبی۔ ہمارے تہذیبی شور ہو۔ واد گھر
تہذیبی لا رہے گئے۔ میں کچھ سمجھا۔ حضور میں انھوں
در اہل ہو۔ کچھ۔ کچھ۔ پوچھا۔

"تہذیبی ہاں کیا کر رہے ہو؟"

حضور یہ کچھ میں تہذیبی مصروفیات سے ہمارے میں
تفصیل سے بتا رہے تھے۔ مفتی اعظم سے سمجھنے سے کہہ دیا
صاحب اپنے جیسے سے خد سے متاثر ہوئے۔

وہ میں اس میری بی بی مدلی تہذیبی رہیں حضرت تان
انھوں نے قدس سرہ نے مجھ سے کہا۔



ایک مزرعہ میں شریف سے جسے میں شریف
 سے حضور حسن علیہ السلام سے ایک حدیث کا ذکر کیا جو وہ
 تم میں کہاتے تھے۔ حضور مثنیٰ عظیم کی تصویریں مہیا کی۔
 وہ اپنی ہا پائیوں کا اندھا دیکھ کر کہنے لگے کہ تم وہاں ہمارے دوست
 آگئی ہو۔ میں کیا ہیج کرتا ہوں۔ میرے پاس چاہے جس سے یہ
 مرید حلیہ کے نام سے مشہور ہو۔ وہ کہتے ہیں۔

میں۔ میں حضور مثنیٰ عظیم کی تصویریں عطا کروں
 اور حضور حسن علیہ السلام کی تصویریں بھی مہیا کروں۔ یہ
 تھا وہاں لوگوں کی طرف سے دعا کہ میں یہ ہاتھ نہ دیکھ سکوں
 اب سے ہر وقت۔ میں حضور مثنیٰ عظیم کی تصویریں ہاتھ سے
 لے کر وہاں بھیجوں۔ مثنیٰ عظیم علیہ السلام کی تصویریں حضور
 میں مشہور ہو۔ حضور حسن علیہ السلام سے دعا کہ میں یہ ہاتھ نہ
 لے سکوں۔ ہاتھ سے ہاتھ نہ لے سکوں۔ حضور مثنیٰ عظیم کی تصویریں
 ہاتھ سے ہاتھ نہ لے سکوں۔ ہاتھ سے ہاتھ نہ لے سکوں۔ ہاتھ سے
 ہاتھ نہ لے سکوں۔ ہاتھ سے ہاتھ نہ لے سکوں۔ ہاتھ سے ہاتھ نہ
 لے سکوں۔ ہاتھ سے ہاتھ نہ لے سکوں۔ ہاتھ سے ہاتھ نہ لے سکوں۔
 ہاتھ سے ہاتھ نہ لے سکوں۔ ہاتھ سے ہاتھ نہ لے سکوں۔ ہاتھ سے
 ہاتھ نہ لے سکوں۔ ہاتھ سے ہاتھ نہ لے سکوں۔ ہاتھ سے ہاتھ نہ
 لے سکوں۔ ہاتھ سے ہاتھ نہ لے سکوں۔ ہاتھ سے ہاتھ نہ لے سکوں۔

وہ شریف سے دعا کہ میں یہ ہاتھ نہ لے سکوں۔ ہاتھ سے
 ہاتھ نہ لے سکوں۔ ہاتھ سے ہاتھ نہ لے سکوں۔ ہاتھ سے ہاتھ نہ
 لے سکوں۔ ہاتھ سے ہاتھ نہ لے سکوں۔ ہاتھ سے ہاتھ نہ لے سکوں۔
 ہاتھ سے ہاتھ نہ لے سکوں۔ ہاتھ سے ہاتھ نہ لے سکوں۔ ہاتھ سے
 ہاتھ نہ لے سکوں۔ ہاتھ سے ہاتھ نہ لے سکوں۔ ہاتھ سے ہاتھ نہ
 لے سکوں۔ ہاتھ سے ہاتھ نہ لے سکوں۔ ہاتھ سے ہاتھ نہ لے سکوں۔
 ہاتھ سے ہاتھ نہ لے سکوں۔ ہاتھ سے ہاتھ نہ لے سکوں۔ ہاتھ سے
 ہاتھ نہ لے سکوں۔ ہاتھ سے ہاتھ نہ لے سکوں۔ ہاتھ سے ہاتھ نہ
 لے سکوں۔ ہاتھ سے ہاتھ نہ لے سکوں۔ ہاتھ سے ہاتھ نہ لے سکوں۔

خبر دے "پچھلی حضرت کے چائش پر کس اعتبار رکھتے
 ہیں۔ حضرت رتوں میں ہر سب سے پہلے علیؑ، پھر علیؑ، پھر علیؑ
 انھیں سفید عمامہ پہنا دیا۔ رتہ سفید ہوا جس پر سفید رنگت۔
 انھیں پہنے گئے وہ حضور مثنیٰ عظیم کے پاس بیٹھ گئے، حضور
 حسن علیہ السلام نے تقریبات کے بعد ہمیں بتایا کہ یہ حضور مثنیٰ عظیم
 کے نواسے ہیں اور انھوں نے مصر کی مشہور یونیورسٹی لاہ ہر میں
 تعلیم پائی ہے۔ اس زمانہ میں کلامے اعراس میں آئے وہ
 مدینہ میں دو وحدت مہر تھے جو لاہ ہر سے تعلیم حاصل کر کے
 آئے تھے۔ مجھے یاد ہے کہ میرے والد ماجد علیہ الرحمۃ وراحمہ
 حضور مثنیٰ عظیم قدس سرہ کی طرف حضرت ارہری میں کو بھیج
 کر سولہ کے بجائے لاکھ پانچ ہزار ہزار ہزار ہزار ہزار ہزار
 کا دعائیہ پکارتیہ میں جب بھی وہ قریب ہوتے تھے، علامہ کرم
 تحت پرستے نمبر وکیل پر بیٹھتے ہیں اور بزرگانِ عبادت کے کلمات
 در صاحبِ رگاب و احادیثِ ہدایت کے صاحبِ رگاب کے قریب
 ہیں۔ حضور حسن علیہ السلام کی اس خاص دعا سے میرے بچپن کے
 دن وہ مشہور ہیں کہ حضور حسن علیہ السلام، احادیثِ اہل حضرت سے
 صاحبِ رگاب و احادیثِ ہدایت کے صاحبِ رگاب کے قریب
 میں میما بھیجتے تھے جو رشادت حسن علیہ السلام کے یہ وہیں
 تھیں ہیں جو یہ رشادت میں مخلوط ہیں۔

حضور مثنیٰ عظیم سے دعا کہ میں یہ ہاتھ نہ لے سکوں۔ ہاتھ سے
 ہاتھ نہ لے سکوں۔ ہاتھ سے ہاتھ نہ لے سکوں۔ ہاتھ سے ہاتھ نہ
 لے سکوں۔ ہاتھ سے ہاتھ نہ لے سکوں۔ ہاتھ سے ہاتھ نہ لے سکوں۔
 ہاتھ سے ہاتھ نہ لے سکوں۔ ہاتھ سے ہاتھ نہ لے سکوں۔ ہاتھ سے
 ہاتھ نہ لے سکوں۔ ہاتھ سے ہاتھ نہ لے سکوں۔ ہاتھ سے ہاتھ نہ
 لے سکوں۔ ہاتھ سے ہاتھ نہ لے سکوں۔ ہاتھ سے ہاتھ نہ لے سکوں۔
 ہاتھ سے ہاتھ نہ لے سکوں۔ ہاتھ سے ہاتھ نہ لے سکوں۔ ہاتھ سے
 ہاتھ نہ لے سکوں۔ ہاتھ سے ہاتھ نہ لے سکوں۔ ہاتھ سے ہاتھ نہ
 لے سکوں۔ ہاتھ سے ہاتھ نہ لے سکوں۔ ہاتھ سے ہاتھ نہ لے سکوں۔



عزیز المصطفیٰ یا محض یا جون الرضا

جذعی یا سماء وجودی وجود سنی

یہ شمع جس قدر جوہر نورانی

پہلے سے ہے وہی ہے اب بھی

سماں و فضاں و سماں و سماں

میں قادر ہے سب کچھ کرنے

مگر اہل طرہائی یہ تو شیوہ

ہا نہیں میں وہی ہے جو سب

علم و دان سے بڑے بڑے پورے

صورتہ و شیعہ و سب سے بڑے

آقا حق کے ہیں نقش و کات

یہ ایک مہر ہے جس کی کش و کات

قرآن مجید میں ہے نصرت اور

سب کچھ کے لیے ہے نصرت اور

اور صبر و صفت میں ہے نصرت اور

سب کچھ کے لیے ہے نصرت اور

یہ میں ہے نصرت اور نصرت اور

یہ نصرت اور نصرت اور نصرت اور

یہ نصرت اور نصرت اور نصرت اور

یہ نصرت اور نصرت اور نصرت اور

یہ نصرت اور نصرت اور نصرت اور

یہ نصرت اور نصرت اور نصرت اور

یہ نصرت اور نصرت اور نصرت اور

یہ نصرت اور نصرت اور نصرت اور

یہ نصرت اور نصرت اور نصرت اور

یہ نصرت اور نصرت اور نصرت اور

یہ نصرت اور نصرت اور نصرت اور

ما جس مشعل میں ہیں مشک کش لانا

سب سے بڑے ہیں وہ سیدوں کی مثال

بشتوں کے واسطے یک رضا لانا

وے انکے اہل سنت و اہل سنی

اشرف و افضل نجیب و صفا لانا

کوئی نہ دے دے دے دے دے دے

بے حد کے مصداق ہیں دانا لانا

یہ نصرت اور نصرت اور نصرت اور

یہ نصرت اور نصرت اور نصرت اور

یہ نصرت اور نصرت اور نصرت اور

یہ نصرت اور نصرت اور نصرت اور

یہ نصرت اور نصرت اور نصرت اور

یہ نصرت اور نصرت اور نصرت اور

یہ نصرت اور نصرت اور نصرت اور

یہ نصرت اور نصرت اور نصرت اور

یہ نصرت اور نصرت اور نصرت اور

یہ نصرت اور نصرت اور نصرت اور

یہ نصرت اور نصرت اور نصرت اور

یہ نصرت اور نصرت اور نصرت اور

یہ نصرت اور نصرت اور نصرت اور

یہ نصرت اور نصرت اور نصرت اور

یہ نصرت اور نصرت اور نصرت اور

یہ نصرت اور نصرت اور نصرت اور

یہ نصرت اور نصرت اور نصرت اور

یہ نصرت اور نصرت اور نصرت اور

یہ نصرت اور نصرت اور نصرت اور

یہ نصرت اور نصرت اور نصرت اور

یہ نصرت اور نصرت اور نصرت اور

حس شائق یہ شمار و مسرت کی آرزو شمار

جو بہار و مسرت کے لیے غماز کا ہے سیدنا شاہ پوچھیں احمدی

سے حد سے بڑے ہیں وہ سیدوں کی مثال

بشتوں کے واسطے یک رضا لانا

وے انکے اہل سنت و اہل سنی

اشرف و افضل نجیب و صفا لانا

کوئی نہ دے دے دے دے دے دے

بے حد کے مصداق ہیں دانا لانا

یہ نصرت اور نصرت اور نصرت اور

یہ نصرت اور نصرت اور نصرت اور

یہ نصرت اور نصرت اور نصرت اور

یہ نصرت اور نصرت اور نصرت اور

یہ نصرت اور نصرت اور نصرت اور

یہ نصرت اور نصرت اور نصرت اور

یہ نصرت اور نصرت اور نصرت اور

یہ نصرت اور نصرت اور نصرت اور

یہ نصرت اور نصرت اور نصرت اور

یہ نصرت اور نصرت اور نصرت اور

یہ نصرت اور نصرت اور نصرت اور

تیری سل پاک میں ہے پچھ پچھ پچھ

تو سے ہیں نور تیرا سب گھرا لورکا

حضرت ازہری کہاں صاحب نے یہ نصرت لکھ رہا

ہدایہ کی اہمیت پر عمل کیا تھا۔

حضرت ازہری کہاں صاحب مدظلہ کی مسرت

پر نور و جان اور علمی روایت سے دوست و دشمن

ہے ان تینوں صفات کو مسلسل رکھنے کے لیے حضرت ازہری

میں کے پاس میرے استحقاق علمی اختصار و خلاصہ

وہ دانا و حیا گہری و جہاں بانی کے معبود اور یک دار تھیں

یہ دانا و حیا گہری و جہاں بانی کے معبود اور یک دار تھیں

یہ دانا و حیا گہری و جہاں بانی کے معبود اور یک دار تھیں

یہ دانا و حیا گہری و جہاں بانی کے معبود اور یک دار تھیں

یہ دانا و حیا گہری و جہاں بانی کے معبود اور یک دار تھیں



۱۔ اگر ہمارے پاس کوئی نقد رقم ہے تو یہ روٹی کا جس قسم کا ہو جائے تو

جس میں کوئی کمی نہ ہو۔

حضور احسن العطاء علیہ الرحمۃ والرضوان کے غلام

مفتی محمد رفیع الدین حیات آبادی نے فرمایا ہے کہ میں

مفتی محمد رفیع الدین حیات آبادی نے فرمایا ہے کہ میں

مفتی محمد رفیع الدین حیات آبادی نے فرمایا ہے کہ میں

مفتی محمد رفیع الدین حیات آبادی نے فرمایا ہے کہ میں

مفتی محمد رفیع الدین حیات آبادی نے فرمایا ہے کہ میں

مفتی محمد رفیع الدین حیات آبادی نے فرمایا ہے کہ میں

مفتی محمد رفیع الدین حیات آبادی نے فرمایا ہے کہ میں

مفتی محمد رفیع الدین حیات آبادی نے فرمایا ہے کہ میں

مفتی محمد رفیع الدین حیات آبادی نے فرمایا ہے کہ میں

مفتی محمد رفیع الدین حیات آبادی نے فرمایا ہے کہ میں

مفتی محمد رفیع الدین حیات آبادی نے فرمایا ہے کہ میں

مفتی محمد رفیع الدین حیات آبادی نے فرمایا ہے کہ میں

مفتی محمد رفیع الدین حیات آبادی نے فرمایا ہے کہ میں

مفتی محمد رفیع الدین حیات آبادی نے فرمایا ہے کہ میں

مفتی محمد رفیع الدین حیات آبادی نے فرمایا ہے کہ میں

مفتی محمد رفیع الدین حیات آبادی نے فرمایا ہے کہ میں

وہا علیہا الا یللاخ

نوٹ حضور شرف ملت نے نگاہ کرم فرماتے ہوئے عظیم انفرسٹی کے

باوجود اپنے نگارش کو عنایت فرما کر ادارے پر کرم فرمایا لیکن کاپی

پرکس میں جانے کے سبب شایان شان جگہ نہ دینے سے ادارہ معذرت

خواہ ہے۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اپنے فضل و کمال کے آئینے میں

مفت محمد عابد حسیں قادری۔ مدرسہ فیض العلوم، جمشید پور (جیہار کھنڈ) 09835553380

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد المرسلين وعلى آله الطيبين الطاهرين
طرف ماں ہو جاتے ہیں اور اسے عند الناس بھی مقبولیت عامہ
و اصل ہو جاتی ہے۔
حقیقت یہ ہے کہ مذکورہ حدیث مندرجہ ذیل آیت
کی روشنی میں ہے۔

ان الذين آمنوا وعملوا الصالحات

سيجعل لهم الرحمن ودا

(یقیناً جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کے مقرب

رحمن رحیم کے ہوں میں ان کی محبت دے گا)

مذکورہ آیت و حدیث کی روشنی میں جب ہم غور کرتے

ہیں تو اس وقت ہماری نگاہیں طریقت نامی الشریعہ حضرت علامہ

آختر رحمہ اللہ پر ہی پرمکور ہو جاتی ہے۔

حضرت تاج الشریعہ کو سب حقیقی سے پہنچانے کے

حصہ صاف اور چشمہ عالم ملک میں عموماً وہ شہرت و مقبولیت دی ہے جس

وہ انسانی علی و احصاء ہے جس شہر میں انھوں نے کام کیا ہے۔ جس

ملک میں جاؤ ان کی مقبولیت کی وجہ یہ بھی ہے۔ چنانچہ ان کی

خوبیوں کا تذکرہ ہے اور اس کی محبت کی صدا کے پائے گشت سنان

سچی ہے۔

تو انھوں نے جو کچھ فرمایا ہے

آؤ ہم اب بھی صورت میں یہ دیکھتے ہیں

بہادر و مسلم میں کہ دوسرے مصلحتی نہ مصلحتی

ارشاد فرماتا ہے جب اللہ تبارک و تعالیٰ کی مدد سے وہاں محبوب

بنایا جاتا ہے تو حضرت جبریل علیہ السلام کو حکم ملتا ہے کہ میں خود

بہادر سے محبت کرتا ہوں تو انھوں نے اس میں مدد کی کہ وہ کہہ

اس سے محبت کریں

حضرت جبریل علیہ السلام نے انھوں میں احسان

فرماتے ہیں۔ بعد ازاں انھوں نے اس مدد سے محبت کرنے

کہتے ہیں پھر اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس مدد میں انھوں میں احسان

کہا کہ میں ان مدد سے محبت کرتا ہوں تو انھوں نے اس سے

محبت کرو تو انھوں نے اس مدد سے محبت کر کے کہتے ہیں

پھر تو وہ مدد جس دامن کے انھوں کی دھڑکیں سن

جاتا ہے۔ سب کا محبوب بن جاتا ہے۔ ہمارے سامنے اسے دس



کچھ کسی سے حقیقت یہ ہے کہ چارے مصر میں اس جیسا تھر
عظمیٰ نہیں پر جی کا، مک اور فیض یافتہ کوں نہیں، اس کے جیسا فیض
رہا کوئی نہیں، فی رہا۔ اس کے جیسا کوئی چیز نہیں۔

اب کا کوئی آخری حرف کی حیثیت رکھتا ہے، اس کا فیصد
مشق فیصد ہے اس کے معنی عظم کے بعد وہ کل بھی مہم سبوں
کے مقد کے عظم تھے اور سن بھی میں البدان سے خدای کی
کوئی چیز نہیں جانتی۔ سعادت مند تو اس میں ہے اس سے محبت
کرتے دانت اس کے قدم شہد اس سے محبت کریں۔ سانی گی
نو پتے سے محبت کریں۔ تاروں کے جھروکے سے ہم تو صرف ان
جانتے ہیں کہ حضرت محمد الدین الہیاء، رضی اللہ عنہ ایک کتے کو
بہت محبت کی نگاہ سے، بار بار دیکھ دے تھے۔ دریاقت مرے پر
فرمایا کہ میرے پیچھے احمد حضرت باپ فریاد شہر سی مدینہ صر
کے دربار میں اسی شکل کا ایک آقا تھا اس لئے میں سے محبت کی نگاہ
سے دیکھ رہا ہوں۔

پیدا کی انیسویں تا ک بات ہوئی کہ کوئی چیز سے محبت جاوے
میرا آپ استو سے محبت کا جوئی ہے کسی کو اپنا مرکز تعیند
جائے اور اس کے شہد ادب سے محبت و الفت کے بجائے احوال
و حرمت رکھ کر کسی کو اپنا امام چاہے اور اس کی رہے سے حقوق
کرے۔ کسی کو چاہا نام اقا کر چاہے اور اس کے بیچ جائیں اور نہ
حالت و دھچک بچے۔ مت کے اتحاد و سامیت کے لئے ہمارے
پاس اس کے سہاؤ کی راستہ نہیں کہ بے مرکز حقیقت شہر وہ
حضرت ازہری میاں کو ماضی کی طرح حال و استعمال میں بلا چھوڑ
چرا اپنا کوئی دان، قند و پیشہ مانا جائے، خلاف رائے۔ رحا
جائے۔ تب ہی جماعت کی شیرازہ بندی ہو سکے گی اور امت مسلمہ
کی صلاح و مصلحت سے حفاظت ہو سکے گی۔ یہ ظاہر و باہر ہے۔
اتحاد و تہذیب ہے اور اختلاف موت۔

مردوں کا مجمع کھنچا جاتا ہے۔ اسے بڑے مجمع، مہجر میں جمع
کر لیا یہ روحانی میاں کی مقبولیت کی نتیجہ جانتا ہے۔

مشاہدے کے کوئی کوئی سوچ اسے کھنچا جاتا ہے یہی
حسد میں۔ ایک دوسرا چہ ہوجاتی ہے کیسی برص وقت ہے تو
آپ، انکس کے کہ بل حق میں کئی شخصیات اس کوئی پر اتنی
ہیں۔ ہم عظم بوحیثہ، بارہوی صمد کے محمد شہنشاہ اورنگ
زیب اور محمد، عظم، امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ رحم
جیسی ہستیاں اسی دھڑ میں تھیں۔ یہاں کی ظہر میں یہ بھول
ہیں اور حاسدین کی ظہر میں کانٹے کی حق اس کی تکی برحق حق
تقریبیں کرتے ہیں اور میں رنج عظم نکات کے وہ پتے ہیں۔

کچھ ایسی صورت حال محمد اعظم حضور تاج المشرق کے
ساتھ بھی ہے۔ وہ باب مل و عقد در فی سعادت کی ظہر میں آپ
سبکے ہوئے بھول اور دانتے ہوئے ستاروں میں اور پھر سے محبت
ان جانتے ملت میں۔ ستارے سے رہتی حاصل کی جاتی ہے
کلکتہ سے نہیں، اس سے سعادت مندوں کی ہر گام میں
سعادت مندوں کا پھر بچھا۔ اسے فیض یاب ہووے میں اور
شکوات پسندوں کو سب کرتے ہیں۔ میں ورنہ فیض پا کر یہ کہیے
سے کچھ درجہ نہ رہا گا کہ آپ و سب جاشین عظمیٰ عظم
ہیں کہ آپ کی رفعت علی کچھ الگ ہے، نائب علی حضرت مانتے
میں کہ آپ کی عظمت ہی کچھ الگ ہے، فقیر اعظم، نتے میں کہ
آپ کی تقاضا ہی پتہ میں سے کہ آپ نہ خریف میں محمد سرائیں
کہ میرت ان کچھ میں سے۔ دیکھتے ہی سکھ ہوجاتے ہیں کہ
صورت ہی کچھ میں سے۔ آپ نہان شہرت سے یاد کرتے ہیں
کہ آپ کی عقیدت ہی کچھ میں ہے، آپ، اس شاہ جی کہتے
ہیں، اس لئے کہ آپ کی لکھی ہوئی نصرت و مدحت ہی کچھ الگ ہے،
آپ کو جامع الصلوات گروئے ہیں کہ آپ کی مستور و ذات ہی



قاہرہ ملت حضرت علامہ رشید القادری عیدہ اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ایک مکتبہ میں حضرت علامہ سید امین الدین صاحب مفتی محمد ادریس اہل حضرت کے نام سے یاد کیا تھا اور حقیقت بھی جی سے آپ جی سے چنے کی بجائے اور بے سہرہ کو حضرت کوٹ میں جی امین مفتی عظیم ہندو پناہ نہیں بنا سکتے تھے۔ کسی ناقص آدمی کو حضرت علامہ جیسے مہر مہم نام بھی حضرت کیہ ملت سے کیا کون؟ وہ کس خندہ پستہ پیر رہے حل و عقد سے تانہ شریعہ کا خطاب پا سکتا ہے۔ حاشا للہ حاشا! ہر سو پناہی نہ تو شخصیت کا نام ہے۔ آپ اللہ رب العزت کے فضل و کرم و رحمت حضور سیدنا محمد عظیم سیدنا محمد عظیم اور سیدی مرشد مفتی عظیم کے جہاں نام سے ما اہل ہیں۔ ان کے وہ ہم وقتہ تقویٰ و شہادت اور امت برحق میں اس وقت سے شرف و تعلق اور یکساں رجحان میں اس کا کوئی جانی نہیں، کسی جہت سے اہل کا نام نہ رکھیں۔ وہ شریعت محمدیہ کا پاس و فاعل کرتے ہیں۔ سن ہوا اہل پر مشتمل ہے جس میں ہر ایک کو صفات سے اور باہر ہیں۔ ان کے مفتی دروں کامل ہونے میں کوئی کلام نہیں۔ یہ وہ اپنے اصناف علم و عمل اور کمال برحق میں بلا خلاف موجود ہندستان کے مفتی عظیم قاضی القضاۃ اور مسٹر برک ہیں۔ یہ جیسے ہمیں ان کے خلاف سے اس اتفاق پر حواش نہیں ہوتا حضرت سید امین الدین مفتی اور شیخ سید بلک مسند مفتی اور مسند جی کامل میں ان کے حضرت سیدی مفتی اعظم سے جی صحبت میں رہا۔ ان کے کامل مفتی بنادیا۔ یہ فقیر لوری کے لئے عرصہ توفیق سعادت اور خوش بختی کی بات ہے کہ اس کا چار گھر نہ جانا۔ اہل حضرت سے جو بولے میرے والد مرحوم حاج سیدنا محمد علی روضی سے منظر الاسلام برقی شریف سے تعلیم حاصل کی، چونکہ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا علامہ رضا قدس سرہ سے شرف

بحث حاصل کیا۔ میں اور میرے دو بھائی تاجدار مسند مفتی رحمت اللہ علیہ کات جی الدین حضور مفتی اعظم ہند صاحب مرحوم کے مسند اراکین میں داخل ہیں اور میری بہن اور جہاں خاتون، میری بہن اور میرے چچوں نے حضور برقی میں قند کے مرید اور فضل یافتہ ہیں۔ حضور برقی میاں کی کرم فرمائی ہے کہ فقیر برقی درس کے اہل ہمیں کو اپنی ایک دعاؤں میں یاد رکھتے ہیں۔ صیحا کو ذکر ہوا کہ میرے وطن کو بہادر ادریس بھی ایک کامل میں شرکت کی غرض سے حضرت کا قدم مسند پر چکا ہے۔ میری مشیرہ جناب نور جہاں قادری حضرت کی قیام گاہ پر مرید ہونے کے لئے نکلیں۔ وہاں دیکھ کہ کافی بیٹھ سے اور حضرت مسند میں داخل کر رہے ہیں۔ یہ بھی مسند میں داخل ہو گئیں۔ وہ فرماتی ہیں کہ کئی افراد سے حضرت کو روپے نذر کرنا چاہا مگر سب کے مارے کو حضرت نے واپس کر دیا۔ اس سے اس کی شان استغنا پر روشنی پاتی ہے۔ چند ماہ قبل دارالعلوم ام سہیلین حادثہ مری صلیع گریڈ ریہ مجھے جی پٹی عارف غامی لوری کو لے کر جانا پڑا کیوں کہ وہ وہیں پہنچتی ہے۔ اور اس گفتگو محنت محترم جناب مفتی بشیر القادری صاحب مانی دارالعلوم نے فرمایا کہ سبھی کے ایک بیٹھ صاحب کے یہاں حضرت برقی میاں قند جلوہ افروز تھے۔ سینہ صاحب نے ایک شخص سے کہا کہ چلتا اور میری بی بی کی تعمیر میں حصہ لینے کے لئے حضرت صرف مجھے کو حکم دیدیں تو میں اسے روپے دیدوں یہ بات اس شخص سے حضرت تک پہنچائی تو حضرت نے فرمایا کہ میں کسی بندے سے کیوں مانگو جب کہ میرا مالک مجھے بے حساب دیتا ہے۔ میں نے انہیں مع کیا ہے۔ ۵۵ حامی اور مفتی کے افراد سے مل کر مسند کا تقاضا کریں

جامع و نیر مغز تقریر

حضرت کی شخصیت متنوع اور جامع الخصال ہے کہ جہاں



پرست تفریح شروع کی اور اس زبان میں بہت جامع، پر مشورہ اور پدیدہ نگران

اس واقعہ کو حضرت علامہ علیہ الرحمہ بڑی حیرت و شوق کے ساتھ بیان فرمادے تھے ان کی حیرت کی، عورت پرست ہوتی ہے۔ حضرت ازہری میاں ایک عام ہوتے ہوئے انگریزی زبان سے پورے طور پر واقف ہیں یا اس طرح بوجہ انچوتے انداز میں انگریزی میں تقریر کر لیں، خصوصاً کم حد انداز میں سے ہو سکتے ہیں وہوں میں سے جو وہی جوانی سے حضرت کی نصیحت و نوبی میں ہوتی ہے۔

وقف می سبیل اللہ

آج کیا دہریہ کی طرف مال ہے۔ دین اور خدمات کی طرف کون توجہ دیتا ہے۔ اہل ماشاء واللہ، عوام کو تو جانتے دیکھتے ہیں کٹھ پتلی ہیں جس کو کیا کہتے اور تجارت میں مہوٹ اور کدب یوں سے بھٹکا رہیں۔ اس دور قحط کرجاں میں قحط مسکت کش دوسرا دور پر پیر گارعلی انگیز پر گئے جانے سے قابل ہیں۔ ایسے میں وہی شخص خود کو فی سبیل اللہ وقف کرے یہ بہت بڑی بات ہے۔ حضرت ازہری میاں اور دیگر چند ملانے کرام کو رب چارک و غوثی نے اس مخصوص خوبی سے سرفراز کیا ہے کہ انہوں نے اپنے اجرو کو خدمت دین، تصنیف و تالیف، فتویٰ نویسی، بیعت دارشہ اور خدمت مملکت کے لئے وقف کر دیا ہے۔

آپ کی کئی تصنیفات منصف شہود پر چلی ہیں۔ نصرت شریف کا نگہ دست بھی منظر عام پر آچکا ہے، اور مریدین و تلامذہ کی تعداد میں ہیں۔ اللہ جسے چاہتا ہے دیں کے کام کے لئے جن لیتا ہے جتنے دیکھیں کہیں۔ ان نفوس قدسیہ کا پورا وجود و رکبات زندگی اللہ تعالیٰ کی عبادت اس کے دین متین اور ملت اسلامیہ کی خدمت کے لئے وقف ہیں۔ بر خلاف دوسروں کے، اس زمانے

آپ محمد متقی و دیگروں میں جانتی ہیں، نکتہ ہیں و عفو و تقویٰ بھی ہوتا ہے، ان کے دل میں شہادت کی قریبی بہت جامع پر مشورہ، پچھلے سال سے ان میں ہوتی ہے۔ یاد حضرت کے لئے یہ سے جامع سے غلط۔ عفو و ارشاد عفو علیہ الرحمہ۔ جس و جسم سے مومن سے حضرت کے قیام و تقریر کے پورا مجمع عام و جد میں۔ یہ تھا ان صحت مسائل و مسائل میں جس علی حضرت نے دوسرے، محدث تیر کی تقریر کے بعد اتنی شہادت و تدبیر مان کے پچھلے سال سے کون اور اور دین صد میں گوشت تھیں۔ آپ سے حضرت محدث تیر کے بیان کے بعد اپنی وادیتی میں دیا کہ مسلک ہی حضرت حق پر ہے۔ و مسلک اہل حضرت مسلک میں صحت ہی کا نام ہے جس قوم کو ان کو وصیت کرتا ہے کہ وہ مسلک اہل حضرت پر قائم رہا بہت ہیں جو مسلک ہی حضرت کا ہیں وہاں ہیں۔ بقول تو فی صیاد و صیاد حیدر حضرت۔ انگریزوں میں بھی مسلمانوں کو دین و نصیحت پر ثابت۔ لکھیں پر مشتمل قریب دہائی تھی۔

انگریزی زبان پر قدردان

حضرت علامہ شوالقاری علیہ الرحمہ و انصاف سے ایک مرتبہ میں جس کے کی طلب کی سیاست کا کر یا نہ تھا، بیعت کا اس میں۔ بیان فرمادے کہ ایک کا غرض میں حضرت ازہری میاں میں پچھلے سال میں خطاب فرما رہے تھے۔ وہ ملک و زبان سے ماہر نہیں تھے۔ چنانچہ مجمع کی طرف سے انہوں کو گئے تھیں۔ سچ نے انہوں سے اس حق میں سے راحت کیا کہ وہ دیکھ رہے ہیں جو وہیں سے کچھ یہ لوگ انگریزوں میں تقریر سے چاہتے ہیں بعد آپ سے چند صحت کے بعد اپنی نگاہیں بد میں امر قدیم و عبور شخص میں متفرق ہوئے۔ پچھلے مہینوں میں، انہوں نے سچ، مجمع انگریزی زبان میں



میں بخت و زور ڈالنے پر مرشدی معنی عظم منہ حضور صاف
 مدت حضرت محمد ملت و محدث عظم منہ رحمہ کے بعد جس
 انوں سے یہ وصیت و حفاظت و مہربانی سے نہ میں سب
 سے نہ انہوں نے حضور صاف میں کیا ہے۔ آپ ان صف
 میں مرید کی حیثیت رکھتے ہیں۔

حضور سیدنا معنی عظم منہ اور رہبر میں وصیت و
 مرشدی کی ایک خاصیت ہے کہ جو آپ کا مرید ہو جاتا ہے وہ بہت
 حد تک شریعت کا پابند ہو جاتا ہے جس سے اس کو ہر گونہ کے
 مریدوں و بہت حد تک شریعت کی پاسداری کرے و لا یتعد اکثر
 پابندی و موصوفہ نظر آتے ہیں ان کے معنی یا کہ آپ سے شرف
 بہت حاصل کرے کہ بعد ان کی حدیث میں اقبال آپ سے ہے۔
 یہاں اقبال کہ چہرہ بھی بڑا اور انی ہو جاتا ہے۔ تو صحیح ہو کہ جہاں
 آپ کی وصیت و مرشدی سے مدد بہت سے عبادت و درویش و صلیب
 کا کام ہوتا ہے میں اس دنیا کی شریعت مطہرہ کا پابند بھی
 ہو جاتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ حضور صاف میں یہاں وصیت و مرشدی
 اعلیٰ ہے پھر حضرت عیسیٰ عظم سیدنا اعلیٰ حضرت اور سیدنا معنی
 مطہر بعد جسی اللہ صلیب کا یہاں چاروں و مرشدی سے اور دو ایساں
 میں ان طرح سے نظر آتے ہیں۔ حضرت مرکار بعد از معنی اللہ تعالیٰ
 مرشدی سے کہ ان حیدری عیسیٰ مریدی کا سمعہ
 عیسیٰ الاصل سے کہ مرید و تلمذ میرے مریدوں پر انی مرشدی سایہ
 نظر ہے جس طرح یہاں زمین پر انہوں میں کوئی شک نہیں کہ
 حضور صاف میں یہ حضور معنی عظم رضی اللہ عنہ کے مرید صلیب
 اور عاشق و معاشق میں اس لئے وہ ضرور میں مشائخ کرام کے
 فضل و کرم سے مرشد ہیں۔

یہاں قابل توجہ ہے کہ آپ کے سامنے ایک

شخص کیا ہو اس سے ہماری دیکھتے ہو میرے ہاتھ میں ہوتا ہے
 میں اسے پہچان جاتا ہوں۔ اس کی ایک ایک لفظ ہے مگر میں آپ
 کو بہت صاف میں اپنے پرانے دوست مراد کی وجہ سے اسے
 ہوں گا۔ صرف یہاں ہر روپے نکلیں گے تو اس کی بات آپ
 سے دل میں عمر گئی کہ اسے ضرور خریدنا ہے کہ اس نے یہ بھلا
 کیا ہے کہ یہ بہت چمکدار ہے، واقعی ہوا مگر تلمذ میرے بعد آپ و
 خیر میں یہ نہ نہیں یہ تو کچھ دوسری معلوم ہوتا ہے۔ یک جو ہری
 سے دھواں اس سے بھی ایک تلمذ میرے سے لکھا میں سے بھی ہونا
 ہونے سے تا یہاں آپ کو یقین ہو گیا کہ یہ ہونا نکلیں ہے آپ
 کہے گئے کہ اس میں سے جو ہری سے رابطہ کئے بغیر سے یہ ہونا تو
 یقیناً میرے بچاں ہر روپے صلیب ہو جاتے۔ کچھ میں کیا کہ ہونا
 تو یہاں جو ہری کا کام ہے۔ اسی طرح کچھ جو ہری کی ساری
 شرطوں کا جامع ہوا اور ان قابل ہو مگر یہاں کچھ اس میدان کے
 جو ہری کی کام ہے۔ وہ شہداء جو ہری وقت کے ہمارے کہ میں
 جو ہرے اور کھوئے کو پتے ہیں اور اس میں جو اور فطرت کی تکی
 رکھتے ہیں کہ ان کی علم ہی کے اثر میں ہیں۔

آج آپ اپنی نظروں اٹھا کر دیکھیں۔ درویش کیجئے و
 آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ سارے ہمارے کہ حضرت ازہری
 میں ان کے جامع شرط کچھ حضرت عالم این امور دار فقیہ
 اور صاحب تقویٰ و طہارت ہونے پر متعلق ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ
 حضور معنی عظم قدس سرہ کے بعد کثیر علماء کرام حضرت شی کے
 واثق سے وابستہ ہیں اور جو وابستہ ہیں وہ آپ کے فضل و کرم اور
 خیر و برکت کے معترف و مدح ضرور ہیں۔ مناسب کے ہمارے
 حوام سے زیادہ علماء آپ کے مرید ہیں۔ انہوں اور جو ہری ہمارے
 کرام اور فقہائے اسلام کے قلوب کا آپ کی طرف مائل ہو جاتا
 اور کمال جزئی کا اعتراف کرتا جو رہبر میں ان کے فضل و کرم



تقریباً سے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھ کر روزانہ اس برقیات عطا فرما۔
اور انہیں وہاں کے اندر رکھ کر حیرت انگیز عطا فرما کر انہوں نے
مردم را فرما کر۔

مزیدیں پر توجہ

دعائی فیہد جمشید پور میں شیخ شریک محمود۔ حال
صاحب رہتے ہیں جو حضرت کے مرید ہیں یہاں تک کہ
پچھے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مقرر کردہ پابند صوم و صلوٰۃ ہیں ان کی آواز
حق سے کہ میں وہ ہیں کے سے صوم و حیثیت۔ تنہا میں
چند سال ہوں کہ آج دیانت سے بھی شریاب ہوں۔
انہوں نے رامہ اہرہ سے بتایا کہ آج دیانت سے شریاب
ہوں کہ بعد مجھے یہ نظر آتا ہے کہ میں۔ جو آج کیا ہے مجھے
کیسے معلوم ہو گا کہ یہ میری حق عندہ مقبول ہو گیا ہے۔

تو میں ایک رات تیسرا گھر بھلاں اللہ واللہ
دعائی ایک سو بار اور دو سو (میں دو سو یہ بھی کہتے ہیں
میں اللہ ہے یعنی انہی تحریک) ایک سو سو بار پڑھا۔ سو گیا۔
خواب میں آیا، پتہ میں کہ ایک سنی جہد پہنچا ہوں جہاں بڑے
اوپر اوپر کی سرحد میں اور پھر رات و صبح میں ساتھ میں
میں سے جو وہ شد حضرت علامہ اسری میں آتے ہیں وہاں میں
بہت جیسے و جس کو یہ بچوں کو پتہ ہو۔ حضرت سے فرمایا
کہ جانتے ہو یہ کیا ہے۔ یہ جنت ہے اور یہ سب علما ہیں
جو جنتوں کی خدمت کے لئے ہیں میں سے کہا کہ حضور جنت سے
و جو یہی جہاں ہیں جس جہدوں کی رسالت لانا چاہتا ہوں۔
حضرت نے فرمایا کہ جہدوں کو دیکھنے کی تائید فرمیں۔ سکونے۔ اس
کے بعد کچھ کھل گئی جہد مجھے تھی درمیان قلعہ کا درمید بندہ
مجھے کہ میری اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ
بہت جہاں کہ میرے گھر شریف اور دو سو یہ بھی کہتے ہیں

میں سیدنا علی حضرت لیس سر 66 قمر 1300 سے منظر اللہ سرہ جہد
مفتی عظیم کا قائم کہ ہر مقررہ مقررہ سے تین دو کے عطا
سے یہاں ایک ہے جو مدنی احمد سے مدنی محسن کی جاری
تھی جس میں زیادہ سے یہ دو طرز ہوں اور یہ صوم کے ساتھ
عصر کی تقاضوں کو بھی پورا کیا جانتے پانی پانی سے بہت کرنے
سلوب اور طریقہ کو بنایا جائے تاکہ ہاں کے ہاں میں دوسرے
جامعات سے پیچھے۔ وہ جس اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ
مری میاں وہاں کے شیخ و جماعت مولانا محمد صاحب شہد
سے محسوس کیا وہ ہوں کہ چند سال قبل مرید اللہ سات
لاسمیہ جامعہ اسلامیہ میں تھی۔ پانچ پچھ سال کی ایک قلیل
مدت میں یہ جامعہ اس قدر ترقی کر گیا کہ تین سو سالوں سے علوم
دینی میں جہاں بھارت سے ہیں یہاں منظرہ سنیہ پھول اور منظرہ
عظیم سے کہ مرید رہتا رہتا ہے۔ اس دروہی مصیبت یہ
ہے کہ عظیم کے ساتھ ساتھ دینیت پر بھی حاکم توجہ دی جاتی ہے۔
سارے طلبہ سعید کرنا وسیع پامانہ اور بھی رنگ کے لئے سے
مزین جتے ہیں۔ اس میں جب میں جاتا ہوں وہاں کے طلبہ
کو خوش اخلاقی کے برتاؤ سے حیرت پاتا ہوں۔

اس میں سے ہاں میں ہوں اس کی معبود و پروردگار
میں میں مغلیہ دور کی خوش نصیبیت سے دوق رہتے رہے
دشاہوں و دشاہوں کی یادگار و تاریخی طرز تعمیر دیدنی ہے
حاصل یہ ہے کہ اس قدر قلیل مدت میں اس عظیم اور عظیم رسالہ
جامعہ کا معرض وجود میں آئے اور شیخ اللہ میں طلبہ میں کامیاب
سے حیرت لانا وہاں ہاں قاش قاش تاش تاش کی شاہ ایوں پر ہونا
یہ بچے جو حکیم کر مت سے جو سیدنا علی حضرت کی کرامت
کے۔ یا سیدنا مفتی عظیم مدنی یا خود حضور زہری میں عظیم
لیکن کر مت کے بعد پانی رہاں سے کہی دیا ہے کہ ہمارا کو



۳۰ جون ۱۹۵۵ء کو تخت ٹکڑہ - حافظ اقبال محمد خاں

جس صاحب جام باڑے ایک سوال پر مولانا محمد علی صاحب چوہدری نے مستعمل کے حبیب راہی کے حوالے سے ایک جواب دیا۔ انھیں یہی پتہ تھا کہ میں نے یہ جواب کو مولانا مصطفیٰ سے مولانا صاحب کی تصدیق چاہی مصطفیٰ نے فرمایا۔ تقریباً ۲۲ سال قبل جس وقت کہ حضور ربی میاں قبلہ کو مکہ شریف میں لکھیں کہ رتو ریا ہی صرف اس لئے کہ آپ اہلسنت و جماعت سے ہیں و میرے پاس ہیں لکھیں کہ خلاف میں وہ بعد میں ان قبلہ میں رہیں پڑھتے بلکہ پتہ تک جماعت قائم کی ہیں۔ ان موقع سے میں نے کج صاف کے وقت جواب دیا کہ یہ کا اقدار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے روح پاک سے یہ کی سنی صاف کس چلی رسید باطنی حضرت قدس سرہ۔ یہ وہ پاک پتہ چنگ پھر وہ وہاں سے مغرب کو روش کو لے گئی۔ ان کے بعد میں نے اخبار میں پڑھا کہ حضرت اسی میاں کو مکہ شریف میں قتل کر دیا ہے۔

پھر چند دن کے بعد معلوم ہو کہ حضرت کو رہا ہوا ہے۔ اس سے درجہ آپ بھی پیچھے تو میں بھی وہاں پہنچا۔ لکھنؤ میں آپ کے استقبال کے لئے حاضر تھے۔ اس موقع سے باوجود یہ بھی حکومت نے خلاف امر و لکھنے کو حکومت مدنی طرف سے منع فرمایا تھا مگر میں نے سوچا کہ ہمارے لئے بڑے فائدہ کے اور فکریاں اور میں حاضر ہوں۔ دیکھیں یہاں لکھنؤ میں یہ خوش امداد میں بکسیر و رسالت اور ان کی میاں زندہ ۱۹۵۵ء کا سفر شروع ہوا اور حکومت مکہ کے خلاف بھی ہوا لگا کر وہ موجود ہوا۔ میں نے بھی میرا لکھ دیا مصطفیٰ نے مسئلہ کا نام جان رکھے ہوئے حریف فرمایا۔

اس واقعہ کے بعد آپ دیکھ رہے ہیں کہ صرف یہ صحیح

ہے اس کے پڑھنے سے بہت فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ یہ ہے مقاصد حاصل ہوتے ہیں۔

حبیبی علاقے میں لکھی

حکومت کی دھوم

جنوبی بہار کا ایک عظیم رہنما ہے۔ مراد علی صاحب۔ جہاں تقریباً ۱۵ سال سے مراد علی صاحب نے تعلیم و تربیت سے تعلق ہے۔ ان کی سارا قبل صاحب شہداء ائمہ صاحبان و جماعت پر نور سفور حضرت مولانا حسین الہدیٰ نوری صاحب اور تھانوی صاحب حافظ محمد شمس قادری پٹنہ وہاں پہنچے۔ معلوم ہوا کہ حضرت مولانا صاحب بھی مدعو ہیں۔ وہاں بھی حضرت کا کم از کم ۱۰ افراد سے خطاب ہو گا۔ صاحب کی یا شہادت کے مطابق آپ کی تقریر نایاب و گھنٹہ ہونے لگی اور ان میں ہونے لگی۔ یہی نتیجہ دیکھا کہ عرب میں کہ موجودہ عالم عرب و مشرق عرب خوب محفوظ ہو رہے تھے اور خوشی سے تھیل رہے تھے۔ اس سے واضح ہے کہ حضرت کی مقبولیت و پذیرائی صرف شام و مغرب میں نہیں بلکہ عرب و مشرق میں بھی دور دور تک سے یہ تو صرف شام و مغرب کے ملک پر سے دور عربوں کے ملک میں ابداً لکھی میں آپ کا یہ نتیجہ ۱۹۵۵ء ہوتا رہا ہے۔ ۱۹۵۵ء میں افریقہ کے سفر کے دوران جناب محمد رحمت اللہ بھائی کے دولت کدو پر ایک رات بھر اقامت تھی۔ حضرت قبلہ ان میں ملنے میں کسی کے یہاں مدعو تھے۔ جناب رحمت اللہ بھائی نے اس موقع پر نصیحت فرمائی کہ انھیں آپ نے شہداء مولانا محمد علی صاحب و دیگر کئے مجلس میں کاپی ۱۹۵۵ء حضرت مولانا محمد رحمت صاحب نے بہت شہداء پر معزز تقریر کی تھی اور قاتل حضرت نے انھیں جان لگی اس طرح ۱۹۵۵ء میں حضرت سے حیدر آباد دیکھا اور وہاں رہا تھا



وہ حضرت سے حریم غرت ہوئی اور چہ شریفہ مبارک پرورد میں واحد
 سے لیا اور ہم چہ سوس رہا اور حضرت نے بعد سے کتب میں
 سمیت جن کے کام میں گاہیں وہ اندہ علی صاحب موصوف
 سے پہلے کلام جہانی رکھتے ہوئے فرمایا کہ ایک مرتبہ
 بدھ بیوں کی سرکشی سے بہت پریشان تھا اور حضرت سے دعا کران
 تعویذ کی اور رت ملی مٹی اس لئے حضرت کے پاس خواب کہ اور
 حرم یا کہ حضور میں بہت پریشان ہوں دعا کر دیں اور تعویذات
 کی اور رت دیدیں حضرت نے فرمایا کہ میں اپار رت بتاؤں
 کہ میں کام کو باوجود حسب اللہ و بعم الوکیل کثرت
 سے چکا کر۔

علی صاحب موصوف نے اپنی خوش بختی پر نار کر نہ
 ہوئے بے مذمت کا ان کے اندر میں ظہار کرتے ہوئے فرمایا
 کہ میں نکلتے میں کثیر رہا مٹی وہ سے چار پڑا کہ مرید ہوا تھا کہ
 یکاں حضور کی بی جہ زریارت کرتا اور مصالحت کا موقع مل جاتا
 کافی اوں تک یہ مرید مٹی سرزہ ہری حرم سے وہ جب حضرت
 کی مکرینہ تہذیب سامنے آجسٹنی مسجد مدرسہ میں معلوم میں بھی
 تہذیب نام میں مدرسہ کے سامنے کھڑا تھا کہ مٹے میں حضرت
 کی گاڑی آئی۔ ان کے بعد کیا تھا جس نے جب حضرت سے
 مصالحت کیا تھا تو بوسہ دیا اور ہاتھ پکڑا کہ حضرت علامہ عبد الرحمن کی
 ساری ہوش گاہ میں لے گیا میں سمجھتا ہوں کہ حضرت اپنے اس
 مرید کی کلمات آگاہ ہو گئے اس لئے اس مرتبہ ہر موقع
 عزیت فرمایا کہ ان وقت میری خوشی کی تھی۔ وہی اس وقت
 حضرت کا چہرہ و تہذیب اور جو صورت تھا کہ اس سے باہر ہے۔

علمی گھرائی اور تنقیدی نظر

ایک شخص کے لئے تھا اور صاحب بصیرت ہونا ضروری
 ہے اس کے بغیر وہی نظر نہیں ہو سکتا۔ بدشہ حضرت بڑی مہیاں

میں ایک بلکہ معجزی محاسب سے مرید اور فریقہ نے مرید
 میں بھی حضرت کا بے شمار دورہ ہوا اور ہا ہے اور آپ کے توسط
 سے دوسرے اگر مصلحتی اندھان غیور سے حضرت اعلیٰ صاحب موصوف
 قدس سرہ کے فیصلہ و پیر کی مٹی میں چھٹیں میں وہاں مرید
 میں بھی آپ کے دیکھنے سے بعد مصالحت میں مٹی ہو چک
 مسئلہ حق مسئلہ اہمیت میں کافی تھا میں اہل یوں اور ہو
 رہے ہیں ہر جگہ سیدنا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کا ذکر کیا رہا ہے۔

۲۸ جون ۱۹۰۸ء حضرت مولانا حافظ انیسویں صحنی
 صاحب خطیب دہلی جامع مسجد جو مرید رشیدیہ پر سے رات
 خروار سے ایک مجلس میں فرمایا۔ میرے گھر سے ایک بچے مدرسہ
 میں پڑھانا نہیں چاہتے تھے اور بچے سے کہے کہ شوق تھا نہ
 میں بھاگ کر نکلتے پہنچا۔ وہاں ایک رات میں کام تھا اور وقت
 نکال کر ایک مدرسہ میں حفظ قرآن کا درس تھا۔ میری بھی انہی
 کو دیکھ کر ایک وہابی حافظ نے کہا کہ حسب اس بات سے تو میں ایک
 مدرسہ میں، حدیث کے تہارے صاحب پیچے کا صاحب تھا
 اور وہاں ہوں پتا بچہ اس سے مہارت اس مدرسہ میں مدرسہ میں
 کو اور اس پر سے کچھ میں بدھ بیوں کی اہمیت کے خلاف
 شریعتوں سے پریشان تھا میں دوسرے مذاہب کی پڑتا تھا طبیعت
 ہے جسکی تھی جس میں معلوم ہو کہ جسک مرید نکلتے کی شریعت
 کا حرم میں حضرت ارجمانی مہارت تہذیب و دین سے ہیں۔ میرے
 اس میں کافی تحقیق پیدا ہو چکا وہاں پہنچا تھا اور حضرت کا دیر
 یہاں حضرت کا جب میں سے دیدار ہوا تو چہرہ و تہذیب اور
 پیشانی میں متاثر ہوئے جسے مدرسہ کا درجہ سے ہی وقت
 مرید ہو گیا۔ پھر میں سے اس مدرسہ کو چھوڑ کر ایک ہی مدرسہ میں
 وغیرہ اور طرہ حاصل کرتا رہا مرید ہوئے تا یہاں حاصل فائدہ یہ
 ہوا کہ وہ بیعت کی صحبت اور اس کی رہا سے میں حق و مہارت و



مرقاۃ کے لئے پہنچے۔ تو دیکھ کہ وہاں علیہ کی بھڑکتی ہوئی سے اور دست وی وقدم ہوں کہ لئے پریشاں کی حد پہنچ گئے ہیں۔ حضرت اہل حق نے تکلیف پہنچائی کہ آپ جہاں میں آگئے۔ جہے میں حضرت قدامت علی مرقات کے سے تشریف لے آئے میں جہاں سے جہاں میں لائے گئے عمل کیا۔ حضور انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صاحب مرقاۃ کے سے تشریف لائے ہوئے ہیں جب حضرت قدامت کی بات کی تو آپ کا حال تشریف پہنچا۔ وہ دونوں روتے ہوئے ہو گئے۔

ایسی طرح ۱۲۰۰ میں حضرت قدامت علیہ رحمہ کے میں و جملہ کے موقع سے جب فیض العلوم تشریف لائے تو مغرب کے وقت آپ قیام گاہ سے مسجد میں نماز پڑھتے تشریف لائے۔ آپ ہی سے رہائی پر جان۔ بعد نماز ملے۔ اتنی تیزی سے آگے بڑھے کہ حضرت کو کافی تکلیف پہنچا۔ میرت کی وجہ اس سے مورچہ سمجھا۔ دونوں طرف ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر کھڑے ہو گئے۔ اور دونوں میں حضرت و حصار میں کے کسی طرح ہار میں بٹھا دیا۔ اس موقع سے بھی بعض کرم فرماؤں سے علیہ تشریف کو حجاب بنائی و شش کی

ابھی حال ہی میں ۱۱۰۰ جو رت ۱۲۰۰ میں وصال صلی اللہ علیہ وسلم کی بات میں ایک مسجد کے افتتاح کے لئے تشریف لائے تو یہاں کے لوگ سے ملے۔ میں حد جنوں پہنچ گئے تھی کہ بقول صاحب شہادہ۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت کے اندر کرم فرمائی قدر جناب مولیٰ شعیب۔ صاحب حب کو یہ کہنا پڑا کہ میں تو آپ کے یہاں حضرت کو رہے ہیں لیکن آپ لوگ مصافحہ کر رہے ہیں جو طریقہ اختیار کرتے ہیں وہ وہاں گھٹ رہے۔

یہاں ایک بات یہ کہی جا سکتی ہے کہ غافلئہ کر کے والے منتظمین صاحبان کی کتابوں سے اس طرح کی پریشان کن

تو آپ نے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ ہاں ایک مرتبہ ہر حصہ سے مشافحہ سے آپ کی رپورت حاصل ہوئی ہے۔

جاں دیدہ و عارف و عیار
نقد اپنا نام ہوئی جاتے گا

بعثت غیر مترقبہ پر اظہار حوشی

میں کتاب میں یہ طے ہو گیا کہ ایک ہی صاحب نے میری سے ساتھ کہ میں تھا اس کے بہت دور دور تھے میں سارا وقت میری حالت و حال مطلب حد کیا اور مصروف بنایا کہ کلمہ تہ جب میرے ہوں گے تو عمر وک ان کی انجمن و حیرت سپہ پاس رہے میں کہ میں ان کے ساتھ کہ چھ صاحب آراہم رہے ہیں۔ موقع میرے ساتھ اور ان کی بھی کے۔ یہ چھ شریف رہے۔ یہ صاحب کے نام یہ یہاں رہے۔ موت تو میں سے کہ یہ آپ کی انجمن کے میں وہی پاس میں کے تاکہ دور دور تہ میرے میں ایچا ہوں کہ حضرت رسول میں صاحب بہتم عقیدت مدد ایک محبت میں علو رہا ہے میں اور آپ کو کلمہ و اہل پریشاں دینے میں۔ روم شہ کے سارا مصافحہ پہنچا ہے میں دراتھوں کوئی دینے میں میں شمار و حساب کلمہ سے چوتھے اور پچھتے چائے صیغے نکلتے میں میں آپ وہاں میں مبارک میں چھو والے صاحب و حجاب سے صاحب تہ اہم تکلیف پہنچتی سے نہیں تا اس میں ہو جاتے ہیں اور بھی جاں کا کلمہ بھی فرماتے ہیں ان کی سارا کلمہ جامع الائمہ مبارک میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم است برنا کلمہ الہیہ و کلمہ حضرت علامہ شہ القادسی علیہ الرحمہ سے بھی شہرت فرمائی تھی۔ سیدنا سے تاریخ ہوئے کہ بعد میں حضرت ان کی میری قیام گاہ پر



اور پتہ سے کاشف حاصل ہو۔ مگر ہر مرتبہ حضرت کو جہاں
 عیادت سے متعلق اور خوش اخلاقی کا پیکر پایا۔ کئی مرتبہ تو
 کاعرسوں و رقبہ گاہوں میں آپ کی محبت میں ہا اور ایک مرتبہ
 کفایت سے حشید پر کنگہ زیب علیٰ میں سے آنا ہو۔ کئی مرتبہ افادت
 ۱۰ شریہ میں پورہ اور دوسرے فیصل العظیم حشید پورہ اور دہلی مگر لیلکہ
 میں تھیں۔ آپ کی محبت میں جیت کر کئی سالات گزرتا رہا لیکن اس
 تمام خصوصیات میں آپ سے اخلاق کریمہ کی کا مظاہرہ میرے
 میرے اصحاب اور میرے بچوں کے ساتھ کیا ہے حتیٰ کہ ہر فردی
 ۱۰۰۰ میں بھی گزریاں سے رہا۔ سوئے کے بعد دوسرے فیصل
 العظیم میں جب آپ پہنچے تو میرے دونوں بچے اور اس رعبہ اور کچھ
 جیہ رعبہ موٹی کو سلسلہ میں داخل کیا۔ پھر تاشہ حاضر کیا گیا تو مجھے
 اور اس دونوں بھی کھلایا اور تھا جب کراٹے کے بعد عظیم موٹی کے
 سر کے اوپر ہاتھ پھیرا اور دعا کی اس موقع سے بھی دوسرے فیصل
 العظیم میں کافی اشخاص مرید ہوئے۔ جن میں دوسرے فیصل العظیم
 کے مہم جوہ سلوڈی جناب حافظ سراج احمد صاحب شاستری مگر بھی
 میں۔ کئی سال قبل عرض رضوی سے فراغت کے بعد سیدنا اعلیٰ
 حضرت و سیدنا مفتی اعظم قدس سرہما کے بیچ خانہ دار ہر دو معینہ
 صبح پانچ بجے اور سے اس پھر بریلی شریف پہنچ کر حضرت کے
 دارالافتاء میں پہنچا۔ وہاں پر حضرت قندہ و محبت محترمہ سونینا مفتی عمر
 یونس رحمہ اللہ کی رضوی اور حضرت سونینا مفتی عبد الرحیم شتر موج
 تھے ہر جمعہ کو کئی سے شرف بخش یہاں تک کہ کھانا کھا کر رہا ہے کا مگر
 قیام۔ فقیر کو حضرت کی دعوت اور آپ کے تکرمانہ سے خواہ
 جاسنے پر ہوئے والی مسرت کو الفاظ کی لڑی میں پورہ نہیں
 چا سکے حقیقت یہ ہے کہ حضرت کی اس فقیر کو رہی کے ساتھ ان
 قد و مہم جوہ اور کئی بیچ ہر شد سیدنا مفتی اعظم اور اعلیٰ حضرت قدس سرہما
 امر احمد کا ہفتان ہے کہ جس کو جو بیچ ہر شد کے صدر قی میں رہ

دستِ حق کے یہ کہ قدم سے سے و شش ہشپ۔ کئے
 ۱۰ مسئلہ کا یہ کہ آپ یہ کہ پانچ پانچ سے اور یہ مسر
 حقیقت سے اس طرح کے یہ یہ پانچ پانچ سے اور یہ مسر
 مگر تو بھی ہو کہ ممد رہا۔ مگر وہ سے اس کے یہ کا مسر
 شکی جبکہ مسر مسر مسر مسر مسر مسر مسر مسر مسر مسر
 میں حشید پر شریف لا۔ وہاں کے متکلیں جتا۔ جن کا مگر
 العظمیٰ صاحب صدیقی عبد اللہ صاحب ممدو اور حافظ مگر
 جسیں صاحب دین مسر انجم قندہ کے فارغہ کہ ملے والے
 مرید ہوئے اور اس کی۔ ہوئی اور۔ ہی حضرت وانی
 موت۔ ہی کہ کا عرض کی کہ حضرت۔ رتہ وقت محب رانی مومن
 ممدو صاحب ممدو رہا جس دوسرے تو رہا۔ مگر یہ وہ عرض
 یہ ممدو ممدو ممدو ممدو ممدو ممدو ممدو ممدو ممدو
 حقیقت سے حشید پر شریف لا۔ وہاں کے متکلیں جتا۔ جن کا مگر
 سے مجھ وہاں بہت علمین۔ جس طرح سے مومن موصوف نے
 مزید یہ کہ اس وقت حضرت بہت خوش تھے۔ اس خوش کہ وہاں
 کم کم لوگ جب محبت کے دوسرے لوگوں کے یہاں ضرورتوں
 کا یہاں سے سوں دار اور اس کی جو لوگ مجھ پریشان دیتے
 میں

خوش اخلاقی

۱۰ میں شش حقیقی ن میں قدیم سے اور اس
 قدیم اس کے صفات یہاں کے سے میں وہاں اسلام پہنچی جس
 میں پچھڑی سے کہ حقیقی اس کی سالی کو رتہ وہی رتہ
 سے اس صفت سے معصی سالی مگر حقیقت سے ہے۔ دنیا
 میں یہاں پر قاف سوتا۔ اور عزت میں کامیابی کے متعصب پر
 پایا۔ ایسا رتہ الحروف کو حضرت تابع الشریعہ کے ہر تھ حشید سر
 میں صلی سے کام قیام سے ہر مرتبہ حضرت میں بھی ساتھ رہے



بہت اندر چھوڑ دیا تاکہ وہ بڑھاپہ ہو گیا۔ موصوف نے
مسند کو مہر دیا دیکھتے ہوئے فرمایا کہ میں سے پہلے میں مدد ہے
اپنی تھوڑی سی مدد پر گناہ چکان اوجھل سمجھ بیٹوں وہاں
۱۰ بیویں ۱۰ بیویوں کا گھر ہے۔ اور میرے پورے گھر والے بھی
سب کے سب مدد سے تھے۔ اس کے بعد حضرت کا یہ بیٹا
ہو گیا جو کہ میں بھی خوش عقیدہ ہی ہو کر دوسرے گھر کے
مدد سے ایک بھی خوش عقیدہ ہی ہو گیا اور حضرت کے عقیدت مند
بھی، مگر میرے گھر میں بہت تھیں گی ہونے لگیں۔

حالات زندگی کو ملاحظہ کرے گی

کیا ضروری

حق سوں یہ ہوتا ہے کہ تمہارے ملک کے حالات کیوں
ہیں۔ تے ہواں یاد کر کے کیوں کرتے ہو جس کہتا ہوں کہ ہم کو
رب تعالیٰ کی طرف سے حکم دیا گیا کہ اللہ کے حکام بدوں کا تذکرہ
کرو۔ اس کے بعد اوقات وہاں کو ہم حکم دیا گیا ہے کہ
اللہ پاک و تعالیٰ کی رحمت کا شکر کریں۔

و اما بعد ربک فحدث

(اپنے رب کی رحمت کا خوب خوب چرچا کرو)

دار شریعت کوٹ لویں، مولانا امجد علی صاحب
رحمہ ورحمہ، شریعہ و حدیث، لا فاضل، ملک العلماء، جامعہ اسلامیہ
طہ، احاطہ من و میر، ہم قدم، امر بام، بکارت کے نقد
حسب و حکمت میں، ایدہ شریعتوں کو، انیسویں تا۔ اس سے محبت
جانی سے رحمتوں کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔ بیٹیاں کا ذکر نہیں کیا ہے۔
گاہیں کہ ان سے حالات کا نام۔ عیسیٰ رحمت و قدرت سے
روایتیں میں ہے

”عبدکرم لصدیقین لعل الوحمہ“

(جہاں نہیں کا ذکر ہوتا ہے وہاں رحمتوں کا ذکر ہوتا ہے)

کتاب کے سے شریعہ۔ آپ کی خدمت شریعہ قریہ
تجسّس کی۔ چہا جب سے خدمت میں دیکھ دیا جو
لگے بیٹس علوہ مشیہ پر سے بھی نہ صبر چلے۔ یہاں ہوسا
ایک گاڑی میں ۱۲ ماہ دوسری میں دس روٹی تو پہلے۔ نہ تھی کہ
و بعد ازاں نے اپنے خدمت سے ملاقات۔ نہ تو کسی
معلوم بہ۔ خدمت میں سے جہاں سے بہاں سے تھی کہ
چوتھ پینٹ وہاں تک کہ جس سے اس میں مٹی دی
خدمت سے شریعت میں سے ہے۔ چہا نہ شریعت
رضا اور مولوی غلام احمد رضا اور مولانا سیدنا ابوبکر
گرامی قدر جناب شعیب رضا سے رہا۔ ست۔ چہا سوں سے
پہلے ہی۔ حالت میں خدمت سے اس کے تصور یہ ایک درم
فصلی العلوم و شریعت پر دستہ آپ سے ملاقات سے شریعت سے
تھی۔ تا مگر اس نے خدمت میں گئے اور سلام کا جواب دینے
سے تھیر بہت معلوم۔ اس لوگوں نے بیعت کی خواہش ظاہر
کی تو مولانا سیدنا۔ مدینہ کے ماہ وینہ دیا اور سلسلہ میں
اس فرماں۔

۲۶ مئی ۱۹۵۸ء، قادیان میں صاحب صدر شعیب
تہذیب و حفظہ درسیات، مولانا شعیب رضا سے یہ شخص میں راقم
سے پہلیں تک و بعد۔ کتاب میں میں صاحب موصوف ہوا
پھر تہذیب و حفظہ درسیات سے سے جہاں سے تھی کہ
شادی۔ اس کے بعد میں سے۔ راقم نے فقہ میں سے
رحمہ ورحمہ۔ مولانا طاہر۔ مولانا شعیب رضا۔ مولانا
صاحب سے موصوف سے پاس مولانا سے راقم۔ تہذیب
موصوف سے اندر تھی۔ سے ہوئے مولانا۔ چہا تھی مگر تھیر
جہاں میں حضرت مولانا کی ساری کتابیں سے تھے
جب معتمد راقم کو اس طرح میں بھی وہاں پہنچا۔ آپ کا



سید الشہید

جامع تصوف شخصیت

سیدنا محمد بن عبد اللہ قادری دہلوی، شریف رحمتان ✱ 09928699939

مکمل مفسر اعظم ہند، تاج الاسلام و المسلمین، فقیہ، مجدد حضرت
 برائت و مقلد حضرت محمد مصباح قادری اور مکی تہذیبی مدظلہ
 سوانحی ہیں۔ جو اپنی روحِ سرشار، مشفقہ جہات، دینی و علمی
 تدریسی و تعلیمی و حلقی و سماجی و سیاسی خدمات سے ایک ایسے
 نورِ شمس اور سورج کی کرہ سے ہیں۔ جس کے انوارِ کار سے
 واقعہ پر آفتابِ دہانت کی مدھمک رہے ہیں۔ جو تمام قرین
 مسدود قلوب پر جلوہ دار ہو کر اپنی دینی و تعلیمی خدمات کی سیارہ
 رہن سے سچے سچے شیخِ یورپ، افریقہ، عرب و عجم میں علومِ امام احمد
 رضا کے اور زیادت سے تمام کتب و مستقیب کر رہا ہے ہیں۔ جس کی شہاد
 کا شمس سے حکام دین و مقلد کی اجرت و تبلیغ و رات و مسلک
 حسرت (مسب علی حضرت) اور نور عام کی رشد و ہدایت
 اور ان کے رہنمائی کی وقار و سلی مدظلہ اعظم سے پہنچے گی یا نہیں
 تمام کے بارے میں فرمایا: لعناء مصابیح الارض و خلفاء
 الایماء و وروسی و رثۃ الایماء (کنز العمال ج ۳۳۷) علماء
 یہاں سے جو شمس اور میرات اور میوہ کے درخت ہیں حضرت
 ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: لعناء و رثۃ الایماء
 یعقوبہ اہل السعواء ولیستغفرہم لعینا فی

اور مابین تمام مقلدین و مقلدین
 یہاں سے جو شمس اور میرات اور میوہ کے درخت ہیں حضرت
 ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: لعناء و رثۃ الایماء
 یعقوبہ اہل السعواء ولیستغفرہم لعینا فی



نصوص کی تعریف و حقیقت حضرت ہادی

[illegible][illegible]

مصدقہ و مشابہت میں مصروف ہے تو اس وقت کہ
مصدقہ پر جانیں ہیں وہی صحیح طریقہ ہے۔ محنت و
ثبات سے یہ خاص بات ہمیں محنت سے حاصل ہے
یہاں سے ہم عظیم کے شہر میں آج بے جا
ہے حقیقت یہ ہے کہ ہم نے اس وقت
حکام و امر سے اجتناب منکرانہ و نواہی سے علم و معرفت

[illegible][illegible]

کتاب: "تاریخ اسلام" جلد ۱، صفحہ ۱۰۰، خط ۱۰

۱۔ یہ شخصوں کے تعلیمی کلیوں پر مبنی ہے۔

میں نے ان سے کہا کہ یہ شخص میری طرف سے ہے۔
انہوں نے کہا کہ یہ شخص میری طرف سے ہے۔

اٹھائیں! ان محفل کے مسافر! یہاں ہیں کے ہاں شہزادہ
سے سے بدلتے رہتے ہیں یہاں کے ہاتھ نیچے بھی گتے

$$u^2 = \frac{1}{2} \left(\frac{1}{\rho} \frac{d\rho}{dt} \right)^2 + \frac{1}{2} \left(\frac{1}{\rho} \frac{d\theta}{dt} \right)^2 + \frac{1}{2} \left(\frac{1}{\rho} \frac{d\phi}{dt} \right)^2$$

نہیں ہو سکتے ہیں۔ (۶۲)

منصور کی یہ جیسے جاکے "اے بچہ و مہمانی" سے سندھ

سے نہایت بڑھ کر اور اس کے علاوہ یہ کہ

مردود و مامورین محترمین سید جان شریقی، شیخ محمد تقی

تصوف سرشتی کے ملاں رہتے ہوئے ہیں اس حقیقت اور مسئلہ کلی
حقیقت پر مبنی بات ہے جو جس علمیت سے خارج ہے اس لئے کہ

قوم و ملت کی رہنمائی فرماتے ہیں۔ میں یہ بات جانوں کہ اللہ تعالیٰ میرے علم و ادب سے بہت زیادہ زیادتی فرماتا ہے۔

یہی ہے جس کا یہ کہہ دینا کہ میں نے تم سے کچھ نہیں سیکھا۔

ماہنامہ رسالہ "آب و تاب" کے مدیران نے اس بارے میں ایک بیان جاری کیا ہے۔

۱۰۰۰ شہزادہ شہریار کی ریاست و مملکت تھی۔

مشرق و مغرب، ایشیاء و افریقہ، علم و تحقیق، کمال و کمال، کمال و کمال

۱۔ یہ اہل حق ہیں اور اہل حقیت کے مخالف
۲۔ یہ اہل حق ہیں اور اہل حقیت کے مخالف

تسا، جاتے ہیں وہ سب سب پر قدم رکھ چکے ہیں اور جو اشتیاق

تشریحات: ۱۔ محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: "میں نے تم کو بھیجا ہے کہ تم اللہ کی راہ میں جان و مال قربان کرو، لیکن تم نے اس کی بجائے دنیا کی راہ میں قربان کیا۔" ۲۔ یہ حدیث اس بات کی تائید کرتی ہے کہ اللہ کی راہ میں قربانی کا صحیح طریقہ ہے۔

یہ سب کچھ دیکھ کر میں نے سوچا کہ میں نے کیا کیا ہے؟ میں نے کیا کیا ہے؟ میں نے کیا کیا ہے؟

[illegible][illegible]

پیشانی

زہد و تقویٰ کے آئینے میں

[illegible]

و احسن مروت و شرافت و سعادت خوب و مشیت
 حسن و مشیت نیک و رحمت عظمیٰ و جود و سخا و تقویٰ و تدقیق
 بحث و تحقیق و تفہیم و بصیرت و تدبیر و تمیز و رشد و ہدایت و شہاد
 بیغ و برب و تہ و تہاد و عہد و پست و عہد و تہ و تہاد

پہلے میں نے اپنے دوستوں کو بھیج دیا تھا کہ وہ میری طرف سے
میرے دوستوں کو بھیج دیا تھا کہ وہ میری طرف سے
میرے دوستوں کو بھیج دیا تھا کہ وہ میری طرف سے

ليس على الله بمكر

٢٠١٤

[illegible]

مطابق معتمدین انگریز، انتظامی مقررین و محترم صاحب قلم کاوری
رحمہ علیہم السلام کے ہندوستانی کے شمارہ صاحب، گمان ہے حاصل

[illegible]

پہلے کا، ان رشتوں میں ہر طرف سے ملتی تھی۔

تیسری پارہ و تحقیق علم غیبی کے بارے میں محمد و آپس اور
میراثہ پر ایک جامع کتاب، مستقیم تصدیق و اعجاز و معجزات



صدا ہو کر رہا ہے۔

یہ طرح اس شہنشاہ میں دیکھ رہے تھے
 ان کے سامنے تھے جس کے ساتھ وہاں تھے اس میں
 میں اس میں اس میں اس میں اس میں
 جس طرح شہنشاہ اس میں اس میں اس میں
 اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں
 اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں

اس پورے شہر کا مقصد یہ ہے کہ (بقول شہنشاہ الدین
 دہلی) (تصویر) شہنشاہ کے سامنے اس میں اس میں
 رہا ہو اس میں اس میں اس میں اس میں
 اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں

یہ ہے اجماع شریعت اور اہل دین و تقویٰ کا عالم۔ اسی لئے
 یہ وہ وقت ہے جس میں اس میں اس میں
 شہنشاہ کا مقصد یہ ہے کہ اس میں اس میں
 شہنشاہ کا مقصد یہ ہے کہ اس میں اس میں

یہ ہے اجماع شریعت اور اہل دین و تقویٰ کا عالم۔ اسی لئے
 یہ وہ وقت ہے جس میں اس میں اس میں
 شہنشاہ کا مقصد یہ ہے کہ اس میں اس میں
 شہنشاہ کا مقصد یہ ہے کہ اس میں اس میں

تقویٰ و طہارت و زہد و ورع کی یہ ہے
 پر فخر و دور میں نایاب ہیں۔ جو لوگوں کے لئے وہ
 اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں

پایندہ صوم و صلوات کا یہ ہے اس میں اس میں
 تکلیف و کمزوری و توانائی کسی لمحہ بھی نہ تھی
 اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں

[illegible][illegible]

’اللہ اللہ آپ کا عہدہ میں تو تقریباً ۳۰ سالوں سے مسلسل جس جس عہدہ سے رہے ہیں آپ کی رہائی کا یہ آپ کی حیات طیبہ کی ایک یہ ساری عہدہ حق و حلال میں اور عدست خلق کے لئے وقف ہے آپ کی رست کا ایک ایک میں میں شہد و طریقت پر تو سہارا ہے وہ ہے جسے نبی خدا کا لئے ایک عہدہ ہی میں حدیث پاک بھی ہے حضور پاک شریعت کا شہادہ ہے اس حدیث کی محکمہ ہے جو رہی ہے پر کسی دشمنی و درباری سے جس پر بنا ہو سکے گی

[illegible][illegible]

میں نے اپنے ہر لمحہ میں صرف اللہ کی تعریف میں صرف
 اللہ کی حمد میں صرف اللہ کی شہادت میں صرف اللہ کی
 شہادت میں صرف اللہ کی شہادت میں صرف اللہ کی شہادت میں صرف
 اللہ کی شہادت میں صرف اللہ کی شہادت میں صرف اللہ کی شہادت میں صرف



ش میں ملے وہاں وہی جہ سے

یہ مرتبہ نہیں ہو رہا، پہلی میں یہ مسئلہ یہ بحث ہو
 کہ موت سے آگے نہ ہو سکتا۔ لیکن اس مسئلہ میں
 اس کے تین باتیں ہیں۔ پہلی بات یہ کہ جس میں
 جس کی پالی کا ہے وہ تو حیرت ہے کہ اس میں یہ بات کہ
 مرد۔ مرنے والا ہے بعد از موت۔ وہ جہ سے
 اور دیکھو کہ یہ بحثیں یہ مسئلہ ہے

میں جس کی جہ سے بات ہے وہاں وہی جہ سے
 جہ بحث کھل نہ ہوگی اور میرا کہ وقت ہے

راقم دہلی سے آستانہ رضویہ بریلی شریف حاضر ہوا اور
 سہ ماہی الشہید مسیح جہ سے بات ہے۔ میں
 میں ہوئی بحث کا خلاصہ عرض کیا۔

آپ جہ سے بات ہے یہ مسئلہ یہ بحث ہو
 کہ موت سے آگے نہ ہو سکتا۔ لیکن اس میں یہ بات کہ
 اس کے تین باتیں ہیں۔ پہلی بات یہ کہ جس میں
 جس کی پالی کا ہے وہ تو حیرت ہے کہ اس میں یہ بات کہ

مرد۔ مرنے والا ہے بعد از موت۔ وہ جہ سے
 اور دیکھو کہ یہ بحثیں یہ مسئلہ ہے

میں جس کی جہ سے بات ہے وہاں وہی جہ سے
 جہ بحث کھل نہ ہوگی اور میرا کہ وقت ہے

راقم دہلی سے آستانہ رضویہ بریلی شریف حاضر ہوا اور
 سہ ماہی الشہید مسیح جہ سے بات ہے۔ میں
 میں ہوئی بحث کا خلاصہ عرض کیا۔



صعب بندی کے متعلق حضور ماقہ اشرفیہ کے کہاں حکایت اور استدلال و استنباط کی غیر معنوی صداقت کی کھجری کریں مشاہدہ کریں آپ کو نظر آئے ہیں۔

اہل حضرت رومی اللہ تعالیٰ عنہ اور شاہ فرماتے ہیں کہ دربارہ معنوی شرف خاقان باقی تاکید و تاکید مامور ہیں اور قیوس آج کل معاذ اللہ کالکراک ہو رہی ہیں نیکی باعث ہے کہ مسلمانوں میں تفریق پھیلی ہوئی ہے۔ اس لیے کہ صفیہ ابراہیم ہوئی نہ ہو مقتدی کہ پیچھے ہوں سب کی گردنیں شانے غلے آج کل میں کھادی ایک خط مستقیم پہنچا ہے جو اس خط ہر کہ ہمارے میوں سے نکلی رقبہ معتقدہ پر ہر سے محدود ہو۔

ہم اتنا کہ جب تک ایک صفیہ چوہی۔ ہر دوسری نہ کریں سوہم ترانہ بھی خوب لڑکھڑکھتا کہ شاہ دست شاہ چھلے

اقول غار ہے کہ جب ممبر کے اہل بائیں صف بندی کریں گے تو دوسرے تیس اور جو صفوں میں ٹھوٹا ہے اور شرعاً تاکید مطلوب ہے اس کی قیاس سے ہو سکے گی۔ اور پسند کر کے تو یہ صف ہے اس کے مفقود ہونے کا بھی حکم ہے بلکہ لیٹاں ست ظاہر ہے کہ یہاں پسلا امر کو یہی قیام ہے وہ بھی مفقود ہے اگرچہ ایک ہی سیدھ میں دوسوں طرف اسے کھڑے ہوں کہ جب بچ میں ممبر حاکم ہے تو اس صورت میں نہ عرفا نہ کھڑا ہونا صادق ہے۔ شرعاً تحقیق ہے اور اگر ایک سیدھ میں نہ کھڑے ہوں تو یہ صف بالکلیہ معدوم ہے۔

خبر بلا ضرورت اس طرح ممبر کے دائیں بائیں صف بندی کہ اس احادیث صحیحہ کے خلاف اور شرعاً ناجائز ہے اور اس صورت میں کراہت صرف اس تاہم صف و اہل پر ہی نہ ہوگی

فصل میں باقی اور اس وجہ سے اس کا مشاہدہ ہر حضرت میووی معنوی کے شعر میں رقراس مغز راہرو چشم کھائی ائی کچھ ہے اثبات ہے دو معنوی آں حکمت و فرما رہے ہیں کہ یہ خلاف قرآن و کلام خدا قشایہات کو وہ اللہ تعالیٰ اعلم۔

در بارہ اس کی یا اس ۵۸ - (تورہ ۱۹۸۵ء)

اس جو کہ کو اور مصداق میں تو میں ہو جانے گا کہ حضرت معنوی معنوی سے ہر وہ باہر میں بی بی فقیر نہ باغ نظروں کا شوق دیا ہے اور متعدد جہتوں سے جو کہ تو ترستہ و غیر متکیہ ہے۔

اقول قائل ہے تو کی شرعی حیثیت واضح نہیں ہے وہ دیکھتے ہیں اس بات قرآن سے استدلال یہ۔

قائما قائل یا حکم نامہ ہوگا اس سے وضاحت فرمائی۔

چونکہ آیات حکمت و قشایہات کی توضیح و تفسیر اور ان کے متعلق حکم صادر کر کے رہیں اقوال اور ممبر فقیر کے معتبر روایات کی روشنی میں تحریر فرمایا۔ عاصما ہر زبان احتیاط کے ساتھ اشارہ فرمادیا۔

حاشا مشاہدہ ان دو جگہ میں وضاحت دینا۔

سہا صریح ہے کہ ممبر کی طرف سے اعتساب کا پردہ چاک کر کے اس مقدس گروہ کے اس مقدس پر حجب گاہے گاہے کی خیر و خیر بھی فرمائی۔

ممبر کے دائیں بائیں کی صف کا حکم۔

بہت ساری سبب وجہ سے ممبر کی صورت میں ممبر کی صورت میں اس پر حاکم سے کہ ممبر کا کچھ حصہ دیا کی ضرورت سے آگے نکلا ہوا ہے عموماً یہی صف ممبر کے دائیں بائیں قائم کی جاتی ہے اس طرح



بلکہ اس کے پیچھے صف بند کر کے اسے بھی اس کراہت کے مرتکب ہوں گے۔

چوتھی قیامت اس صورت میں یہاں آئے گی کہ ہم وسط صف میں نہ ہوگا حالانکہ شرعاً مطلوبہ کہ ہم وسط صف کو ہو۔ (مکلف قیامی میں دارالافتاء بریلی شریف میں ۳۷)

وقفہ ترویج میں ایک مخصوص ذکر کا حکم

کسی سے سوال کیا کہ رات کی چار رکعت کے بعد ہر ترویج میں جماعت کے چند اور مسئلہ آوار سے بھیج پڑھتے ہیں پھر رات دعا پڑھتے ہیں اس کے بعد پھر چند قرآن مجید نزلت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف دوسری میں حضرت پیر محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ تیسری میں حضرت مرکاروفی علیہ الرحمہ رضی اللہ عنہ چوتھی میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کیا اور پانچویں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ چھٹی میں حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے لے کر پانچویں تک تذکرہ خلافت کرتے ہیں یہ سب اہل علم سے ہوتا چلا رہا ہے۔ مسدود عمل رنارست سے ہانا ہے یہاں سے اس میں شری رکعات سے یا نہیں آپ فرماتے ہیں

اجوبہ چاروں کے ساتھ شریوں میں۔ حدیث میں ہے ہر رکعت میں تسبیح حسنہ سبحان اللہ حسنہ تسبیح پھر عامہ فقہ کے نزدیک بھی اچھا ہے پھر طہارے اور اعظام فرماتے ہیں کہ ہر چار رکعت کے بعد لوگوں کو اختیار ہے چاہے توجہ تسبیح پڑھیں یا قرآن یا عارض میں نماز پڑھیں اور بخیر رکعت میں سے ویسویوں ہی تسبیح فقرہ دو سو تک و صلاۃ ضروری ورامور بدوہ پنجہ متعین نہیں ہر رکعت میں طہارے نہ کرتے اختیار میں ہے وہیں حکمت بطور فہم اور جہت متعین نہ ہوا

حاجز قیامت کی صورت

(دیکھنا کسی دیر پیر علی شریف، ص ۳۱-۳۲ فقرہ درج تاریخ ۷۰۰۲)

اس ارشاد پر غور فرمائیں تو واضح ہوگا کہ حضرت تاج الدین سے اس بھار اس بیان سے چند جملوں میں مدلل وکیل جواب عطایت فرمایا ہے اور حدیث و اسس فقہ اور ارشاد فقہاء سے توفیق و حزن فرمادیا ہے۔

سچ ہے اس حکم بیان فرمایا کہ یہ طریقہ چار ہے پھر اس پر ہمیں شبہ نہیں رہتا مگر اس اصول فقہانیہ صابہ کہ اصل اس میں حاجت سے تو جب تک کسی دلیل خالص سے عدم جواز ثابت نہ ہو تو اس طریقہ میں جاری نہیں کر سکتے۔

۱۰۴ حدیث پاک کہ عامہ مسلمانین جیسے چھ جہاں میں ہندو ائمہ بھی چھ سے اور اس طریقہ کو کون یہاں والا ناجائز نہیں کہتا تو محمود حدیث میں یہ بھی داخل ہے۔

۱۰۵ متفقہ ہے کہ ترویج میں یہ چار رکعتیں ہوں۔ اور پھر اس جرنیہ سے مسئلہ اردو کے حکم کا استخراج فرمایا اور مزید اس استخراج کی صحت کو ر اختیار کے حوالے سے مزید بھی فرمادیا۔

اس فتویٰ میں جو اختصار بطور جامعیت اور بیان میں وضوح و تفہیم کے کئی کاسن و کلاسہ جلوہ میں اہل بصیرت نے تجویز کیا ہے

مزید مسائل:

۱۔ مدنی محرک اور قیامیہ پرستہ اور مدنی قیامیہ و صلاۃ اہل راقاتی اور عائشہ قیامیہ۔ مدنی کی تحریر میں سے ہم مدنی سے متعلق مسائل کا جواب دینی اور ضروری ہے اور ان جدید اور جدید مسائل



میں ثابت ہوئے گئے شہادت شریعہ یعنی گواہان عدل کا ۱۶
اٹھارویں پر شاہد ہوتا یا حکم جاسی پر شہادت دینا مستفاد خبر کو
خرق موجب سے ثابت فرمایا۔

— سوال یہ ہے کہ آیا بیلیون و غیرہ کا اعتبار دربارہ
رویت بدل سے یا نہیں؟ اور متعدد بیلیون کسی شہر سے آجائیں
آپٹان قصہ رویت ہوں تو یہ بغیر استغناء ہو گیا نہیں ظاہر۔
استغناء اہل اربعین ہرگز ہے۔

(۱) محنت خبر کا ذکر بعض مسائل پر پس بلکہ جملہ شرائط معجزہ
اقبال بھی درکار ہے۔

(۲) اور اقبال بے ملاقات تصور نہیں۔
(۳) لہذا امام بخاری میں اتحدیق حد سے شرط محنت یا عقل
ملاقات و قریب اور امام مسلم ابواب ملاقات کی شرط رکھی یعنی
ابواب نے اس پر محسوس یا کہ روایت کی مروی حد سے بیرون معاشرت
ملاقات ہوئی ہوگی۔

(۴) اور جہاں روایت اور مروی حد کے درمیان ہنگاموں
و سطع ہو تو بدیہی سے کہ دونوں کا اتصال نہ ہوا تو خبر متصل نہیں
بلکہ منقطع ہے اور جب خبر منقطع ہے تو ہرگز مجزئہ استغناء نہیں
ہو سکتی اگرچہ متعدد منقطع یا متصل جائیں جب بھی وہ خبر متصل
فہم نہیں ہو سکتی۔

(۵) یہاں سے ظاہر ہوا کہ شیخ مصطفیٰ رحمۃ اللہ علیہ سے

استفادہ عن توخریب یہی الفاظ کی معنی لا اسفاسا
ان قالہ من قتلک الیلۃ جماعا عاب معدودوں
کل معصوم یحیی عن اهل ملک الیلۃ الیہم
صاعوا عن رویہ یہ تقریب محض تفاتی نہیں اور یہاں واقعہ

معاذت تو صدق صوبوں کی روشنی میں مل کرے مست مسلم
سمان کا علمائے حق کا ہونا ہے بعد سے۔

چنانچہ صدر اہل سے کے کہ اس تک دیکھ عید مسائل
میں عیال امت اور فقہاء اسلام کا نظر عقل اور طریقہ کار یہ
چل رہا ہے کہ ہوں سے تاپ است اور ان کے متعلق ردہ
انفوط اور بیلاں لم سورہ اصول اور کلیات و جزیات کی روشنی میں حکم
شرعی کا تسلط و استخراج و رسمت کو یہ واضح اور روشن راست
حد سے اور شریعت مطہرہ کے مطلق حدیث اور اب کا شعور پیش
ہے۔

تقریباً کام بہرہ مشورہ میں مسئلہ اور اولیٰ پرچار
سب کلمات کی قوت سے کیا راہ میں سے سلاست رو
سبب ہو جائے دو بڑ غیر درمند ہوتے۔ حضرت تاج شریعہ
نہ حد و یکہ اعلیٰ حضرت کا مہم درمنداں کہ روئے شریعہ و فہم
نہیں یہ طوائف اور دست گاہ قائم رکھنے سے سب کچھ ساتھ اور تقابلیت
در تخریج و تسلط کے ملکہ سے جس طور پر مقرر کئے گئے
یہ کہ عرب و عجم کے پس ہے بعد کا وسیعہ کا خطاب دیا۔

تاں الشریعہ ہوگی یہ محنت ہے ہر درش میں لی اور بعد یہ
سائل کے حکام شریعہ کے استخراج و تسلط میں دوسری عطا ہو
ہی حضرت کے فہمی میں نہت چاہی جھک رہی ہے چند
تکیریں ملاحظہ ہوں۔

ثبلی قون سے خبر استفادہ:

چند فراموشی شہر سے ثبلی عنی پر رویت جاب کی
سبب سے کہ میں اس کے متعلق یہ رقمطراز ہیں
— یہ شہر رویت کا حکم ہر شہر



وَيَقُولُونَ لَا تَنْدَرُوا فِيهَا لَعْنَةُ اللَّهِ لَإِيْمِي اِنْ يَسْمَعْ
اِنْ فَعَلَا عَنِ يَسْبَ بِهِ حَكْمُ اِهْ قَدْت وَهُوَ كَلَامٌ حَسَنٌ وَ
يَشْهُو اِلَيْهِ قَوْلُ الْمَغْبِرَةِ (۱) (قانونی رضویہ ۵۵۳:۵۵۲:۵۵۱)
(۲) پھر یہ بھی کان میں بلند اس کے ساتھ تحقیق کی بھی شرط ہے
اسی حضرت فرماتے ہیں

”ہو رہے اندر سے صرف استفادہ و اشتہار کافی نہ جاتا
بلکہ اس کے ساتھ تحقیق ہو جائے کی قید تیار اور فراموشی ملامت مبرا علی
کا شکی“ حدیث مدیہ میں فرماتے ہیں انما خبر لتواتر من
الناس بمعصیہم بمعصیہ الک لہو مجموع لاسرار
الکل فیہ الی الظن والوہم التامین استعاذہ العبر من
معصیہم لعمری بحدیث لو سالت کل واحد منهم عن
درجۃ ذالک ومعلومۃ لکن لم یمکنہ یخ“

[قانونی رضویہ جلد ۲، ص ۵۶۱:۵۶۲]

(۸) اصل حکم سے عدس کے لئے حدیث تہذرا اور بھی حاجت
موجود نہیں مطلوب ہے۔

(۹) کسی شہر سے دوسرے شہر میں شہادت شریعہ کا حصول
یا استفادہ متبادل شرع کا تحقیق نہ ہو سکے تو اس کا تہذیر فیصل اصل حکم
کا تہذیر کیوں کہ شہر سے گا اور کوئی حاجت اکیال عدت شہر سے
نافع ہوگی۔

(۱۰) اور جب یہاں اصل حکم کہ تکمیل عدت شہر ہے پر عمل
ممكن بلکہ لازم تو پھر کیا ضرورت کہ ٹکالیوں وغیرہ اسباب کو مورد
شرع میں رخصت کیا جائے اور خوافی نحو ہی ٹکالیوں ہو یا کل ٹیکس
ای مکمل وغیرہ کو برخلاف تصریحات فقہاء مستحکم مانا جائے۔

(۱۱) اس مسئلہ میں تمام اصوم مورد ملاحظہ و کوشش حاجت

میں بلکہ ابتدائے تحریر میں محدث ر مانتی من قنک
لبسۃ جماعات متعدّدوں تحقیق استفادہ شرط
ہے نہ کہ یہ تحقیق کی میں جسے مورد دیگر یہ صورت ہے کہ تمام
ہے ملاقات نامعلوم اور ملاقات کے لئے جماعتوں کا یہ ضرور ہے۔

(۱۲) یہ ناچیز بے طور پر یہ خیال کرتا ہوں کہ اس حدیث فقیر مستغنی
کی تہذیر جو محدثیں سے بیان کی اس کا وہ اور یہ بحث کہ
استفادہ کے لئے چھوٹا دور کار ہو سکے اور یہ کہ بعض احوال میں
چار پانچ دن کافی ہوں گے اور اس تیار دور کار ہوں گے، تطویش ہے
فائدہ ہے، حضرت مصطفیٰ رحمت اللہ علیہ نے استفادہ کی جو
تعریف بیان کی اس سے صاف ظہور ہے کہ گروہ درگروہ میں اور
اس میں سے مزید یہ بیان کرے کہ ظاہر شہر والوں نے چاہے
دیکھا میں یہ خیال کرتا تھا محمد و نقاب اس کی حضرت اہل حضرت کے
کلام میں پائی۔

چنانچہ اہل حضرت قانون رضویہ میں رقم فرماتے ہیں
”مردہ استفادہ جو شرعاً محترم کے محقق یہ ہیں کہ اس شہر سے
گروہ کے گروہ متعدد ہیں جن میں درمیان ہاں اتفاق یک دہائی
ہو کر اس کے وہاں مذکور شب چاند کی گروہوں سے گروہ
رکھنا یا نہ رکھنا ان کی خبر پر یقین شرع حاصل ہو اور اختیار میں
لال اسوحتی معنی استفادہ ان ذاتی جماعات
متعددوں کل معصیہ بخبر عن اہل سبک بلکہ انہم
صاموا عن رویۃ لا مجرد الشیوخ عن غیر علم من
اشاعہ کہا قد شیع اخبار یصحّدت بہما سائر اہل البلدة
ولایعلم من اشاعہا کما وردا فی آخر الوہم یجلس
شیطان میں جماعۃ فیکلم بالکلمۃ فیصلحون بہا



وراء الحجاب، بعد ان شہد احتمال کون کون میرہ اور انعمہ تھیہ
انعمہ۔

[فتاویٰ رضویہ ج ۳، ص ۵۲۷]

(۳) سوں یہ ہے کہ جب استفادہ متقدّمیوں کاں اور متقدّم
لکھیں وغیرہ سے موصول ہونے کی صورت میں متقدّم تھا تو اعلیٰ
حضرت نے استفادہ کے خیال میں یہ صورت کیوں نہ لکھی
اور جب نئی عوں کی خبر کو غیر مستقیم خبر یا تو متقدّم دونوں کے موصول
ہونے کا اشتباہ لڑا، اس سے استفادہ کیوں نہ قرار دیا۔

(۵) یا دوسری حضرت لڑاتے ہیں۔

استفادہ یعنی جس اسلامی شہر میں حاکم شرع کا جس
اسلام ہو کر احکام کاں اسی کے یہاں سے صادر ہوتے ہیں اور محمد
عام اور ان کے حکام میں علم پر حال وقت یا کسی عام میں تحقیق
متقدّم پر احکام کا متقدّم و مدّرم ہے یا جہاں قاضی شرع نہیں تو مفتی
اسلام عربی عوام قبیح الاحکام ہو کہ حکام دورہ و مدّرم اسی کے
تحتوی سے صادر پاتے ہیں اور عوام کا احکام بطور حرم و متقدّم نہیں
ظہر ایچہ وہاں سے متقدّم جہاں نہیں تھیں اور سب ایک زبان
اپنے حکم سے خبر دیں کہ وہاں احکام اذن برکاتے رویت دورہ یا مدّرم
کی گئی۔

[فتاویٰ رضویہ ج ۳، ص ۵۵۳]

اقول استفادہ کی جو مندرجہ ذیل پہلی صورت اعلیٰ حضرت سے
مرمرانی اور اس میں قاضی و مفتی میں جو قیدیں ملحوظ رکھیں ان کے
غرض نظر استفادہ شرعیہ کی پہلی صورت پر بھی رویت ثابت نہ ہوگی
بلکہ نظر بحال رہنے اطمینان کافی مطلوب ہوگا اور خصوصاً جب کہ کسی
حاکم جگہ کے قاضی و مفتی کے بارے میں معلوم کہ وہ پابند احکام

میں کیا جاتا ہے موصوفہ کا حکم تحقیق رویت پر سے تو جہاں شرعی
متقدّم پر تحقیق رویت نہ ہو کہ نہ رویت صحیح ہوگا نہ عید نہ احکام
ہوگا بلکہ اس جگہ کے لوگوں پر ہمیشہ حق پورن سنا رہے اور دور
شب و حوائج غری، مصداق یا دور عید فقہان عیدت رام۔

۲۔ اور اس مسئلہ کا درال میں جس قیاس و میرہ و اسباب
میرہ فقہان دورہ رویت معتبر فقہان کیوں کہ متقدّم جس سے استفادہ
مسما و موصوم اس صورت میں بھی موجود اور میرہ شرعی و شرعی حاکم خود
سادہ عقیدہ ہے تو اس صورت میں بھی صاب و عقیدہ و تقدّرت سے اور
نہ سبب کی تصریحات کو مانگے طاق رہنا ایک گونہ غیر
مستندیت ہے اور اس سلسلہ میں مجھے صاف رہا جائے اگر میں یہ
ہوں کہ اس دورہ رہے سے رویت قیود مدّرم سے لکھی تراوی
اور عقیدہ سے بیگانگی کا کلام پیش ہے۔

۳۔ اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ سے استفادہ کی دوا کی صورتیں رقم
کہاں ایک دورہ مفتی کے جو رہے کر رہی دورہ مدّرم یہ ہے اور
ایک صورت یہ بھی متقدّم ہے کہ دوسرے شہر سے بیانات کثیرہ
تھیں اور سب با اتفاق ہیں تو یہ کہ وہاں ہمارے سامنے عام
تاک ہئی تھکے سے چاہدہ لکھیا ہوں کرتے تھے جن کا یہاں صورت
میں شرعی تھا طام اس تقدیر پر وہاں کسی ایسے حاکم شرع کا ہونا
ضرر نہیں کہ رویت کی حسب حجت شرعیہ سے مانع

[فتاویٰ رضویہ ج ۳، ص ۵۵۳]

یہ اعلیٰ حضرت رقم مرمرانی کے
معاذتہ مع قہارے میں کہ نہ سے جو کوازم موصوم ہو
رہے حکام شرعیہ عا نہیں ہو سکتی کہ تہا و دار سے مثلاً یہ ہے
تجربہ استفادہ مدّرم طامی پر قیود عا شکریہ میں ہے "لکن من



شرح فقہ

ارال ہوگا تو۔۔۔ استفادہ کا تحقق یا مستفاد ہند صاف ظاہر ہے کہ جس کو استفادہ سمجھ سکا اس کا منہ اسی انداز میں پر ہے تو یہ استفادہ ہوگا یا جبر واحد وہ بھی میرے متعلق نہیں ہے کہ بعض اوقات میں یہ بات اصرار سے کہیں تو یقین ہو گیا کہ اس کا جو اعلیٰ حضرت سے سنے ہوئے

”اور یہ علم کہ ہم کو تو یقین ہو چکا ہے کہ بعض ایسی باتیں جو حجت شریعہ سے ناشی ہو، یا تو ایک جماعت ثقات عدول کی ہمت اس چند نمونوں یا قیاسوں سے ثابت ہو سکتی ہیں وہاں دوسرے سے یا کہ جس کی تصدیق تو بدرجہ اتم تھے پھر کیوں نہ ہو گئے ہیں اس کی پابندی کی تصریح فرمائی۔“

(اولیٰ رضویہ ج ۱ ص ۵۶۲)

حاصل شدہ اور قاضی اور شہر کے دہائیں صاحبین کو یوں کر کے جو تصدیق حاصل نہ جاتی اس میں بھی وہی احتمال و اندیشہ رہے گا کہ آوارہ وار کے مشابہ ہوتی ہے اور مقام مقام حقیقہ ہے جس میں تاویشہ کا بھی اعتبار ہے، خود مقام نگار سے چاہا اندیشہ کاؤر کا اور تاویشہ کاوہ کی کوئی تفصیل نہ کی، پھر خوب پر اس امر کی تصدیق ہے ہو سکتی کہ اس نے اپنی باتوں سے چاہا دیکھا۔ یہ امر باب شہادت سے ہے اس میں محض جبر وہ بھی متفکر وہ پردوں کے پیچھے سے یوں کر مسطور ہوئی، پھر بات وہی ہے کہ اس صورت میں حنفی ایک۔ تو استفادہ کیسے ہوگا؟ اور بدریہ اپنی میں قاضی کی اصل تحریر پہنچا کیسے مسموم؟ یہی حال فقیہ کا بھی ہے پھر کی مکمل میں اس تاویشہ کا کیا کہ سردار (میدانی کی ایک مشین کا ایک) جعل سازی کر سکا ہے۔ یہ بات اس دعویٰ میں دکھائی ہوئی ہے کہ مقام حقیقہ میں تاویشہ کا اعتبار ہوتا ہے۔ پھر اس کی

سب یہ چیز کیا جاتا ہے کہ اس نے جبر وہی درجہ مثلاً لیدیں مبالغہ نہیں کی ہیں۔ استفادہ کا تحقق ہو سکتا ہے مگر شرط یہ ہے کہ اس درجہ انصاف حد تک تادم ترسوں سے اجتناب فریب اور جہت کے حدیث سے محفوظ رہا جائے ورنہ ان کے درجہ موصوں کو اس کی حد تک حیثیت۔ درجہ اپنی ہی ہے کہ استفادہ کی۔ اچھا ہوتا ہے پس دوسرے حدیث سے لیا جاتے اور اس طرح کا محفوظ ہونا ثابت و اثبات کر دیتے پھر اس پر سب سے اتفاق کر دیتے اور جب یہ مسئلہ جی جی ہو جاتا تو اس پر مناظرہ یا مطہر کرتے۔

نائبہ اس درجہ کو محفوظ بنانے پر جو کہ جو کہ نبیوں و سہاگنوں فقیہوں کی مکمل کے رعبہ چاہا ہوئے کی جہتیں ہیں قاضی شریعت یا اس کے سامنے اس کا مستند کر کے یہ تصدیق حاصل سے کہ یوں فقیہ مبالغہ کی مکمل کے درجہ انہوں نے ہی اطلاع دی ہے۔

نہا۔ معروض ہے کہ یہ قاضیوں کو کر کا کر ہوئی؟ جو حدیث پہلے تھا وہ اب بھی ہے محض معتقد سے متفق رہے سے نہ بیشہ کا الہیوں رہا ہے۔ فقیہ کی مکمل وغیرہ کی جہتوں کو جو کہ کثرت ہوا۔ استفادہ یا حاضریت اعلیٰ حضرت کے ارشاد کے خلاف ہے چنانچہ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ مانتے ہیں

”مگر مبالغہ نہیں کہ یہ تاویشہ جبر وہی شریعت پہنچا جائے اس پر مکمل سے استفادہ میں داخل سمجھا حضرت کا جائز۔ [فتاویٰ رضویہ ج ۱ ص ۵۵۸]

واجبہ تنظیم کر جانے کے ایک گونہ اعتبار ہوگا اور کسی حد تک



لہذا توئی جواز پر عمل کرنا ہے۔

(۱۰ ہمارے ریپارٹی ٹریف م ۲ - ۱۳۰۰ اکتوبر ۲۰۰۰ء)

بندستانی ٹیکوں سے سووی قرض لینا

حضرت شیخ شریعہ: مت کا حکم بانک سے راکہ رقم

دیے کی شرط پر قرض لینے سے منقطع نظر رہیں

انوار دہلوی: جی میں اس سے سو کہ اس کے لئے پہنچانا

بہ ضرورت شریعہ ۷ سے کیا اتفاقاً اس کا یہ حکم الہی عن

الذیہر فالتو کم ہی اندھیں الایۃ - ہدایہ معاملات ہے

مہارت خرم ہو جائے مگر چونکہ اس میں مسائل کو حل کرنے کے لئے

درپیش کے ہیں لہذا اجازت ہے۔

(۱۰ ہمارے ریپارٹی ٹریف م ۲ - جولائی ۲۰۰۲ء)

اور ایک مقام پر مزید تفصیل کرتے ہوئے ارشاد

فرماتے ہیں۔

سو قرضی خرام سے مسلم کا فرم کی سے ۱۲ کا مجاہد سے

میں کسی مرسو کے تحقیق کے تحت شرط ہے جب ۱۰۰ فیل کے مور

تحقیق ہوگا وہ نہیں اس حد حضرت بدین ہے ہر ایک طرف

میں معصوم ہو اور دوسری طرف سب میر معصوم ہو تو سورت

ہوگا، خدا میں سے حق فی الشی قبلہ بحسنہ ومن

شرائط الرب معصمة البلیس وکونہما

معصومین بالانلاف معصمتہ جہدہم وعدم

نعمہ لا یمنع بشرہ لا یسرأ والتاجر مال

الحربی والمسلم الی لم یہاجر بحسنہ متقا

صلا جائز اور یہ شرط فقہ کے نزدیک متفق علیہ ہے اسی لئے

علامہ حنفی نے اسے ذکر خلاف ذکر کیا اور فتح القدیر سے اس

کا حذف صحیح نہیں ہوتا پھر یہ شرط اس کاربائین المسلم

والحربی میں جس طرح کی علت کا فائدہ ملتا ہے اسی طرح

تصدیق کے لئے وہی مشیہ راجحہ کہ جس کا جس نے سے

میں کہ وہ شیعہ یا سواک کے ذریعہ پیغام رسائی وغیرہ سے

تصدیق حاصل ہے اور انہوں نے اس سے کہ جس نے تصدیق کیے

ہوئی نہ وہی جہدہم میں اس سے کہ جس نے تصدیق کیے اور قریب

کا ازالہ کیے ہوگا؟

یہاں سے ظاہر کہ مذکورہ طریقے لوہاں کے علاوہ

اس سے کہ جس نے تصدیق کیے ہوگا جس میں تصدیق ہے اور

مستحق طور پر قابل تہیہ نہیں بلکہ تہیہ تصدیق میں اس کی

تصدیق نہیں یا وہاں سے کہ جس نے تصدیق کیے ہوگا جس

اور مشتبہ مشتبہ کا تصدیق نہیں ہو سکتا اور قریب میں اگرچہ اس

کیا رد ہو جائے کہ جس نے تصدیق کیے ہوگا جس سے کہ جس نے

تصدیق کیے ہوگا جس سے کہ جس نے تصدیق کیے ہوگا جس

تصدیق کیے ہوگا جس سے کہ جس نے تصدیق کیے ہوگا جس

آئل چینٹ کا حکم

کیا کہتا ہے میں ۱۲ - میں ۱۲ - میں ۱۲ - میں ۱۲ -

چینٹ میں اس کے تحت شریعت میں جاتی ہے اسے کچھ نہیں

ہے اسے

جواب: شریعی طور پر یہ شرط ہوگا کہ جس نے تصدیق کی

شرط ہے تو اس کا استعمال مطلقاً مکرر نہیں ہے اور کچھ میں

تصدیق نہ ہوگی مگر یہ حدیث میں سے روایت ہو سکتی ہے

تا وقتہ میں سے کہ جس نے تصدیق کیے ہوگا جس سے کہ جس نے

تصدیق کیے ہوگا جس سے کہ جس نے تصدیق کیے ہوگا جس

تصدیق کیے ہوگا جس سے کہ جس نے تصدیق کیے ہوگا جس

تصدیق کیے ہوگا جس سے کہ جس نے تصدیق کیے ہوگا جس

تصدیق کیے ہوگا جس سے کہ جس نے تصدیق کیے ہوگا جس

تصدیق کیے ہوگا جس سے کہ جس نے تصدیق کیے ہوگا جس



مضمون کے اختصار، بیعت اہلسنت کے مشہور عالم
حضرت سید مفتی عبدالمنان نقوی صاحب کے ایک مکتوب
کا اقتباس یہ ناظرین کتابوں جس سے ہمارے دیکھنے میں
حضرت تاج الشریعہ کے مقام و مرتبہ کا کچھ سرا مل جائے گا محترم
مفتی صاحب قلم طراز ہیں۔

حضور تاج الشریعہ کے فتاویٰ اور فقہی تحقیقات آج کا کار
خانہ ہندوستان کے ایک ناقابل انکار اور ایک مسلم الثبوت
حقیقت کے موصوف کے تحقیقی جواب پادوں میں موضوع سے
متعلق دلائل کی کثرت، شلوک و شبہات کا ناقابل تردید حل اور
محترفات کا شافی جواب بدرجہ اتم ہمیں ملتے ہیں۔

بسم اللہ تاج الشریعہ جانشین سرکار اہلی حضرت امام احمد
رضا صاحب مدظلہ العالی حضرت علامہ اربعی صاحب قلم کی فقیہ کاوش
موجود قیام فتاویٰ کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہم اس نتیجہ تک پہنچے بغیر نہیں
رہتے کہ موصوف کی نوک قلم پر سرکار اہلی حضرت کا علمی فیضان ہے
اور موصوف صاحبان و جاہل حضرت کی اہم ترین علمی اور عملی
یادگار اور مکمل عقلمند اہلی حضرت ہیں۔

راقم السطور نے تو بہت سارے اہل علم اور محققانہ قلم
رکھنے والے مفتیان کرام سے یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ تحقیقات علمی
اور فقہ و افتاء کے میدان میں بھی تاج الشریعہ سرکار اہلی حضرت کے
سراپا پائشیں ہیں۔

(ماہنامہ سنی دنیا بریلی شریعہ ص ۳۰ تا ۳۸ جنوری ۱۹۸۶ء)
فقیر راقم الحروف پہے مشہور اور علم کی حد تک یہ تحریر
کروا ہے کہ آج عالم اسلام میں جس وقت وفات و فتاویٰ کی یا نہیں
تجلیک یا دور اور محترم مستند جانا جاتا ہے وہ حضرت تاج الشریعہ
وامام بک محمد ہیں رب قدس آپ کا سایہ کرم، یا غنائے سلیمان پر تاج
قائم رکھے آمین

آپ کو یہ کام مولوی اختر میاں سے نہیں مجھے ان
پر تھا، سیدنا عبدالصمد صاحب فرمایا حضور کو تشریف
لے لے لے میں متعجب نہ کیجئے گا۔

جواب غیاث
میں نے تم مجھے مولوی صاحب پر اعتماد ہے۔

(ماہنامہ سنی دنیا بریلی ص ۵۶ تا ۵۸ ستمبر ۱۹۸۸ء)
بیعت اہلسنت کے فقیر حق اور مفتی قاضی عبدالرحیم
قوی صاحب مدظلہ العالی آپ کے خلق سے یوں خباہر حقیقت
فرما رہے ہیں۔

حاجو داد اہلی حضرت عظیم دہرست علیہ السلام و المسلمین
امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی کے گستاخ میں حضرت علامہ مفتی
محمد اختر رضا خاں بریلی امت محمدی و تری تہذیب تحارف
کے ہیں موصوف حضرت صدر اعظم مولانا مولوی محمد زکریا
رضا خاں پورائے مسجد کے تحت سر اور حضور قیام الاسلام مولانا حامد
رضا خاں پورائے قند کے پورے پورے اور حضور سیدنی انگریز مفتی عظیم
مولانا ماسطی رضا خاں قدس اللہ سرہ و اعزہ کے در نظر ہیں۔

ایک طوط پر پہاڑ کے اندر عظیم و عظیم مستوف کے قاتل
سے احسان خیرہ و اصلاحی کے ساقی حاکم، حاکم دینی، بہادر سبھی
حضرات گرامی کے کلمات علمی و علمی سے آپ کو براہ قدر و حد سے
نمودہ، قاتل قاتل و قاتل اہلی حضرت فاضل بریلی قدس سرہ سے
حدوث طبع دہشت نامہ (عربی لکچر) حضرت نیت الاسلام قدس سرہ
سے قاتل میں تحریر، اصابت تصویر مفتی عظیم بریلی قدس سرہ سے قوت
احدیت ایضاً پورے بریلو حضرت جلال میاں قدس سرہ سے قوت و جدوجہد
الحدود ایضاً اور جد سے وہ تمام ممالک علمی و علمی آپ کو حد حد میں حاصل
ہو گئے ہیں جس کی سر شریعت و طریقت و جہر و حدت ہوئی ہے۔

(شرح حدیث نیت ص ۴)



”مسجد کی حرام ہے مسجد کی حرام ہے“

(امریکہ) ہے کہ اس فتویٰ کی نقل کا پی حضرت علامہ

عبدالمجید قدس سرہ کے مکتوب الی کے توسط سے ملی ہے میں ان کا شکر
(گزارشوں)

سوال کہ مساجد میں مسجد کی حرام ہے؟

اجواب میں صحت الوجدان مسجد کی حرام ہے۔ اور یہ بھی
حرام میں ہے کہ مسجد کی حرمت میں عام و خاص کسی حال میں بھی

فی شک میں اولاً کون نہیں جانتا کہ بلا ضرورت شریعہ نکالنا ہوتا
حرام سے اور یہ بیان کا کام سے اور میں عرضی قہر نہ صرف

اسلام میں بلکہ دیگر مذاہب میں بھی ثابت و مقرب سے پھر اس پر
فتویٰ کا دورے کے خصوصیات اور چھوٹی قیامت بالاس قہر ہے۔

یہاں یہ حق اللہ سے و تفسیر خلق اللہ شرعاً حرام سے اور شیطان کا کام
سے اور شیطان سے خدا سے کہی کہ تھا کہ ولا صرہم فلیستکون

ادان الا نعام ولا صرہم فلیستکون خلقی اللہ الاملا۔ یعنی
میں دووں سے کہوں گا تو وہ چوپایوں کے کان کا نہیں کے اور خدا کی

بنائی میں چیر و بدن میں کہہ اس سے کہ اس سے تفسیر خلق اللہ
کا ہر فرد ناجائز و ممنوع ہو گیا۔ مگر وہ جس پر شرعاً دلیل قائم ہو وہ اس

دلیل شرعی سے جا رہا ہو گا مثلاً خدا کرنا شرعاً مطلوب ہے لہذا
مسجدوں کو تختہ پر قیام کرنا جائز نہیں۔ ہاں جب کہ وہ دلیل شرعی

سے جا رہا ہو اسکی من و مانا اس کے سے مطلوب جو اس کو تفسیر خلق
اللہ کے حکم سے حاصل کر کے نکال دے اور وہ یہاں مقفود ہے پھر

یہ کہ خدا صمد تغیر خلق اللہ ہے ہی نہیں کہ جب وہ شرعاً مطلوب ہے
تو معصوم ہو کہ جس کا وہ رب العزت کے کلمے کے ہی کے پیر

فرمان اور چہ اس کے کائنات میں ہاں نہ نکالنا صمد ہے اور حفاظت
شرعاً اور محذور و مقصود ہے تو معصوم ہو کہ تفسیر خلق اللہ ایسے جرو بدن

کو کاٹنا سے جس کا شرعاً مطلوب ہے حکم۔ فرمایا۔ یہ اس کے کائنات میں
قاعدہ ہوتا ضرورت کائنات کی شرعیہ ہو۔ و مسجد کی کاسیکی حال سے

چونکہ اس میں خیر حکومت سے اس میں جوں کا مضبوطی تھا۔ کہ
شہادت کا رعبہ ہاں نہیں تھا۔ یہ ہے صحت نے خلاف فتویٰ

ہرم خود مسجد کو رابطہ سناں کے حکم کے پیش و کش میں
چیلنا۔ ہر پیش و کش میں سے ہر ہر حضرت مفتی اعظم

کا جرات سے کہ قہر میں معطلی کی جو صحت کا دور یہ ہی یہ
درطام دجا۔ کہ پیر جس کے دور میں آپ کے فتویٰ کے مقابل

سے ان کا رد کیا۔ مسجد کی صرف فتویٰ جان کرے اور اسے
شائع کرے نہ ہمارے پر صحت کے سبب فوراً کے ساتھ حضرت

مفتی اعظم کی بھیجی کے سے حکم دیات جانے میں جس ایک
صومانی دربر اور حاجی اکبر کے مرنے حکومت سے رابطہ قائم

کر کے صورت حال سے قہر میں کہ کہ حضرت مفتی اعظم و
گرفتار کیا گیا تو پورے ملک میں بے چین اور شہر کے واقعات

روانی ہوں کے۔ مگر دور سے بھی یہی تھی کہ حضرت مفتی اعظم
کی فتویٰ سے حالات مزید بے قابو میں گئے اس کے کہ اس

حال میں بھی چنانچہ وہاں بھی میں گئے۔ کہ پیر میں حکومت
سے مدد طلبی اور نظامیہ و مدد میں کہ فتویٰ کے حکم تہم

کر ایک جا میں ہوں۔ بعد حکومت جو ہوئے ہوئے۔
(مفتی اعظم اور ان کے خلفاء جلد نول ص ۹۱)

یہ قہر ۱۹۷۹ء مسجد کی سے خلق سے یہ تحصیل فتویٰ
سید۔ حضور مفتی اعظم مدظلہ رحمہ کے حکم پر حضور ان شریعہ

عمرہ مفتی محمد امجد رضا خان قادیانی میں مدظلہ العالی سے جس سے
مدد جو رہا اس ۱۹۷۹ء میں فتویٰ میں تحریر فرمایا جس سے

حضور ان شریعہ میں بھی نصیحت اور اس کے عادیہ پر ہمت
و اندر وہ بیان کر سکتے ہیں و اس نظم کا زمین کر سکتے ہیں

سعادت حاصل کر دیا ہوں۔



کہ اس میں وہی فاعل نہیں۔ بلکہ ایک سے دوسرے سے یہ معلوم
ہو جسوں سے شرعاً معصیت کی نافرمانی ہو۔ یہ ضرورت شرعیہ ہے
یا حتمہ سے جس پر قیاس کرنا باطل ہوگی۔ اور یہی اس کی دلیل حجاز
میں ہی ملتا کہ فقہائے عورت۔ ضرورت شرعیہ اپنے غم نامہ
بدرک۔ کی حاکمیت کے تحت سے اور وہ بھی۔ جو بحث فرما دے
جس سے طہر کرنا مذہب کی نافرمانی ہے اس میں اس کی روایت نہیں
بعض فقہاء کی ایک بحث ہے تو اگر سے حاجت میں سے تو وہ
یہ مانے ضرورت سے اور یہاں ضرورت نہیں۔ اور خود وہی کا خوف
موجود ہے کہ ضرورت شرعیہ نہیں۔ عدویٰ فرماتا ہے لا تقصروا
اولادکم غلبۃ اصلاحی الایہ فاللہ کے خوف سے پنی اولاد کو
قلم سے نہ روکنا۔ قرعہ میں ضرورت شرعیہ۔ حرم ان میں سے
ہیں ملکات باطنی لا تقصروا اولادکم من اصلاحی الایہ۔ ہر
کی وجہ سے پنی اولاد کو روکنا ضروری نہیں اللہ عظیم نے
یاد دینا ہے انی حاکمیت سے شہر کی کہ نہ ہا غم فرما۔ حدیث
میں سے۔ شہر سے محبت نہ دے ان کو۔ اپنے بچے ان سے نکال
کہ وہ میں غل تہا رہی کثرت سے لگی محنت پر تہا توں۔
یہاں سے طہر ہو کہ یہ مقصد شرعاً کے خلاف ہے ہر مذہب میں
دوسرے میں سے اس سے نکلے ہوئے جو یا شہر سے۔ اور یہی نفس
درمیان میں بھی نکلے ہوئے نامیں طہر کر اس پر بھی قیاس کرنا باطل
ہے واللہ اللہ اور یہی کہ ضرورت شرعیہ جس کے حیر چارہ ہو اور
جو۔ ضرورت صراحہ کا ذاتی ضرورت سے عقد رہا ہو کہ اس
سے آگے میں الیہ اللہ اللہ میں فرما۔ یا وہاں یہ مضروورۃ لوقفہ
ر بقدر حد اس کا مقتضی ہے کہ نہ مذہب میں ضرورت میں حاکم ہو
کہ اس میں خبر و درہم چہ کی مذہب۔ ہے اور یہ کہ ان کی ہی
تک اس کی حاکمیت ہو جب تک ضرورت قائم ہو یہاں سے طہر
ہو نہ مذہب میں خبر و درہم چہ کی مذہب میں۔ کہ وہی اور سنہ کی منع

جس کی ان کی تفسیر سے اور کادنی شرح معصیت میں اس کی مذہب کی
حاکمیت میں جس کا جو تفسیر اور معصیت سے نے پیدا نہیں
ہے۔ چاہے وہی نے حدیث میں حضور اور صلی اللہ علیہ وسلم سے
فرمایا۔ حصہ حق الیہ السلام۔ سلام میں جس کی جو نافرمانی۔ اس سے یہ
نکلتا کہ حدیث میں صرف خصوصاً کو نکالنے سے معاملات فرماں گئی
سے حضور محمد پوچھا۔ یہ نہیں بلکہ وہی ہے جو ہم نے کہا کہ حکیم
جو ان شرعت معصیت میں امر ممنوع و نہ مباح ہے اور یہ تو حاکم جس
شرع نہیں ہوئے میں سے اس طرف نہ ہونے کی میں بھی موجود ہے وہ
سہدی حرمت میں حصہ کی نہ شیعہ طہر ہے اس پر یہ مواضع کرنا کہ
سہدی حصہ نہیں ہے۔ حصے کاٹ دیئے جاتے ہیں اور اس
میں اس میں ہونا حاجت سے حرام ہے اس کا مذہب ہی کوں ہے۔ یہ
ہمیں حصہ ہے۔ حاکم میں ان میں دافعوں کے بیان سے معلوم
ہو ہے کہ اس میں حصے کے اندر کی کوئی کوکات کرنا مذہب
یہ ہا تا ہے تو یہ اس پر حاکمیت ہے اس سے کہ یہ۔ شہر مصداق
سے کل حصے کو یہ اس سے کسی جزو کو کاٹنے میں تفاوت نہیں ہے۔
حصہ مذہب اور ضرورتوں پر مصداق ہے یہ اور بات ہے کہ اس
کا نہ سہدی کی خواہ مخواہ و درکھا جائے اور اس فصل کو عرب پر قیاس کرنا
جس کا طہر ہے۔ اولاد کو اپنی منکوحہ سے جا رہے اس میں شرعاً
عقد کی ہے جن میں نہیں اور سہدی کی ہے حیاتیوں کا ارتکاب اللہ
یہ ہا تا ہے چاروں سے ضرور ہے اور اس میں ضرور ہے تو
ضرورت بھی ہو تو نہ تو بے ضرور طریقہ موجود ہوتے ہوئے
ایک حرام و معطر طریقہ کی شرعاً حاکمیت نہیں ہو سکتی۔ بلکہ عزس
ہا رہی مذہب سے اور یہ عقیم ہے جو ان کی ہے اور یہ شرعاً حرام ہے۔
رابعاً عزس کو بھی حدیث میں نہ پسند فرما گیا ہے اور اس کے متعلق
رشد و اولاد ایک اللہ اللہ اللہ یہ غیر طور پر اس کی ہے کہ اس
میں نہ پسند دین اس طریقہ نہ کہہ سے کہ ہے تو جب عرب میں کو شرع



دیکھ کر چلتے شخص کی طرح یہ ضرورت اور قدر ضرورت چاہر ہیں
مسافروں کو پانی کے گڑا پے سب سے پہلے توکل نہیں کہ اس سے
اپنے ذمہ کرم پر ہر جائیداد کا رقبہ یوں ہے اور اس عمل سے بچیں۔ ہم
تعمیرت بعد سے بھی کہیں گے کہ وہ مسلمانوں کے مسئلہ شریعہ
کا احترام کرے۔ اور انہیں مجبور نہ کرے۔ و اللہ تعالیٰ اعلم، اصل بقہ
تعالیٰ علیٰ سیدنا محمد و آلہ صحبہ و بارک وسلم۔

فقیر محمد اختر رضا صاحب از ہری قادری غفرلہ
سہدن کے جواز پر جو کچھ ماسکی دیا گیا ہیں اس مختصر
قوی میں حضرت علامہ از ہری صاحب سے اس سب کا بہت ہی بڑا
جواب مرحمت فرمایا اور سہدی کے عدم جواز پر جو کچھ غرضی و تلبیس
تھیں قوم زد ہی ہیں۔ فاعلم مسئلہ غرضی نہ نک و بقیع اسہ بہ
المومنین واللہ تعالیٰ اعلم

کعبہ

ہیاء المصطفیٰ قادری

صحیح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

ریاض احمد سیوانی، دارالافتاء مظہر اسلام، پوربلی شریف

الجواب واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر مصطفیٰ رضا قادری غفرلہ

الجواب صحیح

قاضی عبدالرحیم مسعودی غفرلہ القوی

دارالعلوم مظہر اسلام، پوربلی شریف

☆☆☆

مطمئن نہ ہاں شدہ پایا اور اسے دل لکے ہو انھیں کچھ نہ مقصد شرع
تو نکات سے دو بیوہ ان کی سہ سے اور ہی کے شرعاً مطمئن نہ تھان
نہ سبب دیاں، اس سے یہ من پہ لکھ دیا کہ غنک ح میں
مستی فحش و غلبہ عن مستی فحش منی کہ گناہ میری
سلط سے تو جو برین مست سے اور میں کرے وہ مجھ سے کہیں
دراکی سے جیسا میں ہی جہایت جو غرضی رہتی سے حرمت
میں لا جہا سبب کی سلام کہہ کر طلاق دیا تو یہ میں غرضی کی اور
ظہیر ہے تو نا پسندیدگی اور معاملات مقصد شرع میں بے بدنامی سے
کئی گنا اٹکے۔

یہاں ہم یہ بھی بتاتے ہیں کہ بعض کتابچوں میں
جوئی یا سے کہ فقہاء سے یہ ضرورت ۱۴۰ سال کا مسئلہ رہا ہے
حرمت دی کے تو دوستان سے فقہاء سے یہ ضرورت حل کر کے
عامتہ دی سے حسب کردہ ۲۰ سال کا ہو اور دار ضرورت شریعہ یہ
میں ناچار نہ فرمایا اور ۱۴۰ سال کی حرمت کا ختم کر کے کو مطلقہ قرار
دیا اور یہ تقریر فرمائی کہ اس صورت میں حرمت پر قائل و نہ نا سہاد
ہوگا۔ اور حرمت پر دیت، راسخ ہے۔ در بخار میں منقولہ حنا یہ
سے ہے ویکوہ ان لمسی لاسعد علی حمیدی و حار بعد
حبث لا بنصور و۔ اسقط متافعی بسقط غرقہ
سو بندہ میں عاقبت الامر محضر۔ در اختیار میں سے زفی
بدحیرة و رات بعد بعد بعد و صورہ الی الرحمة
ف۔ سو۔ مصعب مدہ یفتح فیہ الروح لا یباح لہا رقبہ
حتیف مشالح فیہ و نفع مقدر بماتة وعشرین یوماً
۔ بحیث ام دن فی الحایة و لا یقر بہ نعمان المحرم
نفس نصید لالہ احمل الصيد فلاقل من ان ینحقی الثم
وہد، لو یلا عمرہ

یا محمد مسعودی کی مدد سب سلام میں کوئی جہ جواز نہیں

مجموعہ

مجموعہ

اور علم حدیث

مفت محمد عیسیٰ رضوی، سرسہائے پنجاب (یو پی) ☆ 82+9956027

شیخ الاسلام، سلسلہ امام اہلسنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ (رحمۃ اللہ علیہ) ۱۹۳۱ء العلوم دکن کے تیار ہونے سے پہلے زمرہ حق پر مہارت تامہ حاصل تھی۔ ان کی پرواز فکر و علمی و تحقیقی خدمات کو یکے کر مانہ حیران و ششدر کیا، انہوں نے اصلاح فکر و اعتقاد پر تقریباً ایک ہزار تصانیف یا کما گچھوڑیں ان کی علمی تحقیقات و باقیات پر دنیا کی بڑی بڑی دانش گاہوں میں تحقیق ہو رہی ہے۔ ہندو پاک اور دیگر ملک کے علماء و مشورین ان کی شخصیت و کارناموں کی طرف راجعہ و متوجہ ہیں۔ امام احمد رضا بریلوی رحمت حق کی کائنات و راسوں کو میں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے یک معجزہ تھے۔

حضور تاج شریعہ، امام احمد رضا بریلوی کے سید و جوتے کے ساتھ ان کے روحانی و معنوی فرزند ہیں علوم دکنوں میں فتاویٰ و مسرت کا تہہ کمال تاج الشریعہ کو ورثے میں ملا ہے۔ ان کی علمی خدمات و جلالت کے لئے اتنی ہی مسرت کافی ہے کہ دو امام احمد رضا بریلوی کے میرزا اور خوش بخت اولاد میں ہیں۔ امام احمد رضا کے جرات علم سے ان کو جو اور جتنہ حصہ ملے ہے اس سے

شیخ الاسلام و ربدۃ عرفہ سید علی حضرت تاج الشریعہ حضرت علامہ الشاہ مفتی محمد الہی صاحب صاحب بریلوی مدظلہ العالی جانشین شریعہ اعلیٰ حضرت تاجدار اہلسنت حضور مفتی معظم ہند مولانا الشاہ محمد مصطفیٰ رحمۃ اللہ علیہ صاحب بریلوی مدظلہ کو ان اوصاف و فضائل کے حامل ہونے کی وجہ سے کائنات تعجب تک۔ ہندو پاک و قریبہ سرحد، مابینہ ہند و پاکستان و برپا دنیا میں ان کی شخصیت مشہور و متعارف ہے۔ یہ جرمیں ان کا عارفان صرف بڑے عارفان و عارفان کے لئے مومن کی حیثیت سے نہ ہو بلکہ وہ اپنے ان اوصاف و کمال اخلاقی و علمی و معنوی و صورت تدبیر و تقویٰ و طہارت و پاکیزگی و علم و معارف و فکر و شعور و مہارت و سبکدوشی و خوف و خشیت و حوصلہ و نصیحت و ربدہ و ورع و شفقت و محبت و رحمت و بردباری و طاعت و بندگی و شجاعت و ہمت و عزم و عشق و وفا و ایقان و ایمان حق کوئی وہ سب باقی، بصیرت و ایمانی و صداقت و درست کاری، مات و دیانت و عدالت و حمیت و غیرہ کے اوصاف حمیدہ میں انبیاء کی میاں پر بھی پہچانتے سمجھتے۔ فیاض دین سے انہیں علم و عزم و ایمان و پاکیزگی و ایقان و ایمان سے پاک مال فرما رہا ہے۔



منہ مقرر ہے یا بھی نہ تھا آپ سے عیسائی دوہیں مناظر ہیں کہ بارہ
نکست دین کے مختلف علوم جن پر آپ نے بہت سی کتابیں تصنیف
کی ہیں۔ عداوت و استعداد و صداقت سے آپ سے ہیں۔ قدر علمی
کرات انھیں موبیہ ہیں جو آپ سے لکھے کے قابل ہیں۔

نصرت تانہ شریعہ ہے۔ حال خود الامام حضرت
علامہ حیدر رضا خاں صاحب علیہ رحمۃ اللہ کے نقش قدم پر وہاں بیٹے
ہیں۔ انکی اوصاف و کمالات میں حضرت خود اسلام سے ان کی
مماشت و مشابہت نظر آتی ہے۔ تصنیف و تالیف و ترجمہ و تفسیر
زبان و بیان پر قدرت و عارفیہ زبان و ادب پر بہارت وغیرہ باتوں
میں تانہ شریعہ حضرت خود الامام کے مظہر کامل معلوم ہوتے
ہیں۔ حضور تانہ شریعہ سے اب تک دو دہائیوں سے راہ دکھائیں
تصنیف کی ہیں۔ سادگی ساتھ تصانیف اعلیٰ حضرت کے ترجمہ و
تالیف میں عربی اور ہم خدمات سادگی ہے۔ بعض عربی
تصانیف کا انہوں نے روس میں تفسیر ترجمہ کیا اور درجہ اول
تصانیف کی تخریب کی ہے۔ ان کی اس کاوش سے عرب و ان
استغفار یعنی سے عارفی عرض سے انہیں عربی کا پاس پہنایا گیا
سے تا کہ عرب میں بھی امام احمد صابری جی متعارف ہو جائیں
عرب و ان سے قریب ہو ان کی تصانیف کا مطالعہ کریں تو
مجھے یقین ہے کہ یہ عرب سے بدعات و خرافات کے پادش
چھٹ جائیں گے۔ ان کی فکر و تالیف حدیث کا ازالہ ہو جائے گا۔
تانہ شریعہ عربی ادب پر اپنی دسترس ہے کہ وہ فی
الحدیث عربی میں شیخ اور تفسیر کے کہتے ہیں ان کی تصانیف
و تفسیر سداوت ہو سکتے ہیں کہ انہیں عربی زبان پر بہت عبور
ہے۔ ان کی عربی دانی سے بعض کتابیں عرب نگشت بدلتاں و
مکے کہ کس نہ پڑ کہ بدلتاں کا ایسا عربی دانی ہے کہ ہمیں آج
نہ غم نہیں آیا۔ ان سے گفت و شنید کے بعد وہ ان کی عربیت کے

زمانہ واقف و نگاہ تاج شریعہ صاحب کے حقیقی وارث و من
ہیں۔

شہرہ و تاج اسلام بہرہ علی حضرت مہم عظیم حضرت
علامہ الشافعی اور ابیہ رضا خاں صاحب علیہ رحمۃ اللہ (۱۳۸۵ھ
۱۹۶۵ء) بعد حضرت تاج شریعہ و بعد خود اور میں عبور
یا حاصل تھا خصوصاً غیر اقلہ میں آپ کا مقام بہت بلند ہے
سنا میں میں آپ قوت حفاظت و ورعیاں میں ممتاز سمجھتے
ہیں میں سے پانچاں میں میں سے تیرہ۔ سید نور میں کا
ظاہر ہوتا تھا۔ جب کمالات میں میں متوجہ حاصل کمالات
عظما سے تھے چچ و سہارک میں قدر و وجہ و رونق و کشش
ہو کہ تھے عیسویوں سے آپ کے چچ و سہارک کی سلام
کتاب لیا۔ آپ کی خود کتاب ۱۶ لکھ سے تھے۔

نصرت تانہ شریعہ اپنے اندر برکات حضرت علامہ
ابیہ رضا خاں صاحب علیہ رحمۃ اللہ کے میں میں گویا کہ ایک سید
نصرت تانہ و زبان ان میں پیر و نور سے درشت میں سے
چرا ۱۲۷۱ھ میں بھی اسی تا یہ حضرت شریعہ بیت و کشش
کا خیمہ سے کہ ان کے دست قدرت۔ طلب و دل حب سے
یگانہ میں کا درمیان میں میں میں ایک جلاں میں
سے مانگو ہر ایک میر مسلم و مسلمان ہوتے ہوئے میرن (۱۲۷۱
ظہور انظر میں سے خود شہادہ دیا ہے۔

شہرہ و تاج حضرت خود الامام حضرت علامہ الشافعی
خود الامام رضا خاں صاحب علیہ رحمۃ اللہ (۱۳۶۲ھ ۱۹۴۳ء) و
عالم کا دست نے سے میں حیاں و عارفوں میں آپ کو عمر
حدیث و تفسیر عبور تھا عربی میں بہت تامل حاصل تھی
مدلولہ المسکبہ وغیرہ میں عربی تصانیف اعلیٰ حضرت کا آپ
سے اراہاں میں موثر و مفید ترجمہ فرمایا۔ آپ کے اندر



مصرف و عداوت ہو گئے۔

۱۰ مئی ۱۹۸۲ء کو حضور بن الشریعہ کے معزز عراق کے ایک سفر کی روداد میں لکھتے ہیں

۱۸ دسمبر ۱۹۸۱ء تا ۱۹۸۲ء کو عراق کے کربلائے معلیٰ کی زیارت کے لئے گئے۔ ہم وہاں کے ساتھ ہمیشہ بعد حکومت کی طرف سے ایک ڈرامائی طور پر ایک باڈی گارڈ ہوا کرتے تھے۔ کربلائے معلیٰ کے ایک ریست ہاؤس میں قیام کا بعد صحت قیام اسی ریست ہاؤس میں ۱۵ افراد پر مشتمل پاستانی وفد تھا جس میں ۱۰ کارکن، دو والد ابوالاعلیٰ سودودی کے ساتھ، ایک ریست ہاؤس کے ہال میں ہم دو گے بیٹھے ہوئے تھے وہاں عراق کے دو مشہور شیوخ بھی تشریف فرما تھے۔ علامہ ازہری صاحب قبلہ کو کچھ زیادہ تھی لہذا وہ تھوڑی دیر کے لئے ایک کمرے درصوف پر بیٹ گئے۔ عراقی شیوخ میں سے ایک صاحب سے علوں اور تصوف کے موضوع پر گفتگو چھیڑ دی، انہوں نے تصوف کا ایک مفت مسئلہ پوچھا، سب کے سب خاموش، پاستانی وفد تو اٹھ کر چلا گیا، ایک تو انہیں عراقی رہا نہیں سے آئی تھی۔ دوسرے سودودی عقائد دارے ساتھیوں میں بھی کچھ صاحب کو سمجھ کر رہ گئے۔ واقعہ سے سوچا کہ یہ تو بڑی بے عراقی بات ہے۔ شیوخ کیا سمجھ گئے کہ ہندوستانی پاستانی وفد یا عل علم و دین سے بے بہرہ ہے۔ فوراً حضرت علامہ ازہری قید کو دیکھ کر حالات قیام، دو فوراً اٹھ کر آئے۔ سلام و مصافحہ کے بعد گفتگو شروع ہوئی۔ حضرت تاج الشریعہ سے بہت فصیح عربی میں اس لوگوں کے مسئلہ کا جواب دیا۔ اس کے بعد ابن عبد الوہاب بھڑی کے متعلق گفتگو چھڑی ان صاحب نے بھی شیخ بھڑی کا رد کیا اور وہابی جرم کے پانی پر لعن طعن کرتے ہوئے اسے شیطان محمدیہ۔

جب اس شیوخ کو معلوم ہوا کہ علامہ ازہری صاحب

اہل حضرت امام احمد رضا بریلوی کے پڑپوتے ہیں تو انہیں حضرت سے بہت پر حریف خوشی کا احساس ہوا۔ وہ حضرت کی عظمت و غربت سے بہت متاثر ہوئے۔ ان لوگوں سے بتایا کہ یہاں ابوالحسن علی مدنی کی عربی دانی کی بڑی دھوم ہے مگر آپ کی عربی اس کہ ایسا کہ آپ اس سے کسی طرح کم نہیں بلکہ آپ کی عربی اس کہ ایسا محسوس ہوا کہ آپ اہل مذاہب ہیں۔

اس کے بعد اہل حضرت امام احمد رضا بریلوی سے متعلق گفتگو شروع ہوئی شیخوں نے اہل حضرت کی تصنیف "المدلولہ المسککۃ" کی بہت تعریف کی اور عراق کی ماہر بریلوی میں رجوع سے نئے چند نسخے بھیجے کی فرمائش کی۔

(پندرہ روزہ "قاری ملت" کلکتہ ۱۵ نومبر ۱۹۸۱ء)

اس اقتباس سے جہاں یہ معلوم ہوا کہ عراقی شیوخ۔ حضرت تاج الشریعہ کی عزت و تکریم کی اس کی حریت و عظمت کے قائل و مدافع ہوئے ہیں یہ بات بھی سہ سے آئی کہ عرب و اعراب تک اہل حضرت امام احمد رضا بریلوی کے علم و فضل اور "المدلولہ المسککۃ" کی کوثر باقی ہے۔ المدلولہ المسککۃ کی تصنیف سے علمائے حرمین طحطا کے سامنے وہابیہ کو تاراجی اور بدترین دلت و رسوائی کا سامنا کرنا پڑا تھا، جو ام و جواہر میں اس کے مکر و فریب کا پردہ فاش ہو گیا تھا۔ اہل حضرت امام احمد رضا بریلوی کا یہ کارنامہ ہندو عرب کی تاریخ میں جب تک باقی رہے گا انہیں تحسین و تکریم کا خراج پیش کیا جاتا رہے گا۔

تاجدار و مصلحت شہزادہ اہل حضرت حضور مفتی اعظم ہند

مولانا الشاہ محمد مصطفیٰ رضا جان قوری علیہ الرحمہ (۱۳۰۲ھ تا ۱۹۸۱ء) نے خدا اور لوگوں کی اجماعت و تکریم و تکریم میں زندگی گزار دی، اپنے والد محترم اہل حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ کے حلقہ حق کوئی وہابی کی آپ کا طرہ امتیاز تھا تدریس و تقویٰ،



۲۰۔ اور نیز یہ بھی۔

(پندرہ بارہ سال صحت ظلت فیہ فیہ صریحاً)

اس کتاب سے معلوم ہے کہ حضرت تاج شریعہ وقت
صلی اللہ علیہ وسلم حدیثیں بروایتی ہیں یہ بھی نقلی نقلی کے لئے
یہ ضروری ہے کہ مسائل سے اس پر اس کی نگاہ وسیع ہو، وقت
مروارثہ کسی بھی مسئلہ کی تا یہ میں دو پتہ مذہب کے موافق
حدیث پیش کر سکے۔ جتنے شرط کے مدار یہ صحابی وجہ اعمال
موجود سے ہے یہ کہ انکس مذہب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
دیگر موضوعات و فضائل پر بھی کافی حدیثیں ہیں۔ عربی اعتبار
سے انکس حافظہ حدیث کہا جاسکتا ہے۔

رائہ دستور (محمد بن مسعود بن ابی) کے زمانہ صاحب
صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی صحت امام احمد رضا بریلوی
قدس سرہ کی تصنیف میں اس کی حدیث پر ایک حدیث
نکدور ہے۔

امی فروغ علی امینی فرانس ملی مکی بیہ ایچ
نبی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ
میں سے پتہ مست پر مکتبہ میں کو ہذا میں نمایا۔ مجھے
یہاں پر غلط فہم سے شہرہ کہ سہرہ میں پڑھے کی فرصت
تا یہ مطلب سے میں چونکہ حضرت تاج شریعہ سے کسی بھی
تعدادہ دور رائہ شہادت کیا کرتا تھا اسی اعتبار سے میں نے ان
سے سہرہ میں پڑھے کی فرصت کا مطلب چرچا، اسوں سے فرمایا
کہ یہاں میں یعنی جو رہے اور جوڑ میں واجب، مستحب سب
ہشام سے یہاں صاف تا یہ مقصود سے اس سے فقط فرصت
استعمال کیا گیا ہے۔ اور میں نے صلی اللہ تعالیٰ کے اعتبار سے
تسویات میں پڑھا فرض میں سے اسے وجہ جو پر غلط
تہمیدار مسکے۔ ہم یہاں نے جنتہ لقا

کی حدیثیں بیان کیں جن میں الفاظ میں وہ حسب مستعمل سے مکرر
اپنے معنی نقلی یہ محسوس نہیں، یہاں بھی غلط فہم ہے، جب کہ جوار کے
مکتبہ میں یہ ہے۔

اس واقعہ سے بھی اس کی حدیث میں در علم حدیث پر
اعمال کا کائنات دہوتا ہے۔ تاج شریعہ کو متعدد احادیث مصطفیٰ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور سبہ شافعی جزیات یا میں مذہب نقلی
کے موافق جو حدیثیں ہیں وہ تو ان کی نوبت رہاں پر رکھی ہیں۔
قوت حاکم کا نہیں ہوں سے امام احمد رضا، بیوی سے پتہ ہے وہ
میں پتہ یہ ایک بار، کچھ پتہ میں اسے برسوں میں بھولتے۔ وہ
خیرات نگہ حدیث یادداشت کے، مذہب میں۔ جن لوگوں سے
میں قریب ہے۔ لکھا، ارال کے کارون حیات کا مطالعہ کیا ہے وہ
میں بات کے مشہور ہوا میں۔ امام احمد رضا پر اس کا دور مطالعہ حرج
تفسیر و تہیک چاہتا ہے۔ حدیث و فقہ پر ہی مہارت نامہ کے
سبب وہ میں بات کی شہرت و مقبولیت کے حامل ہوئے جب تک
ہم امام احمد رضا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا دور پتہ فیض و کرم
چاہن رہے گا ان کے حاکم میں سے باوقار و دی اعظم اثر
پیدا ہونے دیں گے۔ خدا کی زمین میں علم و ایمان سے کھی جانے۔
رح، جب تک سماں میں چاند اور سورج اور گردش میل و بہار باقی
رہے گی، کیا وہم و ہدایت کا نشان ملتا رہے گا۔

شیخ الاسلام و مسیحین اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی
قدس سرہ اور دیگر علوم جنوں کے ساتھ علم حدیث و علم اسلام الرجال پر
کامل دسترس حاصل تھی۔ اسوں سے فتاویٰ و مکی کے ضمن میں
ہر اور حدیث کا ذخیرہ ملت اسلامیہ کو عطا فرمایا ان میں سے
زیادہ تر حدیثیں نقلی کی مانند ہیں جس۔ امام احمد رضا بریلوی کی
تصانیف و فتاویٰ میں نقلی احادیث مستشرق ہیں انکس اس کتاب میں
ترجما و تفسیر کے ساتھ کچھ کو دیا گیا ہے۔

مجھے غم یہ کس سے کہ تصویرِ حُجرتِ نبویہ، امام احمد رضا
بریلوی کے کلامِ عارفانہ اور شش ہفتہ کی سیر سے امام احمد
رضا کے روحانی اقتدار سے اکتسابِ علم میں ہے خصوصاً قصہ علی
جعفر پر ال کی علمِ گہری و مثالوں انتہائی دلچسپ سے علمِ حدیث و
فہم میں اس کا مقام بہت بلند ہے۔ امام احمد رضا نے بدھسپِ حق کی شا
تائید میں حق و حقیقت پیش فرمائی ہیں۔ اس سے کثرتِ حوادث
جامعہ اثر بعد نے جاننے میں محنت و کسرِ وقت نہیں یہ بھی مرص
فہمِ حق اور حقِ امامی مطلب ہے۔

ماج شریعی و سندھ میٹ

تاج شریعہ و فرائض کا رشتہ دار تھا۔ یہ کہنا ہے سعد حدیث کی
 سے دو پہن پہنچا۔ محمد میں علم و ایمان کے ایک عالم اور مدد و ملت
 کے مددگار تھے۔ حضرت امام علیؑ کا تعلق تھا۔ سعد کی جنتوں سے
 صاحبِ سعد کے مقامِ علم کا مدار و گائیج ہو سکتا ہے۔ تاج شریعہ و
 سعد حدیث کا نام اعلیٰ بیٹے سے پیش کرتے ہیں۔ رچہ و دوسرا طور
 سے بہت حالی سے محمد پر علم کے حصول پر اور میں کسی حدیث کی
 علیہ وسلم ایک بہت ہی کمزور ہے۔ یہ کہی سعد پر اعلیٰ حضرت امام
 احمد صاحبِ بیروت کی روئے تصور و تفسیر علم جنتی و اعلیٰ حضرت
 حضرت سعد کا حال صاحبِ و کی ہے جو حدیث بھی جس سے کہ یہ
 مدد ہے۔ تاج شریعہ و فرائض کا رشتہ دار تھا۔ یہ کہنا ہے سعد حدیث کی
 یہاں پہنچا۔ تاج شریعہ و فرائض کا رشتہ دار تھا۔ یہ کہنا ہے سعد حدیث کی
 یہ بھی کہنا ہے سعد کا رشتہ دار تھا۔ یہ کہنا ہے سعد حدیث کی

سرد حریت

مجلس شورای اسلامی - تهران - ۱۳۵۷

حضرت بابو کا پوتی مولیٰ عبدالقدیر بن عمرو بن الحاج

حضرت سید بن عمر و بن ابی بکر

حضرت معتمد بن بادشاہ

حضرت عبدالرحمن بن حنفیہ

حضرت یوسف احمد بن محمد بن یحییٰ بن اسماعیل

حضرت ابوبکر صدیقؓ پر محمد بن حنفش انصاری

حضرت ابوبکر صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابو سعید ہاشمیؓ سے روایت ہے کہ اسرارِ امیرِ مومنین علیؑ انکسب میشاپور میں

حضرت خاتونِ انوارِ حمیدہؑ فہمیں رکھی جیو رکھ

حضرت ابو القاسم عبد الخطيب بن عبد المعتمد النحوي

حضرت ابو القاسم محمد بن اسماعیل بن ابی حمزہ

شیخ محمد عبداللہ بن یوسف عبداللہ محمد بن احمد قادری میری

محمد ابوالفضل محمد رحيم بن حسين الخرافي

شیخ اشراق ابو الفضل محمد بن محمد عسقلانی

شعبہ شریعت، دارالعلوم دیوبند

محمد عبد السلام محمد ابراهيم بن محمد طوري

Figure 1

الحج محمد عبد الوهاب

مجلس شورای اسلامی

[illegible]

شجر مبارک محمد و آل محمد

سید محمد علی

پیش رو: محمد علی جناح

سید الشہداء علیؑ

میں نے اس سے پہلے کہ وہ میری طرف سے کسی بھی طرح کی بات نہ کرے اس کی بات نہ کرے۔

ایک نیا دور

مستطاب من حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب (رحمۃ اللہ علیہ)

میں نے اس کے ساتھ ساتھ ایک اور چیز بھی یاد کی۔



وطن اور غریب و ناداروں کو چھوڑنا ہے اور انھیں سے وطن چھوڑنا اور
 یہ ہے جس کی وجہ سے وہ وطن لئے مہاجرین کہا جاتا ہے۔ مگر یہ ہے
 کہ جس کی ہجرت قصود و نیت اور ۶۷۸ھ سے ہمارے اجداد و رسول کی
 طرف ہو تو اس کی ہجرت مدین اور انتقام حسد و ثواب اور جو کے
 اعتبار سے اجداد و رسول کی طرف ہے۔ تو مہاجرت کی تقدیر یوں لگی کہ
 جو امت میں جس کی نیت نہ سے غریب و نادار و رسول کی رضا ہو تو اس
 کی ہجرت نہ دوروں کی طرف سے یعنی مہجروں سے اور اس پر اس کو
 اجر و ثواب ملے گا۔

(شرح حدیث نیت ص ۴۹- ادارہ اسی و تیار ملی)

مدیٹریٹ کے قواعد صنعت سے متعلق تاج و شریہ
جسٹس مدیٹ کے قوانین کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

انسان کو یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ جو شخص اپنے آپ کو خدا کا بندہ سمجھتا ہے، وہ اپنے آپ کو اللہ کے سامنے ذلیل و خوار سمجھتا ہے۔

☆ ابو خبیب کا قول ہے: - حدیث مجھ کی حدیث سے
 زیادہ صحیح اور زیادہ بخیر نہیں ہے۔

شاہی، احمد، ابن عربی، ابن عربی، ابو داؤد
 ابن عربی، ابن عربی، ابن عربی، ابن عربی
 ابن عربی، ابن عربی، ابن عربی، ابن عربی

☆ جس کو میں نے جاکر چھوٹا ہی دیکھا ہے

* نیکی سے تمہیں حصہ ہوے گی جب یہ تمہاں ہے کہ
 ہرے سے تمہاں، آج سے اب، وہاں، اور دیگر جگہوں سے ہمارے

یہ سب باتیں تو سیت ان کے قہر میں سے آئی ہیں اور اہل سب سے مراد یہ ہے کہ اس لئے کہ سیت عبادت مستقلہ ہے اور

یہ ہے انیسویں صدی کے تمدن

(شعبہ جدیدیت میں ۱۹۳۳ء کی کمیٹی)

عمریت نمیت کی بدولہ و توجہ و تشریح سے یہ مددہ لگانا

حصولِ جو درگاہ سے گئی کا صلہ دینی سے جو کس سے بہت ہے ،
 خدا کی کوئی پناہیں سے جس میں متھہ نہیں جو تھی ہیں جسے ایک
 لیے فقیر کو جو اس کا قریبی رشتہ دار ہوں ہی سے تو ان کے خیر ،
 محبت کا صلہ ، کے اسے اور رشتہ داروں کا صلہ ۔ کہنے کا صلہ
 کا صلہ یہ ہے کہ صلہ کا صلہ یہ ہے کہ صلہ کا صلہ یہ ہے کہ صلہ
 کے اس کے خیر کا صلہ یہ ہے کہ صلہ کا صلہ یہ ہے کہ صلہ
 صلہ کا صلہ یہ ہے کہ صلہ کا صلہ یہ ہے کہ صلہ کا صلہ یہ ہے کہ صلہ
 کہنے کا صلہ یہ ہے کہ صلہ کا صلہ یہ ہے کہ صلہ کا صلہ یہ ہے کہ صلہ

شہر باجھٹ ریلوے - دکن پورہ

اس حدیث پر کامیاب تمسک نہ کر علیہ صلوٰۃ
والسلام نے فرمایا

فمن كانت هجرته الى الله ورسوله المح
التي في محمده ودينه

نوٹ: اس سے مطلوب ہوتا ہے کہ تعلیمیں جیسے کہ اس میں

جس طرح لڑائیوں اور جنگوں کے نتیجے میں انسانیت کو نقصان پہنچا ہے، اسی طرح جیسے ہی شہر

[illegible]

من با کبر حصه اقرار می نمودند که با کمال دل تحسین می نمودند یا حسب عادت

فمن كانت هجرته الى الله ورسوله فهجرته
الى الله ورسوله

یعنی میں تم سے ملنے سے لکھو میں نے صرف
 یہ یعنی میں نے بھرت مہیں سے اس پر اس پر تو بے رنگ

عمر سے وہاں بچاؤں کے یہاں ہجرت سے مراد

حکومتِ ہند کے حکم کیا ہے؟ اس سے نشانہ لیا کہ اس کا کیا نتیجہ ہے۔

حدیث میں تشریح کی گئی ہے کہ یہ سہاوتیں یہ ہیں۔

میں نے اعلیٰ تعلیم حاصل کی تھی۔ میں نے اعلیٰ تعلیم حاصل کی تھی۔ میں نے اعلیٰ تعلیم حاصل کی تھی۔

نہ صرف پتھر سے دریت بلکہ اللہ کی طرف راہ سوز ہے۔ انیس سوچے جو اس شخص سے حاصل رہے۔

۱۔ یا ایشوا سے ۹ حصوں میں ٹیبلٹیں ہیں، ہر ۲ گھنٹے کی فاصلے پر

۲۔ صبح ۸ بجے اور شام ۵ بجے کے درمیان ۲ گھنٹے کے وقفے میں

کے جنگ میں تاراج کیا۔ شہر کے جنگ بندی سے

اس مثال سے اس کا مقصد عمل جبریت میں ربط ہے۔ پھر یہ تو واضح ہے کہ وہ اس سے کہہ رہا ہے کہ اس کے لئے یہ عقد

۱۱۔ محمد ناکہ کرشمہ جبریت ہے اس کے لیے اس کی طرف مخلص جان کے حقوق کو ہونے محنت تیری محنت سے ”یہ عطر کی تیرے“

یہ بھی کہیں۔ تاہم نہیں۔ اس صوبہ میں سے جب کہ محل مرہٹہ کوہ ترحد میں بھی ہر دوں مغلان اس سے رہا رہا

۱۔ کوئی شے مانع نہ ہو، ورنہ آدمی کھاس کی نیت کا ثوب ملے گا

جس طرح مانتوں میں ہاتھ نہیں آتے۔

جس طرح کسی نے محمدؐ سے کہا کہ اے نبیؐ

(شرح حدیث غیبت میں علماء اسلام نے اپنی دنیا پر ملی)

مست بہت نہیں ہے خود بھیگی ہوئی جڑوں کے سو

علمائے تصوف کے چند اقوال

حدیث میں وارد ہوا "فی النعم من غیر من عملہ" ہمارے لئے یہ ایک نیا درس ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیں کچھ حاصل ہے۔

میں نے اس بات میں شک نہیں کیا۔۔۔

ہاں شہزادہ نے خود کچھ لکھ دیا تھا۔

پیشکش: ہر سال کے لیے ایک نیا نیا مضمون —————

میں نے اس کے ساتھ ساتھ ایک اور چیز بھی یاد کی۔

اور اس پر اب جواب دیتے ہیں کہ یہ صرف عصبی

انصار و غزالی

[Faint handwritten notes at the bottom of the page]

حدیث محمد بن یحییٰ عن حماد بن عمار عن حماد بن عمار عن حماد بن عمار

6. 551.04-64

در این کتاب، که در سال ۱۳۰۲ خورشیدی در تهران چاپ شد، به بررسی و نقد ادبی و تاریخی آثار و اشعار شاعران و نویسندگان ایرانی پرداخته شده است.

(continued)

[illegible]



حرف سے نہیں کے مستقر سے نکلے ہیں اس لئے کہ اس کے دس
اس سے نہیں کے ساتھ ہیں اور دس کا اٹھنا ایک بیت ہے واصل
یقین اس منزل سے گزر چکے ہیں اس کے دس اٹھ کے ساتھ ہیں اور
اپنے نہیں کو بالکل چھوڑے ہوئے ہیں لہذا وہ بیت کے معاملے
سے خارج ہو گئے اس لئے کہ یہ اللہ کی طرف دس کی ہمت ہے تو
اس کا جو مشوں اور عادات کے معدن سے اللہ کے لئے اٹھنا یہ
سے کہ وہ اعلا میں کے ساتھ اللہ کی بدقت کرے اور جس کا دل ہر گاہ
ایسی میں مستغرق ہے اس کے لئے یہ کہنا ممکن ہی نہیں کہ اس سے
فلان محل میں اللہ کے لئے ہمت کی حالت کہ وہ اپنے حق میں
سے اللہ کی بدقت میں لگے اور اس کی عظمت کی تجلیوں میں گم ہے
اور وہ اپنی جگہ کو جو اس کا دل چھوڑ چکا ہے اور اللہ سے واصل
ہو چکا ہے تو جہاں تک اس کو بیت کا شکر ہے انہیں دوسرے کے لیے
ارادے کو اپنی جو مشوں سے پاک کریں اور اپنی عادت کو اپنی
عادت سے متاثر کریں۔

(شرح حدیث بیت ص ۲۸ تا ۳۰ - ادارہ کی، بیابریلی)

بیت کے اثرات

تشریح صوبہ سے جس میں نافع الشریعہ بیتوں کے
اثرات مرتب ہوئے سے متعلق ذیل کلام قائل اور نو شیراں
کا ایک واقعہ نقل فرماتے ہیں۔

حضرت میں کمال سے فرمایا کہ عام عا پر عام ملکوت
عالم سے اور عام عالم کے حکم کا بندھا ہو ہے لہذا عام ہے
کہ نہیں کی بات اور یکساں کمال میں جو انبیاء دیتے
میں اثر عام ہو جو عمل جو چاہیے وہی بیت سے نورانی عیت کے
ساتھ صادر ہوگا اس سے ساتھ ہے کہ کئی حکومت، بے شکونی
اور استبداد ہوگا۔ اسی لئے سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کہ

اور چھ کام یہاں سے اس سے صادر ہوگا۔ جس سے اس کی نیکیوں
کے اثر میں یہ کام درست کیا سے اس سے نہ اس سے نہیں دس سال
ہوئے ہوں سے کہ اس بدقت سے میری رعایت چاہی اور بعض
دوسرے مالک کو ہوں سے کہ فلاں سے یہ یہ عمل محمود فرماتے ہیں
سے اللہ اس بدقت سے یہ کام سے یہاں میں کیوں انھوں میں تو
جواب ہوتا ہے کہ اس بدقت سے میری بیت کی اور اس کا قصد ہے۔
۵۔ مثال جہاں جہاں سے اس میں اور اس کی بیت
اس تمام سے متعلق سے تو اوپر جاتا ہے کہ تمام مثال جہاں سے نہیں وہ
تمام مثال جہاں سے نہیں وہ اس کو بیت سے ثواب کی وہ حد میں
اور جہاں سے دھانت اس کی بیت میں محدود و منحصر نہیں۔ اسی قیاس
پاکار بیت اس کے مثال سے بدقت سے اس سے کہ کام تمام
محاصل کا راز رکھتا ہے۔ یہی اس کا اصل مقصد ہے۔

بعض عارفین کا قول

جس مرغا کا قول ہے کہ عام عا میں کی بیت فضل و ثواب
کو کہوں کہ اثرات کو طلب کرتا ہے اور جانوں کی نیت یہ سے کہ وہ
ہی اللہ اور اس نعمت سے نہیں۔ مال عا کی بیت اللہ کے
یک اور لوگوں کے سامنے سورتا ہے، عا کی بیت یہ سے کہ وہ
عادت کو کہ اس حاجت کا شکر ہے اسے کی حرمت کی ہوتی
سے اس قصور سے یہ سے کہ اپنی اس عادت پر اعتماد کریں
جن سے صاف ہوتے ہیں۔

اہل مغرب کا قول

بیت عام حضرت عام کی رہی اللہ کی عہد سے
”احیاء العلوم“ میں فرمایا۔

نیت کا مبداء ایمان ہے۔ ہذا صوفیوں کے لئے ان کے
میں سے عادت کا اثر ناگہانی ہوتا ہے۔ لہذا اس کے دس لفظی



سہ عارف کا ہوا فقہ فقیہ ہو گیا ہے اس سے اس کے علم مصوف و
سوانہ پرورش پرنے کے کہ جتنے ہوں سے وہاں کے شیوخ کو
مستحقوں کے متعلق شہادت کا سلی بخش جواب دیا جس پر
انہوں نے انہیں سرت یا اور حیرت انگیز لکچہوں سے بہت
شیرہ بھیجے تھے۔ اس کا حاصل انصاف یہ کہ یثا۔

نحوایہ تشریح

تین شریعہ و علوم شریعہ کے ساتھ علوم عربیہ اور علوم
شرعیہ پر بھی مباحثہ میں سے حدیث بیت نبی شریعت میں اہل بیت سے
تو نہ عویہ سے بھی استفسار و مبادت کہ علم عربیت کے بعض
فہم کے یا بعض موصوف و دو میں جن میں شہادت کا دخل سے ولایت کے
رقی سے عقائد عرب میں حالت ہیں۔ آپ فرماتے ہیں۔

بعض علماء چون کہ یہ حدیث علم عربیت میں بھی
ماری کے اس حدیث کا اعتبار کئے گویوں کہ اس کی تشریح میں
نیا بیویہ۔ یہ قول ہا کہ عرب میں شکرہ قصد مصر و کی سے اللہ
سے دیکھوئے و۔ انہیں یہ سواد اور امثال طوطا جو یہ
دیکھ کر غم نہ کیا یہاں شکرہ قصد میں سے کہ

ی قبیل سے یہ کہ گھر مانی میں جب کسی معین و
نہرینہ قصور سقوہ و معرفہ ہوگا۔ گا وہاں کا مصر پر بھی وہاں
و احباب ہکا و رکشی معین و نہا کر مقصود نہ ہو تو معرفہ نہ ہوگا۔ اس
صورت میں معرب معسوب ہوگا

ی قبیل سے ہے وہ متاوی جس پر ضرورت تو نہیں
داخل ہو کہ اس کی توہین ہو اور غم کے ساتھ جاز سے۔ اسی تحصیل
پر جو تازی سہو شریعت مصر کے ساتھ اس متاوی کی صفت
کو معسوب اور معسوب ہونا یا نہ ہوگا اور اگر متاوی کی توہین نصب
کے ساتھ ہو تو اس کی صفت کا معسوب ہونا معین ہوگا۔ اس لئے کہ

اساں تو یہ میں نے ساتھ میں بھی غم سے ساتھ ہوں گا۔ جو
میں جیسے عام ہوئی نہ شہادہ و روید سے معسوب ہوئی تھیں۔

روح الیساں میں سے

و شریعت میں ہم نے شکار پر اپنے رقیوں سے کچھ کرنا
و ایک بار میں دیکھا ہاں نے ایک بچے سے کہا مجھے کہنا
کہ وہ اس بچے سے تریب و شریعت میں سے اس سے اس سے
سہت میں نکال جس سے اس کی دنیا۔ غم کی۔ بے باق نہ ہو
آیا اور اس میں باغ و اس کے ساتھ۔ یہیں میں ہی بچہ اس
بچے سے وہ نہار دیکھ گیا یہ بچہ اس سے کہ اس سے اس سے
انکا تو شریعت میں سے بچے سے اس کا نہ پچھا میں نے بچے سے کہ
شہادہ یا شہادہ علم کا۔ و روید ہے۔ یہ سے نہ جو شریعت میں
اس علم کے اس سے بچہ اس سے بچے سے تریب و شریعت میں
تو اس سے بچے سے اس کا شریعت میں بچے سے شہادہ و شریعت میں
علم کے اس سے تو۔ ل۔

علوم عربیت کے اثبات میں عربیہ عربیت ہوتے
تین۔ بیت میں ہوتوں سے ان کے اثبات عام ہوتے ہیں اور
بیت میں ہوتوں سے اثبات عام ہوتے ہیں۔ انہوں نے شریعت میں
و اس سے اس بیت کا مدعا اور عربیت میں بیت شہادہ عام ہوتے تو
بیت کے ساتھ میں بھی پڑا ہوتا ہے تو اس سے اس میں مدعا عام
اس سے بھی یہاں سے شریعت میں چھ شہادہ کا اس میں بیت
سے جو عمل ہوگا وہ ہر اثر و کمائے گا۔

(شرح حدیث نہایت میں)۔ ادارہ فنی و نظامی

اس کا نام معسوب و معسوب۔ انہیں سے حدیث شریعت میں
کے معسوب و معسوب میں عربیت میں مدعا عام ہوتا ہے وہ
مدعا شریعت میں مدعا عام ہوتا ہے مدعا معسوب میں بھی بیت
اس کا آپ ہیں۔ اس میں اس کے متعلق میں سے پیدائش کے



بھی حاشیہ لکھا ہے کہ ہر ایک کے سے مختلف ہیں ان کے سوال و جواب بھی
لکھے ہیں، انہیں سے درج ذیل جوابی کتابچہ پیش کیے ہیں۔

اب موجودہ عہد میں حضرت تاج الشریعہ علامہ الشاذلی
مفتی محمد رحمان صاحب دہلوی سے حاشیہ بخاری تصنیف
کرے میں طبع کردہ ان فرمان میں کے نتیجے میں ایک معیہ و محرکہ
آرا حاشیہ نظام "حاشیہ ان رحمتی علی صحیح ابی حنیفہ" وجود میں
آیا مسرت و شادمانی سے کہ "بھئی ہر کات صبر و کبر
"سے بخاری شریف کے ساتھ حاشیہ اعلیٰ حضرت و حاشیہ ازہری
دونوں کے اصل حاشیہ سے ساتھ شائع ہوئے ہیں۔ اعلیٰ
حضرت کا حاشیہ تو بھی تکہ یہی نظر سے کیسے گزارے الٹے تاج
الشریہ کے حاشیہ کا نمونہ اس وقت میرے پیش نظر ہے۔
جسے "مجمع رسوی" سوانح بریلی شریف ہے اعلیٰ حضرت کے
ایک رسالے "احلاک النواہین علی قومیں مجاہد المسلمین ۳۲۷ھ"
کے ساتھ شائع کیا ہے۔ غابا رہا ایڈیٹنگ سے بھی جاننا اذیہ
سے حاشیہ کا نمونہ شائع ہو رہا ہے۔ حدیث سے اس کاغذ پر درود
پور حاشیہ منظر عام پر آئے انہیں جانت سنت اسلامی کی نگہیں
اس سے بخندنی سوچتی اس قدر علم و بصیرت کا اجالا ملے گا۔

تاج الشریہ کا حاشیہ جہاں محمد ثناء شائع لئے ہوئے
ہے، ان میں سے المستند و جماعت کے عقائد و مرام بھی اپنی
حقانیت و صداقت کے ساتھ سامنے آتے ہیں گویا کہ انہوں نے
حاشیہ بخاری سے ضمن میں مستند و مرموہ کی ہے اور حدیث
کے حوالے سے معاملات المستند و کلمات کرے کی روشنی میں
ہے۔ اس سے دیکھنے کے بعد اس میں سوتہ ہے کہ حدیث و تفسیر
و عقائد سے متعلق اعلیٰ حضرت مام احمد رضا بیانی کی تحریر سے
بھر پور استفادہ کیا گیا ہے۔

حاشیہ نگار میں تاج الشریہ سے یہ انداز پتا ہے کہ

سب سے پہلے حدیث کی تفسیر و تشریح کی ہے پھر اس سے جو شرعی
مسئلہ، حدود و مستند ہوتا ہے اس کی طرف واضح غفلتوں میں مشغول
فرمایا ہے۔ جس حدیث پر حاشیہ لکھا گیا نہیں کہیں اس حدیث کی
تائید میں کئی حدیثیں پیش کی ہیں۔ بعدہ و لاکل شریعہ اور اقوال
اہل سنت و جماعت میں نفس حدیث کی وضاحت کے ساتھ مرام و مسند
کا بھی اثبات و اظہار کیا گیا ہے۔ حاشیہ ازہری کی سب سے بڑی
حوتی یہ ہے کہ اس میں جگہ جگہ اعلیٰ حضرت مام احمد رضا بیانی کی
قدس سرہانی تحریر و تحقیق کا حوالہ دیا گیا ہے تاکہ غلط و غلطی حدیث
سے ماہرین و متعارف ہو جائے کہ وہ دعوات و منکرات سے اعلیٰ ہیں
بعدہ و استفادہ سے ان کے رد و ابطال کرے و اسے حق ہے۔ انہوں
نے معاشرے کی بدعات و مخرافات اور مرقبات سے باطلہ کا رد و تفسیر فرمایا
ہے۔ دونوں سب حق المستند و جماعت کے نقیب و مہم رہے۔
انہوں نے حق کا وارو بلند کیا۔ یہاں کو باطل مرقبات کے کمر و خفا اور ان
کی رد و تفسیر سے "گاہ و کشا کر لیا، سلام کے نام پر پیدا ہو۔
و اسے بعد کے باطل مرقبات کا رد و ابطال ان کے تفسیر و تفسیر کا نام
کا خاص حصہ ہے، وہ اپنی علمی و علمی خدمات سے ہی عارف میں
مشہور و متعارف ہوئے۔ یہی وجہ ہے کہ امام احمد رضا کا نام حق و
صداقت کی ضمانت، ان کا پیغام وقت کی ضرورت اور ان پر عمل
پوری رہتا وقت کا میں قصدا ہے تاج الشریہ کی ایک آرزو و حوصلہ
ہے کہ نئی جہر میں امام احمد رضا کا پیغام عام ہو جائے اور ان سے ملنے
و تفسیر و تفسیر کے مقام و منصب سے کتب و کتب و کتب ہو جائیں۔

جہاں میں عام پیغام شریعہ احمد رضا گروہ
پشت کر پیچھے دیکھیں پھر سے تجدید و تفسیر
(تاج الشریہ)



بیت شریف

اور حاشیہ بخاری

موبائل نمبر: 09838086342

بیت شریف میں ان شریف پر حاشیہ مطبوع سے دو حضرت
مدرسہ میں محدث سے پڑھنے والے جو پڑھ رہے تھے ایک چید
مدرسہ میں محدث پر بھی نظر پڑے تھے۔ حاشیہ بخاری اس
واجب اور کامیاب ہے۔ یہ اور بات ہے کہ اس کا ترجمہ عربی و اردو
سے محفوظ رہا۔ مگر جب عقائد اہلسنت اور جمہور محدثین کی
قرینہ تحقیق کے خلاف باتیں اس میں ضرورت تھی کہ ان مواقع کی
تعمیل نہ ہو اور حدیث کی صحیح ترجمانی سے طلبہ علوم دینیہ کو
بچا جائے۔

یہ کام ایک طرف بڑھ رہا تھا تو دوسری طرف
اس کیلئے سبب شخص کی ضرورت تھی جو ایک وقت محدث بھی
مدرسہ میں بھی رہا۔ اس عقائد پر گہری نظر بھی رکھتا ہو اور
اس کے ساتھ ساتھ اس کی اہمیت بھی سمجھتا ہو۔ متعلقین کی ہنگامہ
میں سے دو بھی ہو اور کامیابی سے اس کی تکمیل ہو۔

فصل ابی اس کام سے لئے جانے والے کات و مقصود ماہر
محدث تھے یہ مدعویم علیہ حضور انور ﷺ حضرت علامہ مفتی
ذکر رحمہ اللہ قادری ازہری و سرحد علیہما السلام قلم نبویا اور پادریا تکمیل

علم حدیث اور میں ان شریف و احقرت
حاصل کے تحت کتاب میں حضرت مولانا صاحب کو
محدث پر یہ حکایت سے اتفاق کے یہ وہاں تو اب
مقرب سے ایک حدیث سے اس کے بعد محققین سے
اور محدث شریفی جو اس کی پڑھ کر اس میں گہری سمجھ
اس حاشیہ سے فائدہ حاصل کیا۔ یہ بھی وہاں سے محققین
میں تک پڑھیں۔ اس کی شریف کی اس سے اس سے
اسی اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

اس میں ان شریف و احقرت
یہ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

یہ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے



وقال حارثة بن زيد رايتني بحسب ما في راس
عثمان وان الله سلوة النبي شب قبر عثمان بن
مظعون حتى يطاروه

اگرچہ میں نے اپنے بھائی کے ساتھ اس قبر پر گواہی دی تھی کہ یہ عثمان بن مظعون کا ہے لیکن میں نے اسے دفن کرنے سے انکار کر دیا تھا۔

وقال عثمان بن حكيم اخذ بيدي حارثة طاحسي
عيني قبرواخبرني عن عمه يزيد بن ثابت قال اخذ
ذالك لحي احدث عليه ا

اور عثمان بن حکیم نے کہا کہ میں نے اپنے بھائی کے ساتھ اس قبر پر گواہی دی تھی کہ یہ عثمان بن مظعون کا ہے لیکن میں نے اسے دفن کرنے سے انکار کر دیا تھا۔

اس باب کے تحت نقل کے طور پر حضرت امام حسن
نے مذکورہ حدیث نقل فرمائی ہیں۔

اس باب کا مقصد یہ ہے کہ قبر پر یا حارثہ نے
نہا تو حضرت زید رضی اللہ عنہ کی روایت کے معلوم ہوا کہ قبر
پر شمشاد کا بیج ہے جس کا نام ہے اللہ عنہ وہ حدیث
معلوم ہوا کہ قبر پر چھ گنگا لگایا ہے اور میت پر سیاہ
کی روایت سے غیر ملکا کا بیج ہے۔

علامہ احمد علی محدث سہارنپوری نے مذکورہ احادیث کو
کا مطلب بیان کرتے ہوئے اپنے حاشیہ میں فرماتے ہیں

ان غرض ان المؤمن من وضع هذه الترحمة
الاشارة الى ان وضع الجريد عني القبر لا يقع
كما لا يقع على القبر لا يقع عليه لضعف
وكذا لا يضعه الجوس ويحده من غيره

ترجمہ: اگرچہ میں نے اپنے بھائی کے ساتھ اس قبر پر گواہی دی تھی کہ یہ عثمان بن مظعون کا ہے لیکن میں نے اسے دفن کرنے سے انکار کر دیا تھا۔

معلوم ہوا کہ قبر پر یا حارثہ نے نہا تو حضرت زید رضی اللہ عنہ کی روایت کے معلوم ہوا کہ قبر پر شمشاد کا بیج ہے جس کا نام ہے اللہ عنہ وہ حدیث

معلوم ہوا کہ قبر پر چھ گنگا لگایا ہے اور میت پر سیاہ کی روایت سے غیر ملکا کا بیج ہے۔

اس باب کے تحت نقل کے طور پر حضرت امام حسن نے مذکورہ حدیث نقل فرمائی ہیں۔

اس باب کا مقصد یہ ہے کہ قبر پر یا حارثہ نے نہا تو حضرت زید رضی اللہ عنہ کی روایت کے معلوم ہوا کہ قبر پر شمشاد کا بیج ہے جس کا نام ہے اللہ عنہ وہ حدیث



علیه بن النفع والضرر اما هو باعتبار عمله لا غیر

واماما ورد عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسم من وضع الحجر فہو خاص یہ

وامامو من اہل البیت سیرۃ فاجاب منہ

بلسطاسی کہ یہ حدیث حمل الحدیث علی عمرہ

وسم برہ حاجہ و ہک نظر من تصرف حولہ

ہک خاص سمعہ بامامہ صلی اللہ علیہ وسلم

برکہ السجۃ لہ و ہک دفع اصحاب القبر

ہو الاعمال الصالحۃ

وہاں میں تیسرا بکرہ حضور علی القبر

علیہ نہی کی ایک حدیث تشریح و ترجمہ حوالہ الاوی

کہا مروجہ من المذکور فی ہذا فی شرح حیث ظاہر

فی بیان سلسلہ علی بن ابی طالب تشریح و ترجمہ

لاستحقاقہ بمصیب و ہک بکرہ بعض ائمہ و مروجہ

من عمر کی بعض باتوں و غیب کی بظہر علیہ

احسن سیرۃ علی بن ابی طالب علی بن علی

فی شرح بعد حدیثی تشریح و ترجمہ علی محبوب

علی بن ابی طالب علی بن علی و حدیثی

نقل حدیث

* قبر پر مسمیٰ سے منسوب تین تہیں ہیں۔

* میت کا قبر و مزار سے پہلے قبرستان میں ہوتا ہے

جس کو دھڑوں کے اٹھان کے مجاہد

* قبر پر پڑنے سے یا قبور میں یا قبرستان میں

ہک و تہیٰ تہیہ و تہیہ

* قبرستان کے میتوں کو دعا دینا

* دعا و صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دعا

بقبرستان شریف حاکم کے حاکم کے

* قبرستان شریف و قبرستان شریف کے

ہک بکرہ

نور و پاک احادیث مجیدہ آثار مجیدہ اقوال ائمہ

معتقدات اہل سنت کے خلاف ہیں۔ اس لئے حضور تاج الشریعہ

نے محدث سہارنپوری کا زیورست میں توفیق فرمایا اور حق و باطل

میں حق و باطل میں صحیح و صحیح کثرت سے گواہ کیا۔ چہ جائیکہ

میں حق و باطل میں حق و باطل کے باوجود حاکم

اور حق و باطل میں حق و باطل کے باوجود حاکم

آپ کتاب کے ساتھ حاکم کے بیان ہیں۔

نور و پاک احادیث مجیدہ آثار مجیدہ اقوال ائمہ

معتقدات اہل سنت کے خلاف ہیں۔ اس لئے حضور تاج الشریعہ

نے محدث سہارنپوری کا زیورست میں توفیق فرمایا اور حق و باطل

میں حق و باطل میں صحیح و صحیح کثرت سے گواہ کیا۔ چہ جائیکہ

میں حق و باطل میں حق و باطل کے باوجود حاکم

اور حق و باطل میں حق و باطل کے باوجود حاکم

آپ کتاب کے ساتھ حاکم کے بیان ہیں۔

نور و پاک احادیث مجیدہ آثار مجیدہ اقوال ائمہ

معتقدات اہل سنت کے خلاف ہیں۔ اس لئے حضور تاج الشریعہ

نے محدث سہارنپوری کا زیورست میں توفیق فرمایا اور حق و باطل

میں حق و باطل میں صحیح و صحیح کثرت سے گواہ کیا۔ چہ جائیکہ

میں حق و باطل میں حق و باطل کے باوجود حاکم

اور حق و باطل میں حق و باطل کے باوجود حاکم

آپ کتاب کے ساتھ حاکم کے بیان ہیں۔

نور و پاک احادیث مجیدہ آثار مجیدہ اقوال ائمہ

معتقدات اہل سنت کے خلاف ہیں۔ اس لئے حضور تاج الشریعہ



خدمتِ حدیث اور حاشیہ نگاری کے پورے میں کیا نہ گلِ خندیاں
درستیِ جرات کے ساتھ حالاتِ مجاہدانہ پر افسانہ قلم بھیجے

یہ دلچسپ تحریریں شریف کا مطالعہ کرنے والوں کے
جوں میں فشتی رہتی تھیں اور یہی ہیں اس طرح شہر مقامات و جے
تین حوں میں کچھ نہ تو یہ اور حقیقت کی ضرورت تھی
احمد علی نے لکھا ہے

تین ضرورت شہریدہ منصور جات الشریعہ نے پورے
قرآن کریم مسئلہ پر احسانِ تکمیل دیا
بہ لحاظ کریں حاشیہ حوں میں سورہہ کی حدود
میں۔

حضورِ نبی الشریعہ فرماتے ہیں

قوله فان سرعة یا علام فانما یظنہ عمدہ رہے
ابن عبد بنادی ماعنی صوته ں صوبہ بفسطاط
ادکان عن عقد ں دالک بعض سمیت ممنوع لہ
نعمی دالک من سوء اعتقاد و صرف المال فی عبث
مخلاف ما اذا کان دالک یظن بہ یجوز عند القبر
بسمیج و التہلیل و قراءة القرآن فلا مانع منه
شرعاً بن ہو حسن۔

فلتقرر فی الشرع ان الامور بمقتضاہا و قد
وضع بیضا علی بدہ غیہ و سہ امر جامعہ بشتاب
المہمات من انواع العبادات و المعاملات فہی
انما الاعمال بالنسب و انما یکن تعری مادی
او کفائی علیہ لصورة و السلام و فی الفسطاط خاصہ
ورد قوله صلی بدہ علیہ و سہ الفضل الصلوة ظل
فسطاط و منحة خادم

ومن ثم انفسی بعض الاتعہ من متاخری
اصحابنا من غیہ من وضع سربان و انجریہ سہ
لہذا الحدیث ۱۳

اکی جیہ سے ہمارے سہا سہا اصحاب میں سے جس
سے اتان مانا نہ ہو کہ جس نے جس اور جس اور جس کے
ہاتھوں میں حدیث میں بہت سے

شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں

وتمسک کشفہ اس جماعۃ ہائی حدیث
در الدخول سورہ و گل دہر قبول ۱۴

جو لوگ دہر کی تسبیح کے قائل ہیں وہ اس حدیث
میں قبول نہ کر سکتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ
دیکھ کر بھی حیرت منہ میں

ایضا وضع الجہد الاخصر علی القبور
و کد سربان و معلوم من شری الرطب ۱۵

قبر پر شام صامت کی طرح چھوٹا اور آج
دار صامت ہے۔

۱۶۔ محمد بنی بنی ہیں

قال الشافعی کلابس تطیب القبر و قالوا

بصامع جہد سہ و حشہ و یدہ ان یرفی
شربہ و یس وضع جہد لا حصر و الریحان
و جہدہ من یسی سرب علی قبر ۱۷

مقبورہ میں نہ تو شامیہ کے ہاتھوں میں نہ تو
کس سے نہ تو شامیہ صلی و حشہ کے ہاتھوں میں نہ تو
نہ چھینے نہ سبب و شربہ و یس و یس و یس و یس
صامت ہے۔

باقہ حدیث میں یہ لکھا ہے کہ



في جدران شرح ما ذهب من حسن ثم العلامة الحسن

قال الامام طاهر بن عبد الوهيد البخاري في

الخلاصة لا يرفع عليه البناء

قالوا لراوية المصنف الذي يجعل في ثوبه ما

عني القبور

وقال في الفتاوى اليوم اعتادوا المصروف

والامم الاخير ان يسي حول قبر مصلاة كان في

رض من مسوعة كان من ممد كنه تبصر غير ان

من انك اولى رضى مؤلفه بنون شرط لوالف

فالبند غير جائز بهذا الوجه فانه لا يجوز ان يسي في

المسجد عند المنح فضلا عن بناء حر ولد من في

المروفة عن الارواح الهية تحرم المقيمة بمسلة

وانه يجب نهضه وان كان في مسجد وكذا تك يحرم

بناء ان كان على به فاسد نحو بركة وتاختر مثلا

قصور الامراء شيد عليها روضة مبانع باهظة فهد

ممسوع بفساد بيده كصاير من نرمان ومثله في

مور لا يصح وغيره وكذا تك المنع حيث لا فائدة

اصلا مثلا ان كان القبر في دومة يجب لا يمر به الناس

او كانت قبور عامة غير صحاء لا يعتقدونها حياء ولا

بغصدها بغيرك والا تصاح بها ولا يتوقع من ورثتها

سبي كانت سبي اكبر ههم ان يقصدوا حياء

او شاء او يروون سبي فيجلسوا عندها لزيارة ونفع

العب وشخصوا اقرءه القران والذكرى او يجلسوا

هناك قرية وناكرى ن على بوجه لشرعى ففى مثل

هذا الحال التهي للسرف واحتاجة المال.

قال العلامة التور يمتنى منهي بعدم الفائدة فيه

سريالالى في نقيه دوى لا حكمة ثم علامة سيد

بو سعود لا يرى في فتح المعين ثم علامة سيد

محمد المصري في حو سبه على سرف على من في

تصلاح وسعد كعبه فان قل في سرفه يحرم

البناء عليه بربه ويكره ملاحكاه بعد مدلى لا مدلى

في مكان سى فيه فانه بعد كنهه غير حقيقة بدونه

وان سيد بناء بعدة في سبي فانه امور هتخذ

يسيد بناء على نفس قبر منسب بغير هذا الاشك

لى منعه لان سبي وهو حو سبي على ن في هذا

المسكن فانه سبي بربه حتى منع الحواس على قبره

ورعله فكيف البناء على القبر

وكثير من علمائنا اقرروا وان هذا المعنى

هو بناء من حادب و ذب في سبي غير بناء على

بغير في حقيقته هذا هو معنى الحقيقة بناء على

بغير

واما بناء مكان عند القبر او حول القبر فلما ان

منع من عبادة على نية لا يضمن منع عن العبادة

سحب بغير كنه تك البناء حول بغير بغير عن

سبي نص عليه العلماء فاحبه كسبه في فتاوى في

لامامه فحر يدين في حدى في احايه لا يخصص

بغير يراوى عن سبي صلى الله عليه وسلم انه يسي

عن سبي عن التخصيص وعن بناء فوق القبر

فانوا اودا البناء المصنف الذى يجعل على

بغير في ذب يراوى عن نى حقيقته رحمة الله انه

فان لا يخصص بغير ولا يظن ولا يرفع عليه بناء



حدر بهی مسکین و بیس نقبر شریف و بعد دانک
 امار دهم فی المسجد بی حجره دانیس و کتاب
 تنک الحجره طاهره حی حدوت العماره فی رهن
 ولید و خدم عصوین عبدالعزیز عن امر ولید بن
 عبدالمنک منک الحجره و بساط بالحجره
 العزیزه و بی عنی طاهر تنک الحجره ی عاز حید
 عظیمه اخرى ولم یدع احدا من العادین

ویر وی عن عروه نه فی عمر بن عبدالعزیز
 لمرکب حجره عنی حاله و بی العماره حوله
 کن حی لاجران صرح بمساء لکرم بهی حه
 بساء حیل قیور بمساء و مشایخ فیسب اسرار
 وقد اباح سلف الاء عنی قیور المشایخ و بمساء
 مشهور بن یزور هم ساس و یسریع بن الجوس فی
 و فی اعلامه یقاری بعبه بعد العباده المستوره وقد
 اباح السلف البناء البی

وقال فی "مطالب المومنین" وقد اباح
 السلف البناء عنی قیور المشایخ و العلماء المشهورین
 لمرور هم ساس و یسریع بن الجوس فی و کن
 دافعوا دانک تریه فی حرم هم و فی امینه بموره
 سب باب عنی قیور لاصحاب فی رهن ماضی
 و سظاهر انه کان عن اتفاق فی دانک بوقت و عنی
 المعرفه المصور بنی عنی له عنیه و سبم ایضا بیه
 عالیه

و فی نور الایمان قد فسر الشیخ النهری فی
 السداح من مطالب المومنین ان السلف اباح
 یسی علی قیور المشایخ و العلماء مشهورین بیه

و فی مجمع بحلو الاثار عنی عه لخدم القائله
 فی العرفه فان بعض سرح من عساته ولا ضاعه
 من و حیث حی بساء عن جیح هذه المحظورات
 فلا حه هاک مسیح

و یجد قال مولانا السبب القادری بعد شی
 ماذکر شور پشی فیسب فیستامنه نه د کانت
 منجیمه بمساءد مشر بعد بقراءه سحتی و لا کن
 منیه

فمن بن بمساء و ختم فی اجلاس شرمین
 لبقراءه و عبدالقبر و المختار عدم الکراهه

و فی صحیح البخاری عن عائشه رضی الله
 عنیه عن انس بنی بیه عنیه و سبب له فی مرجه
 ندی بیه عن ابیه بیه و لیسریع بن الجوس ایضا
 بیه مساحید الفاس و یولاد کنک لایر و اقیره له
 بعلامه السطعانی بی رناد ساری بیه حد
 الحدیث

کنک لم یبرزوه ای لم یکشفوه بل بتوا علیه
 حاله

فان الشیخ عبدالحق محدث النهری فی
 جذب القلوب

لما تحقق ففن سید الایماء صلی الله علیه
 و سلم ساس بیه فی حجره الشریفه کانت عاتیه
 صدیقه صی بیه عنیه کنک فی بیته و نه یکن
 بیه و یس بنر شریفه حایل و خیر سبب عن
 حرمه سرحان و عد بحاسینهم عن مدخول علی القبر
 الشریف اخذ ترایه ان جعلت الیت قسمین و اقام



اور تعلیقات زاہرہ

0693527-203

[illegible]

خانہ دار رضا کی دینی خدمات کا زریعہ مسند
 حضور تاج الشریعہ مدظلہ العالی نے نکلتا ہے۔
 حکمت کے گل رحمتیں جس کی حظریہ - صدیں ۱۳۶۰ء - ۱۳۶۱ء
 سے لے کر تادم بر امت مسلمہ کے مشاموں میں جلوہ دار ہیں۔
 تب ایک سے جاوا اللہ کے چہرے پر نازیں نمودار ہو رہی ہیں۔



رویں آج بھی جامی وساری کئے ہوئے ہیں۔
 کوئی جہاں رضا میں فتاویٰ ہو سکے کی بہ بیاں افروز
 روایت ہے کہ اسرار میں سے مسلسل چلی آ رہی ہے۔
 (بہارِ نبوی، ص ۲۰۰-۲۰۱، ۵۰۴)

تاج الشریعہ کو منصب افتا تفویض

اس وقت اس سے نہ صرف خاندانِ رضا کی عظمت
 وہ ان کا دار و گھر بھی طرح کیا جا سکتا ہے۔ اسی کی خدمات
 حیدر، نجی محنتوں پر جا سکتا ہے۔ میں، روہر، جی شکر میں کہ
 اس خاندان نے ملتِ اسلامیہ کی رہبر، رہنمائی کو خیر معائنہ
 دیا ہے۔ اس سے بڑے وقت صدائق بھی ہے اور قابلِ تقلید بھی۔
 کہ بہت شکر کیا جائے، اس کی، رکاوٹیں بننا نہ یہ شکر پیش
 کیا جائے۔ عداوت، یہ مذکور تو یہ ہے یہ بھی واضح ہے کہ
 حضور تاجِ شریعہ و محمد الیہ سے صرف افتا ساری کے جریات
 پہنچا کر اس کے لئے میں شکر م کرتے بھی اسیوں وقت میں پاپور
 پور سے حاصل ہوا۔ مکتبہ فی الدین میں مقامِ بلند کے مالک
 ہیں، یہی ہے کہ حضور مفتی معظم مدظلہ اللہ علیہ نے اپنی
 تہذیبی حیثیت میں آپ وقتوں و مکی کی عقیدہ اور ہم و مدداری
 تفویض کر دی اور اس کا اثر بلیا کہ

”آخر میاں اب گھر میں بیٹھے کھاتے نہیں میرے
 کوئے جس کی بھرتی ہوئی ہے ابھی سکوں سے
 بیٹھے نہیں دیتے اب تم اس کام کو انجام دو میں
 تمہارے سپرد کرتا ہوں (اور غر لوگوں سے
 طالب ہو کر فرمایا) آپ لوگ اب آخر میاں
 مجلس رجوع کریں اور انہیں میرا قائم و مقام

عزیز ہوئے۔ ساتھ ساتھ یہ ہے کہ ان کے
 حضرت مدظلہ مفتی محمد تقی علی صاحبزادہ مدظلہ اللہ علیہ
 مدظلہ سے تقویٰ و حسن و شہادت پٹی حیدر و
 تربیت سے حضرت نے حضرت سے ۱۹۳۷ء میں فرما
 دی۔ پٹی مدظلہ سے اس وقت تک یہ بھی
 ۱۹۳۹ء اور ۱۹۸۰ء سے قریب ۳۳ سال تک حیدر الشریعہ
 کا رہا۔ اسی وقت میں اس نے اپنے زمانہ میں
 اہلِ اہمیت کے لئے حضرت کا نام اور رتبہ میں اس
 نام میں یہ بڑا قدر ہے کہ یہ سے مومن و مومن کا
 ۱۳۸۶ھ/۱۹۶۹ء میں عمر ۳۳ سال مسئلہ رضا سے
 سے فرمایا: ”حضرت میں ۱۳۳۷ھ/۱۹۱۷ء تک ۵۲ سال
 یہ اہم وقت لایا ہے فوت انجام دیتے مسجد شیخ
 الاسلام، محنت الاسلام حضرت علامہ مفتی محمد طلحہ
 مدظلہ اللہ علیہ، بڑا قدر ہے کہ یہ حضرت سے تقویٰ
 ۲۰۱۲ء/۱۳۹۲ھ میں ۱۹۵۵ء میں ۱۰۰ سال کی عمر میں
 حیات یعنی ۱۳۶۲ھ/۱۹۴۳ء تک ۱۸ سال یہ خدمت
 مالک جہاں اللہ سے ہے کہ یہ تاجدار اہلِ حق،
 مدظلہ مفتی معظم حضرت مدظلہ مفتی محمد مصطفیٰ
 رضا علی قادری بریلوی قدس سرہ اس طرح نے حوی
 دیکھا تھا ۱۳۳۸ء/۱۹۱۹ء میں ۹۰ سال کا ہوا تھا۔ اس
 میں ۱۳۵۲ء/۱۹۸۰ء تک ۲۷ سال یہ عقیدہ مدظلہ
 بطریق احسن انجام دیتے رہے اس کے بعد حضور
 تاج الشریعہ کا دور شروع ہوا، آپ نے حوی فوکی
 کا آغاز ۱۹۶۷ء میں فرمایا اور ۱۹۸۰ء سے یہ مسئلہ



اور میں نے اسے

(۱) به مقتضای مراتب، به ۴۰۰۰۰ ریال، ۱۹۸۴، ۳۰

[illegible]

وہاں سے سہ ماہی کے ساتھ ساتھ کچھ اور بھی لے کر آئے (3)

تعمدتی صورت میں اور اس کی خصوصیات

حصہ: ج الشریعہ و علمہ العالمی جہاں خود اسلامی کے
 ورمہ: پھر نہ کہ تھے یس: میں تمہارے پیش بھی تھے۔

یہ طوطی حاصل ہے۔ ہم اپنے اس جھوٹے آپ کی محبت سے
 رہا ہوا پیش کرتے ہیں۔ آپ کی یہ تعلیمات میں طلبہ
 کتابت کے محقق بنیں۔ ان میں سے انہوں نے سابقہ
 پر مائت رہیں۔ انہوں نے تعلیمات میں انہوں نے
 میں سے انہوں نے آپ کے یہ صرف حاصل
 نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے
 انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے
 ساتھ ساتھ معلومات اعلیٰ میں انہوں نے
 اقوال و اعمال میں انہوں نے انہوں نے
 انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے
 انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے
 انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے
 انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے

۹۔ بی بیہ کے عقائد و شریعت کا بطل

[illegible]

لَمْ يَقُلْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عامة مسلم ولا عن الصحابة الكرام

التلعظ بالتيه غير أن أكرم الصلحاء



رسب، جرح و تعدیل میں مجاہدین کی یہ جھلک

یہاں بظاہر چند دفعہ سے قرآن الہامی باب آئین
 دین والے قاصد میں آمدین کی تحریک سے جس سے شائع
 اس بات پر متعدد کرتے ہیں کہ یہ محراب سے پیش رویت
 اس کو کیا مہذب کے حسب کہ خلاف امام و کتب اور بہت
 سے ملے صالحین میں لایا گیا ہے۔ اس باب نے تحت حضور
 تان و اثر پیرہ طرہ اعلان سے خوشی و فی بھارت پر قرآن کے
 میں وہ آپ کے تہم کی یہاں قاطع ہے۔ آپ سے مدد پیش
 پر یہاں مکتبہ خزانہ یاد کے کہ ہے۔ اس میں کیا ہے
 لکھا ہے۔ پتا ہے یہ مدد ہے۔ اس میں میں راحت سے کہ
 بر مہربان سے جس دن ہمارے اس وہ نقل اور سبکی ہے
 اپنی مجلس میں راہ و اور امامہ کے جس نے مدد
 میں اس کی تہی ہے۔ اس کی مدد میں یہ وہ حیات میں
 حیدر بہ امداد میں یہ کہ ہے۔ اس میں امامہ راہ ہے
 وہ جس مشہور ہے۔ اس میں منصورہ لایا اس
 کہ اور ہاتھی دوتے ہیں۔ کھانہ لایا حیات میں
 عین لایا ہے۔ لایا ہے۔ و ہمیں حسیعہ در
 جوئی مہربان میں لایا ہے۔ اس سے بعد فلاں کا پیش لایا
 ہے۔ اس میں حیات ہے۔ کتب اس پر علامہ اور
 صاحب قند و سکر لایا ہے۔ ہوتے ہوئے لایا ہے۔

امام برادر کا حال یہ ہے کہ ہندی کے بارے
 میں یہ کہنا کہ "کفہ رجل مشہور لایا اس
 یہ بھی وہ مشہور ہوتے ہیں اس کی مدد میں کوئی حرج
 میں اس طرح سے اموزم ان کا ضرور کچھ میں آتا ہے کہ یہ

روٹی آپ کے نزدیک تھی ہے۔ اور ہندی کے حاشیہ
 میں سے کہ مدد تھی ہے صحیح لایا اس میں سے
 بارے میں اثر لایا "لکنہ دخلط و۔ کہہ اس
 عسی فی لایا"۔ تین وہ خدو کے حکم
 ہوئے اور میں حق نہ لایا (کریا) وہ کیا
 میں جوئی کاں سے حق فلاں کا قس اس لایا اور اس
 ہے کہ فلاں نے جس کو کذاب کہا ہے وہ حیات میں
 عبد اللہ ابو جہاد دئی کے وہ یہ حیات میں حیات لایا
 اہم کی میں اس دور و مدد لایا ہے۔ اس میں
 الاحزاب میں لایا ہے اور اس میں لایا ہے۔ اس میں
 فقال لی بخاری ذکر الصفت عہ
 (احمد) و فلان اب حاتم صدوق و فلان
 اسعدی بن رعدیہ کس رجب صدوق
 وہ کہہ اس میں حیات میں لایا و فلان اس
 حرم مجید لایا ہے۔ اس میں لایا ہے۔ اس میں
 فرمایا کہ صحت ہے اس سے خدو کو یہ اور ہاتھ
 اور اس میں لایا ہے۔ اس میں لایا ہے۔ اس میں
 کہ لایا ہے۔ اس میں لایا ہے۔ اس میں
 عمر اچھ لایا ہے۔ (تعلیقات برہ) میں لایا ہے
 ملخصاً

علامہ ازہری صاحب قند نے امام شافعی کا بہت تفصیل
 لایا ہے۔ چوں کہ یہاں اس کی بھی شائیں لایا ہے اس سے
 صرف نگر رہا ہے



عبدی و منسی پر حوش شیرین کنی۔ جو محدث
سہارپور کے تھے۔ میں لکھتے

وعلی هذا الایضی التسمیہ پنحو
عبدالرسول و عبدالنبی ونحو ذلک۔ ہما
یصادف العبد لی عبد للہ تعالیٰ۔

اور صاحب شریعت

یعنی عبد رسول و عبد نبی نام عبد مناسب نہیں ہے
اور یہی وہ سحر میں لفظ "مہدی" کی صداقت میں اللہ طرف
جو مناسب نہیں ہے۔ نقش کی یہ ہوس میں خود کے نکال دے جس
لغائی نظر آ رہی ہے جس کے "مہدی" اور عبد میں نام رکھو و
شب و صبح کے نام کے حامل رہی صاحب قدس باوقاف
نہایت ہوئے تھے۔

"أفصح المعشی عن قوہہ هذا

حیث صغ التسمیہ بعد برسوں و عبد
النہی و کس میں اس وجہ علیہ
یحییٰ عن لایب و لایب۔ بیٹ لسی
ورد فیہ صفاہ لعبد لی عبد للہ
تعالیٰ تعالیٰ و سبحانہ"

اور تعلیمات دہ و منی ۱۰

جس کی شکل سے بقیہ مہدیت کو میں پر لکھا گیا اس نے
کہ میں نے تمہارا حق اور عبد میں نام رکھنے سے منع کیا جس
کو ال پر وجہ صوری تو کہہ دو ال یہ تہ مرید اور حالیت
شریعت نافذ۔ دو چیز ہوتے ہیں جن میں لفظ "مہدی" کی صداقت
ضروری ہے۔ ان میں سے ایک مکرانوں کے رہائشی یا اس کے
بھائی الشریعہ علیہ السلام نے ان آیات و حدیث و قلم و قریب
اور اہل حضرت اور احمد۔ حال حال قاریوں یا میں علیہ السلام نے
مہدی کی پہلی قرطاس یا جس میں متعدد اہل و ہر میں سے
اس مسئلہ پہلے روز روشن کی طرح میں یہاں سے جس کو کہتے
کے حد شک و شبہات کے ہاں نہایت جانتے ہیں اور طبعی حق
صداقت کے سے حیرت کے ارد ہے وہ جانتے ہیں۔

یہ چند خصایاں میں سے تعلیمات دہ و منی سے پہلے
کار میں کے روز روشن کر کے کی صداقت حاصل کی ہے جس سے
تاں شریعہ علامہ اور کی صاحب قدس۔ امت پر قائم التقدیر کی
حقانیت میں ہوتی نظر آتی ہے۔ عات کے کہ مہدی صحت
اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے صداقت و طویل ہیں
مستحق پر قائم اور ان کے اور اہل حضرت فاضل مدینوں علیہ
الرحمہ کے میں تو کہتے یہ حال کی تو میں حق محبت فرمانے۔
تھیں۔



حدیث مسلم درامت نہ ساید، محمد بن سنان، رحمان وحم بن جریج و قحط بن
و غیر ہم، علوم و فنون پر مشتمل ہے۔ لہذا یہ جس حدیث کے مقتضی تھے
و تصنیف کی حیثیت سے بحث ہے۔ یا جیسے مکے لئے مدورہ، یا عدم
دنوں پر کامل اسرار و مطلق بصیرت کا ہونا شہدائی ہے اس
رسالہ کو پڑھنے کے بعد مصلحت قاری اور اس پر ضرورت و اس
مر کا اعتبار سے لکھے بغیر چارہ دیکھیں کہ صاحب اسرار کا حکم حدیث
کے تمام اصولوں پر وسیع مطالعہ اور اس کے مقتضی گوشوں پر مبنی ضرر ہے
جہاں بہ سال فہم تو خود مصطلحات حدیث پر آپ کے وسیع مطالعہ
پر والی ہے۔ وہیں ساریہ میں آپ کے یہ طوں کو ثابت
کر رہا ہے۔ اسی طرح کہیں اسرار جہاں آپ کی وسعت بھی
کا پتہ دیتا ہے تو کہیں حدیث و اعتدال میں آپ کی ملبیہ و رفت
کا موزہ پیش کر رہا ہے۔ کہیں الفاظ عربیہ و حدیث کے مصلحت آپ کی
بہ ظہیر معرفت سے گواہی ہے کہ آپ تو کہیں شخصیت و تفسیر و تفسیر
کے قصر ظنون و مشہدات پر داخل و رہیں کی حق و ان کی منکر شہد
کر رہے ہیں۔ حق کی روشنی میں مدورہ و علوم و فنون میں آپ کی
قدرت نامہ برافقت عامہ و طاقت کاملہ و عمارت شہد و تفسیر و تفسیر
بصیرت اور مختلف اثرات و شہدات کے چند نمونے یہ کار میں عرض
کی سعادت حاصل رہا ہوں۔

وہمست فکر و مظهر یہ دوسرا ایسا ہے مگر یہ بھی
 دور رس مفکر کی علامت اور محققہ تحریر سے جو تنقیدی و تحقیقی
 دلائل و دلائل کا ایک بے حد وسیع ذخیرہ ہے جو اس کی تحقیق میں
 جو اہمیت ہے۔ یہ اس کی اس وسعت میں حصہ ہے۔ یہ اس کی وسعت میں
 ایک حدیث کا ایک بے حد وسیع ذخیرہ ہے جو اس کی تحقیق میں
 تنقیدی و تحقیقی ہے۔ یہ اس کی اس وسعت میں حصہ ہے۔ یہ اس کی
 شاہان اور محققانہ و محققانہ ہے جو اس کی تحقیق میں
 تفتیش کے لیے ہے۔ یہ اس کی اس وسعت میں حصہ ہے۔ یہ اس کی
 : کہ یہ اس کی اس وسعت میں حصہ ہے۔ یہ اس کی

محققین میں مذکور حدیث پاک کے اصحابی یا تجویہ میں مضمون یہ ہے کہ جو حدیث میں کلمہ پھر پچھلے کلمہ کے ساتھ آئے ہو اسے امام اجماع کی کتاب میں ان کا حوالہ دینے سے شرح کتاب الشیخ جریف حقوق المسکین، امام علی طاقانی نے انھیں خود پر اس حدیث شریف کے مستند و مرقع اور شد و مضامینات واضح کرتے ہوئے علم حدیث کے منطوق و معنی کی حیثیت سے اور جہاں حدیث کے منطوق جرح و تعدیل کے لحاظ سے نہ محدثین نے راہ و اقوال کی بھی تائید کی ہے ان دونوں علماء کرام کی محض تحریر کی وجہ سے اس شرح، تعبیر اور توضیح و توجید حضور تاج النبیین و امت پر کا ہر تقدیر سے آپ پر تمکیر اور تحقیق مطابقت کی روشنی میں کی ہے، یہ ایک کاحصر ہے اس سے جہاں آپ کی تحقیق و تنقید و مصدقیت کا تحریفی انداز ملتا ہے اسی آپ کے فکاغیہ اور بصارت عجمیہ کی نشانی بھی ملتی ہے۔ کچھ تو یہ ہے کہ اس قدر پر مغز و مہذب اور انوار و توفیق سے آرا مزین و خرم و محبوب ہے اور بطور نمونہ ایک نمونہ کا محض مدح و تحسین ہو۔ تصورات شریفہ و عکاسی رقمطرح ہیں امام علی قاری علیہ الرحمہ کی سابقہ عبارت سے چند امور کی وضاحت ہوتی ہے۔

(۱۱) امام رفقہ علیہ الرحمہ نے خود اس حدیث کی تخریج کی ہے۔ مگر اس میں ہے اس پر موصوف ہوں کا حکم نہیں لگاؤ کیوں کہ اگر امام رفقہ علیہ الرحمہ اس پر موقوف ہوں کا حکم صادر کرتے تو اس میں علی بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہما کا ذکر ہوتا۔

(۲) امام علی چارویں حدیث کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے اس حدیث پاک کو اپنی سند سے بطریق سینہ جابر رضی اللہ عنہ روایت کیا ہے اور پھر تحریر میں اس پر یوں ضم کیا ہے "حدیث مسند لا تقوم حجة" (اس حدیث میں اس کے نقل نہیں) اس عبارت سے مراد ہے جو حکم مستحب ہوتا ہے وہ یہ کہ یہ حدیث ضعیف ہے مسموع نہیں، لیکن طبرانی امام بیہاؤ الدین رحمہما کا قول "مشکوٰۃ لا یصح" بھی اس بات



ہے کہ اگر حدیث میں سے اس کی طرف خصوصی توجہ فرمائی ہے اور اس میدان میں جامع کام کیا ہے۔ چنانچہ تاریخ کبیرہ، تہذیب و انکسار، میزان الاحسن و اسال میوں وغیرہ ضخیم کتب و تصانیف اس فن کی ہیئت و افادیت پر شاہد عدل ہیں، حضور تاج البشر پر مدظلہ انورانی کے اس رسالہ پر پڑھ کر اس بات کے عتراف و قرار میں کسی تامل کو قطعی مل نہیں کہ من اسماء الرجال میں بھی آپ ایک اعتباری مثال کے مالک ہیں، جعفر بن عبد الواحد جو حدیث اصحاب کا ذخیرہ تھا، اس کے ایک راوی ہیں۔ ان کے متعلق عمرہ حدیث کے مختلف راویوں اور قبائل کے راویوں کا جس حسن و خوبی اور باریکی بینی اور وقت ثمری سے جائز و بجا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ ان فن کے اسامی جزئیات پر آپ کا مطالعہ بہت وسیع اور ان کے اسرار و رموز پر آپ کی نظر پڑی مستحکم اور بہت گہری ہے اسی رسالہ کے ایک فتناس کا مسہد بغیر مثال قارئین کے حضور پیش خدمت ہے۔ حضور تاج البشر پر مدظلہ سورانی جعفر بن عبد الواحد کے متعلق علماء کے اقوال و اقوال پر توجہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں، امام در قلعی علیہ السلام سے مروی ہے کہ وہ جعفر بن عبد الواحد کے متعلق فرماتے ہیں کہ اسے وضع الحدیث اور حدیث وضع کرتے تھے، بلکہ اس سے یہ بھی منقول ہے کہ اس سے بدست خواہ حدیث کی تحریف کی سے جس پر جعفر بن عبد الواحد رحمت اللہ علیہ کی وجہ سے موضوع کا علم لگایا گیا ہے لہذا آپ کا حدیث جعفر بن تحریف کرنا اگرچہ ان کی نوبت کا کاروبار نہیں رہا مگر کم و کثر اس بات کا ضرور پتہ دیتا ہے کہ اس کا حدیث مستحق تائید اور اتالیقیوں ہے۔

آخر میں اس کے برعکس ہوتا تو آپ اس پر ضرور تنبیہ فرماتے۔ اسی طرح جو شخص حدیث سے متعلق ہے اللہ بے سرق الحدیث و حاسی بالمتاکو عن الثقات (کہ وہ سارق حدیث تھے اور ثقہ راویوں سے منکر حدیث روایت کرتے تھے) اس فکر سے بھی اس کا موضوع بیجا غیر مستفاد ہے، کیوں کہ اس

کا وہ کام ہے کہ حدیث مصیغہ ہے کہ موصوعہ کی ایک ایسی ملاحظہ قارئین علیہ رحمہ کا قائل ہے کہ اس حدیث شریف کو جو غلطی و تحریف کے ساتھ بنی حدیث علیہ الرحمہ سے نکال کر فی الواقعہً ناقص و ناقص سے بطریق سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کی ہے اور اس قسم لکھا ہے "سواء مصیغہ یہ قسم لگائی اس حدیث کی تاہم لکھتا ہے کہ حدیث مصیغہ سے موصوعہ نہیں اور خصوصاً امام داہلی قاری علیہ الرحمہ سے منہ جھکی ہے جو میں نے کہ انہوں نے اس حدیث شریف کو "اللہ من ان" اس السری میں بطریق سیدنا محمد اور سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مرفوعاً در یکہ دومینا سے موصوعہ روایت کر کے کے بعد تھیں اس حدیث میں مشہور و سیدنا مصیغہ (اس حدیث پاک کا جس معرکہ ہے اور اس حدیث میں اس پر شاہ قاضی درمید و سید داہلی سے اور اس میں کیا ہے۔ جس میں موصوعہ شریف پر مدظلہ اسرار کی جہات علمی و معنی قلمی و عقلی و فنی کا جو مطالعہ ہو لکھتے ہیں امام سبکی علیہ الرحمہ کے قول کا ترجمہ باج ظہری اور روش قلمی سے مطالعہ کرو تو چھپیں معلوم ہوگا کہ یہ مدظلہ اور مدظلہ کا اسرار کرنا ہے اس حدیث پاک کا جس علماء نے نہیں معرکہ و مشہور ہے اگرچہ اس کی اصابت طبعی ہے۔ یہ صورت اس حدیث شریف کے متعلق ماہرین کی علیہ الرحمہ کے متعلق بھی ترشہن کر رہی ہے کہ حدیث پاک کو قطعی و یقیناً حاصل سے اور قطعی و یقیناً جو راویوں کی پیش و شخص ہے۔ چہ کثرت طرق و روش پر دستاویز تھوڑی حدیث میں چاہا گیا ہے کہ اس سے اس حدیث سے امام داہلی قاری علیہ الرحمہ سے ہے کلام کے ترجمہ میں نہیں لکھنے کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ کثرت مدنی حدیث سے یہ حدیث ارد مصیغہ سے برقی کرے مگر حسن تک پہنچتی ہے۔

حسن اصطلح اللہ و حال اس اسامہ و حال عمر حدیث کا ایک ایسا گوشہ ہے اس کی ضرورت، ہیئت اور فائدہ کے لئے لکھی گئی



محت و نکاح، جو لاشانی، دقت فکری، یا غ نظر و جہد مسلسل اور سعی و محنت جیسی عظیم صفات و کمالات کا حاصل ہونا شرط ہے۔

ان اقوال کی توجیہ و تفسیر میں آپؐ پہ لوگ قلم کو یوں جھیش دیتے ہیں کہ صاحب میزان و میزان دونوں جلیل قدر اماموں نے اس سبب کو بیّن نہیں کیا جس کی وجہ سے انہیں (بخضر) کو حدیث میں کرنے سے روک دیا گیا تھا۔ لہذا یہ حرج مبہم کے مشابہ ہے (اوپر گزر چکا کہ جرج صرف وہی قابل قبول ہے جو واضح و صاف درجہ ہو و باہر ہو، ایسے ہی وہی حدیث کا قول و کھابو طیل بھی محمل ہے کہ جس کی طرف کی کوئی اضافت کیس کہ کہ بظاہر اس حدیث کی جہت سے ہے یا متعلق کی؟ اگر متعلق کی جہت سے ہے تو موضوع ہوئے کی کیا وجہ ہو سکتی ہے دراصل متعلق کی کون سی علامت پائی جاتی ہے؟ نیز اس کا درجہ موضوع کی کس قسم میں آتا ہے؟ مقام تفصیل میں محمل کا سہارا لینا درست کیس جگہ ضروری ہے کہ متعلق اپنے دعویٰ وضع پر دلیل قائم کرے، بالخصوص وضع کی صورتوں کے بیان کے ساتھ کون پر باں بھی پیش کرے کیوں کہ درباب علم و دانش خوب جانتے ہیں کہ وضع تفصیل و توضیح میں محکم و محمل کلام کسی صورت میں قابل قبول نہیں۔

خلاصہ بحث حضور تاج الشریعہ و امت پر کاظم العالیہ سے جس مقدم حسن اور نیک ارادہ کے تحت اس بار کی تصنیف فرمائی ہے وہ یہ کہ اللہ کے مقدس رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی یکہ مشہور حدیث پاک جس کو حسن علماء نے موضوع و باطل قرار دیا ہے علمی و تحقیقی مطالعہ کی روشنی میں بحسن و خوبی اس کا تحلیل و تجزیہ کر کے اس کی صحیح اور حقیقی صورت دیا و بالوں کے سامنے پیش کیں۔ چنانچہ آپ سے اس حدیث پاک و متعدد طرق و شواہد، متابعت کے تعلق سے اگر محمد شین کی کرد و اقوال اور جہاں حدیث کے متعلق الفاظ حرج و مصدر ل کا بیانت شرح و مبطل کے ساتھ جائزہ دیتے ہوئے

کا مریخ و مصدر صرف وضع سے ہے کہ اس حدیث، جیسا کہ بخضر کے متعلق، جو اہم کے اس قول سے ظاہر ہے اس حدیث کی وضع السند و صرف الفاظ حدیث کے بخضر بن عبد الواحد پر واضح سند اور ساری حدیث کی بہت لگان گئی ہے ان عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ وہ متعلق حدیث پر وہی کے اپنی وضع کردہ سند سے اس کو بیان کرتے تھے۔ باری سبب نام ہوا کہ کا یہ قول سند کے موضوع ہونے پر وضع اور جیسی قرینہ سے اس کے لگائی کی حدیث کو مطلقاً موضوع کہہ دیا جاتا ہے حالانکہ صرف سند موضوع متعلق ہے تو اس وقت حکم صرف سند پر منحصر ہوتا ہے متعلق پر نہیں۔

اسی طرح اس حدیث کے تعلق سے امام ابو ذر کا قول، کہ میں بلایا (یہ بخضر کے شواہد و اس سے سے) یہ قول بھی اپنے ظاہر پر نہیں کر سکتا ہو سکتا ہے جب کہ اس حدیث کی دوسری حدیث سے تائید ہو رہی ہے۔ یہ اس حدیث کا درجہ درجہ صرف بخضر بن عبد الواحد متعلق کی دست پر لکھ سکتا ہے بلکہ یہ حدیث بھی طریق سیدنا عمر، سیدنا جابر، سیدنا ابن عمر، سیدنا عبد اللہ بن عباس و دیگر اصحاب و تابعین و تابعین بھی مروی ہے۔ لہذا وہی مورخ کے قول سے ثابت ہوتا ہے کہ بخضر بن عبد الواحد ہی سند میں ہوئی جو میرال اختلاف میں نام و نامی سے منسوب ہے اور میرالفرس موضوع کا علم متعلق حدیث پر غمخوں کو لگی دیا چاہے اس صورت میں یہ حکم اسی حدیث کے الفاظ پر مقصور ہوگا جس پر امام شافعی نے میرال اختلاف میں، لکھا ہے اس کے علاوہ وہی متعلق جو دوسری سندوں سے مروی ہیں ان پر یہ حکم نافذ نہ ہوگا جیسا کہ امام شافعی و ابن شریک پر چلے گی۔

علم جرح و تعلیل علم جرح و تعلیل علم حدیث کا ایک شاخ و فرع و امتداد ہے اس کے مہار و رموز سے آگاہی و راسخ کے اساتذہ اصحاب و تلامذہ سائنس و کس و کس کے کس کی بات نہیں بلکہ اس کے سے بہارت قوی، مستند، عظیم حوصلہ مند کی،



سے محض علی، مطابق شیخ الحدیث میں فرماتے ہیں کسی حدیث کو صحیح حسن، ضعیف، معیض وغیرہ سے متصف کرنا یہ باہر اسد صرف ٹکی طور پر ہے۔ یہ حقیقت میں تو صحیح کا ضعیف ہونا اور اس کا برعکس ردوں جائز سے ہوں لی موسوعات التفسیر میں مذکور ہے محققین سہارنہ کام کہ سب یہ ہے کہ حدیث کا صحیح حسن ضعیف ہونا صرف ظاہری سدی حیثیت سے ہے جب کہ صحیح کا موضوع اور مضمون کا صحیح ہونا دونوں صورتوں کا امتحان سے ملے گی اور یہاں سے جس کے درجہ کثرت میں حدیث کریمہ جس کو حدیث میں ہے اپنے اصطلاحی صحیح کے مطابق ضعیف اور غیر مستحکم قرار دیا ہے انہیں حدیث کو اصحاب قلوب سیدہ، احمد حارثین اور اہل کشف و کرامات سے مراد ہوا اور ہینہ جرم و قطع رکھ کر ان کے قاضی قوٰی نہ تھے، امتداد و مستحق ملے ہوئے کی تصریح دہائی سے بکراں نفوس قدسیہ نے بہت سی ایسی احادیث کریمہ بھی بیان فرمائی ہیں جن سے محدثین کو ہر شائبہ کیس، جس کے سبب بعض ممالک علماء سے اس دعویٰ قدسیہ کو طعن و تشنیع کا نشانہ بھی بنا ہوا، کندیہ عالم نفس طیب روح اور پاکیزہ قلوب کے حاملہ حضرات ان قائل علماء سے کہیں زیادہ بڑھ کر فیثیت لینی اور خوف خداوندی سے بیکر تھے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے حدیث مسووب کرے میں اس سے دین و دنیا کا تمام ماحول و باب شعری رحمتہ اللہ علیہ اپنی کتاب، میزبان الشریعہ نگہری میں حدیث پاک اصحابی کا انجام ارج کے متعلق گفتگو کرتے ہوئے فرماتے ہیں اس حدیث کے بارے میں اگرچہ محدثین کے یہاں کلام ہے مگر اہل کشف حضرات کے یہ ایک یہ حدیث صحیح ہے، اس طرح اپنی کتاب کشف الضمہ میں رسول ربی صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں درود و سلام بھیجنے کی نصیحت میں دو حدیث پاک ذکر کرے کے بعد لکھتے ہیں ہمارے شیخ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ دو اس کے مائل کی

پوری جدوجہد کے ساتھ جرقوں و سرور کی توجیہ و تفسیر اور تاویل و توجیہ سے سند میں سیر حاصل شدہ فرمیں ہے ساتھ ہی ہر گفتگو کا فیصلہ اور نتیجہ فیصلہ حاصل بھی پیش کیا ہے جس کی متعدد روشن مثالیں اس سبق میں ذکر چکیں پھر سوز میں حکم حدیث پر تفصیلی گفتگو کرتے ہوئے رقم طراز ہیں یہ اصول حدیث کا مسلم کا حد ہے کہ حدیث ضعیف و کثرت طرق سے تقویت حاصل ہوتی ہے جس کے سبب کئی وہ بیحد احسن سے بہت تک بلکہ کئی کئی توجیہ و تفسیر کے مرتبہ تک بھی اس کی رسائی ہوتی ہے۔

مجھے چل کر لکھتے ہیں کہ اس عقل سیر کی دولت سے بالاباں ہے تو نفس نہیں وہ اس بات پر شام ہے کہ حدیث ضعیف متاثر شدت میں مستحکم ہوتی ہے اور اس کا ضعیف متاثر ہوتا ہے محض سند میں کسی قدر نقص کی وجہ سے ہی حدیث کے خلاف دلائل نہیں کہہ سکتے کیوں کہ کئی جہاں بھی کئی یوں دیتا ہے لہذا نہیں کیا پتہ کہ اس سے یہ حدیث صحیح طریقہ پر بیان کی ہو یا پھر اپنی رائے کی صداقت و حقیقت ثابت کرے کے لئے چند مہل قدر مرحدیث کے قوس قمریہ فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔ امام بدیع فی الدین شہر روری اپنے ایک مقدمہ میں فرماتے ہیں جب محدثین کی حدیث پر عدم صحت کا حکم کیا گیا تو یہ یقین نہیں کہ وہ حقیقت میں بھی صحیح ہوں اس لئے یہ حقیقت واضح بھی ہو سکتی ہے۔ اس سے صرف یہ مراد ہوتا ہے کہ اس کی سند شامہ دور کے مطابق صحیح نہیں ہے۔ اس طرح اقویٰ والدہ اس میں در سے کہ جب کسی حدیث کا ضعیف نہ جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کی سند مدعوہ شرط پر صحیح نہیں ہے۔ یہاں تک کہ اس سے ہی وہ جھوٹ ہے، یوں کہ جھوٹ کا بچا ہونا بھی ممکن ہے صحت و ضعف کا اعتبار صرف خارجی طرف نظر کرتے ہوئے ہوتا ہے اور یہ حقیقت صحیح کا ضعیف ہونا اور ضعیف کا صحیح ہونا دونوں صورتوں کا امکان



چشمیں نہ رہیں کوئی اور نقصان نہ ہوگا۔ غور و فکر سے کام لیں
اور تعصب اور تشدد کا دامن چھوڑ دو

حضور تاج شریعہ دامت برکاتہم القدرہ نے اس
رسالہ میں جس غریب و پرہیزگار کے ساتھ تحقیقی مطالعہ پیش کیا ہے وہ
بہ نسبت لائق سزاؤں سے سزا کا اسلوب اس درجہ تکلف و بے
ساخت و رشتہ سے کہ ہر سطر بلکہ ہر لفظ و حرف پر کشش
میلتا ہے۔ اب اس کی عادت و عقائد اور عقیدہ تحریر کو غور و فکر و تامل
کے لیے میں دیکھا جاوے تو ایک پوشیدہ و راز سے شائبہ کشائی
ہوتی ہے کہ حضور تاج شریعہ علیہ السلام نے ان کے عجیبہ علم و حکمت
سے ہم پر کیا دیکھ دیکھ کر جس حد سے پورے کر و خیر کے ساتھ سوجھ
بوجھ سے ان کو دیکھ کر ہم سے پرور میں امت کے ان ترقی و انکشاف
کا حد و ثقی و جہتی اختلاف و غلطی کا اندیشہ علی و ادنی
رواں کار و موم و دنیا و آخرت میں پسند کی کار و موم ہر وقت
دیکھ کر رہتا ہے اور یہ کیا ہے کہ آپ کا قلم ان امت جو
ظہر کے آپ سے امت مسلمہ کی حفاظت و نگہداشت کی کوشش
میں کوئی دریغ نہیں کیا آپ کا یہ سادہ سی کوشش کا ایک حصہ
ہے علی و تحقیقی مسائل میں دلچسپی رکھنے والوں کے لیے یہ مضمون
واقعی بہت مفید ہے۔ وسیع قریب مشاہدے اور طویل مطالعہ کی
روشنی میں کسی بھی یہ تحریر تحقیق و تفتیش اور غور و فکر کے دروازہ کھلی
ہے۔ یہ دروازہ عام ہے۔ ہر گاہ بے پادری میں دست دراز عرض
کا جواب کہ جس صوفی نسبت در تیک مقاصد کے تحت یہ تحریر
عجوبہ و انصاف کی حدت میں پیش کی گئی ہے پڑھنے والوں پر اس
کا اثر دیکھ لیں۔ (تسلی)

اصحاب کبار میں کے تعلق سے حضور تاج شریعہ علیہ السلام
اصحاب کے جو تحقیقی مرتبہ پیش کیا ہے۔ اس سے بخوبی اندازہ
لگایا جاسکتا ہے کہ ان صوفی حدیث پر حضور تاج شریعہ علیہ السلام کی قدر و مکہ
کا حال ہے۔

دوسرے حدیث کو ہم نے اصحاب خارجیوں سے اسلوب سے حضرت
قنبر علیہ السلام سے اسلوب سے اسلوب سے اسلوب سے
واہمیت کی ہے کہ یہ وہاں حدیثیں کارہ و نہایت محنت کے
اصلی درجہ پر ہیں اور چھ حدیثیں کے نزدیک ان کی اصطلاح
کی رو سے یہ دونوں حدیثیں ٹاٹاں ہیں۔

خلاصہ کلام یہ کہ یقیناً یہ لوگ اس دروازہ پر
رہیں اس طہارتی مسدود ہونے والے ایک رشتہ کو بھی
کی نئے سیدنا امام پر یہ حدیثی رشتہ خود حق خدا اپنے دور
کے منکر میں سے لہتے ہیں تم سے پناہ مر دوں۔ اس سے
حد کیا ہے اور ہم سے پناہ علم ہمیشہ رہے وہاں اور بھی بدنام ہوئے
وہاں سے مقتدب سے حاصل ہوا ہے۔ کی طرف سے تو اللہ تعالیٰ ہم
جہاں حدیثیں سیوٹی میں ہر حدیث کی حدیثیں حدیثیں حدیثیں
تکملہ (۱۵) امت کے کار و موم و دنیا و آخرت میں پسند کی کار و موم ہر وقت
ہو اور حضور علیہ السلام کی بارگاہ گہرا سے تحقیق حدیث
کا تھکا ہوا باری حاصل ہو۔ ہوں گے بھی حدیثیں حدیثیں حدیثیں
کی تصحیح وہاں سے جو حدیثیں کے لیے مطالعہ صعب اور غیر مستحق
تر رہی تھیں۔ تحریر حضور تاج شریعہ علیہ السلام کا یہ
قول رہا کہ قدر و قیمت پر کتنا ہوتے ہوئے بھی
مکتوہ ختم کر رہے ہوں۔ مسدود کی طرف کی طرف کی طرف
اور تاریخ ہوں نہ ہوں کسی حدیث و بھی طور پر حدیثیں حدیثیں
یا جاسکتا ہے کہ حقیقت میں نہ کے حق اور کج ہوں
کا بھی حکم ہے۔ تو ظہر و دریا شمس وین سے کہ مر دوں حدیثیں
میں سے نقصان کے حدیث نے بغیر صرف حق میں ہوں ہوں ہوں
وجہ اس عمل میں لگاتے۔

نئی و باہری صوفی صوفی و موم پر قائم و دائم ہیں حدیثیں
در معلوم قریب حدیث حق ثابت ہوں ہوں ہوں ہوں ہوں ہوں
وہاں سے ہے آپ و خیر و موم کر رہا اور گرجھوٹ ہوں تو بھی اس

سید الشہید

اور اسناد احادیث وفقہ و مصانیف

مولانا محمد شاہد نقادری، جیسٹر میں مام محمد رضا سوسائٹی ریکلٹ نمبر 09231506317

۱۔ علی اور روحانی یونس و برکات کے سے کسی ایسے شخص کو
 ۲۔ حضور مفسر عظیم ہندو مذہب اور انیم رضا خان قادری رضوی (م
 ۱۳۸۵ھ/۱۹۶۵ء)
 ۳۔ حضور ۶ حضور مفتی سید محمد افضل حسین رتیکیری رضوی
 (۱۳۸۴ھ/۱۹۸۲ء)
 ۴۔ استاد العلماء مفتی محمد امجد چغتیا عظمیٰ رضوی قدس سرہ

۵۔ ریاض ملت علامہ ریاض رضا خان رضوی (م ۱۴۰۵ھ
 ۱۹۸۵ء)
 حضور شریعہ مجدد عالم کے تمام اساتذہ کرام پر
 ایک مگر نفوذانی چلے تو ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ سب کے
 سب بھی شریعت میں مال مال اور شہشاہ علم بصل ہیں۔ فصل
 بالائے فصل کہ تمام کے تمام اساتذہ کرام (حضور مفسر عظیم ہند،
 حضور ۶ حضور استاد العلماء اور حضرت ریاض ملت)

سیدنا حضور مفتی عظیم ہند کی بارگاہ کے ربیت یافتہ ہیں اور ان
 کی تلمیذوں کے سنا حدیث وفقہ اور مسند علم یقت حضور مفتی
 عظیم ہند سے چلتے ہیں۔
 حضور شریعہ مجدد عالم کے تمام اساتذہ کرام پر
 ایک مگر نفوذانی چلے تو ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ سب کے
 سب بھی شریعت میں مال مال اور شہشاہ علم بصل ہیں۔ فصل
 بالائے فصل کہ تمام کے تمام اساتذہ کرام (حضور مفسر عظیم ہند،
 حضور ۶ حضور استاد العلماء اور حضرت ریاض ملت)

یہ نیک نفعی ہیں انہوں نے قدس سرہ سے تین جہانوں
 کی نگاہ سے علوم اسلامیہ و انان الشریعہ و دعوہ و عقائد کا
 تاجدار بن گئے۔

اساتذہ کرام

حضور مفتی عظیم ہند علامہ مفتی محمد جان قادری توری
 ۳۰۴۲ ۹۸



حضور تاج الشریعہ مدظلہ العالی سے مدوں کے قرضے ملاحظہ ہوں

(۱) بطریق شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ عنہ

حضرت شیخ ابو سعید محمد بن احمد بن علی القاری

حضرت ابو کابوس مولیٰ عبداللہ بن عمرو بن العاص

حضرت سعید بن عمرو بن ابی ہریرہ

حضرت سعید بن جبیر

حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر

حضرت ابو حامد محمد بن محمد بن یحییٰ بن ابی اسحاق

حضرت ابو حامد محمد بن محمد بن یحییٰ بن ابی اسحاق

حضرت ابو صالح احمد بن عبدالملک المذکور

حضرت ابو سعید محمد بن احمد بن علی القاری

حضرت ابو سعید محمد بن احمد بن علی القاری

حضرت ابو سعید محمد بن احمد بن علی القاری

حضرت ابو سعید محمد بن احمد بن علی القاری

حضرت ابو سعید محمد بن احمد بن علی القاری

حضرت ابو سعید محمد بن احمد بن علی القاری

حضرت ابو سعید محمد بن احمد بن علی القاری

حضرت ابو سعید محمد بن احمد بن علی القاری

حضرت ابو سعید محمد بن احمد بن علی القاری

حضرت ابو سعید محمد بن احمد بن علی القاری

حضرت ابو سعید محمد بن احمد بن علی القاری

حضرت ابو سعید محمد بن احمد بن علی القاری

حضرت ابو سعید محمد بن احمد بن علی القاری

حضرت ابو سعید محمد بن احمد بن علی القاری

حضرت ابو سعید محمد بن احمد بن علی القاری

حضرت ابو سعید محمد بن احمد بن علی القاری

جامع دار سے اپنی جگہ میں نے اپنی جگہ میں
بنا کر توفیق کا کام شروع کیا شروع شروع میں میں
صاحب علیہ رحمۃ اللہ سے احسان میں توفیق میں یہ کام
کرنا دار اور کئی کئی حضرت بنی خدمت میں حاضر ہوا توفیق
دیا کہ باقاعدہ پچھو ہوں نے بعد اس کام میں میری اچھی رہا
بڑھ گئی اور پھر میں مستقل حضرت بنی خدمت میں حاضر ہوا
حضرت کی توفیق سے ختم خدمت میں اس کام میں مجھے وہ فائدہ
اور جو کچھ کے پاس رہا تو مجھے سے ملے۔ ہوتا ہے۔

(مطلق علم داروں کے لئے جامعہ دار میں)

حضور تاج الشریعہ مدظلہ العالی کے اس وقت میں
میں تقسیم کیا ہوا ہے۔ یعنی اس سند حدیث (۲) سند
حدیث (۳) سند حدیث

ان تینوں میں قدرت تحصیل سے عیاں ہے کہ
سب سے حاصل کرنا ممکن ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم
بزرگوں سے جتنی سندیں ہو جائز تھیں ان میں سے سب کے سب
انہوں نے اپنے جیسے کو اسے لیا جائے ان میں سے یہ طرز
نظر رکھا جائے کہ طرز احسان و عطا ہوا ان تینوں میں۔

حضرت شریک بخاری مطلق شیخ ابی اسحاق احمد بن محمد رحمہ
حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سے شریک تھے کہ حضور صلی
عظیم ہو جو سندیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے ہیں ان میں سے
اصح و اعلیٰ ہیں۔

(۱) سند حدیث

یہ سند تین طرق سے ہے

(۱) طریق شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ عنہ

(۲) طریق حضرت شہ عبدالعزیز محدث دہلوی (عین رحمہ)

(۳) طریق مولیٰ احمد حسن مراد دہلوی (عین رحمہ)



حضرت سید شاہ آل احمد رحمہ میاں مارہروی

حضرت سید شاہ آل رسول احمد مارہروی

حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی

حضرت مفتی عظیم مصطفیٰ رضا بریلوی (رضوان اللہ علیہ وسلم)

صورتان الشریعہ علامہ اختر رضا قادری رحمانی (مدظلہ العالی)

۲۰ بطریق حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی

صورتی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق حضرت

یونس محمد بن محمد بن ابیہم انکرنی عیدہ اللہ تعالیٰ عنہ دی سہ ہے جو گزری

ہے اس کے بعد سند میں ہے۔

حضرت شیخ ابی الدین عبد الرحمن بن مسعودی

حضرت شیخ ابی القاسم محمد بن یونس بن مسعودی

حضرت شیخ سید ابراہیم التازی

حضرت شیخ احمد بن ابی ابراہیم

حضرت شیخ سعید بن احمد

حضرت شیخ سعید بن یحییٰ بن معروف تہذیب

حضرت شیخ سعید بن محمد شادی

حضرت شیخ عبداللہ بن سالم البصری

حضرت شیخ سعید عمر

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی

حضرت سید اسماعیل احمد محدث دہلوی

حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی

حضرت مفتی عظیم شاہ مصطفیٰ رضا محدث دہلوی (رضوان اللہ علیہ وسلم)

صورتان الشریعہ علامہ اختر رضا قادری رحمانی (مدظلہ العالی)

(۳) بطریق مولانا احمد رضا قادری

(جو بہت عام ہے)

صورت اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر شیخ شہاب

القدس ابو القاسم احمد بن یحییٰ عثمانی تک وہی سند ہے جو گزری۔

اس کے بعد سند میں ہے۔

حضرت شیخ ابی اسحاق اشرفی رحمانی محمد الانصاری

حضرت شیخ ابی الخیر بن عوف الرشیدی

حضرت شیخ محمد بن عبدالحق

حضرت شیخ احمد بن محمد الدیلمی اشرفی المعروف ابی عبدالحق

حضرت شیخ مولانا احمد بن الحسن الصوفی الرازی

حضرت سید شاہ ابی الحسن انصاری مارہروی

حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی

حضرت مفتی عظیم مصطفیٰ رضا بریلوی (میرزا)

صورتان الشریعہ علامہ اختر رضا قادری رحمانی (مدظلہ العالی)

(۲) سند فقہ حنفی

یہ سنی خوبی ہے کہ اس سند کے تمام ساتھ وہ

شیوخ حنفی الحکام ہیں۔

صورتان الشریعہ علامہ اختر رضا قادری رحمانی (مدظلہ العالی)

حضرت عبداللہ بن مسعود بنی النضر

حضرت علقمہ بنی النضر حضرت ابی اسحاق

حضرت ابراہیم

حضرت حارث

حضرت ابراہیم بن ابی اسحاق امام عظیم ابو حنیفہ

حضرت ابو عبد اللہ محمد بن یحییٰ بن اسحاق

حضرت شیخ احمد بن حنبل

حضرت شیخ عبداللہ بن ابی حنیفہ

حضرت امام ابو عبد اللہ امام احمد رضا

حضرت شیخ ابی یوسف محمد بن الفضل البخاری



- ۲۷۔ ۱۴۹۵ھ کو ایک تمام روایات کی اجازت سے جو اوپر
حدیث کی صورت میں تھیں یہ فقہی صورت یہ اس کے علاوہ تھیں
قادی صوبہ مترجمہ مشتمل ص ۵۱۳)
- ۱۔ شیخ عبد الرحمن دہلوی
۲۔ جمال بن عبد ربیع مدنی مدنی
۳۔ شیخ جلال بن عبد ربیع مدنی
۴۔ شیخ محمد حسین دہلوی
۵۔ شیخ عبد القادر بن علی مدنی
۶۔ شیخ محمد بن عبد ربیع مدنی
۷۔ شیخ احمد بن محمد
۸۔ شیخ محمد بن علی
۹۔ شیخ محمد بن عبد ربیع مدنی
۱۰۔ شیخ محمد بن عبد ربیع مدنی
۱۱۔ شیخ محمد بن عبد ربیع مدنی
۱۲۔ شیخ محمد بن عبد ربیع مدنی
۱۳۔ شیخ محمد بن عبد ربیع مدنی
۱۴۔ شیخ محمد بن عبد ربیع مدنی
۱۵۔ شیخ محمد بن عبد ربیع مدنی
۱۶۔ شیخ محمد بن عبد ربیع مدنی
۱۷۔ شیخ محمد بن عبد ربیع مدنی
۱۸۔ شیخ محمد بن عبد ربیع مدنی
۱۹۔ شیخ محمد بن عبد ربیع مدنی
۲۰۔ شیخ محمد بن عبد ربیع مدنی
۲۱۔ شیخ محمد بن عبد ربیع مدنی
۲۲۔ شیخ محمد بن عبد ربیع مدنی
۲۳۔ شیخ محمد بن عبد ربیع مدنی
۲۴۔ شیخ محمد بن عبد ربیع مدنی
۲۵۔ شیخ محمد بن عبد ربیع مدنی
۲۶۔ شیخ محمد بن عبد ربیع مدنی
۲۷۔ شیخ محمد بن عبد ربیع مدنی
- ۱۔ شیخ عبد الرحمن دہلوی
۲۔ جمال بن عبد ربیع مدنی مدنی
۳۔ شیخ جلال بن عبد ربیع مدنی
۴۔ شیخ محمد حسین دہلوی
۵۔ شیخ عبد القادر بن علی مدنی
۶۔ شیخ محمد بن عبد ربیع مدنی
۷۔ شیخ احمد بن محمد
۸۔ شیخ محمد بن علی
۹۔ شیخ محمد بن عبد ربیع مدنی
۱۰۔ شیخ محمد بن عبد ربیع مدنی
۱۱۔ شیخ محمد بن عبد ربیع مدنی
۱۲۔ شیخ محمد بن عبد ربیع مدنی
۱۳۔ شیخ محمد بن عبد ربیع مدنی
۱۴۔ شیخ محمد بن عبد ربیع مدنی
۱۵۔ شیخ محمد بن عبد ربیع مدنی
۱۶۔ شیخ محمد بن عبد ربیع مدنی
۱۷۔ شیخ محمد بن عبد ربیع مدنی
۱۸۔ شیخ محمد بن عبد ربیع مدنی
۱۹۔ شیخ محمد بن عبد ربیع مدنی
۲۰۔ شیخ محمد بن عبد ربیع مدنی
۲۱۔ شیخ محمد بن عبد ربیع مدنی
۲۲۔ شیخ محمد بن عبد ربیع مدنی
۲۳۔ شیخ محمد بن عبد ربیع مدنی
۲۴۔ شیخ محمد بن عبد ربیع مدنی
۲۵۔ شیخ محمد بن عبد ربیع مدنی
۲۶۔ شیخ محمد بن عبد ربیع مدنی
۲۷۔ شیخ محمد بن عبد ربیع مدنی
- ۱۔ شیخ عبد الرحمن دہلوی
۲۔ جمال بن عبد ربیع مدنی مدنی
۳۔ شیخ جلال بن عبد ربیع مدنی
۴۔ شیخ محمد حسین دہلوی
۵۔ شیخ عبد القادر بن علی مدنی
۶۔ شیخ محمد بن عبد ربیع مدنی
۷۔ شیخ احمد بن محمد
۸۔ شیخ محمد بن علی
۹۔ شیخ محمد بن عبد ربیع مدنی
۱۰۔ شیخ محمد بن عبد ربیع مدنی
۱۱۔ شیخ محمد بن عبد ربیع مدنی
۱۲۔ شیخ محمد بن عبد ربیع مدنی
۱۳۔ شیخ محمد بن عبد ربیع مدنی
۱۴۔ شیخ محمد بن عبد ربیع مدنی
۱۵۔ شیخ محمد بن عبد ربیع مدنی
۱۶۔ شیخ محمد بن عبد ربیع مدنی
۱۷۔ شیخ محمد بن عبد ربیع مدنی
۱۸۔ شیخ محمد بن عبد ربیع مدنی
۱۹۔ شیخ محمد بن عبد ربیع مدنی
۲۰۔ شیخ محمد بن عبد ربیع مدنی
۲۱۔ شیخ محمد بن عبد ربیع مدنی
۲۲۔ شیخ محمد بن عبد ربیع مدنی
۲۳۔ شیخ محمد بن عبد ربیع مدنی
۲۴۔ شیخ محمد بن عبد ربیع مدنی
۲۵۔ شیخ محمد بن عبد ربیع مدنی
۲۶۔ شیخ محمد بن عبد ربیع مدنی
۲۷۔ شیخ محمد بن عبد ربیع مدنی



۱۔ سند مصنفہ مناصبہ:

جو تفصیل مصنفہ مناصبہ میں صریحاً اقراء دی گئی ہے۔
جی یہاں ہے۔

اسیوں سے شیخ عبدالرحمن بن جماعت سے مصنفہ کیا

انہوں نے شیخ محمد شیرین سے

انہوں نے شیخ سعد الدین الرحمہانی سے

اسیوں سے شیخ ناصر الدین بن ابی بکر و ابی اسحاق بن علی سے

انہوں نے شیخ محمد بن اسحاق القوی سے

انہوں نے شیخ اکبر بن الدین ابن الحسن بن علی سے

اسیوں سے شیخ محمد بن سعد اشہد سقر بن موسیٰ سے

انہوں نے شیخ علی بن محمد الحاکمی الباہری سے

انہوں نے شیخ ابی الحسن بن علی الخوزانی سے

انہوں سے فرمایا کہ میں نے جو اب میں آ رہا ہے

علیہ وسلم کی روایت کی ہے آپ سے آپ سے حدیث کی جتنی روایت

میرے ہاتھوں کی انہوں میں داخل رہا ہے۔ علی بن ابی طالب

میں انکیاں والے جو میری انکیوں میں انکیاں والے گاہت میں جاے

گا اور آپ گنتے کے یہاں تک سات تک پہنچے پھر یہ روایت اس وقت

میرے انکیاں و سنا اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث انکیوں میں نہیں

۲۔ سند مصنفہ معمریہ:

حضور تاج الشریعہ علامہ الحنفی نے اپنے شیخ کامل سیدنا

حضور مفتی اعظم ہند سے مصنفہ کیا۔

اسیوں نے سیدنا امام احمد صاحب محدث مدنی سے

اسیوں نے سیدنا سید آل رسول احمدی دارہ قلم سے

اسیوں سے سیدنا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی سے

اسیوں نے سیدنا ابوطاہر سے

انہوں نے شیخ احمد انصاری سے

اسیوں نے علامہ کبیر بن علی بن الدین البغدادی سے

انہوں نے سیدنا شیخ عبدالرحمن سے

انہوں نے سیدنا شیخ حافظ علی الدارمی سے

اسیوں سے شیخ محمود الاسمرانی اور سید امیر علی احمد بن سے دور بن

دووں سے معمر مہدی ابوسیدہ انصاری سے اور انہوں سے

مرہون کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے مصنفہ کیا۔

۳۔ حضور نو العارفین سیدنا سرکار الہیاحسین نورانی حبیب الرحمن کا

ساز مہار کہ حضور داہمہ ولی سید اللہ بیٹ سندل والا ولیا میں

۳۹ سال قبل مسیح پیدا ہوئے حدیث کریمہ اور سندل اوپہ کرام ورت

ہیں۔ ان سب کی حادث جو اس حضور مفتی اعظم ہند حضرت تاج

الشریعہ علامہ الحنفی کو حاصل ہیں۔

۴۔ حضور مفتی اعظم ہند نے اپنے جانشین حضور تاج الشریعہ علامہ

الحنفی کو سنا شریف کی اس حدیث کی بھی سند و حادث عطا فرمائی

جو سند الحافظ کامل بن علی بن احمد بن جبر عسقلانی علیہ الرحمہ نے شیخ

البارق سے یہ حدیث سنی سند کے ساتھ ذکر فرمائی ہے۔

۵۔ حضور تاج الشریعہ علامہ الحنفی کو بارہ حضور مفتی اعظم ہند اور حضور

مصر عظیم ہند حضور اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی تمام استادان اجار تیں

حاصل ہیں جو اجار ت الحنفیہ میں مطبوع ہیں۔ ان میں فقہ کا بھی

ایک نام اور عظیم الشان سوشال ہے جو موجود ہے۔

۶۔ حضور تاج الشریعہ علامہ الحنفی کو حضور مفتی اعظم ہند کے توکل

سے جن مسائل کی اجازت حاصل ہے وہ اس اجازت پر مشتمل

ہیں۔ ۷۔ سند خانہ ایہ ۸۔ سند دارہ قلم اور حضرت بحر العلوم

علامہ عبدالحی قرطبی کی تصنیف علیہ الرحمہ کے واسطے سے صحاح ستہ

سے مخصوص ایک پہچانی ہے۔

۹۔ مزید بہ سند بن حضور تاج الشریعہ کو حضور مفتی اعظم ہند سے

حاصل ہیں دور ہیں۔

۱۰۔ سند سوانح امام مالک، حصہ حصہ، بقرات

اطراف، اجازت سنن ابوداؤد و بقرات اطراف

۵۲۷

پیشانی

اپنی تصنیف مراۃ النجديہ کے آئینے میں

پروایسٹر نظام سبکی، چشمہ، ہندو رشہ، عید، سوامیہ، احمدیہ یونیورسٹی، تہی، علی ☆ 09868283039

بند۔ سفر پیش ہی سہ حق و باطل با سم و ستہ و
مگر یہاں ہیں۔ یہ دو ہی صف و حقیقتیں ہیں جس کا اسی روز رمل
سے آج تک۔ کبھی ہو رہا ہے اور یہی مستقبل میں ہو سکتا ہے۔ ٹھیک
اسی طرح جس طرح ریشی اور غلطی و انشیب و قرار محبوب اور
میں اس کے درمیان خدشات کی بنیادیں حق و باطل پر نہیں بلکہ
روز رمل اور ریشی ہوتی ہیں جو نہ جانے کب کا یہ مسئلہ حل ہو گیا ہوتا
کیوں کہ جو لوگ باہم اتحاد کی کوششیں کر رہے ہیں ان میں کچھ
لوگ غلط بھی تھے اور ہیں۔

[illegible]

مذہبیت اور عصمت کا حلقہ بھی وہی تھا جس سے یہ
 دلوں کی واضح اور روشن تحقیقیں ہیں جس میں ایک کی میراث اور
 دوسرے کی بیباکیت پر سے حسب حق اور مطلقاً جس اتنی ممکن نہیں
 توں دلوں اچھا عتوں سے لگتے رہتے باہم کیوں کر متحد ہو سکتے ہیں۔



میں راقم المسورے بھی دین میں مسئلہ قہر بردار تھے۔

”جنتوستان میں مختلف مذاہب کے ماننے والے راجے
 ہیں اور مذہب کے نئے دلوں کو اپنے مذہب کے اصولوں کے
 مطابق رہنے کی ہر پور ترافی سے مذہب مزاحم کے
 پیروں کا ساتھ جنموں میں نے ہونے میں سنی و شیعہ جی عتیں تو
 مددگار سے شاموجو ہیں نیز اقربوں کا وہ مذہب تہی سلام کو
 انکس سے مزید مختلف حاسوں میں مانت کر رہا ہے۔ بعض
 وارج چکرالوی قادیان اور عمد حاضر کے دہائی ۷۰۰ میں بدنی
 اور مقلدین کی طرح سے شمار وقت سے جنم یہ حساب نے کی
 حاکم دہلائی کی بنیاد پر سلامی شریعت و پنی طبع سے
 مطابق اہل سنت کی روشنی میں کے نتیجے میں یہ فرقے سادہ و سادہ
 رہنم و دست و گریبان بھی ہوئے میں اصل سلام کی ہے اس کا بھی
 مسودہ کرم سے رسوں آرام ملک سے دوسرے محبت کر کے
 پیش یا میں کے باعث رحد کی حدیث ہدی احمد حامی
 کالمجہود ماہیم اہل سنت کے مطابق یا کے مسودوں
 کے لئے بنیاد راہ مدت ہی تاہمین و تہ تاہمین سے جس پر بھی
 سے مثل ہی عقیدہ اصل اور فکر و نظر کی ماسدگی اس اور میں
 علم سے اہل سنت و جماعت کر رہے ہیں یہ اسلام مختلف عجیب و
 سے کو رہا ہو ہم تک پہنچا بھی پریدی حد سے اس کی شکل کو
 یا تو بھی سببوں سے اس ثابت و حد یا بھی قادیانیت سے
 اس کے انقض و انکار کو پہنچا سکتا بھی و ماسیت و میر مقلدیت سے
 اس کے مسودہ اصولوں کے ساتھ کھڑے نہ ہو سکتا ماسدہ و ماسدہ کہ
 نہ کام و نہ ماسودہ نہیں بلکہ ماسی میں ماسدہ کو بھور ماسدہ
 ماسدہ علم و شریعت کے علم سے کتہ و ماسدہ و ماسدہ دین سے کتہ
 نیز در سلام کے حق و کاروں و بتایہ گیر کہ ماسدہ ماسدہ و ماسدہ
 دین ماسدہ میں دین پیدا ہو تو پر بھی خانیت محمدی میں کوئی

فرق نہ ہے۔ گاوری بھی اسلامی عقیدہ بنا گیا ہے کہ حضور علیہ
 الصلوٰۃ والسلام کے لئے عمر حبیب باو سطر کل ہوگا یا جس کل تو عقلا
 محال سے اور ماسدہ سے اس علم بر صبی (پچ) جسوں (پاکل)
 حیوانات بر نام (چوپایوں) کو بھی حاصل ہے اس میں حضور علیہ
 الصلوٰۃ والسلام کی کیا تخصیص ہے یہی رحمت کی لعل نہیں پر بھی قیمتی
 چٹائی تھی اور یہ گمان کہ وہ عاتیں کے لئے نہیں بلکہ مسلمانوں
 اور مسلمانوں میں وہ لوگ جو مختلف یہ اسلام میں صرف اس کے
 لئے رحمت میں الغرض اس ماسدہ غریب نے انیسویں صدی
 میں اسلام کا چروہین طرح مسخ کر کے کھایا اس صراط مستقیم پر
 بدعتیہ کی ایک اور چارہ ال دین تھی کہ اسلام کا بھی راستہ کیا ہے
 لوگ تقریباً جوں گئے تھے خدا بھلا کرے اہم اس سنت اہل
 حضرت مولانا احمد رضا خاں قادری کا جسوں نے جہد مسلسل سے
 اس راہ حق سے بدعتیہ کی پیڑ پڑا رکھ کر صرف بنایا بلکہ عقائد و
 نظریات کی تردید اور بھی کر کے اس صراط مستقیم کو مت مسودہ
 کے استہان کے قابل بنایا اس کی اسی مجاہدہ کار کر گی کی بیاد پر
 انہیں اس اہل سنت اور اس کے اس کارنامے کو اس کے لقب کی
 مناسبت سے ”مسک اہل حضرت“ سے تعبیر کیا گیا ٹھیک اسی طرح
 جس طرح موجودہ دہائی میں گرنکی پر اس جو استعمال سڑک کو گنی
 قوی نیز اپنے سرکاری فخر سے صاف ماسدہ کر کے استعمال کے
 قابل بنا دے اور پھر اس پر اپنے نام کا پورا لگا دے ٹھیک اسی حال
 مسک اہل حضرت کا ہے جو اصل میں کہ ماسدہ و ماسدہ عظام اور
 ماسدہ و ماسدہ الا احترام کا مسک ہے جس کی تجدید نام اہل سنت
 مولانا احمد رضا قادری نے کی اور بعد کے لوگوں نے اس پر مسک
 اہل حضرت کا پورا لگا دیا۔ سوچو وہ دور میں مسک اہل حضرت ہی
 مسک ارباب حق کی پہچان ہے ہمیں مسک اہل حضرت کو اسی
 تا طر میں دیکھنے اور سمجھنے کی ضرورت ہے۔ (۱)



یہ دوسرے سے اہتمام اور اس کی اختیار کرنے کا بحث ہو
جیسا کہ طحاوی کے سب سے زیادہ شکار عدائے وہابیہ اور سربرہاں
دینہ اور صرف اس لئے کہ انہوں نے مسلک اہل سنت کے تعلق
سے امام اہل سنت حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں قادری علیہ
الرحمہ کی تصنیف کا یہ ادراست مطالعہ نہیں کیا یا مگر کیا ہے تو علمی
ہوئے کے باعث وہ کہیں اس بے چاروں کی سمجھ میں نہیں آتی
ہیں۔ علمائے دیوبند کہاں کہاں خط و پیوں کے شکار ہوئے ہیں انکی
کئی ایک مثالیں ہیں یہاں صرف دو ایک مثالوں کا ذکر خاکہ دے
حالی ہوگا۔

یہ بات اہل حق اور صالحان فہم و فراست پر چنی نہیں کہ
علمائے دیوبند نے علمائے اہل سنت و جماعت کو بریلوی کہہ کر
بدنام کرنے کی ہرچہ کوششیں کیں اور جو ام میں یہ تاثر دینے کی
کوشش کی کہ یہ اسلام میں ایک ایسی نئی جماعت ہے جس کا اسلام
سے (معاذ اللہ) کوئی تعلق نہیں انہوں نے اپنی اس بات کو بھروسہ
بھالے حوام کے دہن و دماغ میں بٹھانے کے لئے نہ جانے کیسی
کیسی مدھم مدھم کرکٹیں کیں مگر یہ حقیقت ہے کہ آفتاب حق و صداقت
پر پردہ ڈال کر اس کی کریم کو پا بند سلاسل میں کیا جاسکتا کچھ ایسا
نہی معاملہ یہاں بھی پیش آیا۔ علمائے اہل سنت اس جیسے سے بدنام
کیا ہوتے یہ محدث کے حق میں نیک شکوک ثابت ہو اور اب مجدد
حقانی یہ جملہ (بریلوی) علمائے حق بھی علمائے اہل سنت کے لئے
ملائقی نشان کے طور پر استعمال کیا جائے گا

لفظ بریلوی کے تعلق سے جب علمائے دیوبند کی یہ
مذہم حرکت ناکام ہوئی تو انہوں نے ہمارے کئی بی ٹی کھبانو چے کے
بعد اہل حق علمائے اہل سنت کو بدعتی اور قریب پرست کہنا شروع کیا اور
بھروسہ اپنی جماعت کی جانب۔ (آخر جماعت اہل سنت (بریلویوں)
کو قادیانوں کی طرح ایک گروہ فرقہ کہہ بیٹھے بہر حال آج علمائے

اہل تعلق سے مزید تحریکات کا یہ مقدار متحمل نہیں اس
لئے اسی پر کتنا کیا جارہا ہے جو کہ مسلک اہل حضرت کے تعلق
سے کسی غلط فہمی یا سازش کے شکار ہیں نہیں کسی عیاں بار کی یا ایسی
تخریبوں سے احتراز کرنا چاہئے جو مسلم حق کی دنیا و مافیہ
کا باعث بنیں۔ بہر حال اہل نصیحتات سے قطع نظر یہ جو نامروری
ہے کہ جب لفظ مجددیت کا استعمال اس دور میں کیا جاتا ہے تو اس
سلسلہ میں وہایت میر تقی میر اور اربعہ دیت سب و شائش ہوتے
ہیں اور جب لفظ بریلویت کا استعمال ہوتا ہے تو اس سے مراد صرف
وہی بنتی ہوتے ہیں جو بے شک رسوں اور اہل سنت حضرت مود شاہ
محمد احمد رضا خاں قادری علیہ الرحمۃ ورحمہم کے مسلک کے
پیروکار ہوتے ہیں یا علماء دیگر جو اس نوبی 'اہل سنت و جماعت'
کہا جاتا ہے۔ دیوبندی یہ تو اپنے کسی بہانہ پسند کرتے ہیں اور
ہی انہیں اس لقب سے پکارا جاتا ہے۔

بریلویت اور مجددیت کہے یا بریلویت اور دیوبندیت
سنا دوں جماعتوں میں جو اختلافات کی شدت ایک صدی قبل تھی
وہ آج کل کے سب کچھ حالات و زمانہ کے تحت محسوس کے پیش نظر
ہو رہے صرف صد قبل علمائے حق و باطل نے وہ میدان میں غمرہ
میں اکٹھے ہوتے ہیں اور حیدر کی بیٹی پر ہونے پہ اپنے گھروں
کو لوٹ جاتے اور پھر حق میں کا یہ تقدیر پوسٹر ہر یک جماعت
کی طرف سے دوسرے دن وچ برسوں پہ آئیناں جو یاد کرتا تھا یہ
مسجد ماہیا سال چل رہا اب حادثہ کافی بد چلے میں ایسا لگتا
ہے کہ کمر حق مخالفانہ سے ٹھک ہار رہے ہیں۔

بند نے اسلام کے مسلمانوں و دوسرے دور کے
مسلمانوں میں متبادرت کے باعث کردار و عمل میں جوئی فرق
سمجھا ہے۔ یہ دلوں جماعتیں جو اپنے کو سید و عظیم کہتی ہیں ان کے
اختلافات میں جو نقطہ فہم کا طریقہ کر دار رہا ہے اور ایسا صرف



۵۔ نئی درس نگاہ کے حاطے میں مشرکات الفاظ پر مشتمل قوی ترانے کے لئے "قیم تحفہ" کی بدعت سید کا موجد بھی کوئی اور نہیں بلکہ خود دیوبند کا دارالعلوم ہے۔

۶۔ گنگوہی امیدوار کو کامیاب بنانے کے لئے اجتماعی جدوجہد کو مذہبی قریب رکھنے کی بدعت کا موجد بھی کوئی اور نہیں بلکہ خود دیوبند کا دارالعلوم دیوبند ہے۔

۷۔ پہلے اکابر کی موت پر احترام و تہ اجماع کے ساتھ جلسہ تعزیت منعقد کرنے اور مناسبت و باطنی پر مشتمل منظوم مرثیہ پڑھنے اور پڑھانے کی بدعت کا موجد بھی کوئی اور نہیں بلکہ خود دارالعلوم دیوبند ہے۔

۸۔ بالآخر مہنسی متعلیٰ مار کے بعد لہاریوں کو روک کر ان کے سامنے بیٹی مصائب کی حادثت کرنے کی بدعت کا موجد بھی کوئی اور نہیں بلکہ خود دیوبند کا دارالعلوم ہے۔

۹۔ طرد تبلیغ کے نام پر چلے اور کشت کرنے اور کرے کی بدعت کا موجد بھی کوئی اور نہیں بلکہ خود دیوبند کا دارالعلوم ہے۔

۱۰۔ دارالعلوم دیوبند میں صدر جمہوریہ کی آمد کے موقع پر قوی گراے کے اکثر میں کھڑے ہونے کا حکم صادر کرے دے بھی جاری دیوبند ہیں جو اس وقت اسٹیج پر موجود تھے۔ (۲)

یہ اور اسی طرح کے بے شمار بدعات و منکرات ہیں جن کی وجہ سے کاسمہ عثمانیہ دیوبند کے سر پہ لیکن اس کے باوجود لوگ سادہ اہل سنت مولانا شاہ احمد رضا اور ان کے تلمیذ کو بدعتی کہتے ہوئے نہیں جانتے۔ انہیں چاہیے کہ وہ اپنے گریبان میں منہ ڈال کر سوچیں پھر اپنے بارے میں فیصلہ کریں کہ ان پر کیا شرعی حکم لگنا چاہیے۔

علائے دیوبند اور وہابی علماء دونوں بڑے شدد و کے ساتھ ایک دوسرا لفظ حق تعالیٰ عظام و عوام دونوں کے لئے مستحال

یہ بدعتاں اہل سنت کے لئے جو لفظ بدعتوں کہتے ہیں انہیں "قوم پرست" سے لہانے کی سمت کو بدعتی سمجھیں یا حاکم سے یہ بات آج تک میری سمجھ میں نہ آ سکی اور وہ اس لئے کہ علما اہل سنت کو جس مضموم میں مدعتی کہا جا رہا ہے اس مضموم میں علما اہل سنت سے نہیں مراد علما دیوبند و فرقہ ہیں۔ اس وقت میری مصیبت یہ کہیں ورنہ میرے پاس ان بدعات کی ایک طویل فہرست ہے جس کی وجہ سے کاسمہ خود بخود دیوبند سے مراد ہوتا ہے موقع "چند اس فاکس" سے میں مضموم کی مناسبت سے علما دیوبند کی ایک نگرہ چھ بدعات کی طرف یہ مسئلہ کا اشارہ کرتا ہوں کہ شریعت اہل سنت حضرت مولانا محمد متین علی مدظلہ العالی کے ایک مقدمہ سے کر کے کرنا چاہتا ہوں جسے علامہ شہدائے حق نے قلم بند کیا ہے تاکہ قرآن مجید مستند ہے۔

۱۔ درقضا و حاجات کے نام پر بدعتوں میں مصیبت کے لئے تم ہی کی کا موجد کوئی اور نہیں بلکہ خود دارالعلوم ہے۔ ۲۔ مار جتناڑ کے لئے تقاضی مصیبت کی بنیاد پر نہیں بلکہ خط عقائد کی بنیاد پر احاطہ دارالعلوم میں ایک جگہ مخصوص کر کے کی بدعت کا موجد کوئی اور نہیں بلکہ خود دارالعلوم ہے۔

۳۔ مسٹریت کے نام کے لئے شہر دیوبند کا بے درحد کے میں رہنا پڑے اور پڑھانے سے انکار کر دینے کی بدعت کا موجد بھی کوئی اور نہیں بلکہ خود دارالعلوم دیوبند کا دارالعلوم ہے۔

۴۔ ارادت ائمہ اہل سنت تقسیم کرنے کے لئے اجتماع و تہ اجماع کے ساتھ صدر اجلاس مسعودی اور ان کے نعرہ و شرک صورت کو بدعتی کہنا پڑا۔ اس سے مراد یہ تھا کہ انہیں اکابر کو اس سے تمیز میں رکھ دینے کی بدعت سید کا موجد بھی کوئی اور نہیں بلکہ خود دیوبند کا دارالعلوم ہے۔



کرتے ہیں وہ قبر پرست ہے لئے چور و مال کو آئے کا بخور
 پوری طرح علانے دیوبند پر صادق آتا ہے اور وہ اس لئے کہ قبر
 پرستی کے موجد اور مرتکب دونوں ہی علانے دیوبند ہیں۔ خواجہ حسن
 نظامی کی شخصیت سے تقریباً بروہ شخص واقع ہے جسے بروہ و ب
 سے وہی بھی تعلق ہے دیا نے ادب میں مصروف طرقت سے شہرت
 حاصل ہوئی بڑی خوبصورت کے مالک تھے رچے ان کی ولادت دہلی
 میں ہوئی لیکن مذہبی تعلیم کے حصول کے لئے علانے دیوبند کی
 سرپرستی حاصل کی اور کاغذ حلقہ چاکر مولوی محمد سائیل کا مدد حلقی
 مولوی میاں مکی کا مدد حلقی کے سامنے راتوں گئے تہہ کیا گفتگو کا
 بھی آپ سے تعلیمی سرگیاں دروہاں اپنے ہاں مصروف تعلیم رہے
 (۳) ظاہر ہے کہ جس کی تعلیم و تربیت علانے دیوبند کے زیر سایہ
 ہو ہو جب وہاں سے فارغ التحصیل ہو کر میدان عمل میں آئے
 کا تو بادشاہ اہل غلط پر وہ کام کرے گا جن غلط پران کی تربیت
 ہوئی ہوگی۔ یہی سب کچھ خواجہ حسن نظامی کے ساتھ ہوا لیکن چونکہ
 وہ ایک معزز حلقہ جہاں ہندو مسلمان سب جیسے عقیدت غم کرتے
 ہیں مجاہد کشش تھے اور حلقہ میں عام طور پر علانے اہل سنت کی
 میراث بھی باقی ہیں اس سے خواجہ حسن نظامی کو بھی اہل سنت
 کا ایک فرد سمجھا گیا اور وہ صرف اس لئے کہ اس کا تعلق ایک ایسی
 حلقہ سے تھا جو تقریباً پچیس لوگوں کے قبضہ میں ہے جو کسی مسلک
 کے پیرو ہیں اس کا اپنا ایک جدا گانہ مسلک نظر ہے لیکن خواجہ
 حسن نظامی کی تعلیم و تربیت چونکہ علانے دیوبند کے زیر اثر ہوئی تھی
 اس لئے ان کے تمام مذہبی افکار و نظریات پر علانے دیوبند کے
 افکار و نظریات سب گہری چھاپ لاری تھی۔ مسند سجاد کی کوئی جتنی
 ان سبوں نے مختلف میدانوں میں جس طرح اپنی صلاحیتوں
 اور افکار و نظریات کا مظاہرہ کیا ہے بیان کرتے ہوئے جن کے
 روایتی کاتب تھے ہیں اس کی تفصیل کسی اور موقع کے لئے

اختیار رکھتے ہیں ان کی اسی فکری روایت کا ایک شاہکار قبر پرستی سے
 تعلق سے مرشد کو جیدہ تقطیس کے حجاز اور اس کے لئے تھیں دہلی
 کی لرا بھی بھی ہے جب انہوں نے مرشد کو جیدہ تعلیم کے نام سے
 کتاب لکھ کر قبر پرستی کو جانور و دے دیا علانے حق کے درمیان
 انتشار بواستی طرح خواجہ حسن نظامی کی دو تصنیف "مرشد کو جیدہ
 تعلیم" نام اہل سنت حضرت مولانا احمد رضا قادری علیہ الرحمۃ
 وارصواں تک پہنچی تو اس کتاب کے مطالعہ کے بعد آپ سے
 صرف دیکھ دیکھ مارا تھی ہی نہیں فرمایا بلکہ جیدہ تقطیس کی حرمت
 الربطہ الرحمۃ للتعویذ موجود التحیۃ کے نام سے ذہان
 سو صحت پر مشتمل ایک جیسوہ کتاب لکھ دیا اور اس کی تردید میں
 قرآن و احادیث اور اقوال ائمہ کی روشنی میں قبر پرستی کی حرمت
 سیکڑوں دلائل و براہین کے انبار لگا دیئے۔

یہ انتہائی تعجب اور حیرت کا مقام ہے کہ جس مسلک کے
 پیشانے قبر پرستی کی حرمت میں سیکڑوں صفحات تحریر کر دیئے ہوں
 آج سے اور اس کے متعین کو علانے دیوبند جو خود قبر پرستی کے
 موجد ہیں قبر پرست کہتے ہوئے ٹکس تھکتے۔ یہ بے چارے اسے
 کچھ ہوسٹے ہیں کہ جو چاہتے ہیں بیک دیتے ہیں حقیقت حال
 کا انہیں علم نہیں ہوتا اور نہ یہ بے چارے اسے جاننے کی کوشش
 کرتے ہیں اگر یہ نام بہاد کا نام اہل سنت مورنا شاہ احمد
 رضا قادری کی کتابوں کا مطالعہ خاصیت و صداقت کی عینک
 لگا کر دیکھتے ہوتے تو شاید ان غلط فہمیوں کے شکار نہ ہوتے۔

قبر پرستی کے تعلق سے ایک طویل مقالہ بعنوان امام
 احمد رضا اور خواجہ حسن نظامی نظریہ سجدہ
 تعظیمی کا تقابلی مطالعہ ماہنامہ جہان رسالہ اور جلد ۳ شمارہ
 ۱۰۶۳ و ۱۰۶۴ اور جلد ۱۳۷ اور جلد ۱۹۹۳ میں شائع ہو تفصیلی معلومات
 کے لئے اس کا مطالعہ مفید ہوگا۔ یہ مقالہ اور اسی طرح کے دوسرے



پراس ضربت صحت ہے۔

”تر باقرض صد زمانہ ہوی ﷺ بھی کوئی ہی پیدا ہوا تو پچھلی خاتمت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا چہ و غیرہ آپ کے معاصر کسی دور میں میں یا فرض کیجئے اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے (۴)

قرآن حکیم کے کسی لفظ سے نہ شرافت نہ کنایہ اور نہ صراحت یہ معلوم ہوتا ہے کہ بھی اور کوئی ہی آئے والا ہے کی جگہ واضح نفیوں میں یہ خیال ملتا ہے کہ ہمارے ہی ﷺ سارے عام کے لئے قیامت تک کے ہی ہیں اس کی ہی کی ضرورت نہیں اس واضح اہداس میں کہیں کسی قسم کی تحریف کی گنجائش کے سوائے کسی سے دے کے معنی مانتے نہیں ہیں۔ ہاں یہ بات سمجھ میں آگئی کہ اس کے معنی کی سبکی تعمیر تشریح کی جائے کہ دوسرے نبی کی گنجائش کھل آئے۔ چنانچہ یہ کارفرما انگریزوں یا عداوت کے کسی کی سادش کی بنیاد پر مسوون محمد قاسم نالوتوی نے انجام دیا اس کی اس تشریح سے قادیانوں میں مسرت کی ہر دوڑ گئی ایک قادیانی مصنف بواسطہ جاسد علی پٹی کتاب الامادات القاسمیہ میں لکھتا ہے۔

”یوں محسوس ہوتا ہے کہ چند ہویں کے سر پر آئے والا محمد نام مہدی اور مسیح موعود بھی تھا اور اس کی امتی کو نبوت کے مقام سے سرفراز کیا جائے والا تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنی مصیحت حاصل سے حضرت مہدی محمد قاسم صاحب نالوتوی کو خاتمت محمدیہ کے اصل مفہوم کی وضاحت کے لئے رہنمائی فرمائی اور آپ نے اپنی کتابوں اور اپنے بیانات میں آنحضرت ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کی تہمت دلکش تشریح فرمائی۔ (۵)

بہر حال یہ تشریح چونکہ قادیانیوں کی حسب ضرورت تھی اس لئے انہوں نے اس موقع کو غیبت سمجھا اور ۱۸۹۹ء میں مسیح

مقائدات کا مجموعہ نام محمد رضا کے افکار و نظریات۔ ایک تحقیقی مطالعہ کے عنوان سے جلد میں کتابی شکل میں منظر عام پر آئے والا ہے

علامہ ابو عبدی قرق مریدی نے ایک بدترین مثال برہمنوں و قادیانوں کے مثلاً قرینا سے آج سے تقریباً ۱۳ سال قبل محلہ رطلہ عام سدھی نے شہرہ مروی مارچ ۱۹۸۵ء میں یہ اور یہ لکھتے ”راحمہ میں مدبر المصلیٰ عالم اسلامی سے بد بیویوں کو قادیانوں کی حرمت ایک فرقہ فرود تھا۔ رقم نے جب اس کی اطلاع کی یہاں کے بد بیویوں کو اس وقت عبدالقیم فریری نے ستمبر ۱۹۸۵ء میں ایک روستہ دارپور میں کی ترائید میں لکھا۔

رابطہ عام سدھی وہ یہ کامیاب کہ مدعی قریباً سے جو ۶ ماہ پاسدی سے مذکورہ سے شائع ہوتا ہے اس مذہبی ”جہاں میں اس قسم کی بد بیویوں کے پیچھے کی حرکت مانا احسان لکھی ظہور کی مناسب اور بیوی ہے جو اس قسم کے بغیرت و لاپرواہی کا پلندہ ہے۔ بہر حال اس ماحول و تہذیب میں یہ بات شائع ہوتی اس اشاعت کے پیچھے کسی ہندوستانی عام پکٹ کی سادش کا فرما ہے اس سے ہمیں سہوار ہیں لیکن اگر ہم سب کی تہذیب میں اور اس مسئلہ کی سبب سے غور کریں تو آپ یہ بات لکھنے کے بغیر شہرہ لکھنے کے کہ قادیانیت کا دار و دارہ دراصل علامہ دیوبند کے سرخیل و اعلیٰ و مدبر کے حوالہ سے جانی مسوون محمد قاسم نالوتوی کا تھوڑا ہوا ہے انہوں نے اپنی دینا ترخیصہ صاحب الفاس میں عام اسکیں کی تشریح فرمائی اس سے قادیانوں کو اعلاں نبوت و موعود میں یہ اور موصوفہ کی حسب عادت کو انہیں سے بخورہاں استعمال یا وہاں کی کتاب مدعی الفاس ناشر کتب خاندان ادب و ہندوستان محمد علی مانگ سبب حاکم مطبعی برقی پریس دہلی کے نمبر ۳۲



تجربہ میٹھے اس بحث سے موصوف کو کیا اور کتنا فائدہ ہو یہ تو صیغہ سرور میں سے امتہ اتنا ضرور معلوم ہے کہ ان کی اس فکر سے ایک گمراہ جماعت سرور وجود میں آگئی جسے ہم قادیانیت کہتے ہیں۔ لہذا ”قادیانیت کے محرک“ ہونے کی حیثیت سے ”تقدیرِ ماس“ کتاب کے مصنف مولوی محمد قاسم قادیانی کا نام لیا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ قادیانیت چونکہ اس وقت موضوع بحث نہیں اس لئے اس کی تفصیل میں جائے سے گریز کر رہا ہوں۔

اب آئیے ان علماء کی خدمت میں حاضری دیجئے جس میں علمائے دیوبند قادیانوں کی طرف ایک گمراہ فرقہ قرار دیتے ہیں اس جماعت کے سرخیل امام اعلیٰ مسرت حضرت مولانا احمد رضا خان قادری قدس سرہ میں ان کے نوک قلم سے ایک مختصر روایت کے مطابق پچاس سو علوم و فنون پر مشتمل چھوٹی بڑی ہزاروں کتابیں متعدد شہود پر آئیں گے انصاف اور حق پسندی کی عینک لگا کر ان کتابوں کا مطالعہ کیا جائے تو شاید یہ کسی کتاب میں کوئی ایسی عبارت دستیاب ہو سکے گی جس سے قادیانوں کے گمراہ عقائد کی تائید ہوتی ہو اس گمراہ اور باطل فرقہ کی تائید اور مصداق میں انوں عبارت حتیٰ تو درکنار ان لفظ اور جملہ بھی نہیں مل سکتا ہے ہاں البتہ اسوں سے اس باطل فرقہ کی تردید میں درج ذیل کتابیں ضرور نکلیں ہیں جو بحمدہ تعالیٰ ہیں متعدد بار چھپ چکی ہیں۔ اب اگر یہ کم علم دیوبندی بے چارے ان کتابوں کا مطالعہ نہ کریں اور پھر اس مذہب حق کے بارے میں جو چاہیں باطل خیال گڑھ میں تو اس کا یہ علاج ہے؟ قادیانیت کی تردید میں امام اعلیٰ مسرت مولانا احمد رضا قادری کی تصنیفات درج ذیل ہیں جو کسی بھی کتاب سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

۱- السوء والقباح علیٰ مسیح الکذاب

۲- تہذیب النجاس علیٰ مرتد بغدادین

موجود ہونے کا دعویٰ پیش کر دیا مولانا ابوالحسن علی ندوی نے ”سیرۃ المہدی“ حصہ دوم کے حوالے سے لکھا ہے۔

”سیرۃ نظام احمد صاحب نے ۱۸۹۱ء میں کچھ موصول ہونے کا دعویٰ کیا پھر ۱۹۰۱ء میں نبوت کا دعویٰ کیا“ (۲)

کچھ جو ہندوستان پھر میں ملے یہ سیرت عریک ختم ہوتے یا قادیانیت کے خلاف ملے کہہ سکتے ہیں یہ اسی داعی کو دھونے اور پے اسی عین جرم نہ چھپانے کا کام کوشش ہے جو ان کے اکابر میں کر رہے ہیں۔

تیسری صدی کے اوائل میں جب شاہ اسماعیل ربوہی (م ۱۲۶۶ھ) نے گریزوں کی سادش سے جناب رسالت ﷺ سے تعلق سے مہاں نظیر کی بحث پھیر کر امت محمدیہ ﷺ کو یہ ٹھونسنے کی کوشش کی۔

”اس شہنشاہ (رب العزت) کی یہ شان ہے کہ ایک سال میں ایک حکم کن سے چارے تو کھڑوں کی دل اور جس فرشتہ جبرئیل اور محمد ﷺ کے یہ برپا کر ڈالے“ (۳)

شاہ صاحب کی اس فکر سے جس طرف بات سرزد تھی اس قادیانیت میں جو بطلان امت محمدیہ ﷺ کی علامہ محصل حق خیر باری سے کتاب ”مہاں نظیر“ لکھ کر دیا اور مفتی و مفتی و دال سے اپنے موقف کو مربوط کر کے فرمایا کہ حضور ﷺ کا مثل و نظیر متعین بالذات ہو اور جو متعین بالذات ہے وہ تحت قدرت داخل نہیں۔

مہاں نظیر کے نام سے علامہ محصل حق خیر باری کی کتاب ۱۹۰۸ء میں عبید اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان قادری حضرت مولانا عیسیٰ شرف علی گڑھ کے تحفہ درجی کے بعد جوں پور سے شاخ موٹی پانچوہوں بعد مکان پھر در امتحان نظیر سے متعلق بحثیں ہیں رک گئیں مگر یہ اس بعد پھر مولوی محمد قاسم قادیانی کو بیٹھے ٹھانے نہ جائے کیا سبھی چہرہ اس بحث کو عاتم الحسن کے پس منظر میں



۳۔ الصارم الربیعی علی اصراف القلیعی

ربو استقامت میں آتی ہے

۴۔ سراج اللہ صوبہ بآبیدہ ختم النبوة

آثار کتاب میں مصنف کے قادیانیت سے متعلق ہے

۵۔ الجراو الدیالی

اوپر لگائے گئے ترجمات کی مراد یہ کہ اس سے پھر اس تعلق سے آپ

اس ضمنی حقیقت کے باوجود انہوں نے کہے برصورت
قادیانیت کی طرح ایک فرقہ سے تو اس کی عقل پر سوئے ہاتھ
کڑے کے اور کیا کہا جا سکتا ہے۔ اسی کو ثابت دیتے ہیں کہ
کو تو الی کوڈا لے۔

مصنف کا اظہار کیا ہے اور دلائل وہ ہیں سے یہ ثابت کیا ہے کہ

برصورت، قادیانیت کی طرح ایک گمراہ فرقہ نہیں بلکہ خود

وہ برصورت قادیانیت کی طرح گمراہ جماعت ہے اور وہ اس سے کہ

مولوی محمد قاسم نانوتوی نے صاحبزادہ صاحب میں حاکم انہوں کی

ایسی تشریح فرمائی ہے جس نے قادیانیت کے رسول کی حاکمیت کو

محفوظ رکھتے ہوئے ان کے بانی محمد صادق احمد قادیانی کو سلطان

بدت کا موقع فراہم کیا اور نبوت کے طور پر یہ لکھ سے کہ مرزا اعجاز

قادر بیگ جو مولانا احمد رضا خاں کے ساتھ تھے وہ مرزا اعجاز

احمد قادیانی کے متعلق یہودی تھے حالانکہ ان دونوں کے درمیان دور کا

بھی تعلق نہیں تھا مرزا قادر بیگ بریلی کے رہنے والے تھے آج

بھی اس زمانہ میں بریلی میں موجود ہے۔ اسی خاندان کے ایک چشم

دہان مرزا امجد علی بیگ (پیدائش) تھے جن کا چند سال

پیشتر نقیہ بیگیاں سے راقم السطور کے علمی مراسم تھے کئی بار ان

کے گھر بھی جاتے کا اتفاق ہو ہے مصنف کتاب سے اس اثر

کی تردید میں لکھا ہے۔

بھریں درجہ بدرجہ کے عقائد ہی قسم کی صحت

یا ضل میں پر مشتمل ہیں جسے سوئے اور سوئے کے طور پر سلو رہا۔

میں صرف تین مثالوں کا ذکر ہوا ہے۔ ملائے وچ بد کی اثر

تراشیں در بہتیاں طراریوں کی مزید میں ملائے اہل سنت کے

نوک فکر سے پتلا روں تہا میں متھو رہا۔ وہ میں حصہ شہود پر تہا میں

ریز نظر کتاب مرزا النجیبہ اسی قسم کی تصنیف ہے اس کتاب

کی اہمیت اس لئے ہے کہ یہ کتاب عربی زبان میں سے اور مرتب

ملائے اہل سنت حضرت علامہ اختر صاحب اور بریلی کے صاحب

افکار پاکیر و خیالات اور سوسائٹ علیہ تہا روش شہکار ہے۔

اس کتاب پر چونکہ مصنف کا اصل نام علامہ

صاحب لاہوری مشہور ہوئے ہیں اس طرف

جدید قیاد رکھیں ہوتا کہ یہ آپ کی تصنیف ہے کیوں کہ آپ نے

عربی نام لاہوری قد شہرت اور مقبولیت حاصل ہوئی کہ لوگ آپ

کا اصل نام بھول گئے۔ آپ سے والد ماجد کا نام ہی اسم گرامی

ہیں کہ اسم گرامی تھا آپ سے آپ کا نام کامل سے زیادہ اور تو

موروں کو بھی نہیں سمجھتا تھا۔

کتاب حوالہ النجیبہ ۳۵، مدخل اشہد ۱۶، ۳۵، ۳۵، ۳۵

۹۸۹ء میں طبع ہوئی سے عربی زبان میں مطبعہ کاہل کریمک الہیاتی

تہا طباعت دار لاقامہ المکتبۃ محمدیہ سوات گرامی بریلی یوپی کے

”قد کذب هذا الواضی لہما الدعی من ان

غلام قادر بیگ و میں علامہ احمد قادیانی قرابہ فصلا

ان یکون هذا شقیق ذلک“ (۸)

اور جہاں تک رہی بات قادیانیت کو اپنے عقائد و افکار

کا اظہار کرے گا موقع فراہم کرے گی تو اس سلسلے میں مصنف

کتاب نے دلائل وہ ہیں کی ایک طویل تحریر پیش کی ہے اس کے

بعد لکھا ہے۔

”امہ (اعلام اللہ بنیدۃ الملوئی محمد قاسم



نہ تکی تھیں اور تمام تکیں و تھوڑیں تھیں۔ وہایت وہی بندہ
نہایت، پھریت و نہایت گشت و غیرہ اسی اور کی پیدا رہیں۔
وہایت کی ہر و نسل اصولوں پر رکھی گئی اس کی وضاحت
کے لئے نئی مصحفیت درکار جس میں اس کا ایک واضح اصول یہ تھا کہ
مسلمانوں میں سے جو بھی سرچشمہ ان کے عقیدہ کو فہم نہیں
کرتا تھا ان کا یہ دستار شیخ محمد بن عبدالوہاب کے سے حاصل
ہوتا تھا مگر جو یہ کتاب ان میں وہایت کے ۳۳ پر
محرر تھیں۔

”شیخ محمد اپنے حاکم کو تسلیم نہ کرنے والے

مسلمانوں پر یہ صرف حملہ کر کے ان کے مال و متاع کو لوٹا
دار حیات رہا تھا بلکہ وہ ان مسلمانوں سے حاصل کردہ
مال و متاع مانعیت سے تعبیر کرتا تھا اور اس مانعیت
کو استعمال کر کے انہیں صرف شیخ بنی کو حاصل
تھا۔ (۱۰)

۱۱۔ اس سے کہ شیخ محمد نے مسلمانوں کے سامنے تو حید کی
جو توجیہ پیش کی تھی چوں کہ وہ اس گھڑت تھی اس میں ان کے ہو
وہوں کا عمل و فعل رہا تھا۔ اس سے عام مسلمانوں کے نزدیک
اس کا جی میں قبول ہوتا تھا۔ یہ تھا اسی وجہ سے جس عقلی کارفرما
وے کر ان کی جان بیا اور ان کا مال و متاع حلال و حرام سمجھ گیا اس
شر و حد کے نتیجے میں قوم کا جماعتوں میں بٹ جانا اور وہ
اتحادی و ریزہ لاری امر تھا۔ چہ اس قسم کی شروعات شیخ محمد
کرنی تھی لیکن بدستور میں شیخ محمد کی اس فکر کو پروان
چڑھانے کے لئے انگریزوں نے حاکمان و بی ایس کے ایک چشمہ و
چراغ موقوف محمد اسے پیش۔ جدی کا سپرد کیا اس فکر کے فروغ کے
سلسلے میں شہداء و امم کے انتخاب میں حکمت یہ تھی کہ موصوف
کا تعلق یہ تھی جو ۱۰۰ سے فی انگریز یہ سمجھتے تھے کہ جو مات

نہاؤندی) ہو مدی عہدہ انتدابہ فی المصلی سبیلہ (۹)
مسئلہ قادیانیت کے علاوہ عربیہ پارہ نہایت دیر
استقامت و قیور عیاد و عیاد کا جو مسلمان تھے ان
سے مدد و استقامت یا تصور حیات بخیرات اور تصرفات دور
سے متعلق تھے جو بعد کے تصور حیات اور باطن و کار و حیات
کو عیاں کر کے قریب و جاہل و کفر و کفر و کفر و کفر
مردی کی ہے۔ اور پھر اپنے موقف کی تائید میں کتاب دست
مستقامت و مال پیش کرتے ہیں۔

چوں کہ اس قسم کے مباحث سے متعلق حاکم کی دست
کے پیٹ فارم سے منظرہ کے موضوع سے پہلی رکھنے والوں
کے تحت قسم سے نئی ایک کتابیں ملے شہد پڑا جکی ہیں ان
مباحث کی تفصیل سے یہاں گزریا جا رہا ہے البتہ ایک موصوف
پر مبنی ہے بعدہ میں تفصیلی بحث ہے اور اسے کسی اور جگہ
اختلافات کے مابین کا وجود کا مفہام ہے اس موصوف پر
مستقل کتاب سے کئی صفحات میں مدلل تفصیلی بحث کی ہے اور اس
کی بعد تمام اصناف پسند مصنفین کی طرف سے محمد بن عبدالوہاب
محمد بن کے لیے مدد کی مدد سے ہے اور ان کے کہ بدستور میں
یہ بھی اختلاف محمد بن کے منظرہ کا رخ کے نتیجے میں رہا ہوا
ہے مگر یہ چوں کہ بدستور کی سیاسی و معاشی و سماجی اور دینی
مباروں و حاکموں کو چاہیے تھے اس سے ان کی ایک طرف انہوں
سے اس ملک میں سیاسی چالیں چل رہی تھیں اس ملک کے مددوں کا کو
راہم رہا نہ تھا تو یہی طرف وہ علماء جو کسی رہا میں ان کی حکومت
میں دخیل تھے ان کو علماء میں سے نہایت سے حقیق سے کسی
طرف راہ چاہیے کی جس کی پسند میں بدستور علماء کے علاوہ جو
بھی سمجھنے کے دوسرے کے تھے یہ تھے متوجہ و درازوں
پر تھی وہی جس کے نتیجے میں عقیدہ اور عقائد کی بنیاد پر کئی ایک



انگریزوں نے اس عاں شاہ خاندان کے چشم و چراغ
شہد اسماعیل دہلوی پر کس طرح ڈور سے ڈالے اور کس طرح انہیں
پناہ بخواتین یا یہ مسئلہ بہر حال غور و غلبہ سے چونکہ یہ مسجد دہلی کی چتر
تھی اس لئے اس سلسلے میں حقیقی طور پر کچھ نہیں کہا جاسکتا لیکن تقریب
قیوں میں سے کہ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کے داماد
سہوی عبدالحی دہلوی (م ۱۳۳۳ھ) جو یہ ملک میں ایسٹ انڈیا کمپنی
کے عظام تھے قیدی کی معرفت یہ معاملہ پایہ تکمیل کو پہنچا ہوا کہ اس
سلسلے میں باغی کافر جس کے لئے انجام دیا اس سے بحث نہیں بحث
یہ ہے کہ ہوا ہی جو انگریز چاہتے تھے جیسی شاہ اسماعیل دہلوی سے
یادیں رکھ کر اسے "اربر دہلوی" عداوتی خاطر جو جیسے مہرے کا مہر
کیا تھا اس پر ثابت قدم رہے اس کی باقی زندگی اس پر شاہد ہے۔
مسلمانوں میں افتراق و اختلاف پیدا کرنے کے تعلق
سے جب انگریزوں کی "ٹنگو شاہ اسماعیل دہلوی سے بکلی ہو گئی تو
میراثہ صاحب نے محمد بن عبدالوہاب بھڑکی کی اسی فکری تردید کی
جس میں کلمہ گوانوں کا خون بہانا جا رہا اور عدالت اور توحید
کا وہی مہموش پیش کیا جو اس سے مراد میں جد پر اس مسجد کی حمایت
میں کیا تھا اس طریقہ تبلیغ کا ہندوستانی مسلمانوں پر کیا اثر ہو یہ خوش
عقیدہ مسلمانوں پر عیاں ہے اسے یہاں کرنے کی ضرورت نہیں،
پس کہ طریقہ تبلیغ میں شاہ صاحب نے اپنی سادہ سادہ باتوں پانے
تھے جیسے محمد عبدالوہاب بھڑکی نے اپنا کلام اسلام میں افراتفری
کا دھبہ پیدا کیا تھا اس لئے ہندوستانی مسلمانوں کے درمیان
اختلاف و افتراق کا دھبہ لاری امر تھا۔ خاندان کے لوگ مخالف
ہو گئے اسلئے اسلئے یہ بھی کیا عقیدہ کیا، بلا رنگوں نے اس بھڑکی
عقیدے کی نظر و شاعت سے باز رہنے کی تلقین فرمائی، مگر شاہ
صاحب جن کے لئے کچھ تھے انہوں نے اپنے بیٹوں میں کسی کی
ایک نہ مانی اور نہ کچھ انگریزوں سے ملے ہوا تھا وہ سب کچھ کر

کی زبان سے کہہ دینی چاہئے تو ہم اس پر آمنا صنف مرور کے
کی لیکن یہ ثابت نہیں رہی ہے کہ ایک حق بھی باطل کے سامنے
مرگوب نہیں ہوتے ہیں جیسے ہی ہوں سے رسوں انرم عظیم
عظمت کو کم کرنے کے لئے امتحان ظہیر کا تصور پیش کیا تو اس کے
مردوں ساتھی علامہ فضل حق خیر آبادی نے امتحان ظہیر کتاب لکھ کر
ان کا سا۔ اسلئے ان میں علامہ حاکم میں علامہ اور یہ ایک دلیل عام
انہی دستوں کا محمد رضا خان قادری کی زبان میں یہ مراد ہے۔

۱۔ خلق کو حق سے عظیم کہہ کر حق و حق سے جیسے نہ
کون کچھ مایوس ہے۔ ہوگا شہادت حاکم حسن واد کی قسم (۱)
اس سلسلے میں تھوڑی سی گفتگو بطور لائیں گزرتی ہے
تفصیلی معلومات کے لئے راقم اسطور کا مقالہ علامہ فضل حق
خیر آبادی اور شاہ اسماعیل دہلوی کے باہمی اختلافات کا جائزہ کا
مطالعہ مفید ہوگا۔ جو اجناسہ جاریہ یہ مٹی کے شمارہ خور کی ضرورت
۹۹ میں شائع ہو چکا ہے۔

مولوی اسماعیل دہلوی سے انگریزوں کے تعاون سے
کس طرح تردید جاری کا راز یہ معلوم کیا اس سلسلے میں سوانح احقر
شاہجہاں پوری کا یہاں قابل توجہ سے دیکھنا ہے۔

”حقیقت یہ ہے کہ ہندوستان میں فرقہ سازی
اور شراب بندی کا سنگ بنیاد انگریزوں نے اپنی ضرورت
سے تحت مولوی محمد اسماعیل دہلوی سے رکھ دیا تھا کہ
مقدس سرزمین میں عرب میں وہابیہ فتنہ کا مہم جویت
ہو چکا تھا۔ موصوف شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (م
۱۳۳۹ھ ۱۸۲۳ء) کے پیچھے اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی
(م ۱۲۱۲ھ ۱۷۴۶ء) کے چوتھے تھے اس خاندان عاقل
شاہ کی ملک کے گوشے گوشے اور بیرون ملک میں بھی
شہرت تھی۔ (۱۳)



سیر حاصل بحث قرآن سے اور کتاب کا ایک تہائی حصہ بھی عامہ
شیعوں کی قرآن پیداوروی سے متصل ہے ان فقرہوں پیداوروی
سے سوار کے لئے سمجھنے والے جو کتابیں بھی میں اس کی لغو
مرقاۃ مجددیہ کے مصنف کے ۴۲ بتائی ہے مصنف کے صرف
تقدیر کی وضاحت پر ہی سمجھیں یا بعد مستحق کے ناموں کے
موجود ان ناموں کی فہرست بھی قائل کی ہے اور آخر میں یہ لکھا ہے
کہ یہ فہرست ابھی ناقص ہے کیوں کہ اس میں بعد و پاکست۔ وہ
اور ہرے محکم کے ساتھ ہی مدد یافتہ شامل نہیں لکھتے ہیں۔

”بہت الظہر من یعلم المذہبی ماہلہ“

صاحبہ بن عبدالوہاب میں البشہ وکم
قلوبہ الکوام (حواہم اللہ تعالیٰ حیرا) میں
کل صاحبہ علی ان العہد من لم یستوعب کل
من رد عطیہ من العلام العرب فصلا من
الاعاجم فانہ لم یضمی من رد علیہ من علامہ
الہند ویاکستل وغیر ہما من البلاد (۱۵)

پھر مصنف نے حیرت و استعجاب کا اظہار کرتے ہوئے
لکھا ہے کہ یہ کس قدر تعجب کی بات ہے کہ علامہ دین محمد بن
عبدالوہاب کے حلی افکار و خیالات کی مزید بھی کہتے ہیں
اور اس کے اصولوں و پے سے مذہبی رہنما معبود بھی سمجھتے ہیں
یہاں چاہے کہ بحث کا موقع ملے اس سے اس کی تفصیل سے
کیا جا رہا ہے۔

کتاب کے آخر میں وہ تمام مذہبی مسائل جس
میں حامی اہل سنت اور دوسری مسلم جماعتوں کے درمیان
اختلاف ہے اس کی وضاحت کر کے اس کے ثبوت میں سلف کے
قول پیش کئے ہیں ثبوت میں جس علامہ کی تحریریں پیش کی ہیں
کی علمی عظمت اور علمی حدت پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے۔

بکھایا۔ اس سے جب حادہاں سے لوگ فارغ ہو گئے اس قدر سے
مذہب کو تو چار شہادہ حسب مے پانچوں میں طرف سے جو حد
سور کا عشق قبیح کے ایک صاحب علم مراد حیرت و ہوشی سے
سلفوں میں پیدا کیا ہے۔

”کتاب کے سب سے پہلے چند بڑے بڑے
بر معاش کے مضمون کو اپنی حادہ و جس قرآن کے مزید تہا
ہمیں یہاں معتقد بنایا کہ وہ اپنی جہاں قرآن سے پر ہند ہو گئے
مصلحت ہی کی مصلحت تھی کہ یہ کارخانہ اس جو کہیں کہیں
ہیں کمالیت کی تک جزئی حادہ تھی۔ (۳)

یہ بھی وہ کہانی جس کے سبب مسلمانوں میں انتشار پھیل
رہتا تھا یہ طبع اس میں دھرم و ہوشی کی شکا ہو گئی اور جس شخص
عبدالوہاب مجددی سے معبود یا مددگار اس کی مشرکت سے سر زمین
خارج میں تھی و فخری مشرک برپا یا اور جنگ و جدل کے درجہ
وگوں کے جس پر اسے ایک ہی مرتبہ شاہ سائل ہوں۔ سید
احمد رائے بریلوی کی مشرکت سے جس و فخری مشرک برپا کر کے
گروہ بدوی برائے اور اس کے معتقد و قائل۔ کہ اسے اور سید احمد
رائے بریلوی، سیر مومنین۔ ماسے کی صورت میں جب و کارش
مسلمان کی بحال مسلمان کی طرف مؤثر۔ ہر کیا ہوا اس کی
تفصیل شاہ حسین ٹریر کی روایں سے دہرہ رہتے ہیں۔

بہ سلفوں کو فخر مددگار کے مسلمانوں کو مسلمان
نامہ کی تحریف شروع ہونے لگیں سے قرآن میں مسلمین کی
بند وہاں مسلمان کی وہی دو روہوں میں تقسیم ہو گئے اور حیرت
مدد دینا قائل غلامی تفصیل دیکھئے۔ (۳)

چوں کہ تمام مذہبی و فخری مشرک رائے موجود ہندو مت
میں شاہ سائل رہوں تھے اس سے مراد مجدد کے مصنف
حضرت شیخ اسماعیل آخر مصباح۔ سری سے اس مضمون پر

چھپا ہوا ہے جس میں درمیان کتاب کے صفحات کے بالائی حصہ پر ایک حرف لامعہ حمد رضا البریلوی درود پڑھ کر صحت پر وائی ہو گیا ہے۔ یہ کتاب عالمی ادب نامہ مختلف حصوں میں (پانچ کتابوں) میں کتاب البریلویہ کے جواہر میں بھی لکھی ہے اس نے اس کتاب کا اصل نام سرلیٹ الفوجیہ علیٰ زینہ و کتاب مضمون ہوتا ہے۔

مراقبہ کی کتاب اپنے موضوع کے اعتبار سے گھر پر
سے اس کتاب میں کے تمام عقائد و حیالات کی وضاحت ہے
جس پر اس کاغذ سے اور جو کتاب وصحت سے تصدیق میں اس میں
درجہ میں مباحثہ کرتے ہیں۔

۱۔ الامام احمد رحمہ اللہ الشکر علی کل من انکر
عظم النبوۃ و اھلن منصب الرسالۃ
۲۔ تاریخ مشائخ الوجود و افکارھا الرائعۃ
۳۔ محمد بن عبد الوھاب ینکر الاصطلاح و القیاس
۴۔ الوھابیۃ یتخلفون سبیلہ فی کرامات الاولیاء
۵۔ مرکزی سماعت کے تحت کسی ایک ویلے ہمیش
ہیں جس کے خمس میں حضرت حج شیخ نے ترمیم کا حوالہ
کر رہے ہیں کتاب متوسطہ کے ۳۷ اصحاحات پر پھیل گئی
ہے۔

CV

الشيخ محمد قاسم النعمان

۱۔ میرداماد نے اللہ عزوجل سے دعا کی کہ جو اس کا دشمن ہو

۳- تذکرہ حضرت مولانا محمد حسرت علی لکھنوی

تلاوة عجمی و تحمیں ۶۳، ۱۴۹۱ء

۳۔ خدیجہ حسن نکاحی حیات اور گانا

[illegible][illegible]



خواجہ حسن نظامی ثانی ص ۹۳ رقی ۱۹۸۷ء

۳- تحفہ برائے

محمد قاسم خان قوی ص ۳۳ مطبوعہ رقی پریس رقی

۵- افادات قاسیہ

ایمان حسن جالندھری ص ۱۱۱۱ پاکستان

۶- قادیانیت

برائے علی مدوی مجلس تحقیقات دینیات لکھنؤ ۱۹۸۸ء

۷- تقویۃ الایمان

شمارہ ۱۲۱ میل جول ص ۳۲ مطبوعہ رقی رقی ۲۶۹ء

۸- سراج النجمیہ

شیخ اسامیہ اللہ ص ۱۵ دارالافتاء کربلا بریلی ۱۹۸۹ء

۹- سراج النجمیہ

شیخ اسامیہ اللہ ص ۱۵

۱۰- آئین دہلیت

جعفر سیدی ص ۳۳ رقی ۹۹ء

۱۱- اسد الحق بخشش

سید احمد رضا قادری ص ۱۱۱۱ رضا اکیڈمی ممبئی ۱۹۹۷ء

۱۲- فیضان امامہ ربانی

علامہ اختر شاہ صاحب پوری ص ۶۶

۱۳- حیات طیبہ

مرزا حمزہ دہلوی ص ۵۸ مطبوعہ لاہور

۱۴- خدائی تحریک بانگوت

شاہ حسین کریم ص ۱۱۱۱ مجمع الاسامی سہارنپور اعظم

گز ۱۹۸۸ء

۱۵- سراج النجمیہ

شیخ اسامیہ اللہ ص ۱۵



شیخ الشیخ

اپنی تصنیف ”تحقیق آزر“ کے آئینے میں

مولانا محمد رفیع عثمانی، جامعہ اسلامیہ، مدینہ منورہ

چہ سے پامی بخش ہو جس سے جس پہ نہ دیکھ اور نہ دیکھ کی
اور نہ دیکھ کی اور نہ دیکھ کی اور نہ دیکھ کی اور نہ دیکھ کی
اور نہ دیکھ کی اور نہ دیکھ کی اور نہ دیکھ کی اور نہ دیکھ کی
اور نہ دیکھ کی اور نہ دیکھ کی اور نہ دیکھ کی اور نہ دیکھ کی
اور نہ دیکھ کی اور نہ دیکھ کی اور نہ دیکھ کی اور نہ دیکھ کی

حضرت تاج شریعہ ایک ہمہ جہت شخصیت کے حامل
ہیں اور ہمت سے محض اور ہمت سے محض اور ہمت سے محض اور ہمت سے محض
مدرسہ اہل سنت، محقق، مفتی، جامع، حاصل، حق، مفتی، مفتی، مفتی، مفتی
مرشد و مرشد، مفتی، مفتی، مفتی، مفتی، مفتی، مفتی، مفتی، مفتی

راہِ خرواف کے پیش نظر ایک کتاب ہے جو دو سالوں
پر مشتمل ہے۔ پندرہ سالہ سید اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان
قادیانی، مولانا عبدالحق، مولانا عبدالحق، مولانا عبدالحق، مولانا عبدالحق
الموسول الکرام، ہے۔ مولانا عبدالحق، مولانا عبدالحق، مولانا عبدالحق، مولانا عبدالحق
”تحقیق آزر“ ہے۔ مولانا عبدالحق، مولانا عبدالحق، مولانا عبدالحق، مولانا عبدالحق
”تحقیق آزر“ ہے۔ مولانا عبدالحق، مولانا عبدالحق، مولانا عبدالحق، مولانا عبدالحق
”تحقیق آزر“ ہے۔ مولانا عبدالحق، مولانا عبدالحق، مولانا عبدالحق، مولانا عبدالحق

اب علم، علم، علم، علم، علم، علم، علم، علم
اور نہ دیکھ کی اور نہ دیکھ کی اور نہ دیکھ کی اور نہ دیکھ کی
اور نہ دیکھ کی اور نہ دیکھ کی اور نہ دیکھ کی اور نہ دیکھ کی
اور نہ دیکھ کی اور نہ دیکھ کی اور نہ دیکھ کی اور نہ دیکھ کی
اور نہ دیکھ کی اور نہ دیکھ کی اور نہ دیکھ کی اور نہ دیکھ کی
اور نہ دیکھ کی اور نہ دیکھ کی اور نہ دیکھ کی اور نہ دیکھ کی

تاں شریعت، علم، علم، علم، علم، علم، علم، علم، علم
اور نہ دیکھ کی اور نہ دیکھ کی اور نہ دیکھ کی اور نہ دیکھ کی
اور نہ دیکھ کی اور نہ دیکھ کی اور نہ دیکھ کی اور نہ دیکھ کی
اور نہ دیکھ کی اور نہ دیکھ کی اور نہ دیکھ کی اور نہ دیکھ کی
اور نہ دیکھ کی اور نہ دیکھ کی اور نہ دیکھ کی اور نہ دیکھ کی
اور نہ دیکھ کی اور نہ دیکھ کی اور نہ دیکھ کی اور نہ دیکھ کی



الشریعت کیا ہے اور اس پر کیا مسائل غریب تصنیف و تحقیق ہے۔
دو قول رسالوں کی تفصیل پہلو اس طرح ہے

۱۔ بعد از اس کے ”مقدمت لکتاب رحالہ ہندی“ ہے،
صفحہ ۸ سے ”کتاب حیات تاج شریعہ رحالہ ہندی“ ہے۔ صفحہ ۱۱
سے ”کتاب احکام اہل حضرت“ ہے صفحہ ۷ سے ۶۵ تک
”شہد رسول الاسلام لاصول الرسول الکرام“ ہے صفحہ ۹۷ سے ۹۳ تک تحقیق لکھتا ہے کہ میرزا امیر
علیہ السلام تاریخ ۱۲۰۰ ہے اور صفحہ ۹۵ سے ۹۷ تک ”دو قول
رسالوں کی“ تحقیق اور محدث کبیر حضرت علامہ ضیاء المصطفیٰ
صاحب نے صفحہ ۹۸ سے ۱۱۹ تک ”آٹھ طالع عرب و عجم کی
تقریظات“ ہیں صفحہ ۱۲۰ سے ۱۲۵ تک ۶۴ ”معاذ و مراجع“ کی
مہرست سے صفحہ ۱۳۶ سے ۱۴۸ تک ”دو قول رسالوں کی مہرست
ہے۔“

کتاب کی عبارت ورثہ و شاعت کے متعلق کسی طرح
کی کوئی تفصیل نہیں ہے۔ بعد از اس رسالہ کی حقیقت پانڈی و
مہرست میں سے صرف اشرف علی طبع الکتاب
کی حیثیت سے شہرہ تاج شریعہ رحالہ ہندی محمد رحالہ
قادری ”کانام مرقوم ہے۔“

۲۔ امام احمد رضا سے حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
والدین کے بارے میں کے بیان اور دوسرے مسام کے حق سے استنباط
ہوا تو آپ نے اس کا جواب بنام ”شہد رسول الاسلام
لاصول الرسول الکرام“ تحریر فرمایا جس میں قرآن
مقدس میں آیت و مستند حدیث شریفہ اور فقہائے اہل السنہ
م سے یہ ثابت کیا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین حضرت
عبداللہ و حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما موحّد و مسلمان تھے
اور آپ ہمت کی روشنی میں و اہل و عیال سے محترمین و عاشقین

کے تمام مشکوک و شبہات کا قطع فیج کیا۔ حضرت تاج الشریعہ
امام احمد رضا کے اس اور در سال کو عربی کا جامہ پہنایا ہے آپ نے
روایت عربی میں اس قدر حسن و خوبی سے منتقل کیا ہے کہ مستفس عربی
تصنیف کا احساس ہوتا ہے اس بات کا قطع احساس نہیں ہوتا کہ یہ
کسی اور ترجمہ کا مطالعہ کر رہے ہیں آپ نے کسی عربی ترجمہ سے
عناصیر عرب و عجم کے مٹا کر ہرگز مہرست یا اثرات کا اظہار نہیں کیا
اور آپ کی عربی و ان کی حدیث عربی میں رطب اللغات ہیں جیسا کہ
آپ آئندہ مسئلہ میں ملاحظہ فرما میں گے۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

اسی طرح ایک دوسرے مسئلہ ہے کہ حضرت امیر ایم علیہ
السلام کے والدین ہیں تو یہ تاریخ ۱۲۰۰ میں مسند میں دائرہ لازم
ہے ”وہب“ میں پس مذہب صحیحہ اثر اہلسنت و جماعت کا ہے
اور وہی حق اور راسخ ہے کہ حضرت امیر ایم علیہ السلام کے والد کا نام
تاریخ ۱۲۰۰ ہے۔ اور مذہب صحیحہ علماء کریم کا ہے اور وہ یہ ہے کہ
آپ کے والد کا نام ”رز“ ہے، انہیں بعض علماء کریم میں ماضی
قریب کے آئین مشہور و معروف مصری فاضل شیخ احمد بن شاہ کریم بھی
ہیں۔ اس مسند میں شیخ شاہ کریم کا بیانیہ و مذہب یہ ہے کہ حضرت
امیر ایم علیہ السلام کے والد کا نام ”آؤر“ ہے۔

حضرت تاج الشریعہ نے شیخ شاہ کریم کے ہی موقف اور
تحقیق کے رد میں اپنا مایہ رسالہ ”تحقیق ان آیا سیدنا
امیر ایم علیہ السلام قارح لاؤر“ تحریر کیا ہے اس
مقالہ میں ہی تحقیق رسالہ کے معلق کچھ حقائق پر ذکر طالع کرتے
کی کوشش کی ہے اور حضرت تاج الشریعہ کے طرز تحقیق و اسلوب
بیان و روش و رجحان حدیث پر مہارت نامہ کو جائزہ دے کر کوشش کی گئی
ہے کہ اس رسالہ پر کچھ تحریر کرے سے قبل شیخ شاہ کریم کی مشہور
و معروف علمی و ادبی شخصیت کا جائزہ دینا بھی ضروری ہے جس سے
قارئین کو یہ سمجھنے میں آئے کہ یہ کتاب تاج الشریعہ حضرت علامہ رحالہ ہندی



یاد کرتے ہیں۔ حضرت تاج الشریعہ سے جب عمرہ منیٰ مصر پر قدم رکھا اس وقت شیخ شاکر کے انتقال کو تقریباً پانچ سال ہو چکے تھے شیخ شاکر کی تحقیقات و تصدیقات اور علمی خدمات کا موجب و وجہ یہ خود احوال کی زبان و دھند اور شیخ شاکر کی حدیث دان کا ترجمہ عالم اسلام میں ہر چہار جانب تھا، شیخ شاکر کے مدافعت اور اہل فتنہ تعلیم "امام اہل حدیث کی عمرہ" کے لقب سے یاد کرتے تھے، یہ سب حضرت تاج الشریعہ بھی سن اور دیکھ چکے تھے، اور شیخ شاکر کی شخصیت سے انہی طرح واقف تھے، اور آپ نے یہ رسالہ بھی ماضی قریب میں ہی تصنیف کیا ہے جیسا کہ آپ نے راقم المعروف سے فرمایا۔

اس بھی ۱۳۵۲ھ کے بعد امام ابو منصور مہبوب بن ابی بکر احمد بن محمد بن نصر المعروف "امام جوہری" القوی بعد ازیں (در مدت ۳۶۶ ہجرات ۵۳۹ھ بعد از) کی کتاب "معسر من الکلام الاصعصی علی حروف المعجم" پر نظر پڑی جس پر شیخ احمد شاکر کی تعلق ہے اس کی تعلق میں شیخ شاکر نے یہ لکھا ہے کہ حضرت برہم علیہ السلام کے والد کا نام "آرز" ہے جس سے اس تعلق کے راہ میں اپنا رسالہ "تحقیق ابن ابی سیدہ برہم علیہ السلام تاج لا آرز" لکھا (یہ تذکرہ بیان حضرت تاج الشریعہ سے راقم المعروف سے بیان فرمایا)

ایک ضروری بات یہ وہاں شمس رہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام "تاریخ" ہے اور "آرز" کو باپ مانا جائے تو یہ لازم آئے گا کہ آپ کے والد مشرک تھے حالانکہ حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نے کہ حضرت آدم علیہ السلام تک پوری نسل میں کوئی بھی شخص مشرک نہیں بلکہ پوری نسل میں سب کے سب موجد تھے اور "آرز" آپ کے چچا کا نام ہے اور وہ مشرک تھا، انہی۔

میں صاحب قید سے کس شخصیت کے معنی قلم اٹھایا ہے اور حق کوئی دستہ کی کاشفیت دیا ہے اور اس طرح شیخ شاکر کی حدیث دانی کی خبر گیری کی ہے۔

شیخ شاکر محدثین مصر میں یہ ممتاز اور مشہور معروف شخصیت کا نام ہے اور مصر میں تھانہ تھا۔ اب بھی۔ شیخ شاکر ۱۲۹۰ ہجری ل ۱۲۹۹ھ مطابق ۲۹ جولائی ۱۸۹۲ء کو برہم جمعہ ۴۰ میں تولد ہوئے۔ "معبد الازھر" سندریہ میں تاسیس تعلیم حاصل کر کے بعد جامعہ اہل شریعت قاہرہ میں داخل ہوئے، ۱۳۳۰ھ مطابق ۱۹۱۱ء کو شہادتہ العالیہ "حاصل کی۔" یہ حصول علم حدیث کے لئے خلف و دوامہا مثلاً مغرب جزیرہ عراق اور سعودیہ عربیہ کا سفر کیا اور کھدش وقت سے درس و سند حدیث حاصل کی۔

شیخ شاکر سے "مستد احمد بن حنبل" کی پندرہ جلدوں میں تحقیق کی ہے امام بن کثیر کی کتاب "تفسیر صمدی حدیث کی شرح" اور "ابن کثیر" کی شرح شیخ شاکر کی مشہور تصنیفات ہیں۔ اس کے علاوہ متعدد کتب جاریہ پر تصدیقات، حواشی تحقیقات اور شروحات شیخ شاکر کی تصنیفات ہیں جن کا بعد وقت بیا سامنے ہے۔

شیخ شاکر کا انتقال ۲۹ مئی ۱۳۵۲ھ مطابق ۱۳ جولائی ۱۹۵۸ء کو ہوا۔ (۳)

حضرت تاج الشریعہ نے سیدنا امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مٹی یادگار و دریا طوم مہر اسلام بریلی شریف سے شیعہ "العصیلہ" حاصل کرنے کے بعد ۱۹۶۳ء میں مصر کا سفر کیا اور عالم اسلام کی تعلیم الشان یونیورسٹی "جامعہ الازھر" شریعت کا مدرسہ "میں" اعلیٰ اس قدر علمی و دانش گاہ کو اہل اسلام بطور تعلیم "لجنة احکام و انشاء" اور "مسارۃ العلم" کے نام سے بھی



پورے نسب نامہ اس طرح ہے۔ سیدہ حضرت امیر محمد علیہ السلام ہیں
تاریخ تاجیر یا تاریخ بنی شاموخ میں ناخوندین کا نام ہے۔
شیخ شاکر نے اپنی تاجید میں کہا کہ حضرت امیر علیہ
السلام کے والد کا نام تاریخ یا تاریخ ہے یہ غلط ہے اس پر کوئی دلیل
موجود نہیں ہے۔

حضرت تاج شریہ سے شیخ شاکر کے اس دعویٰ
بلا دلیل کو خرابی پر حکومت ثابت کر دیا اور اس ضعیف راے
کا نہایت حسین اعلاہ میں آپریشن کیا ہے اور قرآن مجید کی تین
آیتوں سے بہایت شاندار تحقیقات اور شرعی استدلال پیش کیا کہ یقیناً
آپ کے قول پر کسی طرح کی کوئی دلیل موجود نہیں درکار موقف
مندرجہ ذیل تھا آنکھوں سے منور اور ہر گز سے۔

تیمت کرامی ملکان استعصار بن عید ذابہ الاعی
موعنة وعدھا ایہا علمتیں نہ اہ عدولہ تبر
منہ (۶)

آیت نمبر ۳ مرسا اسی اسکت من دویس دو غیور ہی
دوع (۷)

تیمت نمبر ۳ مرسا اصر لی ولوالدی وسمو منوم
مقوم الحساب (۸)

حضرت جناب الشریعہ نے مذکورہ بالا نص میں قطعیہ پیش
کرتے کے بعد جس سوال پر کہنے میں اور بہت حسین و جمیل
محصل بحث و جمیع اور تحقیق پیش کی ہے قرآن و سنت کی روشنی
میں سیدہ حضرت امیر علیہ السلام کی حیثیت مبارکہ کے تمام
پیلوؤں کو اپگر کیا ہے، حراں و شام اور سکے کی طرف ہجرت تاریخ
کی روشنی میں پیش کر کے آرزو تاریخ کے موت کی تھیں کی ہے کہ
آزاد کا انتقال تک ہو اور تاریخ کب فوت ہوئے اس تفصیلی مناظرہ
کے بعد آٹھ علمی و شرعی مسائل اٹھ سکے ہیں جو صرف حضرت تاج

نام جو سنی کی کتاب معربہ تحقیق میں شیخ شاکر نے
یہ ثابت کر سہ کی سنی نا کامی سے کہ حضرت امیر علیہ السلام
کے والد کا نام "آزاد" ہے جیسا کہ شیخ شاکر قمری اور ہیں کہ "ان
آزاد کان والد لہراہیم علیہ السلام یعنی حضرت
امیر اکیم علیہ السلام کے والد کا نام "آزاد" ہے۔ شیخ شاکر نے اپنے اس
دعویٰ کی تائید میں کوئی قیاس و حدیث کی حضرت تاج شریہ سے اس
دعویٰ بلا دلیل کو چارہ دانی سے خط ثابت کیا ہے۔

(۱) امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ حضرت عبداللہ بن
عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قول "ابن ابی حاتم" اور امیر
لایہ "آزاد" کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ حضرت امیر امیر
علیہ السلام کے والد کا نام "آزاد" نہیں بلکہ تاریخ تھا۔

(۲) امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ اور امام ابن ابی
حاتم بصری صحیح نام واحد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت امیر اکیم
علیہ السلام کے والد کا نام "آزاد" نہیں تھا۔

(۳) امام ابن عبد ربیع صحیح حضرت امام ابن عبد ربیع سے
روایت کرتے ہیں کہ آپ نے آیت کریمہ "وہ فیل ابیہراہیم
لایہ "آزاد" کے متعلق فرما، کہ حضرت امیر علیہ السلام کے
والد کا نام "آزاد" نہیں تھا بلکہ آپ کے والد کا نام "تاجیر یا تاریخ" بن
شاموخ بن ناخوندین کا نام تھا۔

(۴) امام ابن ابی حاتم بصری صحیح امام ابن ابی حاتم سے روایت
کرتے ہیں کہ ان سے حضرت امیر اکیم علیہ السلام کے والد کے
متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے جواب دیا کہ آپ کے والد کا نام
"تاجیر" تھا اور ابن عباس "عم" یا "محمی" "اب" کہتے
ہیں (۵)

ملاحظہ فرمائیے کہ "تاجیر" نام "تاریخ" کہتے
ہیں اور ابن کتاب "تاریخ" کہتے ہیں۔ اور کتب الانساب میں



الشریعہ کے قلم کاغذ ہے۔

حضرت ابو نعیم علیہ السلام کے والد کا نام "تاریخ" ہے۔

۲۔ آپ کے والد کا نام "روز" نہیں ہے۔

۳۔ آپ کے والد کا نام کا نقاب آپ کے حرام ہجرت کرنے کے بعد ہو گیا تھا۔

۴۔ بیت کمر ۳ میں جس بات کے لئے استغفار رہا ہے وہ ہجرت کے بعد پہلا تاریخ کے لئے ہے۔

۵۔ بیت کمر ۱ میں جس باپ سے رات کا انکار رہا وہاں باپ سے بچا "روز" مراد ہے نہ کہ آپ کے حقیقی والد تاریخ۔

۶۔ "روز" آپ کا حقیقی باپ نہیں بلکہ بچا ہے اور قرآن میں جہاں جہاں آپ کو باپ کہا گیا ہے وہاں باپ سے مراد بچا ہے۔

۷۔ مشہور سند کہ جس میں صحابہ کرام و تابعین میں سے کسی ایک کا نام ہے جس کو "تاریخ" کہا گیا ہے۔

۸۔ حدیث ضعیف جب کثرت طرق سے مروی ہوتی ہے تو ترقی کر کے صحیح قرار دی جاتی ہے اور اس وقت جب تک کوئی بھی حاتی سے اور یہ قول آپ کے والد کا نام "تاریخ" ہے یہ قول قوی سے صحیح نہیں ہے۔

تہذیب کو رد و لادلائل اور منہ نقض سے شیخ شاکر کا وہم و گم ہو گیا کہ یہ قول بدوئل سے اور وہم و گم و غیور رہی کا یہ بہتا "ہذا قول ضعیف" کا بھی انکار ہو گیا۔

شیخ شاکر کا یہ قول ہے کہ "گویا بچے کے والد ابو نعیم علیہ السلام کے والد کا نام "روز" نہیں ہے بلکہ "تاریخ" ہے تو اس قول سے یس قطعی "وادی ابرلہیم لایبہ آرد" کی مخالفت رہ رہا ہے۔

حضرت تاج الشریعہ نے شیخ شاکر کے اس قول ضعیف کی تردید قرآن و سنت اور متعدد عربی لغات ابراہیل عرب کے

استدلال کلمات سے کی ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ابراہیل عرب "معم" (بچا) کو "اب" (باپ) بھی کہتے ہیں اور اس آیت کریمہ میں "اب" سے "معم" مراد ہے۔ یہی مدعا سیدنا حضرت عبداللہ میں عباس، امام مجاہد، امام ابن حزم، امام سہلی اور سیدنا ابن جریر کا ہے۔

شیخ شاکر اپنی تعلیق و تحقیق میں لکھتے ہیں کہ "لما ملئ منی مملوء من آرد لیسلم صمد" غیر صحیح "الح" بھی آرد ایک منہم کا نام ہے اس قول کو امام مجاہد کی جانب منسوب کرنا غلط ہے گزشتہ کی طرح اس قول میں بھی شیخ شاکر نے کوئی دلیل جیسے کسی امام کا قول، کوئی اثر و جبر پیش نہیں کی ہے۔

شیخ شاکر کے اس قول کی تردید میں محدث وقت حضرت تاج الشریعہ سے چار آراء نقل کئے ہیں اور شاندار جواب دیا ہے۔
۱۔ امام محمد بن حیدر اور امام سفیان بن دکنج، ترمذی سے اور وہ بواسطہ یوسف امام مجاہد سے روایت کرتے ہیں کہ امام مجاہد نے کہا کہ "آرد" ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام تھا۔

۲۔ امام ابن جریر طبری نے کہا کہ مجھ سے حادثہ ہے بیان کہ وہ بواسطہ ثوری ابن ابی نعیم سے کہ امام مجاہد نے قول "وادی ابرلہیم لایبہ آرد" کے متعلق کہا کہ آرد ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام تھا۔ بلکہ "آرد" ایک منہم کا نام تھا۔

۳۔ امام ابن جریر طبری نے کہا کہ ہم سے ابن دکنج سے بیان کیا انہوں نے سنی میں بیان کے واسطہ سے معین ہے، اور وہ ابن ابی نعیم کے ورید امام مجاہد سے کہ امام مجاہد نے کہا کہ آرد ایک منہم کا نام ہے۔

۴۔ امام ابن جریر طبری سے محمد بن حسین نے بیان کیا، انہوں نے بواسطہ احمد بن محصل اسباط سے اسباط نے کہا کہ امام سہلی نے "وادی ابرلہیم لایبہ آرد" کے متعلق کہا کہ آرد حضرت



لاملم ویس السیر عراقی، (۹) تقریب النور لاملم
مووی شارح صحیح مسلم (۱۰) تقریب الراوی
لاملم جلال السیر سیوطی (علیہم الرحمة
واللرحوان)

اس کے علاوہ امام ابن مہدی، امام عبد اللہ بن مبارک،
امام احمد بن محمد بن حنبل، امام ربیع بن نعیم کے اقوال و نظریات اور ان کی
مذہب اہل سنت و جماعت کی تائید میں پروردگار کی ہیں۔
اس کے علاوہ حضرت تاج الشریعہ سے انگریزوں سے
بھی یہ معاملہ بحث کی ہے تمام اعتراضات اور شکوک و شبہات
کی اچھے طریقے سے جواب گیری کی ہے شیخ احمد محمد شاہ کے تمام
مجموعے اور اصناف و اشکات و شبہات نامہ مشکوٰۃ سے ملے ہوئے
مکرور ثابت رہا ہے۔ اس تحقیقی رسالہ کے مطالعہ کے بعد
قاری یہ اعتراف و اقرار کرنے پر مجبور ہو جائے گا کہ یقیناً حضرت
تاج الشریعہ مظہر علم اعلیٰ حضرت، جامع الاسلام کے سچے وارث
مفتی اعظم ہند کے حقیقی علمی و روحانی جانشین اور مفسر عظیم ہند کی
طبی یادگار ہیں اور صحیح مسیحی میں "قاسمی القضاۃ فی حدیث" اور
"مفتی الدار الحدیث" کے مستحق ہیں۔ یہ اس رسالہ کو پڑھنے کے
بعد یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت تاج الشریعہ صدوجہ و دلیل علوم
تواریخ میں ماہر و کامل، استاذ مطلق اور امام عصر ہیں، مثلاً علوم قرآن
میں آپ تجلی طریق و سترس رکھتے ہیں ہم تارخ میں مہارت تارخ
اور علم لغت پر ایسی نظر رکھتے ہیں۔ علم حدیث میں ہاتھوں میں آپ
حدیث وقت معلوم ہوتے ہیں فن جرح و تعدیل فن ۱۳۴۰ رجال
حدیث، روایات کی توثیق و تصحیف، طرق حدیث، الفاظ حدیث،
استاذ حدیث کا احاطہ طبعیت میں الاحادیث، معرفت عرب
الاحادیث وغیرہ وغیرہ

اس کے علاوہ یہ بھی علم ہوتا ہے کہ حضرت تاج الشریعہ

ابو نعیم علیہ السلام کے والد کا نام کسی سے بلند۔ رائے صحیحہ کا نام
ہے اور آپ کے والد کا نام "تاج" ہے۔ (۹)

شیخ کریم تحقیق و تائید میں ایک قوی ضعیف کا سہارا
لیتے ہوئے کہتے ہیں کہ وہ تمام تاج و احادیث جس میں مذکور ہے
کہ حضرت ابو نعیم علیہ السلام کے والد کا نام "تاج" ہے وہ سب
ضعیف ہیں۔ اس قوس کے جواب میں حضرت تاج الشریعہ فرماتے
ہیں "والحدیث الضعیف یتقویٰ بکثرة الطرق
و یتقرقن الی مدحہ الحسن" یہی حدیث ضعیف کثرت
طریق سے قوی ہو کر مدحہ جس لائق پانی ہے اور حضرت ابو نعیم علیہ
السلام کے والد کا نام "تاج" ہے کے متعلق یہ آثار آثار
واحادیث موجود ہیں لہذا تمام آثار و احادیث ضعیف ہیں جس
کے مرتبہ میں سے جیسا کہ اہل علم پر ۱۰۰۰ ہر سے حضرت جن
الشریعہ نے آپ اس قوس کی تائید میں میرا بھی حضرت امام احمد
رضا صاحب قادری کی کتاب مستطاب "انہاد الکف عن حکم
الضعفاء" سے متعدد حوالہ جات اور اقوال ائمہ کرام نقل کیے
ہیں۔ اس کے علاوہ لایح روزگار مسلم اشوت ائمہ کرام محدثین
عظام کی متعدد کتب سے اپنے موقف و تائید میں اقوال و پیش کیے
ہیں۔ مثلاً (۱) مرقاۃ المفاتیح فی شرح مشکوٰۃ
المصابیح، لاملم علی قادری (۲) موصوعات
کبیر لاملم علی قادری (۳) فتح القدیر، لاملم کمال
ابن ہمام (۴) میراں الشریعۃ الکبریٰ لاملم
عبد الوہاب شعرائی (۵) التعقیبات علی
الموصوعات لاملم جلال اللہ بن
سیوطی، (۶) المقدمة فی علوم الحدیث لاملم
ابو عمرو بن الصلاح (۷) المقدمة الجرجانیہ لاملم
جرجانی (۸) بیح التعقیبات بشرح الفیہ للحدیث

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اپنی تصنیف دفع کثر الایمان کے آئینے میں

09231506317

یہ کہ تم اعلیٰ درجہ کی شہادت کی عظمت کا جاہر کرتے ہو گھر یہ
 فرماتے ہیں: حضرت تابع الرشید سے الہامی مباحث کا سلسلہ
 ہوا۔ ان میں ایسا درجہ ترجیح (المعتقد کا) فرمایا کہ ہر حد
 سے منہاج واضح ہو جاتا ہے اس کے باوجود اس کا حقیقہ مسائل کی
 یہ عقیدہ نشانی کی ہے کہ ہے اھم رہاں سے نقل پر مانتا کہ یہ
 اصل حضرت اومعتی مستقیم کے عقل سے جان و شہادت کی حاصر
 ہے۔

یہ وہی حضرت و امیر مصلوہ مفتی اعظم مدظلہ العالی ہیں
 مضمون ہر عصر و زمانہ کے لیے سچا ہے۔ محمد احمر رضا قال کا ذکر
 مصلوہ علیہ السلام، مصلوہ علیہ السلام (سفر) یا سب سے بڑی عقل
 فطریہ شریعت کی جیت ہے مشہور و معروف ہے۔
 جہاں اہل علم و فن "پاپ" ہیں اور فقہاء جو اس سے
 قائل ہیں وہ "پاپ" کے تحقیقات و تحقیقات سے بھرپور مصداق
 ہیں۔ یہ سب اہل حق و حقیقت ہیں۔

حضرت علامہ محمد شرف تصف جلال مدظلہ نے
پاکستان کیوں رقمطراز ہیں چنانچہ یہ بھی اس سائنس کے علمی
آئین کا ایک جہاں خواہش ہے ملاحظہ ہو۔ جامع مع
منقولہ ماہر قرون و احوال حسب تحقیق و تدقیق مع رشود و ہدایت
ماہر احسن الہ اعلم حضرت مفتی محمد ترمذی صاحب جلال مدظلہ نے
خاتمی کی شخصیت عدم و معارف و کائنات کے ایک ایسے ہی حقیقی
رہنما کی ہے اور علم و عمل کے لحاظ سے معارف کی زبان حال ہے۔
الحمد للہ

[illegible]

حضور تاج الشریعہ علامہ العالی کو رب تبارک و تعالیٰ نے
فیہا علم حدیث و فقہ و کلام میں وسعت میں غلط فرمادیا ہے وہیں علم تعمیر

تخلصت توجہ غم فانی کلام حواء و نظم نسیم رحمتی مس



مگر میں تحقیق اس پر سر میں بھی ویسا ہی ہے ہوتا
 ہے وہاں کے مشاعرے کا میں نے بھی نہ دیکھا ہے میں کہ
 حضرت نے یہ ہے اور تحقیق یہ ہے کہ وہاں اور حارث
 صاحب نے کہا ہے اور میں نے کہا ہے کہ جو ہے یہ تحقیق
 ہے وہاں ہے اور میں نے کہا ہے

یہ ہے کہ اس متعلقہ شہر کا پر ایک جہی نظر ہے
جو ہے جس سے قابل فہم انداز میں متعلقہ ملک میں
ملک ہا ملکت مستحق ہے۔

۱۰۱۰ تا ۱۰۱۱ میں کئی غلوں پر مقرر کیا جو میں نے اس پر
 نے عبد الصمد عمری جو قمریہ میں "فاتحہ" میں
 میں شکیں شیخ غلام محمد مد حضرت علامہ آیتہ جہاں تھا کہ یہ مقررہ
 آیت متوالے جسے اسوں نے ۱۰۱۶ میں جو بعد ۱۰۱۷ میں ہادی
 نامی سے چوں کی سرانگشتہ قوس پر "علم" شائع کر د
 یہ کہ میں "اصول" کے پورے صلیع علیہ کی تصدیق پر گئے خواب میں
 قلمبند ہوا تھا تو "خبر" میں ان کے نام "ابن محمد" میں "نام" جو
 رہا نام "محمد" سے نکال دیا "شکیں" سے "مکرم" سے نکال
 دیا تھا (۱۰۱۷ میں)

یہ مصیبت سب سے بڑی ہے جس کا جس درویش اور
محسیت کو اس سے تلے ہو رہا ہے بڑا شدید جسمانی و نفسی کی توجہ
لاحتیاج ہے

عربیوں نے علامہ مصطفیٰ کا پورا مقابلہ بھی
 نہیں چھیڑا۔ دراصل جس جگہ سے عربی عبارتیں ایسے ہو گئے تھیں
 ان سے تھے اللہ اور رتہ حسد اور رتہ درجہ تھا

میں نے اس کی شہادت کے بعد اس کی شہادت
 دہلی میں اس کے پاس سے ملنا شروع کیا تھا۔
 اس کے پاس سے ملنا شروع کیا تھا۔

شکستہ ملک پرستی سے بڑھ کر کیا اس سے بڑھ کر قسم ہے کہ وہ
 یہ حسد سے نظر کا عالم میں مجسوف کے حاسد یا وہ مجسوف
 یہ حسد کی سب سے بڑھ کر یہ ملک یا ملک پرستی یہ ملک
 کی بڑھ کر ملک کا ملک عربی کی عربی سے ملک
 اور جن کے لئے یہ ملک بھی ہے انہیں یہ ملک لکھتا ہے انہیں ملک میں
 اور جن کی مادی میں ہے جس کے لئے ملک رکھا

عربوں سے جس اہل اسلام نے بھی غائب فرما دیا تو اس کے مشورہ
 دیا کہ دعا پڑھتا رہے۔ چنانچہ اس صاحبِ ہمت و شہادت نے
 یہ شرح بھی لکھی کہ نابہ بدظن اور عوام سب کے ہاں
 اس کی شاعت کرتی ہے۔ اس لئے عربی عبارات کے صحیح
 معنیوں پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ حقیقت یہ کہ حضرت
 امی ہوئے

ب ۱۷۰۱ء آیت رتوں پر ہی کے تقریباً تیس
صحف کی کتاب۔ نائب صاحب حضرت علامہ ارفیقہ کی
عید موجودگی میں گھر پر ہی عید ۱۰۷۰ھ کا شخص لکھا ہے آیت
اور اس سے ثابت شدہ میٹراں عابد مراد۔ یہی چھوٹا
پیش کی تھی لیکن یہ ملنا تھا نہ ملے، مہر اتر یہ چند صفحہ کا عدد
کر کے بخار پھر سے مکمل کیا گیا اور اب یہ جو وہ صوت
میں فاصل گری خود دوم کمرہ چائین مفتی حشم حضرت علامہ
۱۷۰۱ء صاحب قادیان تصنیف کا ترجمہ کرام کی خدمت میں
پیش ہے۔ (۱۷۰۱ء)

۱۱۔ کہ میں حضور تاج الانبیاء سے ترجمہ کرتا تھا اس کی عظمت و وقعت کو وہ نہ دے سکے جسے حق مستند کلاموں میں پہنچا۔ ۱۲۔ مانند انہاں یہ ملک ظاہر و باطن کا ہی چاہے تا کہ عدم موصوفہ حد العالی کے مختلفہ حوزات سے بھی ہم واقف ہو سکیں



۱۔ شہداء اس لئے جتے ہیں کہ خداوند رحمت اس کے پاس ص
ہوے میں پاس سے کہ خداوند رحمت اس کے لئے ص
ہوے کے کو ہیں یا اس لئے کہ وہ انکی امیوں پر رحمت سے
کو وہ ہو گیا ہے کہ وہ شہداء (میں) یہ کرتا ہے میں کہ
مشاہدہ کیا گیا اس نے وہ قیامت کے دن گواہی دے گی

آگے لکھتے ہیں

شہد نصیر صلی اللہ علیہ وسلم کا نام (س میں تمہیں راز
نے) سے فرشتے یہ جمع ستارہ ٹھوڑے کی جوڑی سادہ ہے
جسے بجا شہد کہیں۔ جہد ہونے والا ہے سے بھی بجا شہد کہیں
حاضر سے تھیں یا کیا گیا ہو ۱۰۰ ہند ۱۰۰ کی وجہ سے ص صری ہے۔
صوۃ شہد صری کی مارا لٹھوڑ جمع یا عرفہ یا قیامت کا دن
والحمد والحمد کہیں ہو ص صری شہد۔ الجہد لڑکی کا طوع ہو بچنا
المسندہ کہیں کے حاضر ہونے کی جگہ سے تمہیں تمام معان
میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم غلامی قیامت ہوتے ہیں۔

(ایضاً ص ۱۶۵)

مشاہدہ کے معنی حاضر و ناظر ہونا ظاہر و باہر سے تفسیر کہیں
کہ جوئے سے مل جاتے ہیں نہ انتہا نہ شہد فی دنیا
یا حوال الاخرة من الجنة والنار والصراط والعبور
و شہد فی لاخرہ حوال السب من الطاعة و معصية
و صلاح والفساد

(۲۔ جہد) تیسری بوجہ یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم
دین میں آخرت کے ۱۱۱ پر بھی رحمت ۱۱۱ و ملی صری
و میر ان) حاضر ہیں اور آخرت میں دین کے حوال طاعت
و معصیت و صلاح و فساد پر بھی صری ہیں (ایضاً ص ۲۰)

حضور تان الشہد علیہ السلام شہد کے معنی حاضر پر
تعمیل لکھو اہل کی روشنی میں پیش کرتے ہوئے شہد ہوتے ہیں۔

۱۔ شہد اس لئے جتے ہیں کہ خداوند رحمت اس کے لئے ص
ہوے میں پاس سے کہ خداوند رحمت اس کے لئے ص
ہوے کے کو ہیں یا اس لئے کہ وہ انکی امیوں پر رحمت سے
کو وہ ہو گیا ہے کہ وہ شہداء (میں) یہ کرتا ہے میں کہ
مشاہدہ کیا گیا اس نے وہ قیامت کے دن گواہی دے گی



آگے شہد کا ترجمہ کیا ہے شہد کا معنی ہے
قبول سنا سب سے کہ پہلے شہد ۱۰۰ شہد و شہد کے
جو معان لغت میں دیاں ہوئے مرگے جانیں کہ شہد حقیقت
شہد کہیں ہے

۲۔ شہد دیکھتے شہدات شہور شہد و شہد کے معانی
میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں ہیں ص صری

مشہد شہد حاضر جو شہد اس شہد و شہد کہیں ہے
کے سے کہیں۔ شہادت کے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کرم
کی عمر میں۔ شہد میں۔ توں دور غمناکی عبادتیں شہد کہیں
ہیں۔ شہد شہد شہد شہد شہد شہد شہد شہد شہد شہد شہد
مشاہدہ و شہد جہد اس کے کہ وہ آگے شہد طریق کا جس
شہد شہد شہد شہد شہد شہد شہد شہد شہد شہد شہد
شہد شہد شہد شہد شہد شہد شہد شہد شہد شہد شہد



اور دفاع کنز الایمان

9830367+55 سے فلتہ ہو جائے گا۔

پہلے انکا بھی کسی بھی طریقے سے اسرار نہ سمجھو۔

[illegible]

یہ یاد رکھنا چاہیے کہ یہ ساری باتیں جو کہ اب تک لکھی گئی ہیں، وہ سب اس لیے لکھی گئی ہیں کہ ان سے ہم کو اپنے آپ کو جاننا ہو اور اپنے آپ کو جاننا ہی اس لیے ہے کہ ہم اپنے آپ کو بہتر بناسیں۔

تمت

۱۰۰ سے ۱۰۰۰ کے درمیان، ۱۰۰ کے درمیان، ۱۰۰ کے درمیان

کے ساتھ ساتھ

[illegible]



انگوں سے اور نہ ہارے انگوں کے اور تمہارے ہاتھوں کے الفاظ کا ترجمہ نہیں ہے اور مبہم بھی نہیں ہو سکتا

جی ہاں الفاظ کے معنی میں جتنے آپ کہہ سکتے ہیں اور مبہم وہی ہے جو آپ نہ سمجھ سکتے ہیں۔ اور جو اس میں آئے ہیں وہ مبہم ہوئی نہیں سکتا۔ معترض جادو نام اتھارہ کی دشمنی صوفی کی دشمنی ہے۔ وہ جو کچھ فرماتے ہیں وہ سب کا رد دیتا ہے۔ علامہ بہار اللہ ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

پھر کچھ سطر بعد فرماتے ہیں

”یعنی مفسرین کرام کا آپ کے لیے لفظ ک اللہ تعالیٰ کے معنی میں خلاف ہے، ایک جہت نے کہا کہ مسامت سے پہلے اور اس کے بعد کے حرف اولیٰ مورد مراد ہیں۔ اور دوسروں سے کہا کہ بعد آپ کے انگوں اور آپ کے ہاتھوں کے گناہ بخش رہے۔ اس لئے کہ آپ کے حبیب آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی اور آپ اپنی مسرت کے شفع میں تو اللہ اس شخصیت سے آپ پر احسان فرما رہا ہے اور دوسروں سے کہا کہ آپ کے مابین درمیان دوسرے کے بعد کے میوں نے خلاف اولیٰ مورد بخش دے۔ اس لئے کہ حضور کے ظہور اس کی توبہ قبول ہوئی۔“

شفا و شرح شفا ملائلی تاری میں ہے۔ ترجمہ

”یعنی کہا گیا کہ مراد اس سے خطاب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مسرت کو ہے اس جیاد پر کہ مصافحہ صرف ہے اور کچھ نہیں کہا کہ مراد اس سے تہلیلہ السلامی سابقہ عزتیں ہیں اور آپ کی امت کے گناہ میں اس بنیاد پر کہ اضاقت الہی مناسبت کی وجہ سے وہ ایک معنی لاجیک ہے (یعنی تہلیلہ صیب سے رخ) اس قول کی حکایت فقیر نے ابو ابیث سمرقندی جو اکابر حنفی میں سے ہیں اور امام عبد الرحمن سلمی صوفی صاحب طبقات الصوفیہ اور تصوف میں تفسیر کے موضوع نے اس عطا سے کی۔ امام مالکی نے مراد یہ کہ

الاعتات ہی دیکھ ہے۔ معترض صاحب اس کا ثبوت لئے پہلے کہ وہ معنی جو کثرت میں ہے۔ چاہے شرعاً بھی معتبر ہیں۔ سنئے علامہ طاہر نقی مجمع بحار الانوار میں فرماتے ہیں۔

هو بمعنى فاعل من انباء الضمير لانه انباء عن الله تعالى بمعنى فاعل في بناء بمعنى خبر سے ہے۔ اس سے ہی اللہ سے صیب کی خبر دیتا ہے۔ اور سنئے علامہ میں حجر عسقلانی مقدمہ فتح الباری میں فرماتے ہیں۔ ”یعنی نقی بالہجرۃ اللہ سے خبر دینے والا اور کہا گیا ہے کہ معصوم کے معنی ہو۔ یعنی اللہ نے سے اپنے رزق کی برکت اور نہاں کیا کہ معنی معنی مدد سے مشتق ہے۔ نیما کے ملحد منہر دوسرے جب کی وجہ سے اور کہا گیا ہے کہ یہ مسرت ہے جی کا نام اس لئے رکھا گیا ہے کہ وہ اللہ کا راستہ ہے۔“

کیوں کہ معترض ہمارے رے یہ کہ توبہ قبول ہوئی یا نہیں بتانا ہوگا جو سب کو معلوم ہوں۔ اللہ سے اس کی باتیں بتائی سوسا کی بھی وہ اور سب کو مجزہ نادانی میں شریک ہو گئے۔ اور انہیں معصوم یا توں کی بنا پر اللہ کے یہاں ہی کی صبر بند ہوئی اور سچا اللہ وہاں تاوان اللہ کا راستہ ہو گیا۔ واما اللہ تعالیٰ قدرہ (وقال کفر الایمان منہم بے تاملے)

لفظ ذنب کے ترجمہ کے اعتراضات کا جواب

معترض نے سورہ فتح کی آیت ماصفح مک فصح میں بیغیر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخرو کا ترجمہ دیا ہے جو ہے اسے شک سم نے تمہارے سے روشن فتح فرمادی تاکہ اللہ تمہارے حب سے گناہ بخشے تمہارے گلوں کے اور تمہارے ہاتھوں کے اور اپنی نصیب تم پر تمام کر دے۔

سلفیہ بقدرانی یہ کہہ کر یوں نہ کھولنے ہیں اس جہ میں م و صبیہ مان کر تمہارے حب سے گناہ دست ہو سکتا ہے مگر مقدم من ذنب وہاں کہ میں گناہ بخشے تمہارے



بلکہ جو قرآن کا پڑھنا ہو گیا۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی
اعظم۔ اور آپ کی قرآن بھی اور پڑھو کی صلف کا خیر نہ مل گیا مگر یہ
کہ ۔

بنا سزا ہو جس نے تو کیا نام ہوگا

مندرجہ مال سطور میں لفظ کی درجہ کے اعلق سے
جو تحقیق حضرت سے خوش گرامی ہے اسے دیکھ کر حضور تان المریجہ
کی وسعت علمی اور استفسار علمی کا بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے۔

وہی دفاع کفر الایمان میں جس الف الف الف بشر

منہکم اور اہل کے ترجمہ کے علاوہ چند دوسرے اعتراضات
کے جوابات بھی موجود ہیں جن کا مطالعہ کسی شرح القرآن سے حالی نہ
ہوگا۔ انہیں تفصیل کی صورت ہودہ دفاع کفر الایمان کا مطالعہ
مردود کر دیا۔

یہاں ہم خطاب کی عدا لازم سے ہے وہ حقیقت کی سلی اللہ
علیہ وسلم کی مت سے ہے احسان میں ن ساحت کی وجہ سے
یا مصداق کے بخیر و بے ہوشی سے ۔

مقرر میں بہار صاحب یہ دیکھتے علماء کا جس عیا میں رحمتہ
القدر علیہ سر قندی سہمی ابن عتہ اور کی سے یا نقل فرماتے ہیں
اور یہ علماء نے کورین کس طرح اسے وجود فرکان میں سے ایک وجہ
نثار سے ہیں۔

کچھ سطر بعد فرماتے ہیں

مقرر میں صاحب بہار رب کو کھل گیا کہ جسے آپ نے
یہ کہہ کر رد کیا تھا کہ لفظ کا ترجمہ بھی نہیں ہو سکتا اور جو قرآن میں
سے یہ کہہ دیتے جسے میں جلیل القدر علماء نے افادہ فرمایا ہے
مقرر میں صاحب بہار اب کہتے ہیں امتزاج تو امام احمد رضا پر نہیں



سید الشہید

اپنی تصانیف کے آئینے میں

مولانا عبدالمستفیق قادری رضوی، بانی ناگورہ جسطھان ☆ 01582320884

میرے محمد وحضرت تاج الشریعہ جہاں کے مناس

نام، مثنوی فیہ امتثال مفتی اور با کمال شیخ طریقت ہیں وہیں علمی و تحقیقی مدد کے حل ترین مصنف بھی ہیں ہر سہر و صبح بھی اس کلمہ سے کامیابی شان رکھتا ہے ان کے مددگار مصنف ان کے جد امجد مصنف ان کے پردہ مصنف پھر اوپر تک یہ سلسلہ چلتا رہا ہے درنہم خداوندی کیلئے کہہ سکیں گے شام و نحریر۔ میں جہاں علمی و تحقیقی رنگ نمایاں کرتا ہے وہیں اصلاح و اثر کی دولت گر مایہ بھی خوب نظر آئے ہے۔ تاج الشریعہ کے اپنی علمی مشہوریات و شعروہیات کے، واجد و تصنیف و تالیف کی طرف بھی خصوصی توجہ فرمائی ورنہ ان تمام تر اس شخص سے لگا دے۔

مولانا محمد شہاب الدین رضوی سے مستندہ دلیل تصانیف کا دریا ہے

(۱) الحق المکمل (عربی) (۲) دفاع کلمہ ایمان (۳) فی دی و دیوید کا آتش (۴) قرۃ العجیہ بحکمہ سیرتوسہ جلد اول دوم (عربی ۱۵) (۵) تصدیق کا شرعی حکم (۶) شرح حدیث بیت (۷) شرح حدیث الاخلاص (۸) حضرت برہمہ کے والد تاج (۹) آرزو (۱۰) دفاع کلمہ ایمان (۱۱) ایک ایملوکی (۱۲)

عالم اور فارسیہ پر فضل خداوندی کی خصوصی پادشہی ہوتی رہی ہے اس کلمہ سے جس ایک سے بڑھ کر ایک علمی قدر عالم و فضل و مدد و توجہ پیدا ہوئے، جس سے اپنے سہر و صبح میں اپنی مستوع حیثیت سے مفرد و ممتاز رہے اور معاصرین علماء و علما نے ان کی غلبہ و دانش و فن کا احترام کیا۔

ایں سعادت پر بارہ صیت
تاج عقلمند حد سے بکشدہ

وارث علوم امام احمد رضا تاج الشریعہ دار مفتی محمد احمد رضا خان قادری رحمتی و مظلہ العالی اسی جسطھان و صوبت کے نکل سرسبز ہیں جو کلمہ تاجی اسلامی کے آفاق پر علم و فضل کے جہد میں سرچشمہ ہے جس خد مدد کریں انہیں متعدد اوصاف سے نوازا ہے اور عائلیہ حرمت و شرف و مظلہ مائی ہے وہ اپنے علمی قدر فکری بصیرت اور مدد کی قدر سے بھی علماء و مشائخ میں خاص مقام رکھتے ہیں۔ پھر فرادغ منصب حق کی لگن اور شوق کے نہیں مشغول و معرور کر دیا ہے اور یوں وہ دنیا کے متعدد کوشش پر پہنچی کر پیچامات میں و منیت نشر کر دے ہیں۔



شرح حدیث نبی

صدقیت بہت بڑی دولت ہے جسے دوست مل گئی وہ کامیابی کے لئے ہے۔ یہ حدیث نبوی اور اعمال بالقیات اعمالوں کے ردوں سے ملتی ہیں۔ اعمال کی جان ہے۔ شک حسنیت کے بارے میں قرآن وحدیث میں اس کی خوب نصیحت کیا گئی۔

یہ تحفہ کتاب حدیث ائمہ اہل علم و عہد کی بہترین تشریح و تصحیح ہے بیت فی تعریف اس کی قسم اس کی نصیحت و نصیحت کے بارے میں تاج الشریعہ نے کافی مواد جمع کر لیا ہے وضو، نماز، روزہ، حج و عمرات، لہجہ میں وضو کے احکام کے بارے میں بھی اچھی بحث فرمائی ہے۔ ۲۶ صفحات پر مشتمل یہ رسالہ معلومات وافر ہونے کے ساتھ ساتھ ہماری اصلاح کا بھی ذریعہ ہے۔

ہجرت رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)

سیرت مصطفویٰ پر لکھنا بڑی سعادت مندی کی بات ہے۔ مردوں میں عشاق ہوں نے اس محبت بھرے موضوع پر اپنی بساط علمی کے مطابق لکھا اور جو خواص کو سیرت کے پہلوؤں سے آشنا کیا اور اپنی محبت و عقیدت کا دار و مدار بنو کر۔

یہ تحفہ کتاب "ہجرت رسول" بعد الصلوٰۃ والسلام کا واقعہ بڑی تفصیل سے بیان کیا گیا ہے اور اس کی حکمتیں بھی بیان کی گئی ہیں۔ جو معلومات وافر ہونے کے ساتھ ساتھ ایمان میں چٹکی کا ذریعہ بھی ہیں۔ تاہم تاج الشریعہ کے مداف کرام کے علمی و فاضل سے مستفید ہوتے ہوئے اپنی اس کتاب میں جو معلومات جمع کی ہیں وہ بھی خوب ہیں۔ پورے واقعہ ہجرت و سیرت کے مزید باوجود سے مدلل فرمایا ہے۔ آیات قرآنیہ کی روشنی میں

جس نے میں ترجمہ فرمایا بعد اس کے ان آثار پر تشریحی مکتوفرمائی ہے جو سامعین کے لئے چنانچہ مولانا عبدالرحیم شمس قادیانی (مرتب) کتاب آثار قیامت، لکھنؤ

مکتوبہ تاج الشریعہ نے جس عداوت و آثار کی تشریح و توضیح کی ہے وہیں خاص طور پر اس کی موید احادیث کریمہ سے وضع فرمایا ہے اس طرح یہ کتاب "آثار قیامت" پر مشتمل حدیث کا ایک مضبوط اور مدلل آئینہ گلدستہ بن گئی ہے۔ اس کتاب میں آپ کے خاندانیت سے متعلق بیشتر اہل گوشاہ و عارفانہ سے جو تک عام لوگوں کی نظروں سے دھنچکے تھے۔ (آثار قیامت میں) مطبوعہ بریلی

اس کتاب کے مطالعہ سے تاج الشریعہ کا انداز استدلال بھی واضح ہے اور علمی مطالعہ و فائدہ تحقیق کا صحیح علمی اسلوب بھی مدیا ہے۔ قیامت کی یہ نشان یہ بھی ہے کہ جب عمریں بڑی کھڑی پریمیں۔ تاں اللہ ہی کی اس تشریح میں قطر ہیں

"جی خیر و مہارت کے طور پر مردوں سے مشابہت حیات میں چنانچہ حصول فرمایا گیا اور عمریں مردوں سے مشابہت خلیا بنیں۔

تو یہ قیامت کا سلسلہ کا یہاں ہے طریقہ اس میں فائدہ مند ہے جسکی حاشیہ سوانح نہ کہیں بلکہ ادب کی مراد نہ خواہ یہ اس کی اور کتنی (مبتلا) ہو گی۔

کتاب میں بات وحوالہ سورت امدار میں سمجھا کر سنی و شیعہ کے درمیان میں کہے گئے جسے مطبوعات و حوالہ یہ کتاب و مکتوبہ کی صحت مطالعہ کی دلیل ہے۔ جمع مسودہ میں سے حوالہ متنازل اور صاف کتابت کے ساتھ شائع ہو چکی ہے۔



ہجرت لبرائی و مدینہ و حضور علیہ السلام سے شرف مدہاں تک کہ
اس امر پر بحث و تبحر ہو، مگر موصیٰ میں اسل و قطعہ فرمیں
سے جہاں حضور علیہ السلام کا حشر و کبر ہے (پہلے ص ۳۲)

۳۲ میں تاج شریف قادیان کی مکی ملاحظہ ہو جب
مدینہ منورہ کی یہ خصوصیت ہے کہ اس کے لحاظ سے مدینہ منورہ کو مکہ
مستقل پر مصیبت ثابت ہوں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۳۲ مصیبت پر مشتمل یہ محبت ہر شخص کو نصیب ہوتی ہے
شریف کے برائے تمام ۱۰۰ روپے مردوق اور عمدہ کتاب کے ساتھ
منظر عام ہے

حضرت برہم کے والد تاریخ یا آذر

اہل مدینہ و جماعت کا یہ متفقہ عقیدہ ہے کہ حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم کے آباؤ اجداد موجود تھے خود حضور فرماتے ہیں کہ
میرے والد عروجل مجھے کرم دہی پشاور، اہل طہارت و سچوں
میں متعلق فرماتا رہا یہاں تک کہ مجھے میرے ماں باپ سے
پیدا کیا (جامع الاحادیث ص ۵۱۲/۳۸)

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ السامی اس
حدیث پاک کے حوالے میں فرماتے ہیں

"تو ضرور ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے
سب سے پہلے خاں و امہات کرامہ طہارت سب اہل ایمان
و توحید میں کہ جس قرآن عظیم کسی کو قرآن کافرہ کے لئے سر
طہارت سے حصہ نہیں"

و میرے کتاب میں تاج الشریعہ سے جہاں والدین
مصلیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے موجد ہونے کا ثبوت پیش کیا ہے وہیں
میرزا ابوالفتح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والد ماجد کے نام کی بھی تحقیق
میں فرمائی ہے اور کتب لطائف و احادیث سے بہترین اور بیش

میں جہاں شریعت و عقیدت سے کہہ سکتے ہیں تحقیق و
حاصل سے ہر یہ کہ اللہ کی زبان سے نکلے جان میں جلال و
سے رسالہ میں صلی اللہ علیہ وسلم سے حضور کے مطابق اس سر
و کھل فرمایا اس کی مشہور فائز میں اس میں بیانیہ کی اس ساتھ
ہی سحر کرم سے حدیث و تحقیق کے اس سے اظہار بھی ہوں
کے لئے تھے ہیں۔

تاریخ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ سے اپنے ہائی پیاروں
بات جان لبرائی سے جسے پڑھ کر قلم میں بیحد عشق و محبت
سے ملے تاج شریف فرماتے ہیں

یہاں ایک بات قابل ذکر ہے اور وہ یہ ہے کہ جن
سے کہ انی سال سے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے
بودہ بدلی طرف ہجرت فرمان رو ہیں وہاں فرمایا اس میں کوئی
نقصان ہی پوشیدہ ہے اس کا جواب مذکور مسئلہ کی سوجھ
فہم میں پورے تھے

قرآن مجید میں مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی ہے کہ حضور سرور عالم
صلی اللہ علیہ وسلم سے امنہ مشرف ہوں کہ حضور علیہ السلام اس
سے مشرف ہو تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت طہارت میں تک
میں رہے وہ کہہ سکتا تھا کہ حضور علیہ السلام کو کہ سے شرف مد
کہ شرف مدہاں و نیم و کمال علیہ السلام کے سب ثابت ہوں چکا
کہ تو مشاہیر ہیں جو کہ ہے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا شرف ظاہر
ہو کہ کو کہی حشر کا مدینہ صریح ہجرت لبرائی میں

(ہجرت دسویں ص ۳۰۲ مطبوعہ بریلی)

اس کے ساتھ ساتھ ہی کے حوالے سے قرآن میں

یعنی اس سے ثابت ہوتا ہے کہ میں طرف ہجرت
تھے ہیں وہ حضور میں شرف و کمال و کمال مدینہ کرم کی صلوہ
گاہ سے کہ یہاں ہی امام ہوتا تو حب حضور علیہ السلام سے حدیث کہ



مطلب ہے؟ ایک مشق سے کہ داڑھی والے کا لہجہ سن سکتے ہیں یا نہیں؟ پھر سوال کیا گیا کہ جتنی قرینہ میں چوٹی و ریحی دے حفاظ کا سنا مشکل ہے پھر وہاں ایک مشق سے کم و ریحی دے کے پیچھے ہمارے پڑھنا کیسا ہے یہ کچھ لوگوں کو ماننے ہے کہ ہمارے پڑھنے والے امام کے لئے ریحی کی سبب و غیرہ کوں عیب نہیں رکھتی۔ واضح رہے کہ مسائل سے حضرت سے رجوع کر کے پہلے جواب کی حق سے حاصل کر لیا تھا۔ حضرت تاج الشریعہ و ام کلثوم اللہ تعالیٰ نے جہاں مسائل مذکورہ کے تسلی بخش روایت ہے وہیں فاسق کا شرعی حکم بھی واضح فرمایا۔ احادیث و فقہ کی متعدد کتب سے وصال و برہین کے ساتھ مسائل کو حل فرمایا جو آپ کی وسعت مطالعہ اور فہمی بصیرت کا ثبوت ہے۔ ان روایات میں امام احمد رضا کے عقد کا رنگ جھلکتا ہے۔ محدود دلائل کے ساتھ جواب دے کر خلاصہ کلام اس طرح مان فرماتے ہیں کہ خلاصہ حیرات یہ ہے کہ فاسق کی مامت مکروہ و ممنوع ہے اگرچہ وہ عام ہو اس لئے کہ وہ یقیناً چودہ گناں رکھتا شرعاً اس کی اہمیت و جب ہے تو مامت کے لئے اس کو گناہ جہاں اس کی تعظیم نہ کریں گئے۔ القرمین جہاں رسالہ معلومات افر اور عالم غیرتہ کے مفید ہے فتاویٰ مرکزی و راقیہ بریلی میں بھی یہ رسالہ شامل کیا گیا ہے۔

فضائل صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

یہ کتاب امام احمد رضا علیہ الرحمہ کی محبت کا نمونہ ہے جو یہ عمارت صفیہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی طرف کے فضائل و کمالات پر عربی زبان میں آپ کے تالیف فرمائی، سیدنا صدیق اکبر کے صلہ و شرف اور مرتبہ و کرامت کو ایسا قرآن و احادیث عربی علی صاحبہا اھلۃ الاسلام سے بڑے علمی اور تحقیقی مدد میں

آئی و ہر آیت سے بات کہہ دوں گے چنانچہ قرآن کریم کی آیت سے لے کر لوگوں سے یہ سمجھ کر سیدنا امیر و سیدنا امام کے والد تھے۔ وہ اس طرح عمریں میاں جاتے ہیں چنانچہ حضور تاج الشریعہ فارغین کلم مسئلہ کی حققت واضح کرنے کے لئے افکار و منکھم دلائل سے ثابت کر دیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چچا تھا۔ آپ کے والد کا نام تاریخ تھا۔ اپنے مدد پر سدا دل کرتے ہوئے رقم خرواز میں

اور کسی مسک کی توضیحات و اعتبار رفت یوں سے کہ لفظ رب کا طاقی چچا پر شائع ہے اور اس کی نظیر قرآن کریم میں موجود ہے۔ قال اللہ تعالیٰ ام کنتم شہداء و حضر بعقوب العتوت اذ قلن بیه خاتعہوں من بعدی قالوا بعد الیہک و اللہ الیہک اجر الہیم و اسمعیل و اسحق۔ کیا ہم اس وقت حاضر تھے جب یعقوب علیہ السلام کی وفات کا وقت تھا جب کہ اسوں نے اپنے بیٹوں سے فرمایا میرے بعد تم میرے چچا کو وہ بوسے تم آپ کے حد اور آپ کے آواز۔ امیر الہیم و اسمعیل و اسحق کے حد کو پڑھیں گے۔

آیت کریمہ میں اسماعیل علیہ السلام کو اب (پاپا) فرمایا حالانکہ وہ چچا ہیں، امام جناب الدین سید علی نے ایک حدیث سے ثابت کیا کہ وہ امیر الہیم علیہ السلام کا چچا ہی تھا جس کے لئے حضرت امیر القیم علیہ السلام نے دعا حضرت فرمایا تھی۔

پھر رسالہ مصدق افر ارتقاء حق پڑھی ہے ہر خاص و عام کے لئے مفید ہے اور محمد و تاجی عربی و اسلام ہر زبان میں شائع ہو چکا ہے۔

لقول الفائق بحکم الاقتداء بالقداسق یہ رسالہ چند فقہی سوالات کے جواب میں تحریر فرمایا گیا ہے مسائل سے پڑھا جائے یا مسجد کے امام کے لئے شرعی ریحی



میں۔ اس کی سب سے بڑی بات یہ تھی کہ وہ عربوں کی لائق اور ان کی
بھی۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ کتاب رسول میں لکھی گئی ہے

جہاں تاں الشریعہ سے عربی کتب و ردو کا جامہ پہنا
وہاں کی تصنیفات ہر محرم کی تعریف بھی لرائی جن سے آپ
سے عربی اس جوئے کا پتہ چلتا ہے۔ اس خصوص میں احادیث انوش
میں جو قصص قبور مسیحین، عطا اللہ اللہ علیہ وسلم کی حکم تصویر قائل و
میں جو کچھ وہی شیخ صوفی کے زیر اثر ہوئے ہو بصورت مدار
میں شیعہ ہو چکی ہیں کہ صاحب کفر علیہ السلام کی ترجمہ نگاری یا
قلم نہ لے تو اس سے میں بھی آپ سے مثال ثابت ہوں گے۔

اس کے ساتھ ساتھ آپ سے تعبیر قرآن کریم لکھے
کا سب سے بھی شروع کیا تھا جو قطار ماہذ اعلیٰ حضرت بریلی شریف
میں شائع ہوئی تھی۔ مولانا شہاب الدین رموی کے بقول آپ
سے تعبیر سورہ فاتحہ سے عربوں سے پانچ قسطوں میں سورہ فاتحہ کی
شمارہ تعبیر مان جو ہندوئی دینا بریلی شریف میں شائع ہوئی۔

اس مرتبہ آپ آباد احمد دستہ نقشبندیہ پر چلتے ہوئے
قلمی و تحریری طور پر بھی یہی وصیت کی تھی کہ حدیث انعام لکھنے
میں مصروف ہیں اللہ کریم حضرت کی عمر، صحت اور علم و فضل میں
حریرہ تھی وہاں سے اور آپ کا سایہ بہ ماہ نام عرباے اہلسنت
پر تہ یقیناً وہاں رہے تھے، یہاں دوسرے عربین علی اللہ علیہ وسلم

بیاں پائی گئی ہے۔ چونکہ چوٹی کتاب عربیوں میں "الندولان
لائقی میں بعد سبقہ لائقی" کے ساتھ سے بھی لکھی گئی ہے
نئے عوام ہمسو کے خصوصی استفادہ کے لئے تاج شریعہ سے
اس کا اردو میں سب سے ترجمہ فرمایا، شیعہ کی شیعہ تعریف و تہ
میں منتقل کرنے سے لے کر اسے بن صاحب قلم و دست تھی جو
وہاں رہا اس پر مجبور رہتا ہو وہاں وقت کا ساتھ دے کر اسے پتہ
چلتا ہے کہ امام احمد رضا کے گھر لے کر آتو تو عربی دور و در
میں اقداری شاہ کتا ہے۔ چنانچہ مسعود مت پر دوسرے مسعود احمد
مظہر بن علیہ السلام قسط و چین

اس (امام احمد رضا) کے چائیں سے لے کر پڑھتے
علامہ اختر رضا حاکم مرکی ہیں یہ ہے قلمی اور ہر عمل ۱۹۸۳ء
میں پاشاں شریف لکھے۔ رد و کرم عربیہ عالمہ احمد بھی
شعرب الہی۔ یہ عربی حجت کی مراد ہے۔ قصہ یہ کہ جس
وقت لکھ دی۔ اس سے مراد ہوتا ہے کہ عربی زبان نے احمد رضا
سے کمرے میں گھر کر رہا ہے۔ یہ ان کے لئے ہفت روزہ
(اجالہ ص ۳۶ مطبوعہ مبارکپور)

کسی عربی کتاب کو رد میں جاننا تو مشکل کام ہے
اس کا مدار وہی کا سنتے ہیں خواہ وہ میں شیخ مانی کہتے ہیں
مگر کہ وہ کتاب کو انھیں سے اس بات کا عربی پتہ پتہ سے کہتا ہے
شریعت عربی کے بہترین شکر و نیکو وفاق و اہل عرب ہیں ان



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اپنی تصنیف ”ثانی کا مسئلہ“ کے آئینے میں

دوست آزاد قاری، اسلام آباد کالج یونیورسٹی (کوئٹہ)

قدحے کو چورا کر کے کے سے اس رہاں کو پرستے اور کھینے پر مجبور ہو گئی اور رگڑیروں کے بتائے ہوئے اسلوں کا کاع اور مجبور نہیں میں اچھے پسے لگے رگڑیروں نے اس مجبوری سے ادا کیا کر باقاعدہ ایقہ امام جہاں باب علم کے سے پناہ دینی شہداء (ہاں) کو رشتی قرار پاس رہتے سے مسلمان دست یا غیر دست طور پر اس کا نئی ہو گیا۔

ہاں کے تعقیب سے سودا نشتر فاروقی رضوی رقمطراز

میں

’ظاہر ہے کہ یہ اس کی شاطر انداز سے کیوں کہ سے اچھی طرح محصور ہے کہ اگر یہ واضح کر دیا جائے کہ ثانی نصاریٰ کا دعویٰ شعار ہے تو دیکھ کر کسی مذہب کے پیروں کا تکیں تو کم و کم یہاں سے تروڑوں مسلمان تو ضرور اسے ترک کر دیں گے جو اس کے مذہبی اغراض و مقاصد کے حکم خلاف ہے۔“ (ثانی کا مسئلہ ص ۶) تمہارے لکھتے ہیں۔

’جب اس شاعر قوم نے دیکھا کہ ہم اپنے فاسد و مفسد مقاصد میں کوئی حاسن کامیابی نہیں حاصل کر پا رہے ہیں تو اس نے سوچا کہ کیوں نہ ہم اپنی تہذیب و ثقافت اور اپنی وضع قیادت کو مسلمانوں میں رواج دے۔ یہ اس طرح مسلمان و متقاویٰ طور

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ”یہاں دلوں پر ہندو و عساری کو دوست۔ ہندو و واکہ میں ایک دوسرے کے دوست ہیں اور تم میں جو لوں ال سے دینی رکھے گا تو وہ انہیں میں سے ہے۔“ (ترجمہ کتب الایمان، مادہ ۱۵)

اللہ رب العزت سے یہود و عہدوں سے حقیقت رکھنے کو حق سے منع فرمایا ہے۔ یہ تو میں بھارت ہی پر رک، دیکھ کر اور حسی میں۔ یہود و عہدوں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پوری کے مسئلہ میں ایک دوسرے کے حافی نہیں ہیں اس کے باوجود مسلمانوں کے مسائل میں یہاں میں دوست و دشمنوں کو دیکھیں پوری نسبت میں کسی قسموں کو نہ مانتی ہیں رکھتے ہیں جیسا کہ بغدادی مصلیٰ اور افغانستان کو تیار کر کے میں سرحد اور یورپ اور امریکہ سے متحد دیکھا بنا کر ان دونوں سوڈانی ممالک کی حالت سے اعلیٰ بجا دی اور یہاں تا کسروں پر پور ہے ماتحتی میں سے ہے۔

پسے مذہبی شعائر و دھرمی قوموں پر مسلط کر کے کے سے جیسے جیسے احمق کر کے کی کی طرف سے ان پر تسلط کر کے کی تا کاموش میں سب سے پسے رگڑیروں رہاں کو چوری۔ یہ ظاہر ایقہ قیاس ہے مگر اس قسم کے ایقہ سے کو کھینے کے سے رگڑیروں میدان میں قادیانوں کے تیار کر کے باہیں سبب چوری دینا عصر حاضر کے



قہائے کئے ہیں جو تو کسی مذہب توں پر کچھ سے نکل مرتے
ہوئے اپنی صورت و سیر۔ دق و نق و خام و پامٹ مٹ پتی
حق سے ہر صورت پر پچے پچے مسلمات ہیں در پیر۔ و صابن و غیرہ
جس کو مشترکین و معتدین و معتدین نے مٹا دیا تو ہر حاکم
رجحی اس کے جس سے اور و تصور ہیں اور اس تقسیم کی تفصیل
تحریر میں اور وہ قابل فہم نہیں۔ (بعد میں ۳)

اب کتاب کی تفسیر میں مذکور اہل کتابوں سے خصوصاً
بین شریعتی استفادہ ہے۔ (۱) قرآن مقدس (۲) بیضاوی
شریعت (۳) ابن عربی (۴) مسند امام احمد بن حنبل (۵)
مراۃ (۶) فقہ شریعت (۷) مینی (۸) (۹) شریعت ردو
(۱۰) حدیث مد پر شرح طریقہ محمدیہ (۱۱) فتاویٰ عالمگیری (۱۲) مبیہ
مصورات شریعت مدظلہ علان کے ذاتی کے تعلق سے
یک تحقیقی مضمون تحریر کیا گیا ہے کہ وہ فقہاء اعظام کی عبارتوں
سے مستفاد ہو کر کے مضمون کو مدلل اور سراسر کر دیا ہے اور علان
کے تمام اقسام کی وضاحت فرما کر حکم شریعتی سام دیا ہے۔

کرائی کی تحقیق کرتے ہوئے مصنفان شریعت لکھتے ہیں۔
"اس (Cross) جسے مسلمان و غیر مسلم سب مالا نقاق
پیسوں کا نشان مانتے ہیں، اس کا اس کا طاق جس طرح اس
معروف نشان پر ہوتا ہے اسی طرح وہ تختہ جس پر بقول انصاری سے
حضرت عیسیٰ علیہ السلام و سوا اللہ پھر کی بن گئی کہ اس کا مصداق
سے چنانچہ انگریزی کی عبارتوں لغت Practica
advanced Twentieth century
Dictionary میں "Cross" کے تحت ہے۔

"Stake with a transverse bar Used for
the Crucifixion" میں، چوبیس، چوبیس
wooden structure on which according
to christian religious belief jesus was
crucified" (P166)

جو چوبیس اس کی شکل پر جو وہ بھی کر اس کا مقصد

پرہیز کی لم رسی میں صلیب قطع میں ہر پیرہ و عبادت طر
کئے اس مقدمہ میں اس کی حد تک کامیاب بھی

ایضاً ص ۶ کے
علم و پانی، فقہ لائپٹن، عدم جہد و فقہ اسلام
تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی تاج شریعت رحمہ اللہ صاحب قاری
برکاتی دہلوی مدظلہ العالی سے نہیں کا سند پر مبنی
شعبہ مدینہ منورہ سے ایک مفتی یا قاری پر تصور
تاج شریعت سے بہت ہی شرح و وسط کے ساتھ مدلل و سراسر
حوب عزائم و حقیقت سے تھکا دیا، مختصر شریعت ہے۔
یہ سب صرف باہر سے حاکمین تصور اس کے
علامہ مفتی سید مصطفیٰ حیدر جس قاری برکاتی علیہ الرحمہ (دارم و
مطہر و کی) کا یہ مضمون شریعت مدظلہ علان کے پیش ہے۔
برکاتی جس کے تصدیق مہر ثبت و مائتات رسالت کی
حیثیت و قاریت و اہل قاریت ہے

فقہ برکاتی سے اس رسالہ کا ایک قرآن ان کا
مسند، کو پڑھنے پڑھنے کے مطابق ایک ایک
دیکھا اس مسند پر جو مضمون و صورتات شریعت مدظلہ علان
دیکھ کر اس کے ذہن میں ایک ایک مضمون میں تحقیق و تامل
اور اس کے سارے پہلوؤں کو اس سے کھتر و سب سے کہ جو
پنی کاوش سے دلائل شرعی و فہمی کی روشنی میں غور و فکر کی جو مضمون
سے بدل اس مضمون پر جو صورتی مضمون ہر ایک اور
اس کے والد ماجد علی حضرت امام محمد رحمہ اللہ کی برکتوں و رحمت
عمر سے جو ہوا دیا تھا اسے بھی باطنی کے سارے شرح و وسط
سے بیان کر دیا ہے (ایضاً ص ۳)

یہ رسالہ ان قاریت سے شریعت مدظلہ العالی
بلور فصاحت و بلاغت مسلمانوں کو فرماتے ہیں
"خلاصہ تحریر یہ کہ علامہ مسلمانوں کے لئے اپنے مضمون پر
یہ رسالہ اس قاریت سے کہ ہم سب اس میں جو حکم شریعت ہیں



نکند و سب سے کٹائی گھری شعار ہے اور پتلوں اور دیگر فاسقانہ
 وضع کے لباس جو شعاری قومی ہیں حرام یا منسوخ ہیں۔ (ایضاً ص ۱۹)
 ایک اعتراض حضور تاج الشریعہ علیہ السلام کے سامنے
 آیا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بھی گرجا گھر میں نماز پڑھ
 یا کرتے تھے یہ کیوں؟

اس کے جواب میں بخاری شریف کے حوالے سے تحریر
 فرماتے ہیں "حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ گرجا میں نماز
 پڑھنے تھے مگر اس گرجا میں نہیں جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام
 واسور حضرت مریم رضی اللہ عنہا کے مجسمے ہوں۔"

حریدہ نقلی جلد رفل کے حوالے سے لکھتے ہیں
 "ماربوی سے جو حدیثات میں اتنا زیادہ کہا کہ گرجا
 کیسے میں تصویریں ہوتیں تو اس سے نکل جاتے اور بادشاهی میں
 لانا پڑھتے ہیں۔"

حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی
 اللہ عنہ نے بادشاهی کی وجہ سے بحالت مجبوری کیسے میں مار پڑھی
 اور جب کیسہ میں تصاویر پائی تو کیسہ سے باہر تشریف لے گئے
 اور بادشاهی میں نہ لائے۔ فرمائی اور یہی سنہ اسطرنا پسندیدگی کے
 ساتھ کیسہ میں جانا موسیٰ کی شان ہے اور یہ صواب و رحمت کیسہ
 میں جانا کافروں کا کام ہے اور یہ کفری شعار ہے اور اس میں کفار
 کی موافقت واجب نہیں کفر ہے۔ (ایضاً ص ۲۱، ۲۲)

چونکہ ابن کفری شعار ہے تو اس کے استعمال کرے
 والے پر حکم شرع کیا نافذ ہوگا تو تاج الشریعہ علیہ السلام مدظلہ لکھتے ہیں
 "بہر حال جانی کا استعمال حرام اشد حرام بد کام بد ہجام ہے
 اور مانع ہے والے پر عند التقہا حکم کفر ہے اگرچہ حیاطاً محض
 باعث پر تحقیق کے نزدیک بھی نہیں کی جائے گی۔" (ایضاً ص ۲۷)
 حضور تاج الشریعہ علیہ السلام نے اس "جانی کا مسئلہ"
 تحقیقی رسالہ تحریر فرمایا کہ مت مسلمہ پر احسان عظیم فرمایا ہے
 اور شیخ کے تعلق سے قلم شرعی تحریر فرمایا مت مسلمہ کو یک گنا عظیم

ہے۔ چنانچہ اسی ذہن نشینی میں ہی جگہ "Anything
 shaped like +ar x

"اشارہ صلیب the sign of the cross صلیب ماچھپی (ایضاً ص ۱۱)

کرن کے حلق سے حتیٰ بعد صادر فرماتے ہوئے
 پورا رقم طراز ہیں۔

"نکند ہاں کھس" کرن" مع خنے رائے ہے کہ اس
 میں پھی کا پسند بھی ہے اسی پر بونی (Bowti) کو قوس
 کر لیتے اس کے گلے میں بندھے سے بھی اس کی شکل قتی سے
 جیس کہ اس شکل سے ظاہر ہے اور کرن اور شبیہ کرن جیسا کہ
 کاندہ کی شان ہے تو ثانی نو کرن" کا وہ شبیہ کرن مانو یہ
 صورت وہ جیسا کہ کاندہ کی شعار ہے اور جو چیز کاندہ کا شبیہ
 شعار ہو وہ ہر گز رو نہ ہوگی مگر چند اہل بیسی حق عام ہو جائے۔

اہل بصیرت کو تو خود ثانی کی شکل سے اس کا حال معلوم
 ہو گیا مگر اس کی جیسا کہ یہاں قیامت سے کہ مردہ کو بھی
 ہاں پہناتے ہیں تو مردہ یہ کاندہ کی شعار ہے جو مسلم کے لئے
 حرام اور باعث عار و نار ہے۔ (ایضاً ص ۱۲، ۱۳)

حیدر حضور مصطفیٰ عظیم ہند کا توی بھی شعار کفار کے حلق
 سے پیش کرتے ہیں

"حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سونی دیئے جانے کی کفری
 یا گارے۔ ناں پھی کی پسند اور کرن" مارک پستان + سونی ہے
 حالانکہ اس کے مصبوب ہونے کا عقیدہ کفری سے اور کرن
 وحدیث کے صریح خلاف ہے۔

جو شعار کفری ہے اس کا حکم بھی نہیں بدلنے کا بیش کفر
 رہے گا چاہے اس کا استعمال کفار کے ساتھ حرام دے یہ معاذ اللہ
 مسلمان بھی اس کا استعمال کرے تبیں یہاں بھی عموم ہوگی اور ترویج
 کی بات نا ہو ہے اور اس قسم کے شعار کفری میں سے بد مذہب
 "دراز" یا بدعت اور فتنہ لگانے والی کافیاں پتوں و حجرہ پر



۶۔ رئیس العلماء مفتی سید محمد رفیع دہلوی (بریلی شریف)

۷۔ مفتی طبع الرحمن مفتی (مظفر پور)

۸۔ علامہ غفران صدیقی دہلوی (مریہ)

۹۔ مفتی محمد رفیع دہلوی (بریلی شریف)

۱۰۔ مولانا محمد غوث خاں بریلوی (بریلی شریف)

۱۱۔ رئیس القضاۃ علامہ افتخار الدین (حیدر پور)

۱۲۔ مفتی محمد رفیع دہلوی (پہاڑ)

۱۳۔ علامہ تراز افق دہلوی (بریلی)

۱۴۔ مفتی محمد یاسین دہلوی (پہاڑ)

۱۵۔ علامہ تراز افق دہلوی (پہاڑ)

۱۶۔ مولانا سید محمد یونس پوری (بریلی شریف)

۱۷۔ مفتی عزیز الحسن دہلوی (پہاڑ)

۱۸۔ مولانا ابوالکلام دہلوی (پہاڑ)

۱۹۔ مولانا سید محمد یونس پوری (پہاڑ)

۲۰۔ مولانا منصور علی خاں محبوبی (پہاڑ)

۲۱۔ مولانا محمد حسین برکاتی (پہاڑ)

۲۲۔ مولانا تکریم حسین جیس (پہاڑ)

۲۳۔ مفتی محمد رفیع دہلوی (پہاڑ)

۲۴۔ مفتی محمد رفیع دہلوی (پہاڑ)

۲۵۔ مفتی نور علی دہلوی (پہاڑ)

۲۶۔ مولانا محمد رفیع دہلوی (پہاڑ)

۲۷۔ مفتی محمد حسین دہلوی (پہاڑ)

۲۸۔ مولانا محمد رفیع دہلوی (پہاڑ)

۲۹۔ مولانا محمد رفیع دہلوی (پہاڑ)

۳۰۔ مفتی دین محمد دہلوی (پہاڑ)

۳۱۔ مولانا محمد رفیع دہلوی (پہاڑ)

۳۲۔ مولانا محمد رفیع دہلوی (پہاڑ)

۳۳۔ مفتی محمد رفیع دہلوی (پہاڑ)

۳۴۔ مفتی محمد رفیع دہلوی (پہاڑ)

۳۵۔ مفتی محمد رفیع دہلوی (پہاڑ)

۳۶۔ مفتی محمد رفیع دہلوی (پہاڑ)

۳۷۔ مفتی محمد رفیع دہلوی (پہاڑ)

۳۸۔ مفتی محمد رفیع دہلوی (پہاڑ)

۳۹۔ مفتی محمد رفیع دہلوی (پہاڑ)

۴۰۔ مفتی محمد رفیع دہلوی (پہاڑ)

۴۱۔ مفتی محمد رفیع دہلوی (پہاڑ)

۴۲۔ مفتی محمد رفیع دہلوی (پہاڑ)

۴۳۔ مفتی محمد رفیع دہلوی (پہاڑ)

۴۴۔ مفتی محمد رفیع دہلوی (پہاڑ)

۴۵۔ مفتی محمد رفیع دہلوی (پہاڑ)

۴۶۔ مفتی محمد رفیع دہلوی (پہاڑ)

۴۷۔ مفتی محمد رفیع دہلوی (پہاڑ)

۴۸۔ مفتی محمد رفیع دہلوی (پہاڑ)

۴۹۔ مفتی محمد رفیع دہلوی (پہاڑ)

۵۰۔ مفتی محمد رفیع دہلوی (پہاڑ)

۵۱۔ مفتی محمد رفیع دہلوی (پہاڑ)

۵۲۔ مفتی محمد رفیع دہلوی (پہاڑ)

۵۳۔ مفتی محمد رفیع دہلوی (پہاڑ)

۵۴۔ مفتی محمد رفیع دہلوی (پہاڑ)

۵۵۔ مفتی محمد رفیع دہلوی (پہاڑ)

۵۶۔ مفتی محمد رفیع دہلوی (پہاڑ)

۵۷۔ مفتی محمد رفیع دہلوی (پہاڑ)

۵۸۔ مفتی محمد رفیع دہلوی (پہاڑ)

۵۹۔ مفتی محمد رفیع دہلوی (پہاڑ)

۶۰۔ مفتی محمد رفیع دہلوی (پہاڑ)

۶۱۔ مفتی محمد رفیع دہلوی (پہاڑ)

۶۲۔ مفتی محمد رفیع دہلوی (پہاڑ)

اجلاء مفتی کے تصدیقات

۱۔ رئیس العلماء مفتی سید مصطفیٰ احمد شاہ (پہاڑ)

۲۔ رئیس شریعت علامہ سبطین رضا دہلوی (پہاڑ)

۳۔ صدر القضاۃ علامہ سبطین رضا دہلوی (پہاڑ)

۴۔ رئیس القضاۃ مفتی بہاء مصطفیٰ محمد شاہ (پہاڑ)

۵۔ رئیس القضاۃ مفتی سید علی رضا دہلوی (پہاڑ)

۶۔ رئیس القضاۃ مفتی علی رضا دہلوی (پہاڑ)

۷۔ مفتی محمد رفیع دہلوی (پہاڑ)

۸۔ مفتی محمد رفیع دہلوی (پہاڑ)

۹۔ مفتی محمد رفیع دہلوی (پہاڑ)

۱۰۔ مفتی محمد رفیع دہلوی (پہاڑ)

۱۱۔ مفتی محمد رفیع دہلوی (پہاڑ)

۱۲۔ مفتی محمد رفیع دہلوی (پہاڑ)

۱۳۔ مفتی محمد رفیع دہلوی (پہاڑ)

۱۴۔ مفتی محمد رفیع دہلوی (پہاڑ)

۱۵۔ مفتی محمد رفیع دہلوی (پہاڑ)

۱۶۔ مفتی محمد رفیع دہلوی (پہاڑ)

۱۷۔ مفتی محمد رفیع دہلوی (پہاڑ)

۱۸۔ مفتی محمد رفیع دہلوی (پہاڑ)

۱۹۔ مفتی محمد رفیع دہلوی (پہاڑ)

۲۰۔ مفتی محمد رفیع دہلوی (پہاڑ)

۲۱۔ مفتی محمد رفیع دہلوی (پہاڑ)

۲۲۔ مفتی محمد رفیع دہلوی (پہاڑ)

اور سفینہ بخشش

موت: ۱۲ شوال ۱۰۸۱ھ بمطابق ۱۶۷۰ء بمصر (عہدِ محمدی)

پہنچے تھے وہاں میں ایک سے عسکری کا چہرہ جلتا ہوا، گھوڑے میں۔
 یہ کو بے گنے کہ سالوں گزر جانے کے باوجود ان کی خوشبو آج
 بھی محسوس کی جا رہی ہے۔ مائیں نصیحت اس بات پر اتفاق
 کر چکے تھے کہ جو بچہ اس خاندان میں پیدا ہوگا وہ بہت کچھ ہوگا۔
 یہ شہر اور مائیں وال ہوگا۔ وارثت میں اس بچہ کو بہت کچھ ملے گا
 جس میں وہ عسکری طور پر محسوس کرے گا۔ یہ بومشاہ کی بات
 ہے۔ چھٹی کے بچے ہوں تو میرا نہیں سکھاتا ہے۔ بلکہ پیدا ہوتے ہی
 وہ مدرسہ علومِ تہیہ سے ملے گا اور سندھ کی سطح پر انھیں ۱۲ مدرسہ
 ملتا ہے جس میں اس بات کو یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ علامہ
 کی میسران صاحب قلم سے اس خاندان سے دوریت میں بہت
 فائدہ ہوا ہے جسے حصہ دار میرا ہے علم، تحقیق، تنقید، تجزیہ اور
 فصاحت و بلاغت اور رعشت و محبت، شعر و نثر کے فطری رذائق اور
 جنتی میزبانان آپ و وارث میں ملے ہیں۔ مائیں فخری رذائق کو
 ترقی دیتے اور ان میں انقلابی کیفیت پیدا کرے جس آپ کے
 ذہنی تجربات نے ایک جمہوروں اور ایسا ہے گھر سے لے کر مدرسہ
 تک اور مدرسہ سے لے کر جامعہ اہل مصر تک آپ کے تجربات
 چھپے ہوئے ہیں، تجربات کی اس وسعت نے آپ کی شخصیت میں

میں نے جو شخص - علامہ محمد اقبال - جیسا کہ میں نے کہا تھا - کا
معمولہ وقت دیکھا ہے۔ اس کا معمول یہ ہے کہ وہ صبح سے پہلے اس
بازار کی دھواں دھست جگہ پر آتا ہے۔ علامہ کو صبح کی آوازوں کی
شخصیت کی خوبیوں کی یاد ہے۔ اس کا مطالعہ دھواں دھست سے متاثر
ہو کر اس کی عمر بڑھائی کے قافیہ پہلے اس کی شخصیت کے
میں ملے گا۔ اس کی معلومات پر مشتمل۔

[illegible]



صاحب کے دس بیٹے موجود تھے اور حضرت پڑھار سے تھے کہ ایک بزرگ صفت انسان تشریف لائے قاضی صاحب سے کھڑے ہو کر ان کا استقبال کیا آنے والے کو چنی مسند پر بٹھایا اور جو مکتوب ہو کر پہنچ گئے اور طالب علموں کے دہلی اور ہمارے میں یہ ۱۲۸۰ھ میں بھی شخصیت۔ اللہ ان کی علمی شان و شوکت کا یہ عالم تھا کہ ۱۲۸۰ھ میں ان کے صاحبزادے طفیل مکتب معلوم ہوتے تھے۔ اس کا علمی وقار مسلم تھا۔ لیکن آج کیا ہو گیا ہے کہ علمی جاہ و جلال اور علمی طعشق یا رسدنی کے سانچے میں ڈھل گیا ہے۔ اپنے ساتھ میں سے کسی سے میں نے دریافت کیا۔

حضرت یہ کون ہیں ۱۲۸۰ھ میں نے جواب دیا۔

یہ حضرت ازہری میاں ہیں۔ اس وقت تک نام تو سنا تھا مگر دیکھا نہیں تھا پھر حضرت ازہری میاں صاحب نے عربی رہاں میں ایک مسقط پر مکی۔ غالباً یہ منقبت حضرت مجاہد ملت کی شان میں لکھی گئی تھی۔ پڑھنے کا اب و بعد اس قدر دلکش تھا۔ الفاظ کے ریوتم میں لکھی سوویت تھی کہ ملت و ترتم کا سماں چھا گیا۔ ہمارے تمام ساتھ و تمام اس مسقط سے متاثر ہوئے اور بہت زیادہ متاثر ہوئے جسکے سے حضرت ازہری میاں کی علمی پاقت کا اور باکمال صلاحیت کا نقش میرے دل میں ابھرتا ہے۔

۱۹۷۹ء کی بات ہے، میں جماعت رابہ کا طالب علم تھا مدرسہ حمیدیہ رضویہ بنارس کے سال۔ امتحان کے لئے حضرت ازہری میاں صاحب تشریف لائے ہوئے تھے۔ مشکوٰۃ شریف کا آپ نے امتحان دیا۔ میں امتحان دینے والوں میں شریک تھا تو میں کامیاب رہے باوجود میں خیال تھا کہ تاجز تمام طالب علموں میں باصلاحیت ہے۔ خیر یہاں کا حسن ظن تھا۔

حضرت ازہری میاں صاحب قبلہ نے فرمایا کہ میں سے

بے پناہ محنت چلا گئی ہے، یہ صرف حسن عقیدت نہیں بلکہ ایک ایسا نظریہ ہے جو صرف میراث کسی جلد تہذیب علم و دانش کا ہے میں نے حضرت ازہری میاں سے بارے میں جو کچھ رائے قائم کی ہے۔ جو نظریہ پیش کیا ہے۔ ان کے کردار و عمل سے اس نظریہ کی توثیق ہو چکی ہے۔ طریق مذکور پر، روبرو محسوس ہو چکا اس کو پڑھئے۔

جو تحریر میں قلم بند کرنے جا رہا ہوں۔ وہ میری آپ بیتی ہے۔ کوئی سنی سنائی بات نہیں ہے بلکہ میرا تجربہ ہے اور بہت ہی قریب سے میں نے اس کا مشاہدہ کیا ہے جامعہ حمیدیہ رضویہ بنارس جہدستان میں ایک مشہور و معروف ادارہ ہے جو کئی نو۔ ف پھلکان کہیں ہے۔ بلکہ وہ آپ روش سے اور کتبوں نور و روش پر چکا ہے۔ حامل بات صرف اس قدر ہے کہ تصور شخص العلماء قاضی شمس الدین صاحب قند جو چوہری مصنف قاضی شریعت اپنی عمر کا زیادہ تر حصہ اسی ادارہ میں گزار چکے ہیں اور عمر صد در رنگ آپ ہی شمع اللہ بیٹ رہے ہیں۔ ۱۹۷۲ء سے ۱۹۷۹ء تک اسی ادارہ کا طالب علم رہا ہوں حضرت شمس العلماء سے روش و تدوین میں کیا لطف و حزمہ تھا کس طرح و ادق و شوق چھنڈتا تھا، دل میں کیا کیا کیفیات ابھرتی اور ڈھلتی تھیں۔ جن کو اب صرف محسوس کر سکتے ہیں۔ الفاظ کی صورت میں ان کیفیات کو پیش کرنا جو نے شیر لانے کے مترادف ہے۔ حضرت قاضی صاحب حضرت مفتی محمد یامین صاحب حضرت مولانا نجم الدین صاحب اور دیگر اساتذہ و کرام کے دربار میں، ملی سے متعارف ہو مگر طالب علم کا وہیں ہی کیا ہے پڑھ لایا ہی میں کوئی نقش ہیرا اور آئینہ حدیث میں مل گیا۔

ہائے عبور کی لہر لہر ہے داغ پایا ہے جو میرے جی ہی چسپاں جاتا ہے اس سے بے پردہ جہل

حسن اتفاق کہئے۔ ایک دن ہم تمام طالب علم حضرت قاضی



و احساسات الفاظ کے چرے میں ڈھلتے گئے ہیں۔ سب کی شاعریوں کی شاعری ہے۔ خدمات کی شاعری ہے۔ ایک شاعر ہے جس میں ہوں فکر شامل ہے ان کا یوں جو وسیع پیش قدمی ہے۔ میرے سامنے موجود ہے۔ اس کاٹک سے مانتا ہے۔ مطالعہ ہا ہے۔ اس کے ایک شعر میں کہیں تو جذب و کشش اور دلکشی سے جو دل کو سودے رہی ہے۔ اور کہیں خدمات کی ملکی ہی تھی ہے جو وہ رو کے انہی سے اور جس سے بیٹھا بیٹھا درد پیدا ہوتا ہے۔ اور کہیں خدمات کا ایسا شعور اظہار ہے کہ اس کا کباب ہو جاتا ہے۔ اور اس سے شے ہاں وہاں عشق و مستی کی جبر ہے۔ مولانا موصوف کی شاعری میں فکر و خیال کی جنت پروری، الفاظ کی حرکات، ایک نور لب و لہجہ اور سادگی بھی دکھائی ہے۔ اس کے غلام میں یہ شے ہاں تمام اس بات کی نشاندہی کر رہے ہیں۔ علامہ موصوف کے اہم حمد و صا سے رعت خیال و مولانا حسن بدلی کی سے خوش و سادگی کا استفادہ کیا ہے۔ آپ کی شاعری سے چند ایسے مقدمات پیش کرتے ہیں جن سے ہمارے مذکورہ دو گوں کی تائید ہوتی ہے۔

رفعت خیال سے مراد وہ قوت ہے جو پہلے سے موجود تجربہات، مشاہدات اور احساسات کے مابین ملتی ترتیب کرتی ہے جو عام روش سے لگ ہو اور قارئین کو متاثر کرے جس شاعری میں صاحب جس قدر بلند ہو گا۔ اسی قدر اس کی شاعری بھی بلند و بالا ہوگی۔ جب ہم اس نقطہ نظر سے حضرت علامہ کی شاعری کا تحقیقی جائزہ دیتے ہیں تو محسوس ہوتا ہے کہ اس کی شاعری میں خیالی و بیحدی پائی جاتی ہے۔ بھیب فکر کی سی پور نظر آتی ہے کہ دل خوش ہو جاتا ہے۔ رفعت خیال انسان کا فطری وصف ہے اور وہ شعر و ادب سے کرتا ہے۔ اس کا انکسار نہیں کیا جا سکتا۔ ہاں یہ ممکن ہے کہ کتاب ہے اس فطری وصف میں آنکھ کی کیفیت

کو حدیث پر مبنی تمام باتیں کا شروع پاتے ہی میں سے وہ حدیث پر مبنی حسن کا مطالعہ میں حاصل طور پر کرتے ہیں۔ حدیث تو اس سے صحیح غریب کے ساتھ پرہیز اور تہجد کی گویا اس کے بعد حضرت نے جو سوالات اس حدیث کے متعلق کئے یہ نہیں جانتے ہیں۔ یہ محسوس کیا میں ابھی تک علم و فن سے بے بہرہ ہوں۔ اب وہ دو تفہات سے میرے دامن و دماغ کو اس طرح متاثر کیا لیکن اس کا اثر ہی پیدا ہوا اس کی جی صحت کے بارے میں کوئی رائے قائم نہیں کی جاسکتی ہے۔ اس لئے کہ طیب علم اور اس کی حیثیت ہی کیا ہے؟

مگر چند سال قبل یہاں سے حضرت مولانا مدنی میاں صاحب قندیلے کی وی پر کھانے جانے والے مناظر کو مشرور طور پر چاروں درجہ اور مسرین پر دھکا دے جانے والی تصویر کو متحرک اور فخریہ قرار دے کر حرمت کی حد سے باور کر دیا۔ اس پر علامہ مدنی میاں سے جو یہ بات قائم کئے ہیں جس انداز سے بحث کی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ علم و فن میں کافی دسترس رکھتے ہیں آپ کی علمی قابلیت و وحدانیت کا وہ تمام رباب علم و فن سے تسلیم کر لیا ہے اور اس سے فی دلی کے متعلق بھی کئے نام تو میرے مطالعہ کر کے کے بعد اپنی پراگندہ فکر کی سے کی حضور مطلق و عظمیٰ پر ہم اندر رضائی تحریک کی مختلف آپ کے فی دلی میں ملتی ہے۔ وہی شان و شوکت وہی سبب و وہی مہر و مہر کی جو سبب و شوق سے بھی علامہ مدنی کا وہ بلند ہے۔ بلکہ اگر یہ جانے تو کوئی ہے جانتے ہوگا کہ شعر و شاعری سے آپ کو فطری لگا ہے شاعری کی طرف یہ فطری رجحان بھی آپ و درشت میں ملتا ہے اس میدان میں آپ سے کسی سے بھی باصلاحیت اصالت نہیں ہے بلکہ اس میں بھرے والے جدیدیات



تو آجائے نہیں۔ ہر وہ اس کا کتبہ نہیں ہے۔ آئیے
اور مولانا موصوف کی شاعری میں رجعت میں کی شورش و جستجو کریں
علامہ موصوف لکھتے ہیں۔

وہی جو رجعت للعالمین میں جان عالم ہیں

یہ ایمانی کچھ ان کو کوئی اندھا بصیرت کا

ہمارے شاعر کو یہ معلوم تھا کہ ہر کار بدتر اور ساری دنیا کی رجعت میں
اور عام کی حال میں گویا وہ عام اور ساری کائنات کا مرکز ہیں کیوں
کہ ہر عام کسی نے شکل میں پیدا ہوا ہے۔ اس معلومات میں
جدید ترتیب دے کر یہ ہیں پیش کیا ہے کہ اس حیثیت کو تسلیم
کر لینے کے بعد انہیں بھائی بنائیں کسی طرح حارر کیوں کہ یہ
ایک سلسلہ افسوس ہے کہ ان دو کے مابین خوت کا رشتہ ہوتا ہے
جب وہ دونوں ایک ہی حیثیت رکھتے ہوں اور یہاں ایسا نہیں ہے
ایک کو مرکزی حیثیت حاصل ہے اور دوسرے کو نہیں۔ جو بھائی
ہے وہ مرکز نہیں بن سکتا اور جو مرکز ہے وہ بھائی نہیں اس دونوں کے
مابین تھا کی مسرت سے اس کے باوجود انہیں بھائی نہ تھا اندھی
بصیرت کا نتیجہ تو یہ نکلتا ہے نہیں بصیرت نہیں یہ جیسا کہ قدر ہند
سے دور ہند ہونے کے ساتھ ساتھ میں میں جو لطافت پاکیزگی
ہے وہ بظاہر سے باہر ہے۔

(۲) تجھے۔ ہر صد حساں سے کیوں بنا ہے فلک

تمہارے ذرے کے پرتو ستارہ بنائے فلک

(۳) یہ خاک کوچہ جاناں ہے جس کے پورے کو

دے جانے کب سے ترستے ہیں دیدہ بنائے فلک

ان اشعار کو پڑھئے اور بار بار پڑھئے، ان میں خیال کی جو رجعت
ہے، جو بلندی ہے وہ قابلِ مہر و شک ہے۔ عام طور پر یہ خیال
کیا جاتا ہے کہ تمام صرف اس لئے تھا سو معلوم ہوتا ہے کہ وہ
کروڑی شکل کا ہے لیکن ہمارا خیال۔ شاعر اس کی وضوح میں عام خیال

سے بہت ترس رہے ہیں فلک اس لئے تھا کہ ہوا ہے کہ اس پر میرے
مرکار کے آیت: جو جس جگہ حمد حسانت ہیں۔ وہ احساں یہ ہیں کہ
ستارہ بنائے فلک کیا ہیں۔ ان کے دونوں کے پرتو ہیں۔ گویا دورے
اس میں ہیں اور ستارے سایہ ہیں۔ اور یہ ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے
کہ سایہ اور ہی جھٹکا ہے جو حر و اس کی اصل شے ہوں ہے۔ فلک
کے ستارے اس لئے زمین کی طرف جھٹکے ہوئے ہیں کہ وہ خاک
کوچہ جاناں کا پورے بننا چاہتے ہیں اور نہ معلوم وہ کب سے اس
پورے کے لئے ترس رہے ہیں۔ اس کی بولی ابنا انہیں احمد اس خیال
کو لایا ہمارے خیال اس طرح پیش کیا ہے

وہی تو لب تک چھلک رہا ہے وہی تو جو بن فلک رہا ہے
بہانے میں جو رہا پانی کوٹے تلوار سے بھرے تھے
دورے تیری دیر روں کے

تاج سر بنے ہیں سیاروں کے

بطور نمونہ میں نے چند اشعار پیش کر دیئے ہیں۔ علامہ اور ہری
صاحب کے دیوان میں جیسے بہت سے اشعار ہیں جن میں بلند
سے بلند تر خیالات پیش کیے گئے ہیں، ان اشعار کو اس دیوان میں
 تلاش کیجئے اس کا غربی اندازہ ہو جائے گا۔

۲- مطالعہ کائنات:

بقول جامی شاعری کی تین شرطیں ہیں۔ تخیل، مطالعہ
کائنات اور سادگی۔ ان میں سے پہلی شرط کا تذکرہ قدرے تفصیل
کے ساتھ ہو چکا ہے اب رہی بات مطالعہ کائنات کی۔ اس
میدان میں بھی وہ کسی سے کم نہیں۔ ان کا، ان کی نہایت ہی وسیع اور
کھلا ہوا ہے۔ موصوف نے کائنات کے ایک ایک ذرے، گل
و پھل، سرد و گرمی، جسم، لطافت اور پاکیزگی کا مطالعہ کیا ہے۔ پھر
خیال کی تمیز سے اس میں منطقی ترتیب دی ہے جو بہت ہی



اور مجھ پر ہوتا ہے میں صرف یہ فلسفی کا قول میں سر رہا ہوں
 اس میں جو یہ کہ فلسفی تھے اور وہ ادب کا نکلے سے
 اعتدال کیا ہے۔ اس سے ایک پانچیت سے سمجھ میں جس سے
 شاعر میں محنت اور مہر آتا ہے۔ وہ ہیں۔

۱ خیال بلند ہو

۲ مصنف کا سہا ہوا۔

۳ محنت اور توجہ اللہ کا انتخاب کیا گیا ہو۔

۴ خدمات میں ایک شدت ہو کہ پڑھے لکھے کے
 میں آتا ہے۔

۵ انھوں کی شہرت سے ہر مہنگی ہمارے ہوا اور لغت کی پیداوار
 جو صرف کا وہ کوئی نہ بلکہ خدمات کو بھی یاد آتی ہو۔

کیا یہ تمام اسباب ہر شاعر کی شاعری میں پائے
 جاتے ہیں۔ اس سوال کا جواب کلی طور پر ہی دیا جاسکتا ہے۔
 میں اس سوال کے جواب میں کہوں کہ ہاں۔ اس سے بہتر یہ کہ
 میں کا یہ شاعر کی ہر شاعری میں پائے جاتے ہیں۔ تاکہ ہر شاعر کی شاعری میں
 محنت کے خوراک سے رہتے ہیں وہ فطرت پر ہوا ہوں۔
 اس پانچیت میں سے اس میں جہاں اس کی وضاحت ہو چکی
 ہے۔ حیرت انگیز ہر مہنگی ہمارے حاصل ہوگی۔

۲۔ شعروں کا استعمال

شعر، یہ مصنف کا استعمال کیا ہے اور کہیں کہیں اس
 کثرت سے یا اس کے معنی شعر ہی ہو گیا ہے۔ اس قسم کے اشعار
 زیادہ تر انھوں شعر کے یہاں پائے جاتے ہیں۔ حضرت علامہ
 ازہری صاحب قلم نے بھی مصنف کا استعمال کیا ہے لیکن اس
 خوبصورتی سے یہ کہ مقیم رقیب جو ہے کے لئے اس میں
 خطی میں کامیاب ہے۔ وہ خط لکھ رہے۔

(۱) صنعت تکمیل

کرتے ہیں اپنی تخلیق میں حضرت اس کا ہر معنی ہوا۔
 کے حالات سے واقف ہیں کہ اسے محبوب شاعر کی شاعری
 حالات اور ردائے اس سے تعلق ہیں۔ بلکہ اپنی تخلیق میں
 وہ ادب کو کیا پیش کرتے ہیں جس سے اس کی صلاح ہوتی
 ہے۔ وہ اس کے محبوب ہر شاعر کے میں نہیں پائے جو
 نقشہ ہر شاعر کے اور چھپنے سے کا بھی احساس ہو۔ وہ ادب
 کے طور پر پتہ چلے جس کو بصورتی سے ظاہر ہے میں جس دھڑلے
 ہی کے میں ہوں کرتے ہیں اس سے کہیں اور جانی ہوا ہوں
 ہوتا ہے۔ وہ دہکتے ہیں۔

(۱) کون ہوتا ہے مصیبت میں شہید و ہر
 دوش میں یہ شاعر ہر شاعر سے
 (۲) یہاں ہستی میں یہ ہوش دے دے
 حاکم ہر میں ہر شاعر ہر شاعر سے
 (۳) یہاں ہر شاعر ہر شاعر سے
 کیا خیر ان کو یہ کردار عظم کیا ہے
 (۴) وہ تو میں ہر شاعر سے شاعر تو ہاں ہے
 جب بھی طور ہاں سے قلم علم کیا ہے
 (۵) یہی بات ہے نہ جانی ہاں کے اثر
 ہر شاعر میں عظمت ہر شاعر سے

شاعر ہر شاعر کا نام میں ہے۔ خوبصورت الفاظ اور
 شعر ہر شاعر کے استعمال کا نام میں ہے۔ ہر شاعر میں حسن
 صورت سے ہر شاعر میں حسن معنی میں ہر شاعر میں حسن
 ساتھ ساتھ ہر شاعر میں ہر شاعر میں ہر شاعر میں
 ہر شاعر میں ہر شاعر میں ہر شاعر میں ہر شاعر میں
 ہر شاعر میں ہر شاعر میں ہر شاعر میں ہر شاعر میں



میں وہاں سے، جتنی جگہ تھی وہاں سے شاعر نے
 دلوں میں گونج رہی تھی وہاں سے دل سے گونج کے
 تیل

۱۔ "بہ نود مست" کہاں "عزل" ہے۔
 یہاں آتے ہیں وہیں عرش کہ آ۔
 ۲۔ غزل کی خاطر مدح چوہا میں
 اس خیال سے کہ محال سے وہیوں

(۲) صنعت تکرار لفظی

اس صنعت میں دو لفظوں کو تکرار لایا جاتا ہے جس سے
 شعر میں زور پیدا ہوتا ہے۔

درد چہ دل بھلا ہوتا اذن کے پھر بڑا
 ہر گناہ یاد آتا دل بھلا ہوتا

بعض الصفات

یہ صنعت سے جس میں متوازن سطور ہوتے ہیں۔

یاد دات

(۱) روح انور کے سامنے سورت

جیسے ایک شمع شمع گاہی ہے

اس شعر میں "روح" سے "روح" کی تکرار کی گئی ہے اور
 سورت شمع شمع گاہی ہے۔ "روح" کی تکرار کی گئی ہے اور
 اس شمع میں جو شمع شمع سے اس میں "روح" کی تکرار کی گئی ہے اور
 اس شمع میں جو شمع شمع سے اس میں "روح" کی تکرار کی گئی ہے اور

شمع شمع گاہی ہے "روح" کی تکرار کی گئی ہے اور
 اس شمع میں جو شمع شمع سے اس میں "روح" کی تکرار کی گئی ہے اور
 اس شمع میں جو شمع شمع سے اس میں "روح" کی تکرار کی گئی ہے اور
 اس شمع میں جو شمع شمع سے اس میں "روح" کی تکرار کی گئی ہے اور

شعاع ہاز کرتی ہے جلالت ہاز کرتی ہے

وہ سلطان رہاں میں ان پہ شوکت ہاز کرتی ہے

صدق ہاز کرتی ہے صفت ہاز کرتی ہے

صیت ہاز کرتی ہے صروت ہاز کرتی ہے

یہ صنعت میں صفت لفظی سے حاصل کی جاتی ہے اور
 اس سے "روح" کی تکرار کی گئی ہے اور

اس صنعت میں "روح" کی تکرار کی گئی ہے اور
 اس سے "روح" کی تکرار کی گئی ہے اور
 اس سے "روح" کی تکرار کی گئی ہے اور
 اس سے "روح" کی تکرار کی گئی ہے اور

(۳) تکرار یہ صنعت میں دو شاعرانہ کلاموں کے درمیان میں
 تکرار کی گئی ہے اور "روح" کی تکرار کی گئی ہے اور



ماہنامہ

(۱) جس شے میں کائنات ہے۔ کچھ ہے نہ

اس شے میں ہے۔ اور جو کچھ ہے

(۲) قصہ کی شے میں ہے

سو وہ ہمارے پاس ہے

علامہ تہذیب کی اس حیثیت کو نظر انداز کرتے

ہوئے اس کے پچھلے پن اور معمولی سے حیثیت اور شرف و رتبت

سے یہ اس سے زیادہ سے رخ وادری جس قدرت کو بیان کرنے

کی کوشش کی ہے وہ قابل ستائش ہے۔ یہ وہ علامہ معمولی

شاعر میں اس قسم کی شبیہات کثرت سے پائی جاتی ہیں تاہم

طوالت مضمون نے پیش کردہ اسی ایک مثال پر اکتفا کرتے ہیں۔

تفسیر کے ساتھ ساتھ یہ صفت ستارہ تھا جس کی درجہ و تہ

سے بھی نام نہانے والے تھے وہ اپنی نگاہ سے دیکھ کر دیکھ کر

میں آپ کی شاعرانہ خوب صورتی سے خوب صورت تر جاتی ہوئی تھی

کے

۳ محبت و نوحہ سے العاط کا انتخاب

میں یہ ایک تک علامہ معمولی کے دلوں سے جس

شاعر کا قلب میں پیش کرے اس سے بڑی مدد دیا گیا ہو سکتا ہے

کہ علامہ العاط کے انتخاب اور اس کی شہرت و مہارت پر اس

قدر مہارت ہے جس میں یہ اس میں ایک نظریہ مناسبت سے جو

محسوس ہوئی ہوگی کہ علامہ معمولی علم و فن کی جس قدر

فائز ہیں وہیں جیسے کے بعد الفاظ کے انتخاب میں انہیں کمال

اور قدرت نام حاصل ہوئی ہے اور ضعیف اس میں نہیں ہو سکتا۔ پروا

ہے کہ کس شخص کا یہ خوب ہے یا نہ ہے

(۳) جذبات و احساسات کی شدت

حضرت علامہ ازہری صاحب کی شاعری میں جذبات

اور اور لذت کی شہادت ہے کہ قارئین اور سامعین دونوں اس کی

شاعرانہ پڑھتے ہیں۔ وہ سب سے عام میں پہنچ جاتا ہے۔ چنانچہ

شاعر علامہ فرماتے ہیں کہ جذبات کی شدت کا اندازہ لگانے

جذبات کی شدت کا صرف اس کا ہی نہیں بلکہ اس کے خدایاں کا طرز

تغیر ہے۔ انہیں یہ دانت اور شدت میں ہی ہے

(۱) اور اس پر لفظی وادبی کی ہو

مدنی کے چاروں پہلوں پر متاثر ہو

(۲) شدت طبع میں پہلوں میں سے اس کے پہلوں

باقی میں صدر و شک و تابی ہو

(۳) مگر یہ جب آخرت کا چرچہ ہو

اس کی نگاہوں میں یہ ایسا اور یہاں ہو

اس شعر کو پڑھئے اور اندازہ لگائیے کہ اس شاعر کے لفظ لفظ میں

جذبات کا طرز کیا پرشور ہے جو قارئین کے دلوں میں پہنچ کر ایک

یگانہ نوعیت پیدا کر رہا ہے اور سامعین کو مست بنا رہا ہے۔

(۲) المظنون کی ترتیب اور ہم آہنگی

یہ ایک سہولتوں میں کہ قارئین کی ترتیب سے جو لفظ

بناتا ہے وہ ذاتی صورت رکھتا ہے اور اس لفظ سے جو تصور پیدا ہوتا

ہے اس کا تعلق محسوس سے پیدا ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شاعر تخلیق

کے وقت جس جذبات و کیفیات سے متاثر ہوتا ہے وہ الفاظ میں

جذبات کے مطابق منتخب ہوتے ہیں نیز الفاظ کے رد و کم سے

وہی محسوس پیدا کرتی ہے۔ وہی لفظ چھ جانی سے جو جذبات

پیدا کرتی ہیں مثلاً علامہ معمولی کا یہ شعر ملاحظہ فرمائیے۔

(۱) میری میت پہ یہ خواب کا تر کیا ہے

شور یہاں ہے یہ درد کی تپانچ کا ہے

(۲) دے حسرت ہم تو بھی نہ کر پوچھا

معا کچھ تو بتا دے گا کہ تم کیا ہے



ان شعرا میں طویل مصرعے شاعری سے دائرے گئے ہیں
 • لفظ سے جو ملائی کی گئی ہے اس قسم سے مل
 رسوب و سرسبز دیا ہے۔ چرخ پر حریر یہ قافیہ کے قافیہ
 سے کی گئی ہے۔ رومی سے خوبیاں کی حد سے۔ مرے
 الفاظ کی نشست و برخاست، اتار چڑھاؤ اور شیب و لہر سے وہ
 بد و نیک جسم یا سے جو قافیہ سے سناٹا ہے۔ غنوں کی ترتیب کا
 یہ مختصر بیان ہے۔ اس پر میں اکتفا کرتا ہوں۔ دوست علی قوام
 اللہ اس پر حریر و نیکوئی جائے گی۔

بہر صورت اس سنجیدی اور تجویزی جائز ہے جو بہت
 ہو گیا ہے۔ علامہ اختر مصباحیؒ مرنے یا تپنے والی کی دست میں کس
 قدر خوبیاں ہوں ہوں میں سے مرنے والی شاعری کی قدر کامیاب

یہاں کا بھی مدد ہو گیا ہو گا۔ میرے خیال میں علامہ اختر مصباحیؒ
 صاحب دینی صاحب قلم کی شاعری میں وہ تمام خوبیاں پائی جاتی
 ہیں جو ایک کامیاب شاعر کے عناصر ہیں۔ اس کا جو مطالعہ کیجئے
 اور انصاف سے قیاس لیں کہ علامہ اختر مصباحیؒ کی شاعری ہوں
 ہیں؟ ان کی شخصیت کی کمالات کی حامل ہے؟ یہ مدد و رسد
 میں ان کا مقام کیا ہے؟ اس تفصیلی مضمون کو قلم بردار کے
 بعد میں یہ محسوس نہ رہا ہوں کہ علامہ موصوف کے ہاتھ میں
 نے جو بات کہی ہے یا جو رائے قائم کی ہے وہ اس سے بڑی ہے۔

یہ قصہ لیلیٰ بھی باقلم ہے

جو چہ بیاں ہو آفتاب تاب تھا

بہارِ حجاز

پیامِ نبویؐ

کے کلام کی بدیع پیمائش

مہربان و محسن نبیؐ، سادہ و اثر پذیر زبان پروردگارؐ

تاجِ شہادت و سرمہٴ شہادتِ محمدؐ، اس سے قارئین پر ایک وسیع نقش چھوڑتا ہے۔ آپ کی زبان میں کمالِ بلاغت و فصاحت ہے۔ جو کہیں بھی محسوس ہوتا ہے۔ اس کی ہر جگہ ایک خاص رنگ و بھنگ ہے۔ جو کہیں بھی محسوس ہوتا ہے۔ اس کی ہر جگہ ایک خاص رنگ و بھنگ ہے۔

اس کی ہر جگہ ایک خاص رنگ و بھنگ ہے۔

اس کی ہر جگہ ایک خاص رنگ و بھنگ ہے۔

اس کی ہر جگہ ایک خاص رنگ و بھنگ ہے۔

اس کی ہر جگہ ایک خاص رنگ و بھنگ ہے۔

اس کی ہر جگہ ایک خاص رنگ و بھنگ ہے۔

اس کی ہر جگہ ایک خاص رنگ و بھنگ ہے۔

اس کی ہر جگہ ایک خاص رنگ و بھنگ ہے۔

اس کی ہر جگہ ایک خاص رنگ و بھنگ ہے۔

اس کی ہر جگہ ایک خاص رنگ و بھنگ ہے۔

اس کی ہر جگہ ایک خاص رنگ و بھنگ ہے۔

اس کی ہر جگہ ایک خاص رنگ و بھنگ ہے۔

اس کی ہر جگہ ایک خاص رنگ و بھنگ ہے۔

اس کی ہر جگہ ایک خاص رنگ و بھنگ ہے۔

اس کی ہر جگہ ایک خاص رنگ و بھنگ ہے۔

اس کی ہر جگہ ایک خاص رنگ و بھنگ ہے۔

اس کی ہر جگہ ایک خاص رنگ و بھنگ ہے۔

اس کی ہر جگہ ایک خاص رنگ و بھنگ ہے۔

اس کی ہر جگہ ایک خاص رنگ و بھنگ ہے۔

اس کی ہر جگہ ایک خاص رنگ و بھنگ ہے۔

اس کی ہر جگہ ایک خاص رنگ و بھنگ ہے۔

اس کی ہر جگہ ایک خاص رنگ و بھنگ ہے۔

اس کی ہر جگہ ایک خاص رنگ و بھنگ ہے۔

اس کی ہر جگہ ایک خاص رنگ و بھنگ ہے۔

اس کی ہر جگہ ایک خاص رنگ و بھنگ ہے۔

اس کی ہر جگہ ایک خاص رنگ و بھنگ ہے۔

اس کی ہر جگہ ایک خاص رنگ و بھنگ ہے۔

اس کی ہر جگہ ایک خاص رنگ و بھنگ ہے۔

اس کی ہر جگہ ایک خاص رنگ و بھنگ ہے۔

اس کی ہر جگہ ایک خاص رنگ و بھنگ ہے۔

اس کی ہر جگہ ایک خاص رنگ و بھنگ ہے۔

اس کی ہر جگہ ایک خاص رنگ و بھنگ ہے۔



شاعران کے قاصد میں، اچھا ہے۔

مرد کا ثابت بھی اندر عابد و مسلم کے دور کی گدائوں پر مار مرتے ہوئے

یہاں رقم طراز ہیں۔

ان کی گدائی کے عقل ہم کوئی سنگدوں

رنگ یہ لائی بندگی اورچ پہ پٹا نہایت ہے

جہاں بالی عطا کردی بھری جنت یہ کہیں

نہ تھا، دل میں جس کو جھپا ہیں عطا کردی

جہاں میراں نہ ملتی ہے وہ میں کیا کہیں

رہیں وہاں میں یہاں میں یہاں میں

اس کے بعد مایہ نگاروں میں اپنی خوشنویسی کا اظہار اس لفظ میں

کرتے ہیں۔

نچوے دل کھلائے، جودہ، رخ دکھائیے

جام نظر پائیے، عقل مجھ کو خست ہے

دل کی ہے تابی کا اظہار اس طور پر کرتے ہیں

آج حسد طیب و سب پہ تم بھی اب ہوا

جہاں سے اس کے نام ہوا آج رات رات سے

تپ کا پوہ شاعرانہ اس سے بھی اور بلند فکر تپا ہے کہ

تپ سے ہے جہاں کے اجیر و شعر و سخن سے خوب مستفاد کیا

سے۔ اہل حضرت رصاصہ بیوی، مسوں، تاحس، رصاصہ، حسن بریلوی اور

مفتی اعظم بدو رتی بریلوی کا سرمایہ شاعرانہ تپ کے پیش نظر ہے

اس سے یہ غرض کا ہے، تپ سے شعور میں صاف نظر آتا ہے۔

نہ مضمون میں غلام آجہ کا دعویٰ تجویز پیش کیا ہے۔

اس نے من سب یہ مضمون ہوتا ہے کہ علم بدینی کے تعلق سے چہرہ

بانجی پیش کردی جائیگی۔

مدح اس علم کو کہتے ہیں جس کی رعایت سے مسیح و یسوع

کو مر اور حسیں ہو جاتا ہے۔ علم بدنی کو صانع بدیع بھی کہا جاتا

ہے۔ یہ قزوینی کہتے ہیں۔

هو علم يعرف به وجود محسب الكلام بعد رعاية

الطبیقة ووصول الالالہ

(تخلیص المسند۔ ص ۱۶۱ پچیس نکات، جامعہ شریعہ، راک پور)

مقطع میں اس کے بعد ہر قسم کی امت پر ہر چہ اور اس

سے بہت ہے۔ اس میں ہے۔

مجھے یہ فکر ہوتا ہے میرے ہندو میں وہ یاد

جلاؤں کو جو ہماری خود گرفتار بنا کر دیں

امت کوئی سے ہے یہ وہاں میں نہیں ہے۔ قمر و جہاں میں جند

پر و کی و عشق میں نہ پاشن میں نہ شاد ہے۔ حضرت آج

یہ بیوی مدخل ہے صرف ظن میں کے کے عشق میں کی میں بند

س کا نام لانا ہے۔ یہ میں قدرت و نعمت میں وہاں سے۔ جس

میں سور و گد و عشق و مسکن و حجاب کی نامہ چہرہ طو ہے

کا نام ہے۔ ایک گد میں آج ہیں۔

نہ وقت صبر ملک حاصل ہوتا

ہاں کہہ حضرت کبھی دل ہوتا

میرا دل نکل جاتا ان کے آستانے پر

ان کے آستانے کی خاک میں میں مل جاتا

ان کے وہ پہ آج کی حسرتیں ہو گئی پوری

میں وہاں میں کبھی متعلق جاتا

عقیدہ کی رہاں میں رات میں شہد بھی نہیں

و شہد بدی امت میں تم میں تو ہو

ہاں وہاں میں ہوا جہاں میں تو ہو

ہاں شجر میں جہاں میں تل و شر میں جو تم میں

ان میں عیاں تم ہی تو ہو ان میں میں تم ہی تو ہو



ن میں ہوں "سائل" "مستوفی" میں پس "سائل" (پہنا) مصدر
سے ہے اور "سائل" (سائل) سے۔

میں نہیں یہ مستوفی

تو اقدار مبارک تھیں رحمت کی رلی ہے

اسے "تو" تیرے سب سے بڑا رحمت کی ہے

پس "مصرع" میں "ن" "پہ" معنی شائع "اسم" سے اور

اور "مصرع" میں "ن" "نقل" سے "اسم" مصدر ہے۔ اب "اسم"

اور "مصرع" میں "ن" "نقل" سے "اسم" مصدر ہے۔ اب "اسم"

نہ "مصرع" میں "ن" "نقل" سے "اسم" مصدر ہے۔ اب "اسم"

وہ غم باز فرما میں جو پائے خیر سے

یہ ہیں دو روئی ہوں جو پائے خیر سے

پس "مصرع" میں "پائے" "نقل" سے "اسم" مصدر ہے اور "مصرع" میں

"پائے" "نقل" سے "اسم" مصدر ہے۔

صنعت اشتقاق کلام میں ایک ہی بار کے چند الفاظ کا

جکے

اے بخت تو جاگ اور جاگ ہم کو کہ ہر

جو ہیں گے نہ تا حشر جگائے سے کٹو کے

ن میں جاگ اور جاگ گے اور جگائے یہ سب "جاگنا" مصدر

سے مشتق ہیں۔

حضرت انور دہلوی کے اشعار میں صنعت اشتقاق کی رعایت ملاحظہ

فرقت

فرقت طبر کے ہاتھوں جیتے جی مر رہے ہوئے

موت بار بار ہم کو طبع میں جلانے خیر سے

جیتے اور جلانے میں صنعت اشتقاق ہے

موت سے گئے جانی ہے زندگی دے میں

موت سے گئے زندگی میں جانی ہے

میں بدلتے رہے جس کے روح نہیں غم کے

طریقہ معبود سے جائیں مگر ان میں سے طبع میں حسن

ورجہ معبودی سے وقت کے جس کا مدد توجہ میں نے معنی

تو اور معنی وہ "نقل" میں "نقل" سے "اسم" مصدر ہے۔ اب "اسم"

نہ "مصرع" میں "نقل" سے "اسم" مصدر ہے۔ اب "اسم"

اور "مصرع" میں "نقل" سے "اسم" مصدر ہے۔ اب "اسم"

نہ "مصرع" میں "نقل" سے "اسم" مصدر ہے۔ اب "اسم"

اور "مصرع" میں "نقل" سے "اسم" مصدر ہے۔ اب "اسم"

نہ "مصرع" میں "نقل" سے "اسم" مصدر ہے۔ اب "اسم"

اور "مصرع" میں "نقل" سے "اسم" مصدر ہے۔ اب "اسم"

نہ "مصرع" میں "نقل" سے "اسم" مصدر ہے۔ اب "اسم"

اور "مصرع" میں "نقل" سے "اسم" مصدر ہے۔ اب "اسم"

نہ "مصرع" میں "نقل" سے "اسم" مصدر ہے۔ اب "اسم"

اور "مصرع" میں "نقل" سے "اسم" مصدر ہے۔ اب "اسم"

نہ "مصرع" میں "نقل" سے "اسم" مصدر ہے۔ اب "اسم"

اور "مصرع" میں "نقل" سے "اسم" مصدر ہے۔ اب "اسم"

نہ "مصرع" میں "نقل" سے "اسم" مصدر ہے۔ اب "اسم"

اور "مصرع" میں "نقل" سے "اسم" مصدر ہے۔ اب "اسم"

نہ "مصرع" میں "نقل" سے "اسم" مصدر ہے۔ اب "اسم"

اور "مصرع" میں "نقل" سے "اسم" مصدر ہے۔ اب "اسم"

نہ "مصرع" میں "نقل" سے "اسم" مصدر ہے۔ اب "اسم"

اور "مصرع" میں "نقل" سے "اسم" مصدر ہے۔ اب "اسم"

نہ "مصرع" میں "نقل" سے "اسم" مصدر ہے۔ اب "اسم"

اور "مصرع" میں "نقل" سے "اسم" مصدر ہے۔ اب "اسم"

نہ "مصرع" میں "نقل" سے "اسم" مصدر ہے۔ اب "اسم"

اور "مصرع" میں "نقل" سے "اسم" مصدر ہے۔ اب "اسم"



(رمضان باری)

(۳) پھر مصرع حسن نکالے ختم ہو دوسرا مصرع بھی اسی پر ختم ہو،

جیسے ۔

تمہارے ذوے کے پر تو ستار ہائے فلک
تبارے فعل کی ہاتھیں مثل خیائے فلک

(رمضان باری)

(۲) دوسرا مصرع جیسے شروع ہو اس کا آخر بھی ویسے ہی ہو جیسے

سے ظہر الہی میں خورشید کی تپ چوہ نور و ان کی قسم
قسم شب ہمارے راز یہ تھا کہ حبیب کی رات دو تائی قسم

(رمضان باری)

حضرت اختر برحق سے اشعار میں بھی صنعت تقدیر کی مثالیں
کثرت سے پائی جاتی ہیں۔ چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں۔

پہلی صورت

(۱) کچھ یاد غلام الانبیاء

ختم ہوا ہر رنج و کلفت کچھ

(۲) نہیں جاتی کسی صورت پریشانی نہیں جاتی

الہی حیرے دل کی خانہ و بہانی نہیں جاتی

(۳) کچھ اپنا عمل اپنا مجھے

قطع ہوا سب سے بہت کچھ

دوسری صورت

(۱) تیر کچھ میرے بھون کی ملک

دائرہ آیت و ولادت کچھ

(۲) ہمیں ہاں عطا کریں بھرتی حست بہ کدوئی

بی عمار کل ہیں جس کو چاہیں عطا کر دیں

(۳) تم چلو ہم چلیں سب دیتے چلیں

جانب طیب سب کے سفینے چلیں

مل کر اوٹل جاتا میں صنعت اختلاف ہے۔

مجھے سمجھنے لے جاتا ہے شوق کوچہ جانناں

کھینچا جاتا ہوں کس نہایت سے

کھینچو اور کھینچو جاتا ہوں میں صنعت اختلاف ہے

طلب گامدینہ تک میرے حودن جا۔

تو دہرے کنارہ کر دینا آنے والا ہے

آجائے اور آنے والا میں صنعت اختلاف ہے۔

مستط یہ صنعت عموماً کسی شعر میں ہوتی ہے۔ ہر شعر میں نہیں

تین گلوں تک قائم ہوتے ہیں۔ جیسے

داشک گشت کی صورت دیکھو کاپ آبرو جعت نیمو

مستط پیر کی قدرت دیکھو ایسے ہی ہوتے ہیں

(رمضان باری)

حضرت اختر برحق کا یہ شعر صنعت مستط کی دوسری مثال ہے۔

گلوں کی حوتیں بونہب رہی سے ادوں کی طیار چنگ رہی میں

نکابیں کھانڈے تک رہی میں کہ یہیں ٹہلی ہنس رہی سے

مصنفیر، ردالصر علی الصدر اشعار میں دیکھو

درت، طیار صورتوں میں کمر لانا۔

(۱) جس قلم سے پند مصرع شروع ہو کسی دوسرا مصرع ختم ہو

جیسے ۔

شارع کامت شرمی زلف و چشم در شمار ولوب میں

سہل در کس گل و گلخیز قدرت کی پامچوں شارح

(رمضان باری)

(۲) پہلے مصرع کا کوئی درمیان لفظ دوسرے مصرع کے آخر میں

لایا جائے جیسے

مر فلک تہ بھی تاب آستان پہنچا

کہ بہو نے بدلی بھی تہائے فلک



— ۱۰۰ —

۲۱۔ تہا ہمیں بخشہ سے بڑھ کر

$\frac{d}{dt} \left(\frac{\partial L}{\partial \dot{x}} \right) = \frac{\partial L}{\partial x}$

۱۳۶) اے مومنو! تم سے زیادہ اللہ اور اس کے رسولؐ سے ڈرو۔

۱۱۔ چھپو کی بجائے: ہاتھ سے

$$= \frac{1}{2} \left(\frac{1}{2} \right)^{n-1} \left(\frac{1}{2} \right)^{n-1} = \frac{1}{2} \left(\frac{1}{2} \right)^{2n-2} = \frac{1}{2} \left(\frac{1}{4} \right)^{n-1}$$

مکہ، ۷ قسط، ۴۰ جیں مکہ، ۷ قسط، ۴۰ جیں

پیشکش کنندہ: _____

ن صورت میں داخل ہے، اس لئے کہ ان کا یہ صریح

تو ہے، دوسرا مصر بھی اسی نقطہ پر ختم ہوتا ہے۔

(۱) تہ چہ نے کس قدر صدمہ اٹھایا اور اوقات میں

نہیں عاتق مگر دل کی وہ باتیں نہیں جاتی

(۲) ان کے حامد یہ ہیں دیکھو بقی مری

Up to 1200 00 1200 00 1200 00 1200 00

(منقبت ویرشان حقیقۃً، فکرم بعوعلیٰ ارحمہ)

وہاں سے لوگوں کو بلایا گیا اور ان کے ساتھ ساتھ

تو میں بھی رنجے ہو رہا تھا مجھے

1. $\frac{1}{2}$ 2. $\frac{1}{2}$ 3. $\frac{1}{2}$ 4. $\frac{1}{2}$ 5. $\frac{1}{2}$ 6. $\frac{1}{2}$ 7. $\frac{1}{2}$ 8. $\frac{1}{2}$ 9. $\frac{1}{2}$ 10. $\frac{1}{2}$

میں نے ان کے پاس جا کر بیٹھ کر ان سے بات کی۔

(رضا بریلوی)

(۲) (۱) کے مطابق جو جملہ مکمل و غیر مکمل

تاریخ کتب و نسخ خطی

(continued)

[illegible]

$\frac{1}{2} \left(\frac{1}{2} + \frac{1}{2} \right) = \frac{1}{2}$



یارسوں اللہ عظیمہ

اذفع شر شریر غوف لاہر

شر شریر غوف لاہر

من صفت میں عوام شعراے دور با میں استعمال کی ہیں۔ نیکس
حضرت رضا دیوی کہ یہاں یہ شعر میں چار ماہوں کا استعمال
مسا ہے۔ ان کی تائید یوں ہے کہ پہلے شعر میں عربی و فارسی
اور دوسرے شعر میں ہندی اور اردو کی ترکیبیں استعمال ہیں
صیغہ صیغہ کے لئے چند شعرا عام ہیں۔

نہ ہات نظر کہ فی نظر مثل تو شد یہ جان
تک رت و تان تو رہے سر سوسے تھک کوشہ و امر جان

فہم جو علاؤ کس طرح طبعی میں ہے کس طوفاں خوش رہا
مجدد میں ہیں بگڑن سے ہو موری تیار کیا جانا

یہاں غزلت ان میں چھو بہ طبعی دی مر سے نکلی
تو بہ بخت نکلیں تھک میں ہندیاں شب سے دن پہ اجانا

طریقہ کلام میں نواہیہ شعرا کا استعمال جس کے غنی میں تصاد
سوا سے صفت تصاد مطابقت و تقابلی تخیلی اور لٹکا تو بھی کہتے
ہیں۔ جیسے

نہ آسمان کو یوں سر کشیدہ اولا تھا
نصیر حاکم حیدر خمیدہ ہونا تھا
(صاحب غزل)

جب غزل سے خوش و محبہ پہ سناں آتھیں
مجھے تھک دیتے ہیں دوتے ہمارے ہیں

تیری چوکھٹ پہ جو سراپا تجھ بات ہیں
ہر بندی کو دیکھ لکھا مہاجات ہیں

شب معراج و وحی سے شربت و رات
کوں کھلا وہ کسی تھی مر جات کی رات
پہ رہاں کی صیغہ کہتے
جہاں لکھا غزل کہتے

تمامی وہ صنعت ہے کہ وہ شعرا سے دی و دیوں میں
کہا ہے سے اس میں بھی جاتا ہے حضرت انگریزوں نے
کلام میں صنعت جمعی کا حسن و جمال دیکھا ہے۔

بدرت آہ گھا ہر سوال
بدرت آہ گھا ہر سوال

تار خود فارسی در گوید میں و تاجور
ان کے دل جیسے انہی مردوں بھی ہیں

بہاں سے یہ پہاں کہم
تھیان و یہ بگڑ رہا

خدا کی خاطر مدد چھو دیں
ایں خیال است و حال است و جوں

خدا بوفعلی دہم و ہندی
ختم اب یہ دور غزل کہتے

دفع طبع سے ہو یہ غزلی ہلا



(رضا بریلوی)

مصرع اوی میں "دندان" سب و رلف اور س کاوہ
یہ تھا ہے۔ جس نے آپس میں مناسبت ہے۔ دوسرے مصرع
میں "دندان" کے مقابلہ میں دوسرے س کے مقابلہ میں لعل
رلف کے مقابلہ میں مشبقتش اور دندان کے مقابلہ میں یوں کاوہ
ہے۔

حضرت اختر بریلوی کے قلام میں مصحف مقبلہ کی
مثالی کا مظہر مائیکل
میرے دن پھر جائیں یا وہ شب دوائے خیر سے
دل میں جب ماہ مدینہ گھر بنائے خیر سے
اس شعر کے پچھے مصرع میں "اور شب" کا ذکر کیا گیا ہے کہ
کے مقابلہ میں پھر جائیں اور شب کے مقابلہ میں "کے" ذکر
کیا گیا ہے۔

ظہر دار طیبہ کاس طرح سطر ہوتا
بچے بچے سر جاتا آگے آگے دل جاتا
اس شعر کے دوسرے مصرع میں "سزاوار" کا ذکر ہو رہا ہے پھر
ترتیب دہر کے مقابلہ میں "بچے بچے" دار اس کے مقابلہ میں
"کے آگے" کا ذکر ہوا ہے۔
حسن تعلیل کی چیز کی مشہور علت کا ذکر ہے جو
ان نے اپنے مقدمہ کے سراسر کوئی دوسری علت ثابت کرنا
بچے۔

ہلائی کیسے نہ بنتا کہ ماہ کمال کو
سلام اچھوئے شد میں غیبہ ہونا تھا

(رضا بریلوی)

پیسے چاند نے جمید و خیر آنے کی علت یہ ہوتی ہے کہ سورج کی شعاع
قرپر اس انداز سے چلتی ہے کہ اس کا آئینہ حاسن قدسی روشن

(رضا بریلوی)

سید بخشش میں مصحف طبرستان جوہر میں شامت
ہے تیں۔ بہ حضرت اختر رضا بریلوی نے یہی سب سے واضح ثبوت
ہے۔ چند مثالیں قارئین کے حوالے۔

ان چ مرنا ہے دوام زلفی
موت سے بھر کیوں نہ الفت کچھ

میرے دن پھر جائیں یا وہ شب دوائے خیر سے
دل میں جب ماہ مدینہ گھر بنائے خیر سے

دارقانی سے کیا فرض اس کو
جس کا کام قرار کا کام

فلک شاید میں پہرہ گیا خاک گزردین کر
بچے ہیں ماہ میں اختر مدینہ آنے والا ہے

رات میری دن بنے ان کی بجائے خیر سے
قبر میں جب ان کی خلعت جگمگائے خیر سے

تم نے اچھوئے کیا ہے خوب فیضان بحال
نہ بدوں پر بھی نگاہ طلب ستاروں

مصطفیٰ علیہ السلام میں "وہ" سے "رند" سے الفاظ متعلق ہے جس
کے معنی میں تھا۔ "پھر پھر ترتیب" اور ان کے مقابلہ میں اور متعدد
الفاظ استعمال کیے۔

دندان و لب و رلف و سحر کے قذافی
ہیں در دندان لعل یمن مشک حلقن پھولی



درا ہے۔ رحمت کے جوشِ عرفی میں حسین و عباس کا سبب ہوتا ہے۔
هو اعداء العظير شعر میں، ایسا عطا کا مقامِ جان کے
 موقی تہاں میں ایک جہ سے ہے تاکہ منہ بہت رکھتے ہوں۔
 جیسے جس نے اس کے ساتھ کل وہیں اور اقرب و باہر صبا یا عباس و
 باگن جیسے و میر و کز رنہ دیا کسی چیز میں اس کے ساتھ بہت بیاں
 کرنا بھی

بے گل ہارِ قدوس و رخسارِ زیبائے حضور
 مردِ گزارِ قدم، کاستِ رسولِ اللہ کی
 (رضا بریلوی)
 دہلی سے اتنا کہ وہ پیارے سوار کی رو کو
 مشکل ہیں میں بھائی پر خارِ بادبے ہیں
 (رضا بریلوی)

بکرم اللہ میں مرادِ العظیر کے کہا۔ خوش رنگ بھی
 اپنی خوش بو بھیرے ہیں، قارئین درجِ دلیل شعرا سے اس
 صنعت کی خوشبو ضرور پائیں گے۔

ہونچے سیر گشتاں مدینہ ہوں نصیب
 میں بہاروں میں چلوں خود کو گائے خیر سے

جان کشن نے ہم سے منہ موڑا
 اب کہاں وہ بہار کا عالم

اب کہاں وہ چھتے ہیں بیاتے
 اب کہاں وہ حصار کا عام

خوش سنگھوں کا چھوڑا غزوہ میں عاشق
 ان کے نقشِ پا سے ہو گئے نظیرِ شانِ جمال

ہوتا ہے۔ جو میں سے شکلِ مید و دلاں سے نکلتا ہے۔ شعر میں
 اس سے سٹ۔ اب اس عینِ بیابان سے جس سے حضور
 و مکی الدعاء و علم نے عثمان بن یوسف کو مدد میں ہوتا ہے۔
 اس شعر میں اس کی بیانی سے مدد میں ہے۔ اس صفت میں
 ہے۔

(تقریباً از کشف بردہ ص ۱۰۶ از دہلی میں ام
 مصطفیٰ خلیفہ الداعی و مدد ہے)
 دھرتی سے تھیں بیوں سے یہاں بھی یہ صنعت میں
 شعرا میں اس کی بیانی میں عین اس سے یہاں ہے۔
 صحت سے مراد وہاں سے ہے کہ یہ صحت
 دھرتی میں کوئی تم سا دور نہ تھیں

میر و ماہ کا آسمان پر بلند ہونا اور چھٹکا نظام کائنات کی جہ سے
 بلکہ اس شعر میں چھٹکا کی جہ سے تھیں اس کے یہ قاعدے کائنات
 سلی مدد ہے اس کی مدد میں صحت ہے۔ یہ مدد ہے اس
 مدد میں اس کی مدد میں اس کی مدد میں اس کی مدد میں
 آپ جس جہ سے کوئی نہیں مدد میں مدد میں مدد میں مدد میں
 مدد میں مدد میں مدد میں مدد میں مدد میں

اس قصید کی مدد میں مدد میں
 چھٹکا نہ ہار مدد اس میں سے کیوں بنائے ظلم
 تمہارے ذمے کے پر تو سدا ہائے ظلم
 دنیا گول ہے اس لئے دیکھتے میں یہاں محسوس ہوتا ہے
 کہ کائنات میں ضرب چھٹکا ہوا ہے۔ اس صحت کے مدد میں
 سے کائنات کے چھٹکا کی یہ صنعت میں سے کہ اس کائنات میں
 اندر و مکی و علم سے اس سے پرہیز میں اس کی مدد میں اس پر چھٹکا
 مدد میں اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے
 ہوتا ہے۔ ہوتا ہے یہ مدد میں مدد میں مدد میں مدد میں مدد میں



تیری جاں بخشی کے مددے اے سچائے زمان
سگ ویزوں نے پڑھا کل تراچاں جمال

غم شادی میں مرے دامن تیر کی کہن
قیحہ لامحبہ سوائے تیرے سوا سے بشارت سے

توں کا دل میں شاں ہے ولاکھسو ولا
محبوب اوائسہ الاعلویں ان کتنہ غومیں O
اپنی آس ٹران - آیت ۱۳۹ ترجمہ اور سستی کرو اور غم بھلا
فصل غائب آگے آج میں رکھتے ہو (کرمایاں)
خداوند شعر میں دیکھو اسے اسی آیت کریمہ کی
حرف شروع ہے درن درن شعر میں بھی قرآن کریم کا شمس حوالہ
موجود ہے۔

بازش عرش و دہکار عرشیاں
محبوب تو سب کوئی آپ ہیں
اس شعر میں شروع ہے۔ فہم فہم ہی فہم فہم
قبولیں اور دمی O ان حرف میں مطلب یہ ہے کہ برسوں کریمہ
صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تبارک و تعالیٰ کا قرب حاصل حاصل ہے
سے آپ کی شان رفیع اور مقام بلند کا پتہ چلتا ہے
خداوند بالا طور میں صانع بدائع کے حوسے سے نصرت
اکثر برائیوں کے خداوند کے کلام کا ایک سرسبز چارہ پیش کیا گیا
سے جو چند صنعتوں پر مشتمل ہے۔ گرفت نظر سے تجویز کیا جائے تو
کہ صنعت جملہ میں متعدد مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں۔

غلبہ شادی میں پرہیزگار ہے
خجے میں رام میں کتا ہے یہاں سے

تلمیح علام میں نی آیت حدیث مشہور شعر ماثور یہ کی
قوی طرف اشارہ ہو رہی ہے

اشارے سے چاند چرواہا پیچھے ہو کر دو پیچھے ہو
کے ہوئے - وہم بہ پتا - جوں تہا رہے گئے
(ساروجی)
اس شعر میں تشبیہ اور قوی مقصد سے طرف اشارہ ہے۔
ورق بک دیکر ک کاٹے سارے تو
جوں وہاں سے رہا ہے - پوچھتے
(ساروجی)

اس شعر میں قرآن کریم کا حور ہے۔
مورر دوسری وجہ لہذا عی
ان پر درود جن سے نواہ ان بشر کی ہے
(رضامدنی)

اس شعر میں حدیث شریف کا اشارہ ہے
جب آپ حضرت خاتم النبیین سے شعور نہیں گئے تو
اس میں آپ بصفت تلمیح متعہ و مشیت پنے رسم تجویز کے
ماتعہ جلوسہ بارنگہ تلمیح کے آپ کی مہارت اور علمی جودتہ
کا صحت ثبوت ہیں۔ اس میں اشعار میں صنعت تلمیح کا حسن و
جمال دیکھا جاسکتا ہے

ان میں رعب و دہان کیا بات انحر و
عرش مقصود پر بھی پہنچیں ان کی ہر امیر
اس شعر میں معر فی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اشارہ ہے



اشد رلا حلقہ ہیں۔

جس بانی عطا کردی، جری جنت بہ کردی
نی عطا کرل ہیں، جس کو جو چاہیں عطا کردی

تپ جیسا کوئی ہو سکتا نہیں
نی ہر حوبی میں تھا تپ ہیں

تم سے جہاں رنگ و بو تم ہو مہم کی تہو
جان بہار گھٹاں، سر وہاں تم ہی تو ہو

چشم تر وہاں بجتا، دل کاٹھا کتنی
آہ بالہب راتی، موند میرا مل جاتا

ان کی شان کرم کی کشش دیکھنا
کاسہ لے کر کہا خسروی نے چلیں

وہی جو رحمت للعالین ہیں، جان عالم ہیں
بذابھائی کہے ان کو، کوئی ادھما بصیرت کا

جو بے پردہ نظر آجائے جلوہ روئے، نور کا
راہتہ نکل آئے ابھی حور شیداد کا

خاک کچھ جہاں ہے جس کے پیر کو
ن جانے کب سے ترستے ہیں دیہاتے فلک

شب مزاج وہ اویں کے اشارت کی رات

خاطر سے تپ کا ہو وہ کچھ مہر ہے، جسے میں کیا اور مفرد ہے
ور تپ جی بدوجہ اتر آئے میں دشمن، رہیں بعت کوئی سے
مسعی نہ منوں، اس سے آئے، دھوئیں نہ پہنوں جس جتنی کے
ساتھ تپ کے یہاں ملتی ہے معاملہ بعت ہشامیوں، معاملہ حیر
نی مل ہے جس آجوں میں دو حقیقہ و اب شامی میں جتنی
اور ملے بھی کینے بعت کوئی نہ مدد ہیں سے کہ کچھ عہد و آ
ہوے کے سے قرآن و حدیث کے خلاف کاٹھ اور ہونے ضروری
سے ان سونے پکتے و کپڑے اتارتے یہ بھات بیاں ہیں۔
مگر بعت کوئی اور بعت کوئی مہر حاصل ہیں، دستہ میں منفعت کی
صالح ہے۔ اس سے حیت ہیں ہونے سے، جو جو آد کا جاو
ہنگامہ دے پیشہ و شعر ہنگامہ رسالت کی رہنمائی سے
ہیں۔

میں کہنا یہ چاہتا ہوں کہ یہ کتب قرآن و حدیث سے
مستفاد ہیں کر سکتے تو کہ نہ وہ جتنی غفلت کو ادنیٰ حد اور سفید
غفلت کی کو پے مفاہات میں رہیں تو یہ ان تمام امور میں محفوظ
رہے گا۔ مہر مہر صہ کے طور پر یہ، جس کی رہنمائی تھی۔
میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ حضرت رحمن صاحب جنت و
شریعت سے سچے میں باطنی ہوں شخصیت نے اپنی تقریر، تقریر
دشمن اور باطنی صحت میں مشق ہیں رحمن اللہ علیہ و سلم
کا قیاس نہیں، بلکہ اس کے ساتھ ساتھ دینی مثال آپ
ہے۔ رحمن رحمن کا سب سے ہم مقصد و مثال کی عظمت رحمن
کا یہ چہ ملنے آتا ہے اور انکی مقصد صحت میں کے تحت انہوں سے حقیقہ
شاعرین و وسیدہ ظہر رہتا ہے۔ چنانچہ علی سنت و جنت کے
مہر عقائد، نظریات و باتکا کے مستند بھی حضرت کی شہادت و شہ
و ترجمہ ال کے عقد شعار کے وید ہوتی ہے۔ ان قیاس کے
مہر شعار کو یہاں مل کر باطنی استعارہ دے گا۔ محض چہرہ منتخب



نہایت کو ضرورت چاہی کی
وہ عیبہ کی ہے ہر سو چاندی

معاذی اللہ منی منی ہیں، ہوائیں مٹتی بھی ہیں
یہی ہے کیسی، شک تہ نہ آنے والا ہے

مختصر یہ کہ حضرت ابراہیم ص حب ایک قادر غلام شاہ
ہیں۔ کاش وہ اس طرف مزید توجہ فرمائیں تو عقیدہ شاعری کے ساتھ
ساتھ اردو شاعری کا بھی بھلا ہو۔ میں نے اس کی عربی لغتوں و
قصہ ہاتھ نہیں لگایا ہے کہ میں اس کے شعری فرضی دور کا توجہ
مطالعہ شاید خاطر خواہ طور پر نہیں کر پاؤں۔ مجھ سے بہتر سوانح
اور نکتے نویس کے لئے میدانِ حالی ہے۔ ایک اور بات کہ تقدس
قابِ مستیوں کی شاعری کا تقدس جا رہا ہے جسے میں پھونک پھونک
کر قلم و قلم غنا پڑتا ہے۔ مبادا شعری طور پر کوئی دستِ قلم کسی
نیکار و اضطراب کا موجب نہ بن جائے۔ حضرت ابراہیم ص حب
مذہبِ اہلِ بیروئے علی حلت ہیں۔ اس میں کسی صحیح الدماغ کو شہ
نہیں ہو سکتا۔ مولا تعالیٰ ان کی عمر و محنت میں برکتیں عطا فرمائے۔
آمین۔

نیکسائیت ہے۔ عدمِ حس برپائی جیسے بلند پایہ نگارن: میں میں
سزائی محنت لگانا مجھے چھوٹے سائے کی بات نہیں۔ لیکن
ابراہیم ص حب کی تاجی صلاحیت قابلِ مبارک داد ہے کہ اس
کے اشعار اپنی مددِ شناخت و لطافتِ نظر کی چمک دکھاتے ہیں
کامیاب ہیں۔

ابراہیم ص حب کی عقیدہ شاعری کا ایک تہیہ صوف
ہے کہ وہ بخش فکر منظم کا محور ہیں۔ بدقسمتوں سے ٹکریں
ہیں سے بھی عزت کیا ہے۔ مگر چاہے اس طرح کے اشعار کی تعداد
تکلیف سے۔ تاہم شعری نکاتوں، فنی اس آج وں سے منو اشعار
سیرتِ بخشش میں موجود ہیں۔ ملاحظہ ہوں۔

جبک کے ہر دہانہ گویا دے رہے ہیں چہ صفا
دوسرا میں کوئی تم سا دوسرا ملا نہیں

نور کے گروں پہ ان کے بدو اختر بھی فدا
مرحبا کتنی ہیں چاروں، ان کی طہر ایٹیاں

روئے انور کے سانے صبح
جیسے ایک شمع صبح گئی ہے

کی اردو نعتیہ شاعری

(ڈاکٹر) شفیق حسن قادری پی ایچ ڈی شعبہ اردو، یونیورسٹی آف سندھ 09839655808

سے وہ شعر، وہ لفظ، وہ جملہ جس میں بیشی یا صافائی کے تاج
نہ چڑھتے۔ مگر آخر صاحب نے یہاں یہ غلطی نہ
تھیں بھی اسی حوالے سے ہے۔ آپ وہ شعر و شاعری سے پوری
پوری محروم ہے۔ وہ ایک تھکا ہوا لکھنے والا ہے۔ شاعری
نہیں، روایتیں ہیں۔

حضرت صاحبِ کرامہ کی نامجوئے کلام سنیئے
 بخشش کے نام سے نظرِ عام پر چمکا ہے۔ حضرت صاحبِ کرامہ
 کی زندگی کی حالت کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ ان کی زندگی کے
 آخر کے شب و روز کا جو پورا قرآن اور حب و تاب کے ساتھ
 محفوظ ہے۔ وہ اصل نعمت ہے جسے پیغمبر خدا کی طرف سے
 عطا کیا گیا ہے۔ ان کی زندگی کی اصل حقیقت یہ ہے کہ حضرت صاحبِ کرامہ
 در عینِ رحمت و مہربانی کے ساتھ ہی اپنے آپ کو
 صاحبِ شہادت قرار دیتے ہیں۔ ان کی زندگی کی اصل حقیقت یہ ہے کہ
 ان کی زندگی میں اسی لئے قاری شاعر عربی کہتے ہیں۔
 نعمتِ خدا کی دعا پر چلتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ نعمت میں
 رہی ہو۔ یہ دعا ان کی زندگی کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ وہ اس
 کے لیے تیار رہے۔ ان کی زندگی کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ وہ اس
 مشکل اور ناممکن کام سے گزر رہے ہیں اور ان کی زندگی

بقیہ سراسر سے بحث کوئی شرعی یا مستحب
موصوفہ نہیں ہے۔ ہنگامہ راجح ہے۔ شام و صبح
میں الدعاء کی یہ بحث و شام کے۔ تو جس قدر
حاصل ہو کہ بعد ہند کے شام و صبح وقت کے بعد
گاہ۔ لاری شعر و ادب میں جو صدق لفظ کی یاد
بحث کو اہمیت سے ملتا ہے۔ ۳۔ یہ مستحب صحت
کی حیثیت سے لاری میں وقت کے اور نہ یا۔ ۲۔ شام کی
حقیر دھما میں بدھ کی سے قصہ کہے جاتے ہیں۔ ۱۔
۱۔ شعر و ادب میں جو صدق لفظ کی یاد
۲۔ یہ مستحب صحت کے لیے کہ بحث اور یہ
۳۔ غلیظ حیثیت حاصل ہوگی تو بحث کو اہم
۴۔ میں ہمیشہ مستحب نہیں ہے۔ ۵۔ اب میں اسے
حیثیت سے ۱۔ بعد صبح و شام ۲۔ ۱۹۵۰ء سے
پہلے کی ہے کہ غلیظ یا ۳۔ بعد صبح و شام ۴۔
پہلے ۵۔ شام میں جہاں سے اپنی شامی یا موصوفہ صرف
عقب گوشت ۶۔ ۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔ ۶۔ ۷۔ ۸۔ ۹۔ ۱۰۔
۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔



حرب فدا کے چہرہ اشعار کا حکم فرما میں

ان وقت طیبہ قلبہ مشکل حالت
 فاش گھبراہٹ نظر کیجئے کوئی مل جاتا
 وقت مدد سے وہ دیکھے مجھے مدد سے
 خود پہ اگر چہ گئے کوئی بھی تو مل جاتا
 اور اے دل وہیں بھیجے سے
 موت بہتر ہے ایسے جیسے سے
 وقت حیدر کی وحشت میں سے جانے خبر سے
 میں مدد کو چوں وہ ان پہ تے خبر سے
 ضمیمہ ربیعہ کی "مہدیہ" سے
 ربیعہ بحر کو راکر سوگھا مدیہ سے
 اہل "وہ مدیدہ" کی ہمتی سے دھما دھما
 جس امت مدد کی سے جہاں امت ہی امت ہے

انف مائشہ کی کو یہ آرزو درخت ہوتی ہے کہ اس کی روٹ
 جب نکلے تو محبوب کی جلوہ گری سے محبوب کے قدموں میں گر
 رہتی میں پھر وہ نہ رہے۔ موت مدد کی ہے، ہر لکس کو موت
 کا حجاب چھتا ہے۔ مگر یہ موت تو محبوب کے قدموں میں ہوتی ہے
 سنا یہ کہنا۔ حضرت اختر رضا بریلوی کی موت کو زندگی سے
 تعبیر کرنے میں "ابو بکر" جادوئی بتاتے ہیں۔ حضرت اختر
 رحیم بریلوی کے یہاں موت کے اسی پاکیزہ تصور کی کارروائی
 جابجا دیکھنے کو ملتی ہے۔

ترے دامن کرم میں جسے تیرا آگئی ہے
 جو کا نہ ہوگی ایسی اسے زندگی ملی ہے
 مرنے والے مرغ زیا یہ تیرے جان جہاں
 جہش جاوید کے اسرار بتا جاتے ہیں
 مددگار پہ فدائی کو اجل آتی ہو
 رعونت کے جنازے پہ تماشا کی ہو

خزموں میں سے رگ و پد میں رگت کے مرنے سے
 غریب میں جو ہے مرنے کا شہید، اور میں اور آپ کے
 سنگ آسمان سے چاہے آپ نے ان حبیب کی عکس و
 نعت کے پر شوق نہ کیے ہیں۔ میں کیسے دیکھ کر مرنے
 سے قورق نہ ہو جاؤں۔ میں کیسے دیکھ کر مرنے
 رسوں کیسے نہ تاروں کی نظر سے نہ تاروں کے
 کوئی مرنے کی پیر یا کفر یا جوہر نہ تاروں کے
 خزانے میں نہ تاروں کی نظر سے نہ تاروں کے

مات حبیب میں پائی گئی مدد
 خوب ملا دیا میں نے آپ سے
 وہ پھر میں حبیب مدد سے
 چاہے میں نہ ہو میں مدد سے
 ایسے میں میں حبیب
 کچھ کیوں میں وہ مدد سے
 مدد سے کات میں مدد سے
 میں مدد سے مدد سے
 اٹھ کر میں مدد سے
 یہ "مات" میں مدد سے
 مدد سے سلامت ہے تو پھر سب کچھ سلامت ہے
 خدا رکھے مدد سے کو اسی کا دم صبر ہے
 سہل جا اسے دلی مضر مدد سے
 لانا اسے چشم تر گھر مدد سے
 مدد سے مدد سے مدد سے
 پھر میں مدد سے مدد سے

حضرت اختر رحیم بریلوی کی مدد سے
 مرنے کی قصہ و شہادت میں مدد سے
 ان کے مدد سے مدد سے



جلا بخشی۔ ان کے یہاں تازہ صاف تھیں کی پتھر پر درق رنگہ
آتش کی محرومت جیسا کہ کارخانہ جا بجا، یکے کو ملتی ہے اس کا
خلوص اس کا جذبہ صاف مال کا وہاں۔ عشق اس کی عقیدت اس کا
تحریر، اس کی روحانی بلندی اور اس کی رہاں وہاں سے اس کے کلام
کو پرکشش بنادیتا ہے۔ انہوں نے اس بحر و اسرار اور اسرار و انوار
میں رہاں دیاں کے جو جو ہر دہے ہیں یقیناً وہ قابل متناظر
ہے

حضرت علامہ اختر مصباحی رہبر کی کے کلام میں جہاں
عشق و عقیدت کی درق سے وہیں پیکر ترغی، استعداد سازی
تہذیب، اقتصادیات، فصاحت و بلاغت حسن و تعظیم، علم و
شرع، حب، عافیت، خیر، حب، تمجید، تہذیب، تہذیب، تہذیب، تہذیب
اشفاق و غیرہ اصناف فن کی جلوہ گر کی ہے۔ آپ سے بہت سے
ضروری اور کم کے استعمال سے مدحت سرکار ملتے کی انتہاں
کا مہیا ترین و شش کی ہے۔ آپ کی بعض باتوں کو رد و ادب کا
اصلی شیعہ قرار دیا جاسکتا ہے۔

موت ہے کے آجانی رہتی ہے ہے
موت ہے نکلے لے رہتی میں جاتا
موت تو بچتا ہوں حکم خدا سے مگر
میرے اس کی ہے اس کو یقیناً جبر
حاصل رہتی ہوگا وہ اس
اس کے قدموں پہ جب دم نکل جائے گا

حضرت علامہ اختر مصباحی کے یہاں راضی طبیعت، ان کی
احساسات چھائی و اوقات درق و اس کا مجموعہ ہر
پیدا جاتا ہے۔ چونکہ اس تمام تجربات کا منبع و سرچشمہ نور مژدہ گورال
کی چھ راست ہے۔ جو عشق، اس کی یگانہ میں گم ہے اور اس کی
کائنات ان کے دس دیو ہے۔ اس میں عشق، اس کا جو ہر ہے
میں وہ اس صوفیان ہے۔ انہوں نے جو چھوٹا وہ اسی کائنات
اس میں ڈوب کر کہا۔ بدایاں کے شعرا میں اس کے دس کی آواز
صاف سنائی دیتا ہے۔ ان کے جذبہ دروں سے اس کے کلام کو
سور و سر و بخش اور اس کے علم و فن سے اس کے ہر یہ خدا کو



بانگو میں حاضر ہوں گے اور آپ ان کی شفاعت پر کروں گا اور ان کی شفاعت فرمائیں گے اور جو لوگ میں سے گناہگار ہیں ان کی شفاعت فرما کر وہ رخ سے رہائی عطا فرمائیں گے۔
 اسی مژدہ شفاعت کتاب الشریعہ نے اس الفاظ کے جاسم بیان کیا ہے۔

وہ بڑھا سایہ رحمت چلا زلف معصوم کا
 ہمیں اب دیکھتا ہے جوسد خورشید محشر کا
 وہ کھڑا خم کھنڈ دیوار جاتا ہے
 نظر کا جام دے پودہ درخ پلور سے مرکا
 ہماری سمت وہ سرحد مہرباں آیا
 بھی کھل پات کا سب جوسد خورشید محشر کا
 عزم حشر میں کھلی اس کی وہ رعب جزیر
 وہ جہوم کر گرا چھائی وہ دیکھتے گھٹا
 شورش چشم نار میں صدمے تیرے یہ کہہ تو دے
 لے چو اس کو خدا میں یہ تو تہرا راہ ویا
 شئی کھنڈے گا وہ ہے کس کچھ دیو کی
 اینہی ترجمان میں گے تیسوئے سلطان جمال
 مجھے کل اپنی بخشش کا یقین ہے
 کہ اللہ ان کی دل میں جاگزیں ہے
 کہ گامو خ گھبراؤ کہ ہنڈ
 شفاعت کو شفیع اللہ ہیں
 آخر کی سے مجال کیا محشر میں سب میں ہم بخو
 سب کی نظر میں یہ ہے سب کی رہاں تم ای تو سو
 اگلے چپے سبھی خلد میں چل دیے
 روز محشر کہا جب ہی سے چلیں
 ایک دوسری نعت محشر کی ہوتا یوں کا تذکرہ اسی نہ
 میں فرماتے

تو سے جو بیگانہ اسے وہ سے چہ نرویں
 پدہ مارے اور وہ حال پر خدا کرے
 کی اور میں اللہ علیہ وسلم صحابہ سے پناہ شفاعت
 فرمایا کرتے تھے اور بھی بھی آپ اب سے حلیہ پیکرہ حزان
 بھی فرمایا کرتے مثلاً ایک مرتبہ ایک چھپا ہوا گاہ رسالت میں
 حاضر ہو کر عرض کہ ربو میں یا سب نہ مجھے جنت چاہیے نبی
 کرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد فرمایا سہولتی چھپا جنت میں نہ
 جائے گی وہ دن رسالت سے یہ الفاظ سن کر مسعودہ نے کہیں۔ نبی
 رحمت سے تمہارا دریا کہ وہ روز مجھے تو لوں یا جانے کا یہ
 سن کر وہ خوش ہوئیں۔ اسی طرح کا ایک واقعہ تیس دوسری حدیث
 پات میں ملتا ہے کہ ایک صحابی راگاہ رسالت میں حاضر ہوئے
 اور عرض کی حضور مجھے سہولتی کے لیے اس عمارت فرمائیں۔
 حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض ارشاد فرمایا تم وہاں کے بچے
 پر سوار کروں گا یہ سن کر وہ پریشان ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ
 میں اسٹ کے بچے پر کیسے ساری کروں گا آپ نے مسکرتے ہوئے فرمایا
 تم اسٹ بھی تو اس کی لاپرواہی ہوتا ہے۔

ی حدیث کی حکایت حصہ تاج شریعہ سے پتہ اس
 شعر میں کی ہے

کی وہ شہادتے ہیں کسی کو وہ رلاتے ہیں
 وہ یوں ہی آتے ہیں وہ اب توفیقہ کو دیں
 حضور رحمت عام کے اوصاف حمید میں سے ایک
 وصف یہ بھی ہے کہ آپ شفیع اللہ ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم
 جسے جہاں شفاعت کا پادشاہ عظام دین ہیں اس کا لقب رحمت کے
 دن میں محشر میں سونا کا حسب نعت قیامت میں ہوں تائیں سے
 گھبراؤ گیہاں سے شفاعت کے خواست گار ہوں گے اور وہ
 قرآنیک میں جو بدیہ نظر میں گئے دھبہ الی غیروی
 دھبہ الی غیروی تا آخر تحسین ہاروگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی



خدا نے یا فرمائی قسم خاک کف پاکی
ہو معصوم حید کی دو پرصبت ہے
ایک دوسری رحمت میں مدینے کی عظمت و برکت کا ذکر
الفاظ کے ان سہیوں میں پروں پائے؟

لڑتے جس کے ذائق ہیں دینے میں وہ تربت ہے
یہ وہ تربت ہے جس کو عرض اعظم پر نصبت ہے
بھلا شہد حید سے جہن کو کوئی ست ہے
مدینے کی فضا مشک بہار شہد است ہے
مدینہ ایہ کشن سے جو برکشن کی رحمت ہے
بہار دہا رحمت بھی مدینے کی بدست ہے
مدینہ چھوڑ کر میر جہاں کی کیا ضرورت ہے
یہ رحمت سے بھی ستر سے یہ جیتے جی کی رحمت ہے
مدینہ چھوڑ کر رحمت کی خوشبو مل نہیں سکتی
مدینے سے رحمت سے توجہ کی خدمت ہے
وہ نکلا زندگی راہت چاہ تم ہی تو ہو

اس نعت کوتاہ الشریعہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے
مختص تعلق کو سامنے رکھ کر اس حدیث قدسی کی ترجمانی فرمائی جس
میں اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا لولاک لصاحقت
السموات کہ ہے محبوب اگر تم کو پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا تو میں دنیا
کو پیدا نہ فرماتا۔ عرض کرتے ہیں۔

ہو شاد زندی رحمت چاہ تم ہی تو ہو
روح روان زندگی چاہ جہاں تم ہی تو ہو
تم جہن سے تو کچھ نہ تھا تم جوہ ہو کچھ نہ ہو
جان جہاں تم ہی ہو جہاں جہاں تم ہی تو ہو
تم ہو چراغ زندگی تم ہو جہاں کی روشنی
مہر و نور و غم میں جلوہ کمال تم ہی تو ہو
تم ہو مقام زندگی تم سے ہے زندگی نئی

ہر نظر کا پانچویں ٹکڑ کے من خوف سے مٹ جی رہا ہے گا
پریشان کے من کے کھنکھیں گے سب تمام سے کل ٹکڑ جہن گے
حضور سیدہ امی القدریہ رحم کے نور سے دنیا کا شعور
ہے۔ آپ کا نور پاک کائنات کی مٹی میں جلوہ گزشتہ کائنات کا
دور رہا آپ کے نور سے چمک رہا ہے جو حضور سرور کائنات صلی
اللہ علیہ وسلم سے ارشاد فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے سب سے
پہلے میرے نور کو پیدا فرمایا اور میرے نور سے ساری کائنات کو وجود
بخشا۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ "مختصر المصابیح"
میں فرماتے ہیں "حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمسوں کا صلب جس
اور عبادت گزاروں کی آنکھوں کی خطرات میں۔ نہ ماحول و اوقات
میں حضور عبادت میں اور اس کے اثر میں وراثت کا وجود
اور نکشافات اس کے احوال میں زیادہ دینی ہے۔"

طریقہ کی سر میں رقت عہد یہی ہوئی ہے تو صرف
سرکار کی رحمت سے ہے اور یہ مقدس روش سے خیال پر عشق مرادوں
حسین قرباں کر کے اس کو حاصل کرے کی مدد و جہد کرتے ہیں ماس
ن طرف تاج الشیخہ شاد رو کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں۔

ما یہ کیسی پائی آں شہد انکس
منگ شوق کی اٹھتی سے قلب مردہ سے
یہ بات مجھے سے نکل حد کی نور سے راہ
کہ میرا دل ہے شکار خدا فاطمہ سے
یہ بات مجھ سے مرے دل کی کہہ گیا لہو
بہار غلہ میں ہے بہار طیبہ سے
یہ کسی کے دم سے ملی ہے جہاں کتابانی
سر و انجم ہیں روشن ستار طیبہ سے
پس دوسری جگہ عرض کرتے ہیں

حقائق پر ہونے روشن رس سے یہ حقیقت ہے
دوام میں تہدنی سسنت سے بادشاہت ہے



حضرت بخش جو آپ کی خدی شاعری کے جنموں کا بورہن
نزد اور بخش کا سفیر ہے، اس مجموعہ کلام کے مرتب لکھتے ہیں
”حضور تاج الشریعہ کی شخصیت کا بخور
مطالعہ کرنے کے بعد یہ امر واضح ہوتا
ہے کہ آپ کو دین و دہب سے وابہانہ
و استغنی کے ساتھ ساتھ موزوں طبع،
خوش گوئی، شعر گوئی اور شاعرانہ ذوق
بھی ورثے میں ملا ہے“ (۵)

حضور ازہری میاں نے عربی، فارسی اور اردو تینوں
زبانوں میں طبع آزمائی کی، شعر و نثر سے آپ کی دل چسپی و مہارت
طالع ملی سے ہی مگر اس کی طرف زیادہ رجحان قلب و روح
شروع شروع میں اپنے استادہ در والد ماجد سے آپ کا مہر کی
املاوت پختہ رہے، آپ کی نقیص، تنگیس، ماہنامہ ”اعلیٰ حضرت“ اور
ماہنامہ ”نوری کرس“ بریلی میں شائع ہوتی رہیں۔ آپ کے اشعار
لوہیت کے خوش فہار و لعل سے مزین ہیں اور عشق و مہر کی
تجلیوں سے پوری حریت مسور ہو گئی۔ عقیدہ ”اس سیرۃ بخشش“ میں
بات پائین ثبوت سے جو معنویت و بیکر تراشی اور حریت خیال کا
حماس شہ کار ہے اس کے ہر ہر شعر میں جذب و کیف، شور و
گداز، عاشقانہ شعلگی کی لاجواب کبکشاں جھلکا رہی ہے، شعر
مختلف اور تصنع سے پاک ہیں۔ حضور ازہری میاں نے اردو کی
نقائص نکھنے کے تھے، اس میں اس کی عمر میں نکھی گئی یہ نکتہ پاک
کے چند اشعار و بیانیوں اور لفاظ کی بندش اور تعبیر کی حریت کا سمجھنا
ملاحظہ کریں۔

اس طرف بھی اک نظر مہر در شان جمال
ہم بھی دیکھتے ہیں بہت منت سے عمل جمال
اک اشمہ سے کیا شوق لو مایاں آپ نے
مرحبا صلی علی صلی علی شان جمال

ہوا (۲) حضور مفتی عظیم نذیر محمد مصطفیٰ رحمانی قدس سرہ نے
مسموم الدھنوی، اس در العیون، شکر سلام بریلی کے ناشر
ساتھ و علمائے اہل سنت سے شہاب علمائے آپ کا وقت حالہ بھیجیں سے
ای بڑا مصبوطہ شریف سے اہل طب علم میں آپ کی اس چشمت اور
لکھن قائل و پیر رہی ہے۔

۱۹۶۳ء میں وہاں مشہور اور قدیم دینی پریس دینی
جامعہ زہد قادیانہ معر حصوں طبعی غرض سے شریعت لکھنے وہاں
مستقل میں سال تک شرفیہ احدیت کے جید و تجربہ استاد سے
تفصیل طبع کی۔ (۳)

مولانا محمد شہاب الدین رضوی رقم طراز ہیں

”تاج الشریعہ ۹۶۶ میں جامعہ زہد

قادیانہ سے فارغ ہوئے تو کربل جمال
عبدالناصر نے آپ کو بطور انعام جامع
ازہر ایوارڈ پیش کیا اور ساتھ ہی ساتھ
مستند بھی لوازم لکھے“ (۴)

حضور مفتی عظیم قدس سرہ کی خامی کا فیض و کرم اور
اعمال و کمالات سے آپ کو علوم و فنون کا یہ دہان، طریقت و
معرفت کا مہر، درخشاں بیاد و آفاق تاج شریعت کے عقب سے
جائے جاتے ہیں۔

حالہ در صفا کے فرمودات کی خصوصیت یہی ہے کہ عشق
میں مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حریت و حرکت سے معمور
رہتے ہیں، حضور مجید عظیم، مستور رحمت، عظیم، جید الاسلام
و میرہم ہر رنگ و قابل قدر شخصیات کی طرح علامہ محمد اختر رضا
حاجی ازہری میاں نے بھی محبت رسول علی الصلوٰۃ و السلام کا مفرحہ
عظمت ہوا اور پھر تنگی، روت کے طلبا کے لئے سورۃ دوست سے جو
عقیدہ شاعری کو منتخب کیا اور اس میدان میں آپ نے مہتر تجلشن
خدی فرمایا۔



ورق) نے حاشیہ پر مقام فرمایا ہے۔

”مسلموی عبدالمجید صاحب رضوی
افرقی یہ صحت پاک (توضیح رسالت
ہے عالم تیرا پرانا) حضور مشقی اعظم
قبلہ قدس سرہ کی مجلس میں پڑھ رہے
تھے، جب یہ مقطع (آواز سے فرما
دیاں ہے اس ورق) پڑھا تو حضرت
قبلہ نے فرمایا کہ مجھ کو تو فی فقیر کا دوا تو
روشن ہے، اسباب اس کو میں پڑھوں (آواز
سے فرمایاں ہے وہاں بعد) حاشیہ
مشقی اعظم ہند علامہ مشقی شاہ اختر رف
خال صاحب قبلہ نے بڑھتے عرض کیا،
مقطع اس طرح پڑھا جائے

مراکار کے جلوں سے روشن ہے دل نورانی
تا حشر ہے روشن نوری گاہ کا شانہ
حضرت قبلہ نے پسند فرمایا (۹)

آپ نے اپنی نعت شاعری میں جہاں شری میاؤں کا
پاس و ناکہ رکھا دین فی و موشی رکتوں کی محفلت میں کوئی دقیقہ
فر و گزاشت نہ ہونے والا اور ادب کو خوب رہتا استعمال کیا، سجایا
بھائی تاکہ جب یہ ظہر تنہا نکالوں کی چمکتی میز پر قدم رکھ دو
انہیں سوچنے پر مجبور نہ دے کہ فکر کی یہ جودلی، حوال کی یہ ملند
پر واری تھیں کہ یہ صحت، عشق کی یہ جلالت واقعی یکہ مشق اور
قا رنکار مشرقی عقیم معاشقوں کی مظہر ہے اور عقیم وراثتوں کی
تھا صحت کا ستریں صوب، اور فی و سانی اصطلاحات کی جانچ پڑتال
کرنے والا بھی طرح اندازہ لگائے کہ یہاں کن کن نکات کی جلوہ
سماں ہیں، کیسے کیسے حالتی پوشیدہ ہیں، عظمت کی کتنی رعنائیاں

حاصل شد دیں کو دیکھے آخر جواب
قد حقیقت مشقی چاہے ہیں سلطان محل
(۶)

”رچہ بہر مین رونق و قافیہ جدا محمد حسن بیگ سے
متعین کرد ہیں چہ بھی فکر کی بند، القافیہ جیسی کیا
کہنا۔ (۷)

میر تقی میر کی نعت و صفت سلام خیز نظم درہی
و غیرہ صائب کا ایک جہاں ہے، ۹۶ صفحات پر مشتمل یہ نعتیہ
یوں ہی ایک شعر و ادب میں ایک مقام رکھتا ہے، ادبیت کی پوشش
اور شریعت و طریقت کی ورشات کا مکیں مخرق قافل
کو جہاں مشق و حقیقت کا تعلق رافت کرتا ہے، وہیں ادب
میں کے ہر ایک زور و نکات سے آگاہی دیتا و ختم کرتا ہے،
”ہاں عربی کیا رہ کر مسجود ہیں حق میں جیسے حقیقتیں سراور
ظہیں ہیں اس کے مقابلہ سے آپ کی عربی، اپنی اور اس
میں صارت نامہ ناخوبی اندازہ ہو جاتا ہے۔

صور مشقی معتمد قدس سرہ و صاب پر حال پر
آپ سے ہزاروں عربی تارن و صاب شعاری روایں کئی
اس کے دوشعر ملاحظہ ہوں۔

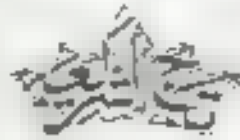
توی البفتی العطاء حلفنا
بدر و اللکریم یہاں دار
سننوں احقر ارج رحلہ عیدنی
مقالت عظیم الشان لیثا الدار

”نصہ جس میں ان شعر میں علم و معرفت کی رازداریاں
ہیں، اس صبر میں آپ کی پر جستگی و صارت نامہ کا اعادہ اس
واقعہ سے بخوبی گایا جا سکتا ہے، جسے انان قافیہ محمد صارت و سوس
نوری چلی بھٹکی نے سامانی بخشش (نعتیہ) یہاں حضور مشقی اعظم

پہاں چلیا، حبس کی سی وسعت؟

۱. مسکن. ۲. مسکن. ۳. مسکن. ۴. مسکن. ۵. مسکن. ۶. مسکن. ۷. مسکن. ۸. مسکن. ۹. مسکن. ۱۰. مسکن.

جب اس کی حقیقت سے وہ احساس ہوئے تو یہ
 رہی کو گمراہ کر دیا۔



کی شاعری کا فنی جائزہ

زاہد نظر رضوی (ایم ے) منیہ برج، کوکا ۲۳۴-09831677824/09339854633

مصور تاج شریعہ دار مفتی محمد رضا خان قادری صوفی اور ہی مدظلہ العالی اپنی ذات ہائے کائنات میں خود ایک پیر کی سبب رکھتے ہیں ان کا علمی سرمایہ اور فنی و تہذیبی تجربہ ان کی کوششیں کی عاری ہیں تاہم اسے ان کی سبب سے نہیں اٹھائے۔

مصور تاج شریعہ دار مفتی محمد رضا خان قادری صوفی اور ہی مدظلہ العالی اپنی ذات ہائے کائنات میں خود ایک پیر کی سبب رکھتے ہیں ان کا علمی سرمایہ اور فنی و تہذیبی تجربہ ان کی کوششیں کی عاری ہیں تاہم اسے ان کی سبب سے نہیں اٹھائے۔

صفت استعارہ

اس صفت کو کہتے ہیں کہ شاعر اپنے کلام میں کسی شے کی حقیقی معنی ترک کر کے اس کی مجازی معنی میں استعمال کرے۔ اس حقیقی اور مجازی معنی کے درمیان تشبیہ قائم نہ ہوتا ہے (میر و الطاف حسین حالی)

اے میر صفت کا کائنات بھر آشکارا ہو جا
اکانگی طبیعت غزلوں کی بونٹی میں
(گلشنِ بدایونی)

میں رہتا جس سمت وہ وی شان گیا
ساکھ میں مٹی رحمت کا قلمدان گیا

آپ کے چند اصناف و تصانیف مفتی محمد رضا خان قادری صوفی اور ہی مدظلہ العالی اپنی ذات ہائے کائنات میں خود ایک پیر کی سبب رکھتے ہیں ان کا علمی سرمایہ اور فنی و تہذیبی تجربہ ان کی کوششیں کی عاری ہیں تاہم اسے ان کی سبب سے نہیں اٹھائے۔

یہاں موصوفہ کی حضرت عباس شریعہ دار مفتی محمد رضا خان قادری صوفی اور ہی مدظلہ العالی اپنی ذات ہائے کائنات میں خود ایک پیر کی سبب رکھتے ہیں ان کا علمی سرمایہ اور فنی و تہذیبی تجربہ ان کی کوششیں کی عاری ہیں تاہم اسے ان کی سبب سے نہیں اٹھائے۔



(میر تقی میر)

چاند سے چہرے پہ نکھری سے وہ لب غریب
دلالت کھلے ہے آج اتنی دل بہ معلوم ہے
(۱۰۰۰ چار چاروں)

دل کر دھڑا مولا جد کب پادشاہ
جد پہ رکھ دو ذرا تم پہ کر دوزں ہر
(رضا)

پلی پلی گل قدس کی چچاں
ان لہوں کی سزا کت پہ لاکھوں سلام
(رضا)

علامہ ازہری فرماتے ہیں

دوے انور کے سہنے سوچ
جیسے اک شیخ شیخ گامی ہے
اس شعر میں شاعر نے سوچ کی تاش کو چہرہ انور کے
سامنے "شیخ شیخ گامی" سے تشبیہ دی ہے

۳- صنعت صباغہ

کسی بات کو بڑھا چڑھا کر بیان کرنا۔ حد سے زیادہ
تقریب و بڑائی کرنا (میر در اللغات ص ۱۱۹۳)

فہم پڑے آپ تو کلی چلی
ہال کھولے لوگ لٹ آئی

(امیر جتوئی)

اے رضا خود صاحب قرآن ہے مداح حضور
تجھ سے کہا ممکن ہے بحر رحمت رسول اللہ کی

(رضا)

علامہ ازہری فرماتے ہیں

مرد و خورشید و انجم میں چمک اپنی نہیں کچھ بھی

واللہ جو مل جاتے میرے گل کا پیند
ماتے نہ بھی عمر نہ پیر چاہے لیکن پھول
(حضور اعلیٰ حضرت)

علامہ ازہری فرماتے ہیں

اندر حسرت کیوں تکبہ ہم سے تیر کا شہناؤ میں سے
کا تو کسی شاہد اور سے عمر سرت کے سچے گل و گل جانے کا
شہناؤ کو میں شاہد اک سے مردوں پست میں نہ عید مسلم
بہر نکلا زندگی راحت جاں تم ہی تو ہو
مدح مداح زندگی جان جاں تم ہی تو ہو
حال جاں حال جہاں مراد سوس پاک سلی اللہ علیہ وسلم

جاں تو کوئی جاناں قرہ جاں توئی
جاناں جان جان سہا آپ ہیں
جان جاں/جان سہا سے مراد رسول پاک
مور میری سگھوں کو مرے شمس ابھی کر دیں
غلوں کی دھوپ میں وہ سایہ رلف دوتا کر دیں
شمس ابھی ہے۔ مراد رسول پاک
تیری جاں بخشی کے صدمے اس سہائے رماں
سگر جیوں نے چڑھا کر ترا جان بھال
سہائے نماں سے مراد رسول پاک

۲- صنعت تشبیہ

ایک چیز کو دوسری چیز کی مانند ٹھہرانا۔ اس کی صنعت میں شریک
قراردینا (میر در اللغات ص ۳۶۱)

نڈ کی ان کے لب کی کیا کیجئے
چکھڑی اک گلاب کی سی ہے



اجالا ہے حقیقت میں انہیں کی پاک طلعت کی

قہر ہے شاید اس سے کموں کی صاف ہے
بچھا ہے چوہ کا ستر مدیر سے والہ سے

قدم سے ان کے سر میں رگلیں چھیں
سبھی تھے بند سبھی ہاتھ دیہات خد

نورسکے کھوں پر ان کے چہرہ و اختر بھی قدا
سرجا کھتی ہیں پیاری ان کی ڈھیر میزیاں

میر جلالہ ۛ علیہ فیض جنتی تقریر
 ۛۛ اگر جلوہ کریں کون جہانانی ۛ

۳- صنعت آب و برق

پتا ہو گا کہ (میرور انکوائری ۱۹۵۵) جس میں شاعر اپنے شعر میں قرآن مجید کی آیت و حدیث کی عبارت کا انقرواد اور اس عبارت و حدیثی زبان میں ہی شعر میں نقل کرے۔

وہ چپ کی تاش تک کی گئی
وہ رشتہ عداوت النسل (عالمی)
وہ گویا آدمی میں رشتہ جوئے سے دونوں طبیب
وہ کہتا تھا کہ طبیب ماحققا ہے (قوال)
وہ صاحب تک دکھو کہ کا ہے سہیہ تھوپر
پللی والا ہے قراہ ڈکر ہے لہجہ تیرا (رضا)
پائے کو پاں پل سے گزریں گے تیری آواز پر
رب سلم کی صدا یہ جودتے جائیں گے (رضا)
رہی صاحب فرماتے ہیں

[illegible]

۵- قیمت تمام شده

شعر میں ایسے الفاظ جمع کرنا جو معنی اور مصداق میں یکساں نہ ہوں یعنی صمدیت۔ پھر جو ۱۱ دیوانوں میں جو یہ فعل سے اس صحت و صحت طلاق و صفا بھی سمجھا ہے (نہیں شاعر نے اور مہربان لکھنؤ میں ۱۹۳۳ء)

[illegible]



(نکلیں دیاوٹی)

میں چمن میں کیا گیا ، گویا دیوتاں کھل گئیں
بلبلیں سن کر مرے نالے قول خواں ہو گئیں
(غائب)

خم ہو گئی پشت فلک اس طعن زخم سے
نہ ہم چہ عین ہے وہ رنج ہے وہ را
(رضا)

صحت شمع و شب پر پستے ہیں غفل شیر خور
کرنے کو گدگدی مٹ آئے لگی پہاکی کیوں
(رضا)

علامہ ازہری فرماتے ہیں

بر شب ہجر لگی رہتی ہے اشکوں کی جھری
کوئی موسم ہو یہاں رہتی ہے برسات کی رات

حاطم ہے یہ گینا آنسوؤں کا دھندلا تر میں
یہ کہیں مومیں آئی ہیں تنہا کے سمندر میں

حرم حشر میں کھلی اس کی وہ دلف جھریں
میرہ وہ مجھ کر گما پھائی وہ دیکھتے گمنا

فرخ ، تلایاں نئی زلف معطر پہ فدا
مردہ جھنڈا پہ مستی جھری برسات کی رات

چھائی رہتی ہیں خیابوں میں تمہاری رہنمائی
کوئی موسم ہو یہاں رہتی ہے برسات کی رات

علامہ ازہری فرماتے ہیں

جہاں میں اس کی چلتی ہے وہ ہم میں کیا کردیں
رہیں کہ آسمان کردیں شیا کوثر کردیں
زمین v/s آسمان - شریہ v/s ثرا (تضامنا قاطع)

میری مشکل وہیں تہاں مرے مشکل کش کردیں
براک صبح بلا کو میرے موتی نازا کردیں
مشکل v/s آسمان

تلم سے گماں گزرے شب تاریک پہ دن کا
نیام رخ سے دیواروں کو روشن آئینہ کردیں
شب v/s دن - تاریک v/s روشن

کسی کو وہ جہاتے ہیں کسی کو وہ دلاتے ہیں
وہ یوں آتے ہیں وہ بے تر فیصلہ کردیں
جہاتے ہیں v/s دلاتے ہیں

قدردار طیب کا اس طرح سطر ہوتا
بیچے بیچے سر جاتا آگے آگے دل جاتا
بیچے بیچے v/s آگے آگے

یہ خاک کو پہر جاتاں ہے جس کے ہمسرہ کو
نہ جانے کب سے ترستے ہیں دہانے فلک
فلک v/s خاک

صفت حسن تعلیل

شعر اپنے نکلنے سے کی چیز یا اس کی کوئی لکڑی وہ
صفت ، بیان کرے ، جو دراصل اس کی علت نہیں ہوتی (فیروز)
صفات ص ۵۶۹ ، جس کی وصف کے لئے کسی علت کا دعویٰ کرنا
جو حقیقی نہ ہو

شب غم کی تیرگی میں سری آہ کے شرابے
کبھی بن گئے جس تنہا کبھی بن گئے ہیں خارے



۷- صفت نجمیں کامل

شعر میں دو ایسے الفاظ کا استعمال کرنا جو حروف اور
عرب میں مساوی ہوں لیکن دونوں شکلوں کے سنی انگ انگ
ہوں۔ یعنی وہ دونوں الفاظ تلفظ میں یکساں ہوں لیکن دونوں کا
استعمال مختلف معنوں میں کیا گیا ہو۔ (فیروز اللغات ص ۳۳۶)

جان دی ۔ دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق انا نہ ہوا
(غالب)

تو نے سب اپنے کام بگڑ کر رکھ لئے
بھرنی دقا، وہ کام جو بن کر بگڑ گیا
(قافیہ بازی)

نور و جہت نور و ذوق نور دام نور نور
نور مطلق کی کثیر، اللہ سے لیا نور کا
(رضا)

جنت ہے ان کے جلوہ سے جو پائے رنگ و بو
گل، گل، گل سے ہے گل کو، سال گل
(رضا)

علامہ اشرفی فرماتے ہیں

مستی اعظم کا وہ کیا بنا آخر رضا
محفل انجم میں آخر دھواں نہ نہیں
جانیں کس کو پکاریں کس کی جانب رخ کریں
جانیں مشکل میں ہیں مشکل کشا نہ نہیں

۸- صفت نجمیں ناقص

شعر میں ایسے وہ الفاظ کا استعمال کرنا جو حروف میں
یکساں ہوں لیکن اعراب میں مختلف ہوں اور دونوں الفاظ مختلف معنی

میں استعمال ہوئے ہوں (فن شاعری اور مسائل الہد ص ۵۳)
اور دامن کسی کا جھار کر محفل سے اٹھ جانا
اور نظروں میں نہ ہرچے کا پیکار ہو جانا
(عکرمرا آبادی)

اور دقا کو گ ہے کہ دلی لہو نہ ہوا
اور حم کو شکایت کہ قدرواں نہ ملا
(علامہ دہلی شاہ)

جیسے سب کا خدا ایک ہے ویسے ہی
ان کا ان کا تمہارا جانا نہی
(رضا)

عالم غم عالم ہیں حضور
آپ سے کیا عرض حاجت کیجئے
(رضا)

علامہ سبیری فرماتے ہیں

موت نام سے زندگی ہے موت نام ہے گماں
روح عالم جل ویا عالم کو مردہ چھوڑ کر
خم کیا مجھے مجھ جلت جہاں گیا
عالم کی موت کیا ہے عالم کی ہے فنا

صنعت مرادات اعظمی

شعر میں ایسی کئی چیزیں کا ذکر کرنا جن میں باہم
مماثلت ہو (فیروز اللغات ص ۳۳۳)

حامد کے آتے آتے خط اک اور لکھ رکھوں
میں چاہتا ہوں جو وہ لکھیں گے جواب میں
(غالب)

نہ پانہ ہے نہ صراحت نہ ظہر نہ



شعرین و اس صنعت کو کہتے ہیں جس میں دونوں
صنفوں کے الفاظ ہم وزن ہوں (غیر رد الفات ص ۲۵۵)

پہلا مصرعہ
کام تیرا ہے زندگی میری

دوسرا مصرعہ
کام میرا ہے زندگی تیری

(رد)

پہلا مصرعہ
سب سے بڑی د اہل حار تہی

دوسرا مصرعہ
سب سے بڑا + وال حمارا بی

(رد)

علامہ ابوری شبانہ ہیں
صداقت تیری ہے اہمیت ہمار کرتی ہے
حمیت ہمار کرتی ہے اہمیت ہمار کرتی ہے

یا رسول اللہ عید کی ہواؤں کو سلام
یا رسول اللہ عید کی ہواؤں کو سلام

۱۰- صنعت مقابلہ

شعر میں پہلے چند ایسے الفاظ کا استعمال کرنا جو یک
دوسرے کے ساتھ مواضع رکھتے ہوں۔ ان کا ذکر کرنے کے بعد
پھر اسے الفاظ کا استعمال کرنا جو اول الذکر کے متضاد ہوں (فن
شاعری اور احسان السدس ص ۱۶۵)

خلعت کلب میں میرے شب غم کا جوش ہے
اک شمع ہے دیکھ سحر سنجوش ہے

نقد نگار سے رئیس سے بر سر بیکار
قبول

شاخ قامت شد میں عہد چشم و رسوب میں
سہل ریس گل چنگوں قد رن یہ چوں شاخ
(رد)

ہوں میں ہوں فص ہوں بخش
جسمی چوں جسمی سے منشا تیرا
(رد)

علامہ ابوری شبانہ ہیں

مر سے محمد میں حیاں نہ جانوں میں
ہم کو کہتے ہیں خیر نامیہ دہان سے
در + مجروح + ناخیرہ سا (تہن میں مناسبت ہے)
مکی کہتی سے رندوں سے گار مست ساتی کی
ردیگاہ اسے میثاق کی عام دعوت سے
در + ساتی + پیاز + منکشاں (تہن میں مناسبت ہے)
یہ گھسے اتنی سداں جہاں کہت ساتی سے عام بیسے
وہ دوسرا ناچل رہا ہے شب رئیس تحف رہن ہے
باتی + جامہ + در + سار + شرب + چھندا (تہن میں مناسبت ہے)

ہو ہوا + کشا + سار + شرب کہیں
وہ تیکھو مجرم کے تن گھنہ بیسے میں
وہ + شوش + سار + شرب + چھندا (تہن میں مناسبت ہے)

اصل شعر میں بدتمہی غل و شرم میں بدتمہی
اس میں عیوب تمہی + اہل میں نمایاں تمہی ہو
شجر + غل + شرم (تہن میں مناسبت ہے)

۱۱- صنعت قرصیح



تجاش، شافل، تبسم، نکلہ
یہاں تک تو پہنچے دو مجبور ہو کر
(جگر)

تو سے خوشیہ رسلت یہاں چھپ گئے تیری مسائل تارے
انہیاد وہ ہیں سب مہ پاب، تجھ سے ہی وریا کرتے ہیں
(رضا)

شانی دہانی ہو تم، کافی و دانی ہو تم
دو کو کردہ دوا، تم پہ کردو دو
(رضا)

علامہ ازہری فرماتے ہیں

وہی تبسم، وہی ترم، وہی راکت، وہی لطافت
وہی تیرہ، وہی نکاح، کہ جس سے سنی ہو گیا ہے
گداگر ہے جو اس گدا کا وہی سلطان قسمت ہے
گدا کی اس درویش کی رنگ بادشاہت ہے

تاج و تار خاکیاں، تازش مرش و عرشیاں
فخر زمین و آسمان فخر نیاں تم ہی تو ہو

تم جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا تم جو نہ ہو تو کچھ نہ ہو
جاں جہاں تم ہی تو ہو جان جہاں تم ہی تو ہو

۱۲۔ صنعت مقلوب مسوی

شعر میں ایسے الفاظ کا استعمال کرنا کہ اس لفظ کو دہا کر
کے پڑھا جائے تو بھی وہ سیدھی طرح دہتا ہے جیسا کہ سیدھا اور الٹا
یکساں پڑھا جائے مثلاً دیر (غیر و اللغات ص ۱۷۵)
دیرا ہوئی ہے کہتے ہیں، ہر دو کی دوا

(غالب)

ہو کر مجبور گشت جنت سے بے نیاز
دورخ کے بے پناہ شرابوں پہ رقص کر
(گھٹیل بدایونی)

حسن یوسف پہ سکیا سحر میں انکشت زہاں
سرکھاتے ہیں ترے نام پہ مردان عرب
(رضا)

دندان و لب دلف دورخ ش کے فدائی
ہیں دھن اہل یمن ملک حق پھول
(رضا)

علامہ ازہری فرماتے ہیں

ڈوبے رہتے ہیں تیری یاد میں جوشام و گر
ڈوبوں کو وہی سائل سے لگا جاتے ہیں
شام کے مقابلے میں گر اور ڈوبے رہتے ہیں کے مقابلے لگاتے
جاتے ہیں۔

سحر دن ہے اور شام طیبہ سحر ہے
انوکھے ہیں لیل و نہار مدینہ
گر اور ہمارے میں موافقت اور میل و شمار میں موافقت سحر کے مقابلے
میں شام اور لیل کے مقابلے میں نہار۔

۱۳۔ صنعت تسبیح الصفات

کسی کا ذکر بہت صفات کے ساتھ کرنا، مگر چاہے وہ
تقریب میں ہو یا دُست میں ہو۔

(فن شاعری اور حسان الہند ص ۱۹۳)

حسن بے پروا غریبہ حراج جلوہ ہے
آئینہ زانو سے گرا حراج جلوہ ہے
(غالب)



تو سے درخ حسرتوں کا شمار ہے
مجھ سے مرے گناہ کا حساب ہے ہمارے مانگ
(عائب)

تجھ کو ہے لب گلرنگ کی خوشبو کی قسم
شامِ بچراں کی بوڑوں کو مہل کر دے

کرمِ اپنے کرم کا صدقہ لئیم سے قدر کو نہ شرم
تو ہر صاعِ حسابِ بیکار بھی کوئی حساب میں ہے
(رمنا)

میں یہ کاروں پہ یارب تپشِ محشر میں
سایہ آئیں ہوں تیرے پیار سے گیسو
(رمنا)

مذہبِ رمنا فرماتے ہیں

دخِ فرقتِ عیبِ قلبِ شعلِ جاتا
کاش گنبدِ خضر اکیسے کولِ جاتا

دل پہ وہ قدم رکھتے نقشِ پیہ وں ہوتا
پاکِ خاکِ پائیں کر پاسے شعلِ جاتا

تو درخِ دور سے پامال کیا مجھ کو حضور
اپنے قدموں میں ملاؤ تو بہت اچھا ہو

نہ جیم سے یہ بستی میری ویران ہوئی
میں میں اب خود کو ساؤ تو بہت چھ ہو

میں بہت چارو غمِ غم کی بھونچ رہا ہوں
(عائب)

مشتق نے دل میں جگہ کی تو قند بھی آئی
دو دنیا میں جب آپ ہو دو بھی آئی
(رمنا)

دیں عہدِ خوف سے پنا ساڑا جاتا ہے
یہ ہلکا سی بھاری سے جوں یہ
(رمنا)

دید گل اور بھی دل سے قیامتوں پہ
مر صبحِ آئیں پر سوئے نفسِ جاوہ
(رمنا)

حاصلِ رمنا فرماتے ہیں

سے سب سے پہلے یہ یاد رکھنا
جہاں ہر ناکہ سے منہ جانتے ہیں

ہزاروں دردِ سہتا ہوں اکیسید میں اختر
کے سہتا یگانہ لریادِ رجاں کس صفا

دردِ الفت میں وہ حرا ہیں
سے ہر پہن بھی قرین سلام

کس دل سے ہو یہاں ہے وہ خالوں
ظالم سے شری ہیں یا خوش آمد

صیغہ حسنِ طلب

خیر شری سے ہونی ہے ماسما مجھے کا چھ امریت

(فیروز اللغات ص ۵۶۶)



سے زاکم ہوا کا ذکر کرنا لازمی ہے۔

عر و دار مانگ کے لئے جسے چار دن
وہ آرزو میں کٹ گئے وہ انتظار میں
(نظر)

یکے میں ایام کے مصلیٰ کی حقیقت تھی
مجھ سے سو رنڈ کو کافی سے شہرہ تھی
(رہا)

ہمہ عامل وہ کہ جگہ ہے جہاں
پاؤں جاتے ہیں چار پھرتے ہیں
(رہا)

عدسہ اور بن لڑتے ہیں

مصطفیٰ کے رشتہ ہیں تپ ہیں
یکے سے جس کو یک بنایا تپ ہیں
(کس میں دوسرے یک (یک) کا استہوا کیا گیا ہے۔)

بھٹک کے ہر وہ گونہ سے رہتے ہیں یہ صدا
دوسرا میں کوئی تم سا دوسرا ملا نہیں
(دوسرے دوسرے شعر میں متضاد کیا گیا ہے)
یکتا ہیں جس طرح وہ ہے ان کا ہم بھی یکتا
خوش ہوں کہ مجھ کو دولت آسمان مل گئی
(یکتا کا دوسرا استعمال کیا گیا ہے)

چار یا دو یا اس میں جس میں تھیں جلوہ نما
چار یا دو یا کا وہ روش سیکھتا نہیں
(چار شعر میں دوسرے متضاد کیا گیا ہے)

صعب مقلوب کل

شعر میں یہ الفاظ کا استعمال کیا کہ اس کو بہتر تہیہ
الٹا میں تو باطنی لفظ میں چائے مثلاً "ماں" کو الٹا دینے تو نام نہ

اتاج وانیہ تو چاہئے۔ (میر و الفیہ نے ۱۱۷۵ھ)

تھوڑا تو باریت شوخ و تہیہ سے تھوڑا
معرف میں بھی ہوں نہیں تھوڑا چہر تھوڑا سے
(حوش)

سب قتل ہوئے تیرے مقام سے آئے ہیں
ہم لوگ سر پہ دین کہ مرنے سے آئے ہیں
لڑنے والے تیری شوکت کا علو کیا حاصل
حسرو عرش پہ اڑتا ہے پھر یہ تیرا
(رہا)

نہ روح افسانہ عرش میں رہی۔ سوچ نہیں کوئی بھی کہیں
جبری ہیں وجہ حزن کہیں، افسانہ کی بہانہ تھارے سے
(رہا)

عدسہ اور بن لڑتے ہیں

نہارے اندر چہ خوش ہر باب ہو جاوے
قسم خدا کی شہ کا لہجہ ہو جاوے
اس شعر میں لفظ "ز" کو الٹا دینے سے رد (لٹا) بنتا ہے
مر ۔ جانا محتاج دیا پر
میں سے تو مادر کی دامن
اس شعر میں لفظ "چاہا" کو الٹا دینے سے اتان (عد) بنتا ہے
نان و قار خا یاں نارش عرش و عرشیاں
نظر میں و آسمان فخر رہاں تم ہی تو ہو
اس شعر میں لفظ "عرش" کو الٹا دینے سے "شرع" بنتا ہے

جہاں میں ان کی چھٹی ہے وہ در میں کیا کہیں
زمین کو آسمان کر دین شریا کو شر کر دین
اس شعر میں لفظ "م" کو الٹا دینے سے "م" بنتا ہے اور
کیا کو الٹا دینے سے "آک" بنتا ہے۔



کلام تاج الشریعہ

اور رد و ہابیہ

عالم مصطفیٰ رسول (نورانی مشن مایکروس) e-mail: noon_mission@yahoo.com

حدیث و فقہ میں مہارت رکھتے ہیں ساتھ ہی شعری و فن کی
ورفت میں ملا سے جدید و سچے میں ست رکھتے ہیں۔
تصحب فی الدین اور عقیدہ کی جتنی آپ کی شخصیت کے اہم پہلو
میں اور یہی اوصاف آپ کے شعر شعر میں جو ست و مایاں نظر
آتے ہیں۔ اور یہ درس امام احمد رضا محدث بریلوی کا بھی سے کر رہا

دعوت احمدیہ شہادت کیجیے

یہ اوصاف کی سلامتی کا مقدمہ کھائی جا رہے ہیں۔
ملا مت جیسے تو جیسا جیسا ہے اور مٹی سے یہ ایک ہو جانے، اگر
ایمان کا جو ہر مسامتہ سے تو رہ مٹی کا سرور ہوتی ہے، حیات و تارگی
و تکلیف اور رشتائی بات ہے۔ اس کے یہ ان فرقوں اور گروہوں
سے بہر صورت بچنا ہوگا جو عقیدہ کے وقت اس سے پر تارہ پکار ہیں۔
جو محتاج ہیں کو کوٹنے کی تاک میں ہر س گئے ہوئے ہیں۔ اس
کے دھم فریب سے آگاہی رکھنا جان کے شر سے قوم کو باخبر کرنا
ضروری ہے، اس رشتے سے تان شریعہ حضرت خیر بدین کی کے
اشعار میں کافی مواد ملتا ہے اور یہ عہد کی ضرورت بھی ہے اور یہ
کے قمری جانشین کے تحفظ کا ایک ایسا نام بھی۔

شعر سے عہد کے تجلیات یا انشراح صرف بحث میں بھی
محفوظ رکھو، اور یہ وہ عہد رسالت سے بڑھ چکی آ رہی ہے،
جب کھارک اور دشمنان رسوں متناہی، باہر کے بولی بولتے تو

رد و رات حق و اظہار شہادت و حیات و حلق و
کرار کی تہک ملک و مقام کا خون و فانی، ہادی کی ہر سرگرمی
کی جوانی کا خون اور حقائق کا شمع، حد میں ایک جا ہو جائے
حیوت و تعجب کی بات ہے۔ حضور حاضر میں ان خصوصیات کا ہر عنصر
تاج و شریعہ کا شمع ملتی عظیم مدرسہ اشرف عالمی ہے۔
انجمن ملی مدظلہ اعلیٰ کی شخصیت ہیں اس میں ہر سے۔ انسانی
عالم میں آپ کے پاس کے اور مرتبے ہیں، ہر سے کس سے آپ
کی دنیا و علمی و محو تجلی کی انہی خدمات کا دار و دار و استی،
ہم پہلو اور ہمہ وصف سے، اس تمام دنیا میں پر مشتمل یہ کہ آپ
ایک دکان اور تجارت گاہت شہر عالمی ہیں

ان پر تصحب و استقامت کا جوہر ہونے میں ملتا ہے
یہ سب حق و کتاب و احادیث میں اس دور میں دنیا کی تمام
رکھتے ہیں جو مٹانے میں سے اور یہاں اور بھی۔ مصلحت اور مصلحت
کے ان ماحول میں جب کہ بہت سے صد میں جا رہا ہے اور کلا و جی
و است سے نام سے جیتے ہیں تاج الشریعہ کے یہاں عقیدہ و
یہاں کے ہر سے کسی قسم کی مصلحت یا سمجھوتے کا رنگ نہیں
بلکہ شہادت کی بانہی اور پاس، انی نام آپ ان دعا کا رکھتے اور
اس کی تعلیم پھیل کر رہے ہیں۔

آپ عالم اسلام کے مرجع فتویٰ ہیں، فی تفسیر اور



امروا صبح ہوتا ہے کہ آپ کو دین و دہا سے وہاں دشتی کے ساتھ ساتھ مور اپنی طبعی خوش طبعی و شعر مکی اور شاعرانہ دوق مکی دوتے میں ملا ہے۔

شعر، ادب میں شہرت و عقیدت کی حیثیت مسلم رہی ہے یہ جو زمانہ انشریہ کے اشعار میں چارے طور پر موند سے جس کے کہیں مضمون میں ای حواس سے امتحان جائز ہوگی یا جانے گا اس کا روتے سے یہ طور تا حد آپ کا عقیدہ و ایمان سینہ بخشش (مطبوعہ کینڈی مئی ۲۰۰۹ء) پیش نظر ہے۔

وہابی ۱۰۰۰ بولی گاتے پتی کتاب میں جو اہم ترین ہر گز رسالت میں کی ہیں وہ اس قدر شدید میں کہ ایک مومن کا کھینچا نہیں پڑتا کہ آپ کا آپ اللہ سے اور ال سے امت کے جد بات خود بخود جانتے ہیں جس کا اظہار بھی عاقل میں بھی حرکات و سکنات اور گفتگو میں اور بھی شعاریں ہوتا ہے۔ زمانہ انشریہ کے اشعار میں شہرت کے اس رنگ کے طالعہ سے قبل عشق و اداسی کی بخشش کا اندازہ لگائیں کہ محبت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دل بیٹنے میں بس جائز تو وہ حالتوں کی تاریکی میں روشنی دہا رہی جاتا ہے اس رنگ سے ہمارے ممدون یا اس نعمت بات کہتے ہیں جو اس میں بس کندہ ہوتی ہے بلکہ فکر کی گہرائی میں اتر جاتی ہے۔

ظلمتوں میں راہی کے واسطے
ان سیر کی سعادت کیجئے

واریں ویاں مادی کا درس بھی عجب یاد ہے، جوان میں نقشہ کہ جتنے سے نکلتا ہے، کیا ایمان اللہ و مضمون، ممدو ہے کہ جس کی بھی سرسبز و شاداب ہو جاتی ہے، وہاں عشق کر رہی ہے اور مضمون آفرینی سے جنوںے شعری حس کو چھوڑ دیتے ہیں نئی سے جو ہو بیگانہ سے دل سے دور کر دیں پھر ہمارے اور ہمارے حال و حال پر انداز کر دیں جب تو میں رسالت مضمون میں جائے اور ستاشی مشق کے ہے و گزشتہ عالم عملی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بھاری

ان کی ہجوم میں حضرت حسان بن ثابت بھی اللہ تعالیٰ عنہ شعر کہتے امت میں حسان ابوسفہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی کرتے وہیں دشمنوں کی خدمت میں کرتے اور ان پر تنقید بھی۔ اور یہ سلسلہ جد کے عہد میں چارے امتیاز سے ساتھ کام رہا۔

۸۵۵ء کی جنگ آراون میں ہجر یزید کو مسلمانوں کی یوں شوکت و حمیت کا اندازہ ملتا ہے جو جلا تھا، انھوں نے مسلمانوں میں شکار و افترق کا یہ منظر اور بھی منسوب ہوتا اور عظمت رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عشق میں آپ کو دہوں سے جد کر کے کے لیے نام نہاد حارث بن اسد کے ان کے قہر سے پرگاہ ساس میں گستاخی و اذیت کی دے لی اور ہمیں کے کلمات نکھوے گئے، اور یوں مسلمانوں میں کی بدعتیہ فرقے دہا، پائے گئے۔ اس میں وہابی، دہا ہادی قادیانی جبر مقدس و غیرہ زیادہ نمایاں ہیں جس سے ہر چہ میں توین رسالت کا پہلو کثرت سے ملتا ہے۔ امام محمد رحمہ اللہ حدیث برہن سے ان کے مکر و فریب سے امت کو خبردار کرے گئے ہے درجنوں کتابیں تصنیف کیں اور امت سے راہی سے ماموں رسالت کی حفاظت کا پیرا ص ۱۲، اس میں آپ کے پیرواں 'حدائق بخشش' کا بھی اہم کردار ہے۔ درجی نصف تانہ انشریہ حضرت تھانویوں کی شاعری میں بھی مستور ہے۔

شعراؤں اور شاعرانہ میں ہیں انشریہ کو خاص قدر حاصل ہے اس جہت میں کامیاب ممدو کے لیے بڑی مہارت ریاضت یہ عشق و مکارہوں سے نکل جانے انشریہ شعر ہے شعر میں آتے ہیں اظہار عشق اور محبت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تسکین کے لیے اشعار کے قہر سے صفحہ قرآن پر جلوہ گر ہو جاتے ہیں آپ کی شاعری محبت کی آئینہ دار ہے، جس میں عشق و عرفان کی جلوہ سداں سے، اور قلبی و رات مہربان بہت کی توسل کا نقش جمل ہے، ممدو کا جتنی شہید عالم خصوصی تحریر فرماتے ہیں "تین انشریہ کی شخصیت کا یہ طور ملتا ہے کہ اس سے یہ



تخصیص سے ایسا عمر خیر۔ ویرا شر و بندہ جسی و جنوں بندہ
حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے۔ (حفظ الہیوں
معبود و ملک دیوبند ص ۵)

تو اس نے عمر خیر کو حیوانات کے ضم سے تشبیہ
دی (حاجہ اللہ) اس نے تو کوئی بڑی عقل چ پڑیوں کو دے گا
حق کے راستے سے گئے ہو میتھے علم مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے مطلق قرآن مقدس میں شاہد ہوتا ہے اللہ شخص ۵ عبد
الغفران ۵ (نص ۱۷) "جس نے پہ محبوب کو آ کر
سکھایا" (کتبہ ایران)

خود حق تعالیٰ جس وقت کا پر حاتم و ہواں کے علم
میں کا نیا نام ہوگا اسانی عقلیں اس کی بلندی کو نہیں پہنچ
سکتیں۔ حادیں حاصل ہونے لڑیوں ہائی سکتیں

ان کا سایہ سرور پر سلامت رہے
مخبر سزا سے رہیں ہلا ہی دشمن سدا
ان کے حامد پہ وہ دیکھو بجلی مری
وہ جلا دیکھ کر وہ جلا وہ جلا
وہ جیسے کے بیش جو تجھ سے جلیں
مر کے بھی ان جوں کو نہ جینے سے گا
محبت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایمان کی جاں
سے اس محبت و الفت کے ساتھ جو بکھوہا رگہ والہی میں کیا
جہنے کا مقبول ہوگا ہے اس محبت بکھوہا توں نہ ہوگا اور
میتھے ہونے کی سیاحت کا رخ ہو یہ ہوگا

جین دہائی پہ اس کی سیاحت
ہایا ہوئی جیسے ہر شاعری
کہ اس محمد ہائے بعید محبت
نہ یا بند ہرگز قبول نہ الہی

جانتا ہے تان اللہ چو نے یہ ہے اس مرد و جو شتر لگائے ہیں
اس کی یہ تھلک ہٹائیں

وہی جو رتہ سعادتیں میں جاں عام ہیں
ہو بھائی کہے ان کو کوئی اٹھا بھیرت کا
وہ دگ جان وہ عالم ہیں ہائے بھائی نہیں
ہیں یہ سب پھندے گئے تیرے جیسے بھائی کے
ہملا دھوے ہیں ان سے بھیری کے
سرعرش بڑی جن کا قدم ہے
کر کے ہون بھیری کا یہ مسہ کے مل
مس کیا وہ جس نے ہی سہا سہا جہاں

لغت اشل مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جوں
میں دھاتیں مر کڑ دھاتھاس دور ہاں ہاں ہاں
ہاں کہہ ستریں کا یہ تیرے دیکھو جس داندہ سرورک عش
ہاں ہے اس کی عظمت کی تیغ علی ہے۔ مسرور کا ہون
ہاں ہاں کے ہاتھ سے ہاں جا جا۔ اور و اتانیت سے
اچار اور صیرت و صارت سے مکی ہاں ہاں ہاں
میں عقل اہل دینی کا ہاں ہاں سے گاہا ستا ہے ہاں ہاں
شیر محمد گواہی ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں
ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں

جو جنوں غلہ میں کوئی کو دے بیٹھے حرم
یہے دے شے ہاں کی ہاں ہاں ہاں
عقل چ پڑیوں کو دے بیٹھے حکیم تھانوی
میں نہ کہتا تھا کہ محبت دلو گی اچھی نہیں
دوسرے شعر میں ہادی شرف علی تھانوی کے اس
عقیدے کا رد ہے جو اس نے عمر مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے
انکار میں لکھا

میں بعض جہم علیہ مر۔ میں تو اس میں حضور کی حق نما



جس میں تعلق ہے "تقیہ" ایمان میں مبالغہ نہیں رہتی۔
 لکھا ہے کہ "رسول خدا مر کر مٹی میں مل گئے۔" (ص ۹)
 معاذ اللہ۔ اس عبارت کو تقیہ لایا ہے کہ جدید ایڈیشن میں ردو
 بدل کر دیا گیا ہے۔ حدیث الشریعہ میں نا محض عقلی تحریر فرماتے
 ہیں۔ "امیہ یلیمہ سلام اور اولیائے کرام سے دین و شہد و
 حافظان قرآن کے قرآن مجید پر عمل کرتے ہوں۔ ردو جو مصعب
 محبت پر قائم ہیں اور وہ جسم جس نے بھی اللہ عزوجل کی شخصیت
 کی اور وہ کہ اپنے اوقات ردو و شریف میں مستغرق رکھتے ہیں
 ان کے بدن کو مٹی نہیں کھا سکتی، جو شخص امیہ کے کرم یمہ سلام
 کی شان میں یہ غیبت کلمہ کہے کہ "مر کر مٹی میں مل گئے" مگر اولاد
 دین حبیب مر کتب تو ہیں ہے۔" (بہار شریعت، حصہ اول،
 ج ۱، ص ۲۸۰ تا ۲۸۱)

اس بات تنقید کا رنگ ملتا ہے اور حیات النبی صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم سے تعلق عقیدہ کی مراعت کا شمع پہلو بھی۔
 مر کے مٹی میں ملے وہ خدیجہ بانگل غلط
 حسب سابق اب بھی ہیں مرتد میں سلطان جمال
 اشہ راج اشریع سے ان مضمون میں وہاں کے
 ردو احوال میں شریعت کے صرف چند نمونے پیش کیے گئے۔
 ان شاء اللہ۔ یہ بھی حریہ شہر کا جائزہ پیش کیا جائے گا اور
 باطن فرقوں کے سد باب کے دوسرے شعری محرکات پر بھی
 روشنی ڈالی جائے گی۔ ضرورت ہے کہ عقائدی خدمات
 و فروغ حق کے موضوع پر "سینہ نقیض" کا علمی جائزہ دیا
 جائے یہ کام برآمد ادب کا کوئی شاندار ہی کر سکتا ہے ایسے محققین
 کو اس سمت توجہ کرنی چاہیے۔ اسی طرح ذکر کردہ موضوع پر
 تاج اشریع کا نثری کلام جو تصانیف و تالیفات ترقی و ترقی پر
 مبنی ہے وہ بھی خاصی اہمیت رکھتا ہے نہ ان سے عقائدی
 یا فکری و ایمانی کی مصیبت کا دورس ملتا ہے۔

تذکرہ — الفت ربہ، عبث سے ٹھہری
 مہر محبت ہیں یہ سب دُعا سے سبائی کے
 ایسے تعلق، انکس و ہر میں کے بار وجود میں اس
 کے بار جو... یہ سب کے شریک ہیں۔ قرآن مقدس کا ارشاد ہے
 یٰٰہِیْہِا تَسْمِیْہِیْہِا مَوْتُہِا وَحَیْہِا لَیْہِا
 یٰٰہِیْہِا (المائدہ ۲۵)

اسے ایمان و احوال سے ذرو اور اس کی شرف و سید
 (موت و حیات)

بہار و دنیا، گاہ الہی سے مقبول، محبوب ہیں اور سید۔
 حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نہ بگاڑے رسول سے یہ بھی سید و رکار
 ہے۔ "یت مدورہ کے حوسے سے تاج اشریع کا یہ شعر یکجہاں
 اعضا فرما کے گویا رب نے یہ فرما دیا
 بنے وسیلہ خدیجہ و برگز خدا مٹا نہیں
 بھدی تحریک تو پہواں پہاں سے جسے میں انگریزوں کی
 معادیت و مشاورت رہی ہے جس کے شام بھی موتی ہیں۔ اس
 تحریک سے جاد مقدس پر قصہ ہوا مسلمانوں سے قتل ہوا...
 موالا جیسے مسلمانوں پر شرک و بدعت کے ثبوتے قائم کیے،
 مقامات مقدسہ سے تعلق کی۔ اس کے ہاتھوں جاری جاری اسے
 حرمی کے ضمن میں تاج اشریع نے دعا کیے نہ رہیں جاز سے ان
 کے انکار کا مضمون واضح ہے۔

خدیجوں کی چرو دق یا الہی! تاکے
 یہ جلائے خدیجے طیبہ سے جلائے خیر سے
 دفع ہو طیبہ سے یہ خدیجہ
 رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) غلط سمجھتے
 دفع طیبہ سے وہ یہ خدیجہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 بہار حیات النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بھی منکر



سیدنا ابو بکرؓ

[illegible]

تصور کیا کہ یہ بدظنہ اللہی ہے متعلقہ تصور
جو فیض تاب میں حاضر ہو ہے قلب و تصور و خیال و ہوا سے
و کیا جو فیض تاب میں پہلی مغربیت کا ہے یہ قلب و تصور
تصور و محبت کے ساتھ وہی وقتوں میں حاضر ہوئے و آثار ہیست ہیں
پہلے حس و الہام ہے کہ میں حاضر ہوں یہ ہوا و عرش و عرش
تھے ہیں اس لئے کہ یہ ہوا و عرش کے جہاں مشعل شمس سورتی ہیں۔
متغافل و پیش یہ جو تاتے۔ ہوا و عرش و عرش کے جہاں
پہلویں جاتی ہے۔ دست و ہوا سے جاتے ہیں۔ و ہوا و عرش کا عرش
ہو تاتے اور اس میں ہوا و عرش و عرش کے جہاں۔ و ہوا و عرش تصور

تاج شریہ سے متعلق سوالات اور جوابات

۱۵۰۰ کے پے پے پے پے پے

جس صفائے میرے پاس نہ تھی

2010年12月10日

ہم توحید سے شکریہ ادا کرتے ہیں

سے پتہ چلتا ہے کہ

خام ہے۔ شرحیں و اضافے اسے

احمد علی خان قلعہ دار

پول و خزانہ کی دیکھ بھال

$\frac{1}{\sqrt{\pi}} \int_{-\infty}^{\infty} f(x) \delta(x-a) dx = f(a)$

حضرت سیدنا سعیدؑ ر.س.و.ا.ز.ی. علیہ الرحمہ

مرکز اسپتال سید سہار مسعود خاتمی علیہ الرحمہ افغانستان کے

عزیز شہ کے رشتہ ۱۰۰ تھ۔ یہ ہے والد متعلیٰ، پرنسپل کار اور رہبر

آقون ے مالک تھے۔ پچھلے سال میں جس سلطان نے انہیں ہرق کے

ہم لوگوں میں شریف بنے۔ آپ جس پر جنگ ہوئی کسی میں

سے مرثیہ کی عمر میں عام شہادت ہوئی ہے۔

وہ حیدرآباد کی ہارنگ وائٹ اس کی مقبولیت کی وجہ سے فیوس پرکاشات کی

آپ کی حکومت آپ پر جس طرح مورخ اور ریویو نویس اور ممبر پارلیمنٹ کی ہے

ہر کوئی کہہ سکتا ہے کہ یہ سب ایک ہی چیز ہے۔

اس فقیر کو میں حضورِ مآبؐ کی پٹی عقیدت

۳۴ اخبار یوں کرتے ہیں۔

حضرت مسعود غازی اختر برج ہدی

بہ سون کا تہہ ۵۵ ساکب کا مقدر

”ساز هر کیب رشتہ قمر

پس نہ تاش سے مجھ رہا عام ہو گیا

تجے نور میں سے حیات دیا کوئی

بجائے کہ جس جہ سے عقبر کاٹے صدقہ شہا

کتابخانه عمومی شهید شریعتی

(Faint handwritten notes at the bottom of the page)

تفہیم = تفہیم

۱۰۰۰ سے زیادہ کے لئے ۱۰۰۰ سے زیادہ کے لئے

تغییر متغیر: $\Delta E_{\text{کل}} = E_{\text{کل}} - E_{\text{کل}}^0$

تشیع و تصوف: حضرت محمد (ص) کے بارے میں تصوف کے بارے میں

سید محمد بخش صاحب، برصالحہ، قراچہ، (تور) علیہ الرحمہ (عسکر)



حضور مختصر، عظیم ہندو علیہ رحمہ

نیراخص حضرت شہرہ حضور محمد اسلام حضرت معمر غفر

ہندو شاہ کیم رسا حال قادیان جیوانی میں علیہ الرحمہ آپ وقت سے
طیل القدر عزمین افس قیسرے عوام ہے، آپ کے سورت قدر
کی تفسیر جس معصومہ ہا میں کیست لعل ظہر ہے اور قیسرے لہو،
اور مختصر عظیم ہندو کے خطاب سے پکارا شہد علیہ اس خطابت میں ہندو
حاصل تھا سچین کو آپ خطاب سے مٹھ کر دیتے تھے سدا والی
عند تقریر سے عش عش کرتے تھے ہذا میں مہات کھا۔
میں سادہ اور عوامی میں قیام تھے۔ اور اہوم ہندو اسلام کے علماء
کے ساتھ ایک مشن باپ کی طرح سلوک کرتے تھے اساتذہ کرام
اور طلبہ آپ کے حسن عداق اور پیار و محبت سے بے حد متاثر
ہوا کرتے تھے۔ آپ شہزادوں کو بڑے تاراج سے پالا اور علم دین سے
باز مائی کیا جب آپ کا وصال مبارک ہوا تو اس وقت حضور تال
الشریہ جامعہ دہلی (مصر) میں رہتے تعلیم تھے ۱۹۶۶ء میں آپ سے تعلیم
سے واپس ہوئے تو والد شری کی بارگاہ میں قرآن مفیدت پیش
کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔

جانی دین حدی تھے شاہ حیدر میاں
باشعین مرد خدا تھے شاہ حیدر میاں
کس مکی بیگم رخصت مکر تے ہی رہے
بکر میر و رسا تھے شاہ حیدر میاں
ہم کوئی دیکھے نہیں اب کیسے ہیں تے حضور
تم تھیب دتر، تھے شاہ حیدر میاں
حیر و حلیم و رسا کی اب ہمیں تو قیاس دے
تیرے بعد لے خدا تھے شاہ حیدر میاں
شور کیا ہے یہ برپا غور سے اکثر ستو
پر تو احمد رضا تھے شاہ حیدر میاں

حضور نور میاں ماہر و علیہ الرحمہ کی عبقری شخصیت دیا ہے
علم فن اور عشق و عرفان میں محقق تھا۔ کس آپ ماہر راویوں
تھے اور پیرو شدہ تھیں ہی میں داخل مسند فرما کر ان کی وراثت
کی خوش گوئی فرما رہی تھی آپ کی موت پانچ گنت ہے کہ
ہندوستان کی دیر غلیم مدد گامدگی ہے دور حکومت میں جب
مسند کی راز مرق اور یہ تو آپ کے س کے خلاف علم بغاوت بلند
فرمایا اور مسند کی کتابتیں و حدیث کی روشنی میں حرام فرمادیا۔
اور آپ کے اس غمی سے پورے ہندوستان میں جھل جھل گئی پانچ گنت
حکومت وقت اس عظیم مدد سوسٹ کرے پر عبور ہوئی۔ آپ نے اپنی
حیات عید میں لگی کھانا کی چارٹی کئے میں سب محفوظ ہیں رو
پائے جتنے قادیان محفوظ ہو سکے سے منع کر کے قادیان معضو یہ کے
نام سے شائع کر دیا گیا ہے آپ حضور تال و شریہ کے مانا جاں ہیں
آپ کے وصال کے بعد مرنے جسم کے مرنے پر حضرت انس
وہمہ و مار سوزی علیہ الرحمہ سے ہائیں ملتی عظیم ہندو کی حیثیت
سے آپ کے سر پر ستارہ مدگی اور دعاوں سے لار۔

بارگاہ حضور مثنی عظیم ہندو میں مرنے کرتے ہیں

مثنی عظیم دین غیر الہدی

جوہر شان عرفان احمد رضا

دیا احمد رضا ہے تمہیں دیکھا

ذات احمد رضا کاہر تم آئینہ

احمد نوری کے ہیں یہ مظہر تمام

یہ ہیں نوری میاں نوری پور ہوا

کیا کہوں حق کے ہو کیسے تم مقتدی

مقتدایان حق کہتے ہیں اقتداء

اور ہوں گے جنہیں تم سے لائی ہو کچھ

تیرے اکثر کو کافی ہے تیری رضا



مفتی محمد رفیع الدین صاحب دارالعلوم

تصور مجاہدات حضرت سید شاہ حبیب الرحمن قادری
صلی علیہ الرحمہ میں عظیم برآمدیہ تصور تھو لاسلام مشن
عالمی جامعہ اسلامیہ یا سیت سے تباہ و برباد ہو گیا ہو۔
پس مشن کی مناظر تھے آپ مناظر میں تھے اور منظر میں تھے۔
حضرت علامہ دارشہ القادری علیہ رحمۃ اللہ کی سیت میں رہا
میں منظر ہو سکتا ہے۔ تصور صدر شاہ علیہ رحمۃ اللہ اور تصور
صدر شاہ فاضل ماسکینی علیہ رحمۃ اللہ کے خدا کا عہد میں سے تھے۔
تصور مشن عظیم سید حضرت قطب الدین علیہ السلام میں رہا۔
میں بھی عہد و جلالت حاصل تھی۔ آپ جب تصور اہل حضرت
علیہ الرحمہ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے تو بکے پاؤں حاضر ہوتے
اور انگوٹھوں سے "سو چاند" ریت تھے اپنی ریت میں مگر یہ وہ
کے جلالت علم جنات علیہ السلام۔ مسلمانوں کے مسلمانوں کے مسلمانوں
حکومت سے لکھتے اور عقیدہ بارئیل چاہا پر۔ پھر عربیہ سیت
عالمی اور پادشہ علیہ السلام سے مشرف ہونے اور دعوہ دینا اور شیخ
تائب میں حاضر ہو کر پھر عربیہ پھر سے کاشف حاصل ہوا۔ ۱۹۸۰ء
میں آپ کا دعویٰ ہوا۔ تصور مشن عظیم سید علیہ رحمۃ اللہ کے ہائی
عالمی سے جب عربیہ میں تصور نامہ شریفہ علیہ السلام ہو گیا
آپ نے حاضر ہو کر مرکز لاسیت کی نمائندگی فرمائی اور عظیم مجاہد
اور مسلک اہل حضرت سے رجوع کیا۔ بارگاہ میں شرفان عقیدت
پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں

تم کیا سمجھے عابد ملت جہاں گیا
عالم کی موت کیا ہے عالم کی ہے فنا
میں ملت عابد ملت کو کیا کہوں
یوں سمجھو گز گیا کوئی اسلام کا ستوں
یادگار چہ اسلام اب نہیں
اندیشہ ہے آج شیطان علم دیں

خود شیر سہیت نے چاروں اڑھ ل
علت میں قافے ن وہ تہ قسم مئی
پیک ہدی و خضران کی وفات تھیں
آخر خوشی مراد وصال حبیب کی

حضورا حسن العالما وعلیه الرحمہ

حضور احسن العلماء حضرت سید شاہ مصطفیٰ حیدر حسن
کاوردی۔ لیکن علیٰ حدیث عائشہؓ شمعیت جلاشہ ہے دور حیات
میں مرتب ہو، مثنیٰ بھی آپ سے بنی چڑی ردت مکت و موصو
صلی اللہ علیہ وسلم کی توثیق و شاعت میں ضروری۔ مضموم راہ سے
ہوئے تہذیب و ادب کی شریف کو پاس سے عقیدت سمجھتے تھے ہے
وہاں شہر۔ حضرت امیں ملت مغلہ العالی اور حضرت عجیب
میں قندھار تصور مثنیٰ عظمہ ہند سے مرید کیا۔ تصور مثنیٰ عظمہ ہند،
عصر عظمہ ہند سے غایت اور محبت کو پاترے تھے۔ حضور
تات و تارید مغلہ العالی پر ہے ختم شعلت لمریاد اور عمارت و
عدالت سے بھی مراد و تات و تارید الشریعہ اپنے حال اور
رفوہ کے۔ وہاں سے قندھار چلتے ہوئے ہے مرشد و عمارت
کی بارگاہ میں یوں گویا ہوتے ہیں۔

اے قیوب اہلی حضرت مصطفیٰ حیدر حسن
اے بہار باغِ ذہراء میرے برکاتی چمن
استقامت کا کون کون حکم و ہلا حسن
اشرف و افضل نجیب حترف ذہراء حسن
سو گدوں کو ٹھیکائی کا سامان نہیں
اب میں قادری بن گیا تیرا امین
علم کا اس آستانے پر سدا بہرہ رہے
صورتِ خورشید تپاں میرا مادرہ رہے
آخر خستہ ہے بلبلِ گلشن برکات کا
دیر تک چمکے ہر اک گلِ گلشن برکات کا

اور فن عروض

ماہنامہ ادبیاتِ اسلامیہ، لاہور، 09831677824/09339854633۔

سوارے کی خوشنوتری تھے مدثن عروض پر علقہ حاصل کرے
کے تے گائے گائے عروض مارکیوں سے بھی آگاہ کرتے تھے۔
یہی وجہ ہے کہ ان ستاد شعر کے کلام میں ایسے بحر میں شعرا
ماتے ہیں جو ان اور مترجم ہوا کرتے تھے اور جس بحر میں کلام کہتے
تھے۔ اس بحر سے کاحذ واقفیت بھی رکھتے تھے اس لئے ان ستاد
شعر کے کلام میں ہمیں عامیہاں نظر نہیں۔

اردو ادب میں دایسے استاد شاعر تر رہے ہیں جنہیں
اردو ادب تاحیات فرموش نہیں رکھتی۔ یہی مراد میر درد کا ہے
سے سے یہ دو بین استادشعر ہیں جس سے کلام میں فصاحت و
بلاغت، تقویٰ و سادگی، درمستور کا بدیدہ، قمر نظام سے بدبو سیاقی
ان کے کلام میں بھر تارتی ہے اس کی بد۔ صرف فنکاروں کے
شست ویر حاست سے بد۔ بحر کا انتخاب بھی ہے۔

بحر مختار سے شاعر دور رکھی جسے ہندی بحر بھی کہتا جاتا ہے
میر تقی میر نے اس بحر میں وہ کمال اظہار ہے کہ آج بھی شعراء نے
اردو اس کا حق کرتے ہیں نہیں غائب۔ اس بحر کو میر کا گایا شاید
غائب کی بحر میں یہ بحر اس کے حراج سے محابقت نہیں رکھتی تھی۔
حدیدہ و در میں شعراء بہت ہیں کے مگر یہ شعر ابو جوش

موشن میں پر ہفتا کرتے ہیں تو کویش موشی سے ش
سے جڑے ہوئے ساتھ میں کیا دھیس تے ہیں ان تو امیں میں
صفت بیضا۔ مطلق مطلق۔ فکر۔ تحمل۔ مصاحت و اخوت و
شعریات ہی ہیں بلکہ فکر و علم کے سے تر شعر میں دلی
و رات صوری میں مدد و ریں جو سب سے اہم چیز سے وہاں سے
عروض، بحر۔ اس علم کے بغیر جب آپ کی فکر و علم تے ہیں تو
گویا آپ اس گشتی پر سوار ہیں جس کا وہاں ہیں۔ بدیدہ میں
نیر چالانا ہو تا آپ کی میں میں جس کی پڑنی درست
نہیں ورنہ اس سے نہیں بھی آپ کی شہین پٹی پڑنی سے تاملنی
نے اور آپ کا تسلیم ہو سکتا ہے۔

جب ہم اردو ادب کے ادبی شعر کے کا مکار بھی
چارہ ش میں قیام چلتے ہیں کہ ان شعراء نے شاعری سمجھے سے
ساتھ ساتھ عروض میں بھی مال حاصل کیا ہوگا کلام کہنے کے بعد
ان کلام و عروض سوئی پہ حاجی کرتے ہیں اس کے بعد ہی
سے کسی مشاعرے یا محفل میں سرتے سوتے گئے یہی وجہ ہے کہ
ان کے کلام میں عروضی حامیں عام نہیں تھیں۔ ان شعراء کے
ماتر وہ بے شمار ہیں کہ وہ صرف فن شاعری کے نوک و چنگ



اس زمین میں کل ۱۷۱ اشعار کہے گئے ہیں

(ب) اپنے دعووں کی ضیافت کیجئے

جام نظام و مہارت کیجئے

۳۰ میں میں کل شعراء کی تعداد ۲۲۶ میں

(ج) یا رسول اللہ! خبر الامام

دورا قادیانہ کا لیجئے سلام

۱۰ میں میں کل ۱۳ شعراء رقم کیے گئے ہیں۔

(د) اے مہارے جاوہرے کو عام

عرض کر دے ان سے با صبر و احترام

۳۰ میں میں کل ۱۸ اشعار نظم کیے گئے ہیں۔

(ر) کس کے غم میں اے ترپا نا چل

ور کچھ یادہ منڈاتا سے دل

یہ سبقت شریف حضور منہ معظم کی شان میں کہی گئی ہے، اشعار کی

تعداد ۱۳ ہیں۔

(۲) بحر میں ۳۰ میں میں بحر و فہم و تصور محدود و وسیع

قاعدہ شعراء کی تعداد ۱۳ میں میں بحر و فہم و تصور

(۱۱) جب بھی ہم نے تمہاری کو بھلائی ہوگا

تم سستی سے ہمیں مومن رہا یا ہوگا

۱۰ میں میں تعداد اشعار کی تعداد کل ۱۶ ہیں۔

(۱) سنی کی رات میاں کی ہے بہار کی رات

فضل نوشاد و دو عالم کے بیانات کی رات

اس زمین میں کل نو اشعار نظم کیے گئے ہیں۔

(iii) تیرنی چہ کھت چہ حسرت چاہتے ہیں

ہر ملت کی کو وہی بچا دکھ جاتے ہیں

اس زمین میں اشعار کی تعداد کل نو ہیں۔

۵۔ بحر متقاربہ مشن سام

۳۰ میں میں کل ۱۳ اشعار کی تعداد ۱۳

کل تعداد ۳۰ ہے۔

۱۰۔ بحر متقاربہ متبوعی اشعار دوری

۳۰ میں میں کل ۱۳ اشعار کی تعداد ۱۳

تعداد ۱۳ ہے۔

۱۱۔ بحر اول غزل شعور سام

۳۰ میں میں کل ۱۳ اشعار کی تعداد ۱۳

۳۰ ہے۔

۲۔ بحر متقاربہ سام محدود

۳۰ میں میں کل ۱۳ اشعار کی تعداد ۱۳

۳۰ میں میں کل ۱۳ اشعار کی تعداد ۱۳

۳۰ میں میں کل ۱۳ اشعار کی تعداد ۱۳

۳۰ میں میں کل ۱۳ اشعار کی تعداد ۱۳

۳۰ میں میں کل ۱۳ اشعار کی تعداد ۱۳

۳۰ میں میں کل ۱۳ اشعار کی تعداد ۱۳

۳۰ میں میں کل ۱۳ اشعار کی تعداد ۱۳

۳۰ میں میں کل ۱۳ اشعار کی تعداد ۱۳

۳۰ میں میں کل ۱۳ اشعار کی تعداد ۱۳

۳۰ میں میں کل ۱۳ اشعار کی تعداد ۱۳

۳۰ میں میں کل ۱۳ اشعار کی تعداد ۱۳

۳۰ میں میں کل ۱۳ اشعار کی تعداد ۱۳

۳۰ میں میں کل ۱۳ اشعار کی تعداد ۱۳

۳۰ میں میں کل ۱۳ اشعار کی تعداد ۱۳

۳۰ میں میں کل ۱۳ اشعار کی تعداد ۱۳



(iv) سحر بخش کا ہے جس کے صدقہ سے

خرد و بخش ابد جاں میا دے دو

اس زمیں میں کئے گئے اشعار کی تعداد اسی ہے۔

(v) اپنے در پر جو بلاؤ تو مست چم سے

میری بگڑی جڑنا تو بہت اچھا ہے

اس زمیں میں کیا ہے - شعرا نظم کئے گئے ہیں

v. جاننا پہ پندوں - چل آئی ہو

رنگ کی آگے جانا ہے پر ماضی سو

اس زمیں میں کیا ہے - شعرا رحمت شریف کے نظم کئے گئے ہیں۔

(vi) یہی موت میں حرمہ بخش آئی ہے

صدقے جاؤں میں انھیں شب تجائی کے

اس زمیں میں کئے گئے اشعار کی تعداد اسی ہے۔

(vii) میری میت پہ یا احباب کا ماتم کیا ہے

شور کیا ہے یہ اور زاری عجم کیا ہے

اس زمیں میں کل ۹ شعرا نظم ہوئے ہیں۔

(ix) سوز نہاں اشک رول آؤں غصاں دیتے ہیں

کیوں محبت کا صلہ اہل جہاں دیتے ہیں

اس زمیں میں رحمت شریف کے کل چار اشعار نظم ہوئے ہیں۔

(x) حورو و وحی دل حشر کو سہا آئی ہے

چل بیٹوں سے یہاں تجس آرائی ہے

یہ نسبت نامہ ہے جو تقریب شادی عبدالکریم صاحب

نے جانی سپہاں : عجم کی تھی ہے - اس نسبت نامے میں کل

۹ اشعار نظم ہوئے ہیں۔

3- بحرِ دلِ شمسِ سالمِ ہندوئی تصور

وزن : قاعلاقن قاعلاقن قاعلاقن / قاعلاقن

شعر

(i) ہوا لبوس من و ذر کی بندگی اچھی نہیں

ان کے در کی بیک اچھی ضروری اچھی نہیں

اس زمیں میں کل میں اشعار رحمت شریف نظم ہوئے ہیں۔

(ii) فرقت طیب کی وحشت سے ہے جانے خیر سے

میں مدد چھ کو چلوں وہ دن میرا آئے خیر سے

اس زمیں میں کل ۱۹ اشعار رحمت شریف کے کہے گئے ہیں۔

(iii) اس طرف بھی ایک لکھ مرور خشاں جہاں

ہم بھی روکتے ہیں بہت مدت سے ارباب جہاں

کل ۵ اشعار رحمت شریف کے نظم ہوئے ہیں۔

(iv) مرثیہ ہے ان کی ہر سو جہوہ گستر بیاباں

گم بہ لعل بدستیں کہ ہر لور بیاباں

اس زمیں میں کل سات اشعار رحمت شریف کے نظم کئے ہوئے

ہیں۔

(v) مگر میں ذوقِ طلب سار جہاں نہیں

رستہ میں کہیں درخت نہ ملتا نہیں

کل ۱۱ اشعار اس زمیں میں نظم کئے گئے ہیں۔

(vi) بارِ حسین و رضا میں گل کھلتے ہیں حسین

بھی بچا مہم صیبت مسکرتے ہیں حسین

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شان میں یہ مقبلیت

شریف کی تھی ہے۔ اس زمیں میں کل تین اشعار نظم ہوئے۔

(vii) حضرت مسعود غازی اختر جنتِ حدی

پے کسوں کا سو وہ سالکوں کا مقتدا

یہ منفعت شریف و صلاح حضرت سید سالار مسعود غازی

علی المرتضیٰ کی تھی ہے اس زمیں میں کل ۱۱ اشعار نظم کئے گئے

ہیں۔

(viii) چل دے تم تجھ میں انکوں کا دریا چھوڑ کر



روح رواں زندگی جان جہاں تم ہی تو ہو
اس زمین میں کہے گئے اشعار کا اثر کیا رہا ہے۔

(۱۱) مست سحرالت سحر و ما شہ وقت ہے

برو و رجو سے تو وہ بہت فتنے سے

یہ زمین میں گل چاچ شہر عمر کے گئے ہیں

(۱۲) پی کے جوست ہو گیا ہوا عشق مصطفیٰ

اس کی خدائی ہو گئی اور وہ خدا کا ہو گیا

یہ زمین میں گل چاچ شہر نعت شریف کے نظم ہوئے ہیں۔

1 - بحر حیدر ملک مشن سالم سنگل

فاصل فاصل فاصل فاصل فاصل

(۱) تم چوہہ پتہ سب مدینہ پتہ

جو سب حیدر سب کے حیدر پتہ

اس زمین میں گل نعت شریف کے ۳ اشعار نظم ہیں

(۲) بحر حیدر ملک مشن سالم سنگل

یہ بحر حیدر ملک مشن سالم سنگل کے ۳ اشعار نظم ہیں

یہ بحر حیدر ملک مشن سالم سنگل کے ۳ اشعار نظم ہیں

نظم کے گئے ہیں

(۱۱) منشی اعظم دین خیر الوری

حیدر شاہ و فاضل احمد شاہ

اس زمین میں گل ۱۳ اشعار و مقتبہ شریف کے نظم ہوئے ہیں۔

1 - بحر حیدر ملک مشن سالم سنگل

محافل محافل محافل محافل محافل

معدنہ

(۱) تمہارا سہرا ہے کہ پرتو ستارہ ہے فلک

تختے بار و حد احسان سے کیوں بنائے فلک

اس زمین میں گل ۸ اشعار نظم کے گئے ہیں

اس نعت شریف میں شہر کی شان عکاس ہے۔

(۷) شجرت نارنگی سے صبر ہے، نارنگی ہے

وہ صحت نارنگی میں الپ شکر تارنگی سے

اس مقتبہ شریف میں شہر کی شان عکاس ہے۔

کی شان میں کئی گئی ہے۔

(۸) تمہیں جس سے بھی نیچو کر وہ احمد شاہ ہو

جو ل حضرت احمد رضا کا آئینہ تم ہو

یہ مقتبہ شریف حضور صلی علیہ وسلم کی شان میں کئی گئی ہے۔

اشعار کی گل تارنگی ہے۔

(۹) سبک جان کی صورت پر پشاور میں سبک

ملک سے رہا ہے، رہا ہے، رہا ہے، رہا ہے

نعت شریف میں گل چاچ شہر نظم کے گئے ہیں

(۱۰) تمہارا سہرا ہے کہ پرتو ستارہ ہے فلک

تختے بار و حد احسان سے کیوں بنائے فلک

اس نعت شریف میں گل تارنگی ہے۔

2 - بحر حیدر ملک مشن سالم سنگل

مقام محفل مقام محفل مقام محفل

(۱) وہ احمد شاہ میری جیسا ہے

مجھے تو فکر و دعا میں ہیں

اس نعت شریف میں گل ۱۳ اشعار و مقتبہ شریف کے نظم ہوئے ہیں

(۱۱) شہنشاہ دو عالم کا کرم ہے

میر سے لے کر میراں کا کرم ہے

اس زمین میں گل ۱۳ اشعار و مقتبہ شریف کے نظم ہوئے ہیں۔

۶ رجز میں مصلیٰ بیتنا

مجلس مجلس مجلس مجلس مجلس

وہ نعت شریف کی رحمت میں تری تو ہو



- (i) حاتم کی طرف سری چشمہ احوال نہیں
کوئی یہاں سے آئے ہیں سرور رت میں
اس میں میں کل پانچ شعراعت شریف کے شعر ہوئے ہیں
- (ii) تمہا سے پہنچو مکہ یا پاد بوجہاں
قسم خدا کی شہا کا سبب ہو جاؤں
اس میں میں شعراعت شریف کے شعر کی تعداد کل ہے۔
- (iv) جہا یہ کیس چلی آج دشت بھلا سے
انگ شوق کی اٹھی ہے قلب مرده سے
اس میں میں کل شعراعت شریف کے شعر ہیں۔
- (v) قسیم زلف ہی لا مباد چنے سے
مریض ہجر کو لا کر نکھال دینے سے
اس میں میں اختیاء شعرا کی تعداد کل ہے۔
- (vi) قسیم صبح وہ اضلاقی کیوں ادھر آئی
یہ کسی کیف و سرت کی اک لہر آئی
اس میں میں اختیاء شعرا کی کل تعداد ہے۔
- (vii) بحر حبیب مسدس ماہ جنکوں مخدوب مشعش مخدوف
فاغاناں سے عین عین عین عین عین
چمک رہا ہیں پانی بامیں
کچھ دل و انداز کی باتیں
اس میں میں شعرا کی تعداد ہے۔
- (ii) دور سے اس میں سے چنے سے
صوت مٹے ہے یہ جیسے تہ
اس میں میں اختیاء شعرا کی تعداد ہے۔
- (i) تختہ دریا ستان شامی ہے
باغیچہ تہا شامی سے
اس میں میں کل شعراعت شریف کے شعر ہوئے ہیں۔
- (iv) ست فی دور یکہ انجمن ہے
آف تم دور کا رکا۔ تم
اس میں میں کل شعرا کی تعداد ہے۔
- (v) میرے لئے کے نگار سلام
دست قدرت کے شاہکار سلام
اس میں میں شعرا کی تعداد ہے۔
- (vi) اے مدینے کے شہر یا سلام
اے مدینے کے شاہکار سلام
اس میں میں شعرا کی تعداد ہے۔
- (vii) کیا بارگاہ ہمارے سہرا
کس قدر خوشگوار ہے سہرا
اس میں میں شعرا کی تعداد ہے۔
- (i) بحر مستعارب مشن سام
فعل انھوں انھوں
وہ چھائی گنا بارہ بار مدینہ
چنے مجموعہ کر جاں شاہ مدینہ
اس میں میں اختیاء شعرا کی کل تعداد ہے۔
- (ii) نظر پر کسی کی نظر ہو رہی ہے
مری چشم کان گہر ہو رہی ہے
اس میں میں شعراعت شریف کے کل شعرا ہیں۔
- (iii) انیسوں میں یہ فعل کیا گیا ہے جو اس طرح ہے
جھین و بانی پیدل کی سیاحی
نہیں ہیں جیسے ہو ہر شاہی
کہ اس جگہ ہائے بغیر محبت
نہ پانچ ہر گز قبول از الہی
بحر مستعارب مشن سام شاہ مدینہ



اس بحر میں ایک بہت شریف و مستقیم اور ایک قطعہ نظم کیا گیا

جسے اشعار کی کل تعداد ۲۰۰ ہیں

(۱۱) بحر مضارع مشن ازب سالم

وزن مفعول فاعلان مفعول فاعلان

اس بحر میں بہت شریف نظم ہیں اور اشعار کی کل حد ۹۰ ہیں۔

4- بحر متقارب

اسی بحر کے دو اور وزن استعمال ہوئے ہیں

(۱) بحر متقارب مشن سالم (۲) بحر متقارب مقبوض اعظم شانزده

(۱) بحر متقارب مشن سالم

وزن مفعول مفعول مفعول مفعول

اس بحر میں کل بہت شریف اور ایک قطعہ نظم ہے۔ اشعار کی کل

تعداد ۲۰۰ ہیں۔

(۲) بحر متقارب مقبوض اعظم شانزده

وزن مفعول مفعول مفعول مفعول مفعول مفعول

اس بحر میں صرف ایک بہت شریف ہی نظم ہے اور اشعار کی کل

تعداد پانچ ہیں۔

5- بحر متدارک

اس بحر میں صرف ایک ہی وزن کا استعمال کیا گیا ہے

اور وہ ہے بحر متدارک مشن سالم/مستقل

وزن فاعلان فاعلان فاعلان فاعلان

اس بحر میں بہت شریف ہے۔ کئی ہی وزن پر ہے۔

دوسری اس بحر کے شمارہ درکس میں اور ایک سبقت شریف قصہ

مستقیم اعظم مندی شان میں ہے۔ اشعار کی کل تعداد ۳۱ ہیں۔

6- بحر جث

اس بحر میں بھی ایک ہی وزن کا استعمال کیا گیا ہے وہ

بحر جث مشن مجنون قصہ مستقیم بحر اس کا اور ہے

(III) بحر مل مشن سالم محذوف/مقصود

وزن فاعلان فاعلان فاعلان فاعلان

اس بحر میں کل ۳ بہت شریف نظم کئے گئے ہیں اور اشعار کی کل

تعداد تقریباً ۱۵۲ ہے جو کہ گئے تمام بحر میں سب سے زیادہ

ہے۔

(IV) بحر مل مشن شکل سالم

وزن فاعلان فاعلان فاعلان فاعلان

اس بحر میں صرف ایک ہی بہت شریف نظم ہے اور اشعار کی کل

تعداد ۹ ہے۔

2- بحر مزاج اس کے دو بحر استعمال کئے

۱- بحر مزاج مشن سالم 2- بحر مزاج مستقیم سالم محذوف

(I) بحر مزاج مشن سالم

وزن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

اس بحر میں کل ۹ بہت شریف اور ۲ مستقیم شریف نظمیں ہیں ایک اعلیٰ

حضرت عبد الرزاق درودہ نامہ میں مقام حضرت عائشہ کی

شان میں ہے اس بحر میں اشعار کی کل تعداد ۱۴۵ ہے۔

۲- بحر مستقیم سالم محذوف

وزن مفاعیلن مفاعیلن مفعول

اس بحر میں کل بہت شریف نظمیں اور اشعار کی کل تعداد ۱۰۰ ہیں

3- بحر مضارع

اس بحر کے بھی دو اوزان استعمال ہوئے ہیں

(I) بحر مضارع مشن ازب مستقیم محذوف

(II) بحر مضارع مشن ازب سالم

بحر مضارع مشن ازب مستقیم محذوف

وزن مفعول فاعلان مفعول فاعلان



چتر : وہاں کتنی دس کا دعا ہتی
آہ لیا لوب رہتی موند میرا سل جاتا

دل کا ہر دماغ چمکا ہے قمر کی صورت
کتنی روشن ہے رخ شہ کے خیالات کی رات

اور شہ دل کا قرار اور ایس کا سکھار ہے دور کی
لیے جب ”بھی عشق کی“ گم مدحیر ہے۔ ایک دور گری ہے
خس ہے دور دور سے سے سہیت کی رسوائی ہے اور مت دنا کائی
سے سہی دھو ہے کائنات دوروں سے مسلکوں کو حوسر لا دیا ہے
لم عشق ہی چمکتے قمر دھڑکیں سما جائے تو دیا کا ہوں تم مسرت دیاں
میں سداں سنے کا شعور کے بشین کو کما کسرت کر کے کا عقیدے کی
دنیا میں غزاں سلا سکے گا۔

جب کبھی ہم نے تم جانیں کو بھلایا ہو گا
تم ہستی نے ہمیں خون دلایا ہو گا

جب محبت و عقیدت کی بہاریں شہستان میں غور کر
میں تو محبت کی سرور محبوب کی محبت کی غبار کی کر کے گئی ہے۔
تج سادہ میں تقویٰ و مہارت و عبادت و استقامت الفت و
ارتقی، اسوہ حسنہ پر عمل اور سنتوں کی ادائیگی میں عداوت آخر رسا
حالی اور سنی کی دت ایک مشاں میں جگلی ہے اور کہہ رکی چمک
افکار تک، علامت کی ہیک کے کلام کو موثر بنا دیا ہے۔ جو پڑھتا
سے وارث ہو جاتا ہے، عشق بولی کی چنگاری سبک افشانی سے اور
تنہا نے ریت نشا کشاں کو چہ محبوب میں منزل حیات ”نفا“
سے ہم کنار ہوا چلتی ہے اور موت کی گھڑی میں محبوب کے
جہوں کی تمنا کی ہوئی ہے، کیسی عداوت اور جہاں کہ جسے خن کی
محراب قمر ہدیہ کیا کیجیے۔

دنگی لب سر زندگی آجھی
آخری وقت ہے اب دیتے چلیں

کھانے کا تے ہیں کہ یہ تمام عمر ہے وہ سے محفوظ رہتا
۔ اور شعر تحریر کا بیادیں مصدر قاسم مہر تے سے ان بہت
سے جب ہم عہد دیاں کے قیام و مترش خ حضرت آخر بیرون
کے ظام کا جا رہے ہیں تو لفظ لفظ اور حرف حرف سے عشق و
عرفان کا حش و پھونکتی اور پھونکتی محسوس ہوتی ہے اور درجہ جہوم
تجوم جاتی ہے، عیاں طرکوت پاتے ہیں اس ظام و صعب اور صعب طر
تے ہیں۔ ہر لفظ ہوں جیسے خوشی میں عہد اور اس دیکھ پ
مدینہ عقب ہے۔ مدینہ یوں یا میں چلے جاتا ہے وہ یہ شعر بھی
خن کو لوج عطا کرتے ہیں۔

جاں توئی جاںاں قمر جاں توئی
جان جاں جان مسحا آپ ہیں

رو و حور شید و خم میں چمک پٹا سیکر تو مکی
ہے، ہے حقیقت میں میں نے یہ صفت کا

اندا بادو کشا ساغر شرب کھن
دیکھ جہوم کے آئی گنا دیتے سے

محبت میں لوب و آداب کا لحاظ بڑا اناؤک مر سے اس
یے نہ محبوب حد کا اب و آخر ساری ساری سوئی سے یا اگر مخرج
ہو تو ان کا نام اور دور سوجاے گا عقیدے کی انیس میں جاے
کی و لکری جو انی مد پڑ جائے گی۔ محبت و لوب میں میں بھی
حضرت عداوت آخر صاف بیاد سے پاتے ثابت میں حش نہیں آتی
بلکہ وہ شریعت کے ادب و آداب کی پستی راہی و مقدمہ رکھتے ہیں۔
کی ہے آپ کے شعر سے جہاں میں فنا بدی جاتی ہے وہیں ل
کے سب کا دھن جاتے ہیں اور محبت و عشق کے لیے جس شے
میں۔ تو یہی شہ رنجی نکل کا بھوسہ ہے۔



مکمل ہو جسے اللہ تعالیٰ پسند فرمائی

اس بات کو جس میں نہ حدود نہ پیمانہ ہو

مرا مہر کے شامان رسوا ہے سب سے سہارا ہے کہ

سب کے سب سے ہی نہ پاپ کا پاپ نہ تھا ہے۔ جوں کا توں

نہ مہر سے سب سے پاپ کا پاپ نہ تھا ہے۔ جوں کا توں

پاپ کا پاپ نہ تھا ہے۔ جوں کا توں

حرارت کو گناہ چاہا تو غمزدگی نہ کہ غم کے تقصیر و نحوہ تھا

جیسے اس طرح ہے کہ رحمت کا سرچشمہ نے عشق و محبت کا

یاد ہے کہ شمسِ عالم کے مسوویں و محبت میں جا رہا ہے

یہ تو رب العالی ہے جب تو پہ گویا کہ گویا ہے کہ تو

پھر سرحد کی گویا ہے کہ یا مہر ہے کہ جب کہ رحمت

نہ مہر ہے کہ رحمت ہے کہ رحمت ہے کہ رحمت ہے کہ رحمت

پہ چاہیں اس کے مددگار ہیں وہی ہے کہ رحمت ہے کہ رحمت

چاہئے۔ کلامِ اقرع جذبات کو سہارا دیتے ہیں، اشعار سے۔

کیونکہ ان میں روحانی ہے اور دھمت و حق و فائدہ اور جانتا ہے۔

وہ اللہ میں نہ پاپ کا پاپ نہ تھا ہے۔ جوں کا توں

پاپ کا پاپ نہ تھا ہے۔ جوں کا توں

آخر قلم پر شمشیر سے گئے اس مختصر سے مضمون میں

علامہ مفتی محمد اقبال صاحب دہلوی کے عقیدہ اشعار میں ہوں عشق و محبت

نہ مہر ہے کہ رحمت ہے کہ رحمت ہے کہ رحمت ہے کہ رحمت

آخر یہ کہی ادب شناس ہی اور نہ کہتا ہے۔ آپ کے عقیدہ ہے۔

عقیدہ بخشش (مطبوعہ مسکنی و بریلی و دہلی) میں شریعت و

شرع کے ساتھ شہور محبت رسالت و پرہیزگاروں کی ہے

رواں کی یاد مسموم میں ہی عشق و محبت ہے مہر کی ضرورت

نے جو قلب و تپا دے اور روح کو گرا دے۔ اور رحمت ہے کہ

مہر و شارب کو دے کہ



اپنے اعلیٰ شیخ جن کی جہاد اچھی نہیں
 حلق چہ پاؤں کوڑے پیٹھے عظیم قناری
 میں نہ کہتا تھا کہ محبت دہلی اچھی نہیں
 لخوا فرما کے گیارہ نے یہ فرمایا
 ہے دلیہ خیرا پرگز خدا نہیں
 میں وصف با طیبہ کدہاں
 بدے مگر کوئی جگہ نہ جہیں ہے

عقیدہ شری کا یہ ہے جس سے کہ شریہ اس کی عبادت
 سب دیوا گنبد مغربی اور مغربی جہاں سے شعر داغی عقیدت و
 محبت کا قہار کرتے ہیں۔ ایسا ہونا بھی چاہئے کیوں کہ شریہ اس
 سے متعلق ہر چیز مقدس و جبروت ہے۔ یہ شریہ میں انتخاب ہے۔
 اس شریہ کے موسم اور عبادت وہاں پر بھی تحقیق حقیقت کہہ سکتے ہیں۔
 سید بخشش نہیں بھی یہ شریہ کی حامی خدا ہے۔ جس
 میں اس شریہ اور اس سے متعلق چیزوں سے عقیدت و محبت کا اظہار
 کرتے ہوئے ایک مقدس و جبروت فرمایا ہے۔ مدینہ کو جنت
 پر ترجیح اس کی ہے۔ اعلیٰ حضرت نے کہا ہے۔

حاجیو آؤ شہنشاہ کار و نہار دیکھو
 کعبہ تو دیکھو چلے آجے کاہہ دیکھو

آجے دیکھیں علامہ اختر رضا حال قادیانی از سری اس ضمن میں
 بیان فرماتے ہیں۔

مدینہ چھوڑ کر اختر بھلا کیوں جائے جنت کو
 یہ جنت کیا ہے ہر ایک نعمت مدینہ کی بدولت ہے
 بھلا دشت مدینہ سے چمن لکونی فیست ہے
 مدینہ کی خدا رنگ بہار بارخ جنت ہے
 مدینہ الیا کشن ہے جو ہر کشن کی نسبت ہے
 بہار بارخ جنت بھی مدینہ کی بدولت ہے

مدینہ گرامت ہے تو پھر سب کچھ سلامت ہے
 خدا کے مدینے کو اس کلام قیمت ہے
 مدینہ چھوڑ کر یہ جہاں کی کیا صورت
 یہ جنت سے بھی بہتر ہے یہ جنتی کی جنت ہے
 ہمیں کیا حق فعلی کدینے سے محبت
 مدینے سے محبت ان سے الفت کی علامت ہے
 اکی! مدینہ کیسی نعمتی ہے دکھانا
 جہاں رحمت برحق ہے جہاں رحمت ہی رحمت ہے
 مدینہ چھوڑ کر جنت کی غرضوں میں نہیں ملتی
 مدینے سے محبت سے تو جنت کی مہلت سے
 نصب ہی کرنا آخر مدینے سے چلے آئے
 یہ رحمت ہے جس کی ارش و انوار کی رحمت ہے
 حضرت حسان بن ثابت سے لے کر اعلیٰ حضرت

البرکت تک مرسل کے رنگ و آہنگ اور بادل کے جس جوش و خروش
 مٹی سے اعلیٰ عقیدہ شری فرمایا گیا ہے لیکن اس کے
 پر غیر معمولی شرف اور راز و نیاز پر دسترس و مہارت کی صورت
 پیش آتی ہے۔ یہ وہانی صورت ہے جہاں سے ظاہر نہ
 ہر کس و ناکس کے پاس کی بات نہیں ہے۔ اور روحانی ہے جو ہر کس
 کہتا ہے۔

میں تو کیا کوئی علم کار نہیں کہہ سکتا
 رحمت سید اولاد نہیں کہہ سکتا
 نعمت کھواتا ہے اللہ تو کہہ لیتا ہوں
 میں تو اک لفظ بھی سرکا نہیں کہہ سکتا
 اور اتم الحرف نے بھی کہا ہے۔

جب نہیں حسان کی غزلوں کا پرتو بھی نصیب
 حاضر عاجز لکھے کیسے قصیدہ آپ کا



کتنی روشن ہے درخشاں کے خیالات کی دلت
 کچھ کریں اپنے یار کی باتیں
 کچھ دل دلوں کی باتیں
 دشت طیبہ میں چلوں چل کے گروں کر کے چلوں
 تا توہنی مری صدف تک تو اٹھائی ہو
 چادر ساغر سے چپ چھلکی
 بچے قند کیوں پاؤں خوب مرید
 مسخ کے گائے بھی صدف تک گل ہیں
 جب رنگ پر ہے یہاں مرید

تا ہم علامہ انور رضا خاں جوہری اور جوق نے اس قصیدے
 کے شعراء سے جو گل خانے میں دو گل لکھ کر داخل نظر داخل رہے
 وہ گل لکھنے کے بعد اپنی حالت بھیچتے نظر کرتے ہیں۔ ان
 میں مانی جا بہت و شش محسوس کی جاسکتی ہے۔ عقیدہ کلام کے
 مشتاق، گل خانے میں شوق پر وہاں ہے جو نہیں رو سکتے
 وہ میری آنکھوں کو سر سے نہیں لٹھکی کر دیں
 عموں کی صحبت میں وہ سایہ رعب داتا دیں
 دامن اب خور سے یا صیغی جو تاسے
 ہونہ ہو اس نے مجھے آج بیاہکا
 دل کاہر دانا چلتا ہے قمر کی صورت



پیچیدگی

کا عشق رسول

جی جی محمد بدر بدین بدر (یو ایسٹ) بائی کورٹ، فکلتی۔ 09831027634

یہ سب کی حالتیں۔ صبح پات و سہریں۔
عام میں مبتلا فریشتوں میں یہ فریشتوں میں۔
فصیحت بہر علیٰ فہم کے سوسائٹیز پر۔
سارے جی مدخلہ الیٰ کا کہہ کر۔
حقیت کا نام اندر سے۔
سبکیں جو کہ۔
کے حسب و سب کے فعل سے۔
میں سے یہ جہاں دوستی۔
میں سے ان کے نام میں ملتا ہے۔
کب تک یہ نہ لگتا ہے۔
سے لاشیٰ جھلک رہا۔
قادر ہوا۔
دوستی۔
سہاویں۔
کے۔

جہاں تک عقیدت کا سہاویں ہے تو جہاں عقیدت کے عقیدت
کی حد تک۔
داریکہ شے کے شے کا۔
وہ صمد کے جس کے لیے پائیدار۔
جہاں موت و حیات۔



مگر وہ ان قربت سے مونا سے جو حقیقی تینہ ہوتا ہے جس میں
 مزاج و صورت کی عیاں ہوتی ہیں۔ درجہ ہاں پرندہ ہاں۔ اے
 کے سے صحت و عقل کیسے نکلتی۔ یہاں موت میں رسد کی پہاں
 ہوتی ہے جسے جابجا سمجھا جائے۔ بظاہر ان کی عقل نما نہیں ہوتی ہے
 نہیں جس کی بڑی ہی بد کی صورت منظر ہوتی ہے۔ یہ روح جابجا سیکھ
 بخش کے دراق پر پھیلا نظر آتا ہے۔

درویشانِ سعیدہ کفایت سے حسرتیں ہونے لگی تھیں۔ یہ
احقر مصاحفِ ربوبی میں نہ صرف جواہراتِ درخشانی
تھیں بلکہ مصطفیٰ رسولؐ کی سب سے عظیم تر وصیت اور
یکدم اٹھنے سے پہلے جو حدیثیں بوقتِ پیر سے شروع
میں لکھی گئی تھیں ان کی پہلی روایت سے جو شاہِ محمدی
طریقہ کے تلامذہ ہر گز نہ

تم سے کہہ چھوڑا تم سے یہ گلستاں
کہ بقاے سعادت یا دوساں اللہ
ہے جس راہ محبت میں تو ہے نہلو پایا
کھلا رکھیں جنوں کہ چاہیں یہاں سے
پہنچتے ہیں یہ کیفیت تجھس جاتی ہے اور تجھس
یہ شدت یہیت میں ظاہر ہوتا ہے اور یہ کیفیت فقر و غنایں نظر میں
یہیت میں جاتی ہے۔ یہ یہ کیفیت رہا تو پھر شدت
یہیت وں معنی کس حتی۔ یہ یہیت شام کے ہے تو کو بھی
حاجت نہ ہے جیسا کہ علامہ اختر رضا صاحب رحمہ اللہ کے شععار سے

[illegible]

قد اجمعہ مرکب عمر وصال جل برقی کی صورت
 دکھا پرداز کے نور ہرید آئے والا ہے
 میرے آگیا بے دیکھاے صرف تھی ہی
 تو جان یہاں کا گھر میرے آئے وال ہے
 یہاں علامہ اختر رضا صاحب نے جس طرح پر
 روحانی تیور کو زندہ کا لاکڑیاں کا گھر دستخانہ لیا ہے وہ
 حاصل تھی رہ گھر رقی تمدن صدائے اور حاصل مقصد بھی تھی
 علامہ کی شاعری کی شناخت ہے بالخصوص رباں و دیال کے
 صفاے میں علامہ کی ہی فکر پر علامہ روح کی سرگشتیوں کی وہ صد
 سے جسے میں نور بنی وں یکساں ہم دیدگی کے سرمائے سے نہ صرف

حضرت علامہ مختار مصطفیٰ مدنی نے طالع کا سر یہ
 عجیب بیان کیا ہے۔ عشق سے جس میں جس طرح کی باتوں کا ذکر
 کیا گیا ہے۔ اس کا جو یہ مطلب چلو ہے جسے کہیں کوئی نہ
 عشق کا دوسرا ہے جس سے بعد اس کی شروعات ہوئی
 ہے۔
 حجاب پہ مہر کی ۔ حجاب کی جو
 مدد کے حجاب ۔ حجاب کی جو
 دراصل اس طرح کے عجیب عشق کا حقیقی مطلب ہے میرے



کھڑے ہوتے ہیں بلکہ حشر بھی ہوتے ہیں چند شعراء و شاعروں نے
فرمایا ہے۔

Multidimensionalism کا مفہوم علامتی فنون میں ہے

صدقہ ناز کرتی ہے مات ناز کرتی ہے

حمیت ناز کرتی ہے عروت ناز کرتی ہے

اس طرح ہر شاعر علامتی فنون میں

حیات و موت، استقامت و سہمہ کے ہیں راہوں

ہماری زندگی ہر لمحہ محنت کی قیام ہے

آج میں شعراء علامت علیہ رحمتہ کے متعلق علامت

آج میں شعراء علامت علیہ رحمتہ کے متعلق علامت

فرمان ہے ہر لمحہ محنت کی قیام ہے

میں زمین آسمان انہی میں دیکھتے ہیں

دوست کے آسمان کے پرے عہد میں گئے

☆☆☆

میں کہتا ہوں کہ حیات و موت

میں کہتا ہوں کہ حیات و موت

میں کہتا ہوں کہ حیات و موت

میں کہتا ہوں کہ حیات و موت

میں کہتا ہوں کہ حیات و موت

میں کہتا ہوں کہ حیات و موت

میں کہتا ہوں کہ حیات و موت

میں کہتا ہوں کہ حیات و موت

میں کہتا ہوں کہ حیات و موت

میں کہتا ہوں کہ حیات و موت

میں کہتا ہوں کہ حیات و موت

میں کہتا ہوں کہ حیات و موت

میں کہتا ہوں کہ حیات و موت

میں کہتا ہوں کہ حیات و موت

میں کہتا ہوں کہ حیات و موت



سیدنا محمدؐ کی شخصیت اور سفینہ بخشش

پیشہ: معلم، تاجر، افغان شہرہ: 9433078802

اللہ انی تربیت کا قیودہ وہ ہمیشہ ہے، انسانوں کی رہائی میں مشغول ہیں حتیٰ شوق ہیں مہر میں جامعہ، ہر سہ گیا جہاں آپ سے متعلق عبادت سب میں آیا۔ تصوف کے مرہلو پر آپ کی قربانی۔

نعت راحل رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت تو کہتے ہیں دریا سیدو کے مطابق ہر مرد و زن پہ چڑھ کر جس کے قہار میں مہر سے کام لیا جائے نعت کہتے ہیں: میں مہر اپنی کا کہنا ہے کہ نعت کا عقائد سب سے سے استعمال ہوگا جو بہت حیرت اور شگفتہ ہیں اس سے متصف ہو کر وہ دونوں اقوام کی تربیت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کا حکم ہو گیا۔

محمد مصطفیٰ: اور نعت مقدس اصناف شاعری ہیں جہاں تک نعت کا تعلق ہے اس میں جس طرح کے موضوعات، ساریب و رنگی قد و قیمت ملے ہیں اس سے اس صنف کی اہمیت کا اندازہ لگا جاسکتا ہے۔ محمد مصطفیٰ کا سلام آج بھی عارف و غافل میں خوشبو ہے۔ آج کل کے دور میں یہ ہے۔

مہدستان پاک عجیب و غریب ملک ہے۔ یہ ملک صوفیوں کا مرکز ہے۔ حوالہ دیکھیں اللہ کی چشتی بیگم کی خواہش، رگہ رگہ میں دیا، دہلیہ اللہ کی وعدہ، الحق محمد و ہادی، اشرف جہانگیر محمدی، سب سے بڑی اور دیگر صوفیوں کے سے ہندوستان کی مذہبی قدر کیسی تو اس کی طرف سے کہاں کے گاؤں گاؤں رہا، وہ سے ہے ہمارے رگہ رگہ اور عادت ہوں میں گوشہ نشین علماء، صوفیوں، رمش کے علم و معرفت کی شمعیں روشن کئے رہے۔ یہ ان کے ہر لمحہ میں غامض و محض حال، منت اللہ علیہ کی ات جو پٹی، ات میں ہمیں تھی سے دل، یہ حضرت محمد صلی کرتے رہے۔ چہ رگہ سے چہ رگہ ہمارے غامض و محض صاحب صاحب الہی حادوں کے چہ رگہ، رگہ چہ رگہ میں حسوں سے اقصیٰ و معرفت کے چہ رگہ، رگہ رگہ سے جس کا، اس وقت مقصود ہے۔

عندما رگہ رگہ حال صاحب، جس رگہوں نے قریب سے دیکھ سے، اس حقیقت کا اعتراف کریں گے کہ آپ سے ہم کوئی نہ سب، بالکل لگ بھگ رگہ رگہ کی ہے دراصل یہ



پیش یہ ہے۔ جو بھی حضرت ائمہ رضی اللہ عنہم صاحب کی سنت میں ملے۔

تم ہو چنانہ رومی تم ہو حجازی رومی
میر و مرید ہر دو میں جلوہ گاہی تو ہو
گراں چشمہ دار میں صدقے ہو یہ ہر دو
ہے چہرہ اس وصلہ میں یہ تو گاہ گاہ
تخت کی صف کا نام ہے جس کا ہلال سقا ہے

اس میں ایسا۔ عبادت و تعزیت کے طریق انسانی ہوں
اور محرمات میں بھی یہ شہسواروں سے جس سلوک جس
معدت، و مصلحتیں وہی عرقی، ہمارا احسان اور احسان
مدت کے ساتھ ہی رہا صلی اللہ علیہ وسلم کی تشہد و مجلس کے
آپ ویم وامت کے ہی میں پیش مرے تاریخ مقدت
کا بہترین ذریعہ بگھا جاتا ہے۔

اس صفت بھی ہے نظر میر در شتاب جمال
کرمی رہتے ہیں بہت مدت سے وہ جمال
ہے شاد سے بہت پر شوق وہ تاپاں آپ کے
مرحبا صد مرحبا علی علی شان جمال

یہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسرا محبت و مجلس و احباب
پیغمبر و رفیق چاہی کہ شریف کا موصوف ہوتا ہے یہ آپ
کی امت ترمی سے سنت رکھنے والی پر حق سے وہی اعلق رکھا
دیے کی گئیں۔ چہ وادار سے عقید و محبت کا گہوارہ و سر
اتوں کی خوبصورت سر جالیوں گہرہ حضرت کو نظر نظر کرد گھا اور روح
رسول اور کچھ سوئی کا زور و باعث کہ رکھتا ہر مسلمان کے
نے یہ وہ ہے۔ آپ حضرت ائمہ رضی اللہ عنہم کی سنت کو بھی
پا ہے تو کچھ مرے لئے آپ دیے کی خوبصورت گئیں اور کچھ

نعت ایک ایسی صفت شروع سے جس میں آپ کی
رات، حیات اور معجزات کا ذکر ملتا ہے۔ اکثر نعت خواں حضرات
سے آپ کی بات، صفت، و بات شجاعت و کثرت و شرف و
اموت و حیات، بخشش و احسان، و بات در علم جیسے اعلیٰ اوصاف
اور اخلاق و صبر و کایاں خوبصورت سے ان کی بات سے حصول احسان
حال کی نعت کا مطالعہ کیجئے تو تمہیں یہ سر برداشت ہوتی ہیں۔
اشعار و نظم لکھ رہے ہیں۔

جہاں باقی عطا ہیں مجھ حیات پر گاہیں
یہی ملتی کل میں جس و چاہتیں وہ گاہیں
جہاں میں الہی ہوتی سے وہاں میں پاس سے یہ گاہیں
رہمن کو آسمان کردیں شریا کو شرا کردیں
جہاں تک احسان و احسان کا حق ہے تو اس سب سے
وہیں دوسرا رقتیں کے ساتھ ساتھ آپ کے مشہور اور مشہور
شریعت میں عطیات کے ساتھ آپ کی سنت و شجاعت اور محبت و
شفقت کا، رہی خوب ملتا ہے۔ اس تمام موصوفات کا یہ تمام
بیانات کے ساتھ خوبصورت و احسان کی حب میں ملتا ہے۔ اشعار
کا حکم رہا میں

آپ صفا وں مسکائیں
وہی محبوب میں تھا آپ میں
لامتناہی تک جس کی پہلی روشنی
وہ چرخ عالم آرا آپ ہیں
آپ و رب سے کیا بنا حبیب
ساری خلقت کا خلاصہ آپ ہیں

بیشتر نعت خواں حضرات سے آپ کی بات،
معجزات اور معجزات کے پسندوں کو جن کا اسرار و شجاعت سے



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بحیثیت اسیر مدینہ

موا: نام محمد ارشد اعجازی، محلہ: گمری، پتہ: 09911248371

حضرت سیدنا امام احمدی مصلیٰ علیہ السلام کے تعلق و تعلق سے
آپ، اقدس ہیں۔ عاقبتی عناصر کا اور حکومت سے۔
حق قرآن کے مسئلہ میں امام احمدی مصلیٰ علیہ السلام سے کسی عوامی
سے تعلق نہیں۔ اور جو تشدد کے سامنے بھی تھے میں نہیں،
انہی حق فرما کر اپنی شخصیت کو ان اسلام میں عیش کے لیے
دعا دیا ہے۔

حضرت مجدد الف ثانی علیہ رحمۃ اللہ علیہ کے بعد کے
نامور عالم و مبلغ اسلام ہیں جنہوں نے کہ جیسے باجی و
حکومت کے اور حکومت میں وقت دینے کی کبھی کے ساتھ حق کا
ظہور ہے۔

حضرت مجدد علیہ السلام کا شاہد محمد حبیب الرحمن قادری
عبدالرحمن کی کچھ شخصیت سے بھی آپ واقف ہیں جنہوں
نے سعودی حکومت کے حکم و وجہ سے سامنے تقابلیہ و بعد قتل
کا کر کے کار حکومت و عریضہ کی رشتہ منشا قائم فرمائی۔

ان طرح سو، عظیم الشان ملت و جماعت کے اہل
عہد منشا کی درخشندہ حیات میں سکون و تعلق و مثالیں ہو جو

حکومت، عریضہ اور عزت حق میں،
کلمۃ الحق کا موالا ترقی و ترقی میں پیش قدمی،
سکون نکھارے۔ ان کا مقصد وہ عوامی حق کا شیعہ و
تعمیل و ترقی ہے جو قوم و ملت کے سچے و دریاں و ملت کے
صحیح حق میں امن و علم و ترقی ہے۔ یہ ان عظیم اور
سرکشوں کا حصہ ہے جو ظلم و ستم و عریضہ و ملت کے
اندیشہ و ملت میں امن و ترقی کا چہرہ کر کے کے لیے پیدا
ہوئے ہیں۔

تاریخ میں، یہ شخصیات اسلام کی مثالیں
پیش کی جاسکتی ہیں جنہوں نے حق کی حمایت و حمایت اور
حکومت کی ترقی و ترقی کے علم و ترقی کی،
مصلحت و ترقی کے، یہاں مثال قوت کے سامنے
حق و ترقی، انہی مثال کے بعد ملت کی جنگ میں بڑی
سے بڑی کام و چار حکومت کی بھی پروا نہیں اور ملت حق و
مذاہق کا علم و ترقی کے ترقی کو سامنے نہایت
کے لیے نمونہ ہیں اور یہ دیکھنا کر کے پیش کیا



یہ بھی سوائیل میں تھا کہ سیدہ میں
 نفس مرانیوں سے رہے قسب عطا میں
 مدینہ سے ہے جس بھی چھپو میں دم بھر میں
 دینے تکہ کج چاہا کہاں طائف میں یہ میں
 یہ سرور کا کرم ہے جو بھل رہا وہ میں
 جو تارے طائف کا میرا ہو بھی موت سے
 عمر میں پہنچ رہا تھا قی کا وہ میں
 رہا محو و حیرت نفس میں یہ میں
 تم کیا ہو بھل پہ یہ قد شرف میں
 شرف پہ میں رہا کرتا رہا میں
 سو کہہ رہا میں ہے کہ درخت میں
 کج رہا میں اس میں کج تا یہ وہ میں
 قدم سے نکلی بنے میرے دل میں وہی تر میں
 بناتے جلو گاہ ناز میرے وہی وہی کو
 بھی ہے وہی کہ میں گیت اس کو میں
 مدینے سے رہیں خود دور اس سے رہا
 مدینے میں خود اختر ہے مدینے چشم اختر میں

ایک اور بحث میں تصورات شہ جہ میرے بھی تھا جس میں
 حمت و شوق و حصار و شوق قی کے وہ میرے
 اس میں پس پردہ بھی تھا کہ وہ اس میں تھا کہ وہ
 سے تھا کہ شے یا صوفی میں رہا تھا کہ وہ
 عشق کی جاں طلب سے یا صوفی کی آتش میں مرغا
 کل کی طرف سے ہیں جو اس میں تھا کہ وہ

دخست طیفوں و شکستوں سے تھا کہ وہ
 میں مدینہ و چلن اس میں تھا کہ وہ



شہبوش۔ (روزہ سے اجراء قیام و تحریر ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۹۷ھ و

۱۹۸۷ء اور نامہ جنگ لندن ۳ مارچ ۱۹۸۷ء ۱۴۷۷ھ)

اور تاج الشریعہ سے سعودی سفیر برائے ہندوستان

مسٹر خواجہ صادق نے بذریعہ فون معذرت کی اور مشر وہ

مدیرہ مشورہ کی خصوصی دعوت دی۔ پھر آپ ۲۳ مئی ۱۹۸۷

۱۴۰۷ھ و مشر وہ مدیرہ مشورہ کی زیارت سے مشرف ہوئے

میں حوالہ دے قیام کے بعد وطن واپس آئے۔

تاج الشریعہ کے بعد یہ حجاز سے تینے میں سعودی حکومت

سے شہرین ہوا پر یہاں سے اپنے وادعتہ تحریر پر تہناتی

اور اس بات کا اعلان واعلمہ کیا۔

۱۹۸۷ء میں شہرین میں ہر مسئلہ و خطہ سب کے لوگ اس

سے اپنے طوطوں و طہر قوں سے عزت و تہنہ کے ساتھ

پا بندی میرے علم سے پس لگائی ہے۔ مجھے اس کا

پس ہے۔ یہاں ہی ملے اس طرح یہ ہوئی۔

پر مسئلہ میں یہاں سے گا۔ کی حجاز سے اسے ساتھ

اور اصلاح امت

مولانا محمد نصیر احمد رضوی قادری، جامع مسجد پاسبانی ناگور راجستھان ہند 0982990048650

عام سلام کے مسلمانوں کی اپنی وطنی تعلیمی و اصلاحی، تعلیمی و دینی رہنمائی اور مسلمان تعلیمات سے روشناس کرانے کا سب سے قریب دو صدیوں سے جا کر وہ رسول کے سر کا ہوا ہے۔ حالات بدلتے ہوئے انقلاب برپا ہوتے گئے۔ ترقی و تہذیب و انجیل و انجیل اسلام میں نہیں ملے۔ سلام کے نام پر مائل فرقوں سے ہماریا دین و مذہب و دین کی تعلیمات سے دوریاں نہ ملتی تھیں بدعات و منکرات چھلے ہو۔ حرکات و سکنات حالات اسرار کا رنگی ہوئے اور یہی رہا ترقی ملی جیوں کر جاوودہ رسول سے ہمیشہ اپنی ملی جاوہریت کے ساتھ ہر تحریک اور ہر حرکت کا مقابلہ کیا اور بدعات و منکرات سے معاشرے کو پاک کرنے کے لئے اپنی تعلیمی و سماجی قوتوں کا خوب استعمال کیا۔

اس جاوہریت کے سرخیل حضرت علامہ رضا علی اور نظام مفتی قلی علی صاحب ہیں جو زندگی میں دین و ملیت کے فروغ میں معروف رہے۔ ان کے بعد مجدد و معلم امام محمد رضا محدث دہلوی قادری آپ سے تمام فرقوں کا سد باب کر کے احیاء و تہذیب سے اپنے کا نام لیا۔ انہوں نے ہماریا دین و ملیت کو بحال کیا۔ ان کے

درس توحید و رسالت آپ کے ایک فتویٰ میں دین و ملیت کے فروغ کے ساتھ عقیدہ رسالت کی دعوت دیا کرتے ہوئے اس پر ایمان لانے کی نصیحت کرتے ہوئے رقمطراز ہیں۔

”اللہ تعالیٰ وحدانیت کے قمر کے ساتھ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا قرآن مجید شہادۂ ایمان و سلام ہے۔ لہذا جو



پیش رو آدمی کے ساتھ پرچہ دے دیتے ہیں۔
ایسے ہاتھ اندر دے دیے ہیں جو آپ ہمسایوں کے
درمیان دوست پر بھی کھڑے ہو جائیں مگر یہ شخص
بھی جانتے ہیں۔ ایسے ہی ایک شخص کے بارے میں حضور
الشریعہ سے دریافت کیا گیا کہ جو قرآن مجید و احادیث قبول
کرائیں ان کی قدامت نہایت درست ہو سکتی ہے اس سے جو کہ میں
حضور تین الشریعہ کرتے ہیں۔

’قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام میری حقوق سے اسے
بنا اور اس میں وہ بیعتی سے پاس پر تو چاروں ہیں۔ جب
تو چھٹے کے نام پر بنا گیا ہے اور اس کی قدامت
(ماہنامہ سنی دنیا نومبر ۲۰۰۰ء)

بد مذہبوں سے اتحاد ناممکن

ایسے دنیا پرست لوگ بھی اس زمین پر رہتے ہیں جو
بساط سیاست چمکے کے لئے کسی مسئلہ کے عقائد سے
کڑے سے بھی غافل نہیں کرتے۔ سستی شہرت اور بڑے
سٹ کو بڑھانے کے لئے یہ ملکیت کا پرچار کرتے رہتے ہیں
بد مذہبوں کے ساتھ ایک ہی ایجنڈے پر متحدہ راستہ
سے جاتے ہیں جس سے بھوکے عالم کی مسلمانوں
نزد ہوتا ہے اور بچارے کبھی کبھار اس کی پرکھ
میں آجاتے ہیں ایسے ہی افراد کے بارے میں حضور تین
الشریعہ سے سوال ہوا جس کے جواب میں آپ نے فرمایا کہ
’یہ بعض دشمنان ہیں علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اور یہ
فرمان نبوی کے مجدد نبی محمد ان جو کہ ہم سلام ہیں‘
(ماہنامہ سنی دنیا نومبر ۱۹۹۲ء)

محمد رسول اللہ کے دو دامن ہو گا وہ شخص جو نہایت
صبر و جوش ہے۔ کہ دراصل یہ ہے۔ اس کا نقل ہے بلکہ اس
کا مشر اور یہ ہیں کہ اسے تو نہ چاہیے کہ اللہ محمد رسول اللہ
پر چڑھ کر اسے اور نہ اللہ اس سے چھوڑے اور نہ اسے
پہنچے۔ یہ ہے اللہ کی طرف

(ماہنامہ سنی دنیا بریلی شریعت بابت لکھی تاریخ ۲۰۰۱ء)

کلمہ کو سجدہ

اہل سنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ خدائے تعالیٰ کے سوا
کسی اور سے کچھ نہ کہتا۔ انھیں اس مسئلے میں کھٹ کر رہی ہے
ایک تحقیقی رسالہ ’مباحثات‘ میں قاضی اعظم پاکستان
اقتیاد نے اس میں میر اللہ کے لئے کلمہ و اہدوت کو شرک اور کلمہ
تعمیلی کو جہالت بتایا ہے۔ حضور تین الشریعہ سے بھی ایسے
شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ جو کلمہ کہنے کا مدعی
ہو تو کیا وہ یہاں قائم رہ سکتا ہے؟ تو حضور تین الشریعہ سے فرمایا
’کلمہ کو کچھ نہ کہنا اور خدائے تعالیٰ سے کلمہ کی طرف جہد
رہنا اور اس میں صداقتی حجتیں۔ قلمی کلمہ کہنا الیہ ہے اور کلمہ
کہنے سے دور اور امتحان یہ ہے کہ کلمہ کو کہنا اور یہ باپ کر
نے کہ کلمہ بہرہ خدا کے سے خاص ہے۔ اور کلمہ کی تعمیر
میں یہ ہوتی کہ جس کا کلام تمہیں سے تو معنی کلمہ پر کلام ڈھالنا
ہو نہیں بلکہ اس معنی میں ’کلمہ‘ نام صرف اس سے جو یہ کلمہ ہو
’اللہ تعالیٰ‘ ہے کہ میں کلمہ و معبود جا تا ہوں تو اسے ضرور کافر
سے کہ کلمہ میں اسے دوسرے ہی تصور پر چکا‘

(ماہنامہ سنی دنیا نومبر ۱۹۹۹ء)

قرآن مجید مخلوق یا غیر مخلوق

یہ ہیں تو قرآن اور اس کی نصیحت پر اعتراض کرتے
ہی ہیں اور ان کو گمراہ کر کے کیے قرآن کے خلاف آئے دن

اور جب یہ دریافت کیا گیا کہ مگر بد مذہبوں سے سیاسی
ملاپ کیا ہونے تو پھر بد مذہبوں کی تردید حسب استحضار



حدیث میں ہے ”اللہ کی رحمت سے سو: چھاتے اور کھاتے“۔
پڑا۔ (سنی دنیا جونہی ۲۰۰۵ء)

ضلعی حکومت

شاہی کب کمر چاہئے؟ اس مسئلہ میں آپ سے
استفسار کیا گیا تو آپ نے فرمایا ”مروں اور ہر ماہ میں چار سے گنی
میں سوڑی جھنڈی تقصیر میں ہیں۔“ (سنی دنیا اپریل ۱۹۹۳ء)

بے اصل دسم و دواج

آج کل بازارے معاشرے میں لوگوں نے اپنی طرف
سے مکی و توں کو روک دیا ہے جس کی اصل شریعت میں نہیں
نہیں ملتی۔ لوگ شرعی حکام پر عمل کر کے اپنی سحر ت کو سیر
سوار تے بلکہ اجن و نکس میں معاشرے کی کو ب اصل باتوں ت
پر اگندہ کرتے ہیں۔ ایسا ہی ایک سوہن حضرت تابع الشریعہ
بھی کیا گیا کہ کسی کے انتقال کے بعد اس کے گھر کی کوئی چیز کا
استعمال نہیں کھتے بلکہ تپا رشہ کھاے کو بھی نہیں کھاتے تو آپ
اس کے جواب میں تحریر فرمایا کہ

”پانی پھینکنا ناجائز و گناہ اور دواجیاں مخلص بیہودہ خیال
ہے جسے دور کرنا لازم“ (ماہنامہ سنی دنیا مئی مارچ ۱۹۹۶ء)

اور جب دریافت کیا گیا کہ عذر کبھی ہے کہ جس کا حال
کی حالت میں چالیس روز تک کھانا نہیں پکا سکتی اور اس گھر میں
جس میں حاضر ہو قاتحہ عذرت قرآن یا کوئی دینی کتاب نہیں رکھی
جا سکتی تو آپ اس کے جواب میں فرماتے ہیں ”وہ عذر کبھی ہے اس
میں (جو نہیں) مذکور ہوئیں کوئی مکتوب و ناجائز نہیں اس (عذرہ
پر قبول لازم ہے۔ (سنی دنیا دسمبر ۱۹۹۶ء)

مرد کیلئے صوبے جلدی کا استعمال

اس مسئلے میں فرماتے ہیں

”سوئے چاندی کی ٹنگن عورتوں کو چا کر ہے مردوں

میں مسلمانوں میں رائج رہا ہے۔ حضور تاج الشریعہ سے اس مسئلے
میں دریافت کیا گیا تو فرمایا

”جائز اور مستحسن ہے اور اس کی کثرت سے اس کا جواز
و استحباب ثابت ہے اور بعض سے سے مسنون بھی فرمایا۔“
ماہنامہ سنی دنیا اپریل ۱۹۸۹ء

اور جب یہ پوچھا گیا کہ بچے عذرت کی قبر پر اذان دینی
چاہئے یا نہیں تو آپ نے فرمایا ”اذان فقہ میں ہے۔ اور بچے سے
سوہن۔ ہوگا تو وہ تقیہ چھتاج نہیں مگر رحمت الہی کے تحت سب
ہیں۔ و اذان مثل۔ و کار لہی موجب رحمت و برکت ہے پھر
قبر کا صلف (بھیٹنا) سب کے سنے سے اور ذکر لہی ایسے میں
موجب تخفیف اور وداد میں حاصل ہے۔ اس دہشت دہلی ۱۹۸۹ء

قبر کھولنا

آج کل قبر کھولنے کی بدعت بھی عام ہوتی جا رہی ہے
یہ بدعت بیاد سے طے شراب میں پائی جاتی ہے۔ اس
طرح موات اسیس میں کیڈر سائی کی جاتی ہے۔ اس کے تعلق
سے حضور تاج الشریعہ سے پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا

”یہ بدعت شرعی میت کی قبر کھولنا حرام اور اشد حرام ہے۔
مکہ معظمہ سے۔ و جس نے قبر کھولا اس میں دوسرے کو دفن نہادہ
سنت گناہ کا مستوجب مارحق اللہ و حق العباد میں گرفتار ہے ان
ہوگیا پتہ۔“ (ماہنامہ سنی دنیا اپریل ۱۹۸۹ء)

(سنی دنیا دسمبر ۲۰۰۰ء)

سود لٹا

آج کل بعض مسلمان بھی سودی کاروبار میں گرفتار ہیں
اور ہمارے کاروبار میں پرچلتے ہیں اس تعلق سے حضور تاج
الشریعت فرماتے ہیں

”سود لینا اور یہ دواج حرام بدنامیام ہیں۔“



آج بہت سے مسلمان تقویہ دہری کرتے ہیں۔ حضور
تاج الشریعہ مرید تقویہ دہری کو حرام قرار دیتے ہیں
(سنی دنیا جنوری ۱۹۹۶ء)

مسجد میں اگر جی جلتے کو حضور تاج الشریعہ جائز قرار
دیتے ہیں۔ (سنی دنیا جون ۱۹۹۸ء)

بعض لوگ چاہے سوال وغیرہ کے کھانے طریقہ خود پر ہڈی
تاک سوچنے کے سے کرتے ہیں پے کھانے کو حضور تاج الشریعہ
منوع قرار دیتے ہیں۔ (سنی دنیا نومبر ۱۹۹۱ء)

ضرورت ہے کہ س قیامت پر عمل کیا جائے ہے
مقاہد و مجال کی حفاظت کی جائے اور بد مذہب اہلسنت سے اونٹنی
مضبوط رکھی جائے۔

وہ مے اور تاپہ، خشک شیش، نہ ہر دھرت، دونوں کو حرام
نے ۱ کی ۱۰ نومبر ۱۹۹۶ء

مذہب پر چار چوٹی کے ہا۔ سے میں یہ جہد فرماتے ہیں
کیا یہ جہاد ہے؟ اور اگر نہیں، تو اس کے حرام پر چاروں ائمہ کا
شریف کا درجہ ہے۔ میں نے اہلسنت میں جس کی حماقت پر شرع معصوم
سے احمد ایک شخص نے کہا کہ وہ اس کے حوالہ داتھیں پر دیکھیں سے ہر دھرت
پر سبوں پر عمل منوع قرار دے کر فرمائی۔
روایات کی رو سے جو ۱۰ نومبر ۱۹۹۶ء

مسلمان کی قیمت اور جفلی کھانا
فرماتے ہیں "حرام بد کام بد انجام ہے۔
(سنی دنیا جنوری ۱۹۹۱ء)



بھارے میں الحمد للہ جامعۃ الرضا "کلام احمد رضا ٹرسٹ" کے
دیراستہ مہتمم تحریری اور تقابلی معرکوں نہایت ہی کامیاب کے ساتھ
ملے رہا ہے۔

جامعۃ الرضا میں طلبہ کو کھیں ہر علم سے غلامی
طلبہ پر راستہ ہی نہیں کیا جاتا ہے بلکہ اسلامی تربیت کے "نور" سے
ہر ایک کو بھی بھرا اور سوار جاتا ہے۔ یہاں طلبہ کو مدنی جیسے
کامیاب اور موثر شعبے میں ایک کامیاب رہنمائی کے امور درجہ
نکھاتے جاتے ہیں۔ اس سلسلہ میں تقابلی طلبہ کی مدنی
اور اسلامی تربیت کے لئے باقاعدہ اصول مرتب کئے ہیں۔ جس پر
جس کے ساتھ طلبہ سے مل کر لیا جاتا ہے اور غلاف دوری کی
صورت میں تاہم کارروائی کی جاتی ہے۔

شعبہ جہاد مرکز الدراسات الاسلامیہ جامعۃ الرضا، کثیر
کلیات و شعبہ جہاد پر مشتمل ہے۔ یہ "نقد و جہاد" تقابلی و
ترقیاتی سرگرمیوں کے لئے جس میں کلیات ہیں اور کلیہ کتب و
چار پارہ کی پانچ شعبوں پر مشتمل ہے اس کے علاوہ جامعہ میں کئی
شعبے ہیں جن میں جو ہے و کتب اور صنعت کے اعتبار سے
تخلف حصول میں تقسیم ہو سکتے ہیں۔ کلیات و شعبہ جہاد کی تفصیل
حسب ذیل ہیں۔

- * کلیۃ الشریعہ (شعبہ دینی تعلیمی) (۲) شعبہ تخصص
- * کلیۃ تحقیق و تجویز (شعبہ دفعہ ۱۲ شعبہ قرأت
- * شعبہ کتب و نسخہ کشی * شعبہ علوم عصریہ * شعبہ قراء * شعبہ
- قصا * شعبہ تفسیر و تالیف * شعبہ تبلیغ و صلاح * شعبہ نشر
- و اشاعت * شعبہ صحافت * امام احمد رضا ریسرچ اینڈ ڈیولپمنٹ سنٹر
- سہولیات** * مرمر ہاسٹل * علامہ حسن رضا فائبرس
- * رضا ہیڈ کوارٹر سنٹر * جامعہ مسجد * مفتی عظیم دینی ٹیل *
جیو ٹی وی سنٹر ہاؤس * ناچ الشریعہ ریسرچری * علامہ تقی علی
- کمرش مینیکس * جہاد الاسلامی انٹرنیٹ ہال * اولڈ اسٹوڈنٹ

محکمات کے ۱۲ شعبہ جہاد کے نامک شریعت کا سہارا ہے
انہی تعلیمی سرگرمیوں کے ساتھ دینیات کے علوم و کتب
نہیں اور خالص دینیات کا سہارا ہے۔ یہ شعبہ شریعت کا سہارا ہے
استاد ہی اور مدنی کے لئے مختلف پانچ شعبہ جہاد میں جیسے
مولانا ملک شریعتی مقتدر سبیل علماء دین اسلام کے
ساتھ تمام اہل فہم و جہاد کے مشائخ حضرت تاج الشریعہ علامہ
امامی کی مجلس میں شریعت ہو۔ آپ سے عربی میں تحقیق
اور دینیات میں جو کچھ ممکن ہے اور دینیاتی و حیرت
استاد کے تاثرات پیش کئے۔

معلوم ہے کہ آپ کی علمی و روحانی شخصیت کا پورا علم
اسلام مدنی و اخلاقیات سے اور آپ کے سہارا میں رہنا اپنے
رہنما و انکار کھاتا ہے یہی سبب ہے کہ آپ نے اس قوم سے
کھلی ہر قدر میں دیا جس میں میرے پاس جاتے ہیں
اور غلاموں تعلیمی و تحقیقی اور مساجد اور جامعہ میں آپ کی
سرگرمی میں مل جاتی ہیں اور درجہ درجہ کی اور پانچ گیارہ ہیں
پندرہ دہائیوں قاریں اور قاریوں کے اور دینی اداروں کی
فہرست صرف قاریوں پر حاضر ہیں۔

جامعۃ الرضا

۱۳۰۰ھ مطابق ۱۹۸۱ء میں مدنیہ اور مدنیہ کے
عمر مہتمم نے علمی و تحقیقی میں تصورات و الشریعہ
اور مدنیہ کے ساتھ جامعہ دارالمدنیہ مدنیہ و مدنیہ کے
طلبہ دارالمدنیہ کے دست حق پرست سے مدنیہ و مدنیہ کے
اندراجات علامہ جامعہ دارالمدنیہ کے دیکھتے ملک و ملت کی
معیاریں پیش کیا جس پر جہاد و صنعت قیام ملت میں سہ تمام
نصاب تعلیم اور جہاد تعلیم کی مدنیہ و مدنیہ کے
اس وقت شعبہ تحقیق و تجویز و شعبہ دارالمدنیہ کی اور تحصیل
کے سنگین علامہ مدنیہ و مدنیہ و ملت کے جام سے اپنی تحقیق

سید منشی جہانگیر حسین حبیبی (الہ آباد)، مفتی شہیر حسن مصوی
(روہتاس)، مفتی برہنہ مصطفیٰ امجدی (بریلی شریف)، مولانا محمد
مصطفیٰ امجدی (گھنٹی)، مفتی سید شہد علی رحمان (راپور)، مفتی
الاجوب بیگم (مراد آباد)، علامہ ہاشم رحمان (مراد آباد)، مفتی شہید
الحقاری (سوات)، مفتی شہید رضا مصون راولی، مفتی ناکم علی
مصوی (بریلی شریف)، مفتی عزیز حسن قصوی (بستی)، مفتی
احمد حسین چارلی، مفتی (بستی)، مفتی فضل محمد مصوی (نارن)، مفتی
قاسمی عبد رحیم بستی (بریلی شریف)، مفتی حبیب اللہ بستی
(گوجرانو)، مولانا سلمان رضا بریلی (روہتاس)، مولانا ناکم علی
مصون (شیر)، مفتی ابراہیم بستی (امجد آباد)

مرکزی دارماقت و عقمت بر علی شریف

تیسری صدی میں امام احمد رضا کے جد امجد محمد رحمہ اللہ مفتی رضا علی خاں بریلوی علیہ رحمہ (۱۸۲۲ھ تا ۱۸۶۵ھ) نے ۱۲۳۶ھ تا ۱۸۳۱ھ میں بریلی شریف کی سر زمین پر مسند قیام کی۔ میا درگی اور ۲۸۳ھ تا ۱۸۶۵ھ تک فنونِ موسیقی کا گراں قدر کارنامہ انجام دیا۔ آپ کے وہاں کے بعد لائقِ خلیفہ مرید امام مفتی عارف باللہ حضرت علامہ مفتی تقی علی خاں بریلی علیہ الرحمہ سے ۱۲۸۶ھ سے ۱۲۹۹ھ تک مسند قیام کو رسالت بخش۔ آپ کے دارالافتاء بریلی سے آپ کے بعد آپ کے وارث حضرت مجدد اعظم امام احمد رضا محدث بریلی علیہ الرحمہ ۱۲۹۹ھ تا ۱۸۸۰ھ سے ۱۳۴۱ھ تک اس مسند قیام پر جلوہ دار رہے۔ آپ کے وہاں کے بعد شہر دعائی وقار حضور حجۃ الاسلام مفتی محمد شاہ رضا خاں بریلی علیہ الرحمہ ۱۳۴۱ھ تا ۱۳۶۲ھ سے ۱۳۶۳ھ میں مسند پر متمکن رہے۔ آپ کے وہاں کے بعد آپ کے چچا بھائی اور عالمِ اسلامی مفتی محمد روحانی شخصیت حضور مفتی اعظم بعد علامہ مصطفیٰ رضا خاں بریلی علیہ الرحمہ ۱۳۶۲ھ سے

نیا، رطامیاں کے ساتھ تہہ چتر پہا سے محمد ربو کے اس عیار
کی خصوصیت یہ ہے کہ حضرت علی مرتضیٰ سید اہل بیت
ہوئے صاحب قہد حضرت عثمان غنی سید شاہ شیب حیدر بنی
صاحب قہد حضرت علی مرتضیٰ سید اہل بیت
در حضرت علی مرتضیٰ سید اہل بیت
میکمانی سرپرستی مان - و - است ۴۰۰ اشتر بہار روتو (۱۰)

۲۱/۳/۱۳۵۷ - ۲۸/۳/۱۳۵۷ - ۲۹/۳/۱۳۵۷ - ۳۰/۳/۱۳۵۷

فتاویٰ

اسٹی ٹیوٹ کے ذریعہ پیکر کیا گیا

۲۔ رشوت کے ذریعہ سے دوسری کی فتنہ بازی کا حکم
۳۔ خلیفہ راہ و رکاب کی صورت میں ویش و فیل کے یہاں
قرآن، اوقات و سبب

پانچویں فصل

۲۳، ۲۴ رجب المرجب ۱۳۳۹ ۲۶ جمادی الثانی ۱۳۴۰

محتویات -

استہدائی جنس کی شرقی حیثیت

۴۔ جو عہدوں کے لیے میسر کے تاجروں کا شرعی حکم

۳۔ منی، حر دانی، قو، علی و محمد یزدی شری حشیش

شرعی و سنی تحریک پر علی شریعتیں ایک ہیں ایک منہدج
میں غایب علیہ الرحمہ مشائخ عظام و رمضانیان وفقہ الاحقر ام شریعت
ہو چکے ہیں۔

[illegible]



مشفقہ طور پر پرنسپل شریعی نے بعض پیرہ کے لئے حضرت
فقیر ملت مفتی جبریل احمد صاحب مدظلہ العالی کے تصور تاج شریف
علامہ اختر رضا خاں قادری راجہ مدظلہ العالی، حضرت محدث
نیر محمد صاحب مدظلہ العالی، مولانا محمد امجد علی صاحب مدظلہ العالی کا انتخاب کیا اور حضور
تاج اشرف مدظلہ العالی فصل پور کے صدر منتخب ہوئے۔

تبلیغی و تعلیمی اداروں کی سرپرستی

۱۔ سرکزی دارالافتاء سوداگر خان۔ بریلی شریف

۲۔ مرکز الدار، سات الا اسلام آباد۔ بھاری شریف

۳۔ شریعی سنٹر، آٹھ، بریلی شریف

۴۔ سنی جمعیۃ اہل اسلام، ممبئی

۵۔ ایم اے سنی دنیا و مکتبہ سنی دنیا۔ بریلی شریف

۶۔ دارالافتاء اسلامی، حضور نادر خان اور

۷۔ سرکزی دارالافتاء، دین باگ۔ ہالینڈ

۸۔ جامعہ اسلامیہ اسلام آباد۔ ہالینڈ

۹۔ الجامعہ الاسلامیہ، سرام پور

۱۰۔ ای مہ سوریہ۔ بہرائچ

۱۱۔ الجامعہ الرضویہ، پٹنہ

۱۲۔ مدرسہ عربیہ خورشید جمعیہ، برہان پور

۱۳۔ مدرسہ اسلامیہ، گلشن رضاء، دہراد

۱۴۔ مدرسہ خورشید جمعیہ رضاء، کمرات

۱۵۔ دارالعلوم قریشیہ رضویہ، آسام

۱۶۔ مدرسہ رضاء، اجمیر، ممبئی

۱۷۔ مدرسہ تنظیم مسلمان، پورنہ

۱۸۔ امام احمد رضا سوسائٹی، کولکاتا

۱۹۔ امام احمد رضا انڈیائی، بریلی شریف

۲۰۔ مفتی حضرت مشن۔ چانگام، بنگلہ دیش

پرنسپل شریعی کا ایک چار روزہ افتتاحی سیمینار ۲۰۲۰ء
جمادی الاولیٰ ۱۴۴۱ھ / ۱۹-۲۰-۲۱ اکتوبر ۱۹۹۳ء بروز جمعہ اشرف
میں پرنسپل شریعی نے کوشش کی کہ انگریزی زبان کا حکم
۱۰۰ دن بعد، عام ہفتہ کے نظام (۲۱) مشتمل کر دیا جائے یعنی
میں شرکت اور اس کے حصول کی حریاری۔

پرنسپل شریعی نے خطاب کیا کہ جس نے صدارت شریعی جہاں
مفتی شریعی، مفتی امجد علی صاحب مدظلہ العالی، مولانا محمد امجد علی صاحب مدظلہ العالی،
تاج اشرف مفتی سید فہیمہ، سید محمد مدظلہ العالی، مولانا محمد امجد علی صاحب مدظلہ العالی،
جلال اللہ بن امجد علی صاحب المدظلہ العالی، ملت مولانا محمد امجد علی صاحب مدظلہ العالی،
سے کی اور اشرفی جہاں صدارت حضور تاج شریف مدظلہ العالی،
محمد اختر رضا خاں قادری رضوان مدظلہ العالی نے کی۔
۲۲ جمادی الاول ۱۴۴۱ھ / ۲۳-۲۴ اکتوبر ۱۹۹۳ء جمعرات، جمعہ و رمضان
جلال مدظلہ العالی حضور تاج شریف صدارت میں موجود۔

حضور تاج اشرف مدظلہ العالی نے خطاب صدارت
میں فرمایا کہ پرنسپل شریعی کا قیام وقت کی ضرورت سے اور جامعہ
شریعیہ کا ملک کی دیگر محکمہ دینی امور و قیام کی تکمیل کے ساتھ اس
طریقہ متبع ہونا باعث مبارک اور وقت تقسیم سے۔

جامعہ کی خدمات چارے ملک کے لوگوں کو حاصل ہو سکیں
ہوئی ہیں اور اب اس کا اندازہ کمال دیکھ کر مدظلہ العالی کو بھی مجاہد ہو رہا
ہے۔ جامعہ اشرفیہ سے امیدیں ہیں کہ بین الاقوامی پیدائش کے لوگوں
میں اس میں بھی بڑا حصہ لے کر اشرفیہ کی مقالات پیش کئے جو اس
امت کی نسل سے جامعہ اپنی عربیہ تعلیم میں علمی و ادبی حری کے
ناجہ فلمی، فنی اور فنی، قیام کی بھی پیدائش کی و شش کی ہے۔

یہ سارا فیصلہ حافظ ملت حضرت مولانا محمد امجد علی صاحب مدظلہ العالی
مقامات علیہ السلام کے جس نے روحانیت کی بھی کار فرما ہے
پھر ان کے جانشین حضرت عمر مت کے اخلاص میں اور حسن نیت
کا ثمرہ ہے۔ (مجید ہفتہ اسلامیہ ص ۲۲)



دعویٰ واجب ہیں اور تا قرمانی ناراض کرتا ہے۔

(حقوق والدین ص ۳۸) (ایضاً ص ۳۲)

محمد ازاد احمد ص ۳۷ کے حوالے سے تحریر فرماتے

ہیں کہ "حدیث پاک میں ہے کہ ایک صحابی رسول نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا کہ میں نے اپنے والدین کے ہم پھر اس پر کہ اگر گشت میں پڑا جاتا ہے تو باپ بوجھنا میں چھوٹا تک بچی ہوں وہ اپنی طرف پر سوار کرتے ہیں کیا ہوں یا میں باپ اس کے حق سے عہدہ تو گئی سرکار نے فرمایا تیرے پیارے ہوئے میں جس قدر در کے گھٹنے اس نے مجھے شہید اس میں سے قید گھٹنے کا پیر ہو گئے۔ (ایضاً ص ۳۸)

علماء حضرت تاج الشریعہ، یادگار اور دین، مظلوم کے بارے میں لکھتے ہیں کہ حضرت اس سے مرفوعاً مروی ہے کہ عطاء اللہ کے رسولوں کے بندوں کے پاس امن ہیں جب تک بادشاہ سے یہ نہیں اہرنیا میں دوس نہ دیں تو جب دیا میں دخل دیے گئیں اور بادشاہوں سے مل جائیں تو بے شک انہوں نے رسولوں کے ساتھ

خیانت کی تو ان سے دور رہو۔

کی صلیحہ پر حزیہ لکھتے ہیں "حضرت امیر معاویہ سے مروی ہے کہ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جس سے بھلائی کا راہ فرماتا ہے اس کو قہراً عطا ہے اور میں تو پائے والے ہوں اللہ دیتا ہے میری امت کے ایک گروہ اللہ کا حکم آئے تک اللہ کے دین پر قائم رہے گا ان کے خلاف انہیں کچھ نقصان پہنچا نہیں گئے۔ (ایضاً ص ۳۸)

مردوں کے مشابہت فی راہہ غور نہیں کیا کہ میں طور طریقے اور رت نے فتنش میں مردوں سے مشابہت کرنے میں راہیں بھگتی ہیں حضور تاج الشریعہ نے مظلومانہ کی عورتوں کے بارے میں لکھتے ہیں "بادا ضرورت صحیح عورت کو گھوڑے پر چڑھنا منع ہے کہ یہ بھی قہم کا مرد کا کام ہے۔ حدیث میں اس پر بحث آئی

اس میں حور نے چڑھتی وہاں سے اسے گھوڑا نہ لے اور عسکریں نہ ہو تو اس بات کے متنبہ رہنے پر روئے کہ اس لئے کہ یہ معنا میں سے ہیں

(ص ۳۵)

علامہ جلال الدین سیوطی نے فرمایا کہ یہ سخت دویہ سے بہت سے لوگ لکھے ہوئے ہیں اور میں نے پڑھنے میں اہل انصاف کو اہل معصوم پر پڑھتے ہیں اور انہوں نے دو کتب کے ساتھ "فہرست" پڑھتے ہیں جس میں دیکھیں کہ اس میں تا کہ جو امور سے یہاں کا طریقہ نہ جائے اور مناسب یہ ہے کہ اس کا نام "توحید" رکھا جائے۔ (ایضاً ص ۳۹)

قرآن پھر وہاں کے طریقہ ہواں ہی کو ان کے ساتھ پڑھو اور یہ وہاں کے طریقہ سے ہے آپ کو دور رکھو اور ان کی مشق کے طور سے پڑھیں اس سے کہتا ہے کہ جو اس میں گاہے کی طرح ہمارے حاضریہ کام میں گاہے دہلیز میں سے گاہے پڑھیں گے۔ قرآن اس کے گلوں سے پیچھے نہ رہے گا اس کے دس قلوب میں پڑے ہیں اور اس کے دس بھی صبیحیں اس کا یہ حال بھی گاہے گاہے حدیث کو خبر ان اور بتاتی ہے روایت کی ہے۔ (ایضاً ص ۳۸)

حقوق والدین حدیثیں شریعہ عظمت والدین بیان فرماتے ہوئے ہیں رقمطراز ہیں۔ حضرت ابو ذر سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی طاعت والدین کی طاعت ہے اور اللہ کی معصیت والدین کی (نا مان) معصیت ہے۔ (مجموعہ ازاد احمد ص ۳۹) (ایضاً ص ۳۸) حزیہ لکھتے ہیں کہ

سیدنا محدث بریلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں والدین کے ساتھ نیکی صرف نیکی میں ہے اس کے حکم کی بھلائی کی جانے اور اس کی طاعت نہ کی جائے بلکہ اس کے ساتھ نیکی یہ بھی ہے کہ کوئی ایسا کام کرے جو اس کے پاس نہ ہو۔ یہ اس کے لئے خاص طور پر ان کا کوئی حکم نہ ہو۔ اس لئے ان کی فرمانبرداری دراصل کو خوش رہنا



قرآن قسم مسجد قسم دین۔ اس مسئلے میں جامع الشرائع علامہ علی قزوی نے جن ”قسم شریعی“ قسم ”قسم شرعی“ نہیں لکھا کرتے ہیں مگر جو قسم ”قسم“ ”قسم شریعی“ ہے اس کا چارہ کار اور سمجھ اس صورت میں آتی کہ جو جو ہے گا

۱۔ اس سے مراد یہ ہے کہ جو قسم ”قسم“ ”قسم شریعی“ کی قسم ہے اس پر کئے ہوئے عہد و پیمان اور گواہیوں پر یہ نازن نہیں ہے۔
 ۲۔ اس سے مراد یہ ہے کہ جو قسم ”قسم“ ”قسم شریعی“ کی قسم ہے اس پر کئے ہوئے عہد و پیمان اور گواہیوں پر یہ نازن نہیں ہے۔ (ایضاً ص ۷۷)

۳۔ اس سے مراد یہ ہے کہ جو قسم ”قسم“ ”قسم شریعی“ کی قسم ہے اس پر کئے ہوئے عہد و پیمان اور گواہیوں پر یہ نازن نہیں ہے۔
 ۴۔ اس سے مراد یہ ہے کہ جو قسم ”قسم“ ”قسم شریعی“ کی قسم ہے اس پر کئے ہوئے عہد و پیمان اور گواہیوں پر یہ نازن نہیں ہے۔ (ایضاً ص ۷۷)

۵۔ اس سے مراد یہ ہے کہ جو قسم ”قسم“ ”قسم شریعی“ کی قسم ہے اس پر کئے ہوئے عہد و پیمان اور گواہیوں پر یہ نازن نہیں ہے۔
 ۶۔ اس سے مراد یہ ہے کہ جو قسم ”قسم“ ”قسم شریعی“ کی قسم ہے اس پر کئے ہوئے عہد و پیمان اور گواہیوں پر یہ نازن نہیں ہے۔ (ایضاً ص ۷۷)

میراثی منصب جس دور سے ہم لوگ کر رہے ہیں مذہبی پیشہ واران یا ہائی میڈرن دھرم کے دھندواران ہوں یا عوامیوں سے مل کر ہوں یا منصب کوورثی منصب بن چکے ہیں۔ شہر و دیہات کے عظیم الشان منصب کے بل ہوں یا مذہبی لیکن اپنی زندگی میں جو شہر کا اعلیٰ رہتے ہیں۔ حضور تاج الشریعہ علیہ السلام اس سے دور دوری روشن کے بارے میں یوں رقمطراز ہیں مجمع البحار میں ایک حدیث لکھی ہے جس کا مضمون یہ ہے کہ اس سے بڑھ کر بڑھ کر نہیں جو غیر اصحاب رہے جو ماکلف امیر ہو

اس حدیث کی تفسیر میں رہا۔ اس میں چندہ اور چندہ کے احوال سے خوب ظاہر ہے۔ لہذا اس پر مزید تفسیر کی ضرورت نہیں اور حدیث مندرجہ بالا کے مصداق دو لوگ بھی ہیں جو بزرگوں کے جائزین محض وراثت کے بل پر بغیر استحقاق وہ بے انتخاب شریعی بن بیٹھے ہیں۔ لہذا انہوں نے حال میں مشاہدہ ہے۔ (ایضاً ص ۷۷)

۱۔ اس سے مراد یہ ہے کہ جو قسم ”قسم“ ”قسم شریعی“ کی قسم ہے اس پر کئے ہوئے عہد و پیمان اور گواہیوں پر یہ نازن نہیں ہے۔
 ۲۔ اس سے مراد یہ ہے کہ جو قسم ”قسم“ ”قسم شریعی“ کی قسم ہے اس پر کئے ہوئے عہد و پیمان اور گواہیوں پر یہ نازن نہیں ہے۔ (ایضاً ص ۷۷)

۳۔ اس سے مراد یہ ہے کہ جو قسم ”قسم“ ”قسم شریعی“ کی قسم ہے اس پر کئے ہوئے عہد و پیمان اور گواہیوں پر یہ نازن نہیں ہے۔
 ۴۔ اس سے مراد یہ ہے کہ جو قسم ”قسم“ ”قسم شریعی“ کی قسم ہے اس پر کئے ہوئے عہد و پیمان اور گواہیوں پر یہ نازن نہیں ہے۔ (ایضاً ص ۷۷)

۵۔ اس سے مراد یہ ہے کہ جو قسم ”قسم“ ”قسم شریعی“ کی قسم ہے اس پر کئے ہوئے عہد و پیمان اور گواہیوں پر یہ نازن نہیں ہے۔
 ۶۔ اس سے مراد یہ ہے کہ جو قسم ”قسم“ ”قسم شریعی“ کی قسم ہے اس پر کئے ہوئے عہد و پیمان اور گواہیوں پر یہ نازن نہیں ہے۔ (ایضاً ص ۷۷)

میراثی منصب جس دور سے ہم لوگ کر رہے ہیں مذہبی پیشہ واران یا ہائی میڈرن دھرم کے دھندواران ہوں یا عوامیوں سے مل کر ہوں یا منصب کوورثی منصب بن چکے ہیں۔ شہر و دیہات کے عظیم الشان منصب کے بل ہوں یا مذہبی لیکن اپنی زندگی میں جو شہر کا اعلیٰ رہتے ہیں۔ حضور تاج الشریعہ علیہ السلام اس سے دور دوری روشن کے بارے میں یوں رقمطراز ہیں مجمع البحار میں ایک حدیث لکھی ہے جس کا مضمون یہ ہے کہ اس سے بڑھ کر بڑھ کر نہیں جو غیر اصحاب رہے جو ماکلف امیر ہو

اس حدیث کی تفسیر میں رہا۔ اس میں چندہ اور چندہ کے احوال سے خوب ظاہر ہے۔ لہذا اس پر مزید تفسیر کی ضرورت نہیں اور حدیث مندرجہ بالا کے مصداق دو لوگ بھی ہیں جو بزرگوں کے جائزین محض وراثت کے بل پر بغیر استحقاق وہ بے انتخاب شریعی بن بیٹھے ہیں۔ لہذا انہوں نے حال میں مشاہدہ ہے۔ (ایضاً ص ۷۷)



عقیدہ شیعہ، فقہ شیعہ، عربیہ شیعہ، امامیہ شیعہ، شیعوں پر ہر وہ شیعہ
پرانیہ کے ساتھ ہر قسم میں۔

مصوران اشرفیہ مدظلہ العالی نے اپنی کتابوں اور اپنے
قلمی جملہ شعروں نے بعض فقہیہ نظریات پر قلمی سرچیں لگائی ہیں
اور عام مسلمانوں کی اس ن محنت سے بھنا۔ اس کے قلمیوں کی

خصوصاً ان شریفیہ مدظلہ العالی نے شیعوں کے ہاں
نظریات و عقائد کے تعلق سے اپنی کتابوں اور قلمی محنتوں
کیا۔ مہذبہ قلمیہ، ان بیادہ و سوانح پر۔ اپنے کے تعلق سے
قریب فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔

”مسلمانوں کو چاہئے کہ غلط و سہار کے میں تیں رجحانوں سے
بچیں۔ امرت سیدہ و مزی و جمیل تو مصور ہو گئیں اور سراج میں قلم
نامی حیثیت خوشی نیت سے اپنے میں سیدہ و سوانح اور بیادہ و سوانح
سے میں وہی و دعائیہ و سوانح میں گائی، دعائیہ و نارنگی سب
داخل میں سرسبز یا خوشی نیت سے اپنے جب تو خود ہی حرام
سے ورنہ ان کی مشابہت سے بچنا بہتر ہے۔“

(تجارت و امت ص ۳۷)

مہذبہ قلمیہ و سوانح کے بارے میں لکھتے ہیں کہ اس کی
حقیقت نہیں ہے اور شیعوں کا اس میں حضرت علی صلی اللہ علیہ وسلم کے
امامی و جمعی شامل ہے۔ مہذبہ قلمیہ و سوانح کے چھٹے
مقائدہ نظریات ہیں سب، جس میں (قلمی مدظلہ العالی)

وہابی جماعت عرب کی سر زمین پر تو کی حکومت بہت ہی
آپس و بان اور شاکت و دود کے ساتھ چل رہی تھی جس طرح
مسلمانوں میں نظریات و عقائد پیدا کر کے یہودیوں سے شیعوں
جماعت کو جو جماعت اسی طرح مسلمانوں کو تشریف کرے اور حکومت
اسلام کی تکریم و تہذیب و انکسار کے لئے مسخ و ہیکل حکومتوں سے

اور حکمت میں نہ ہو سکے۔ چلے گئے۔ اصل مسلمان قلمی
سے ان کے ورنہ نظریات و عقائد میں گئے۔ (۱) اور اصحاب
ان بیت معصومہ علیہ السلام میں شامل ہیں (۲) عقائد
راشدین کا اب اور اطاعت تھے کہ اپنی حاکمیت کے تحت حاکمیت
پہنچ گئے جب کہ اصل حاکمیت کے تحت حضرت علی صلی اللہ علیہ وسلم
اور ان کے ان حاکمیت تھے (۳) انی معصومہ و صحبہ و
اور اصحاب انی معصومہ و صحبہ و صحبہ و صحبہ و صحبہ و صحبہ و
ہیں۔ (۴) قرآن شریف میں پارس سے تھے۔ چاہیں پارس
و لاقسم قلمیہ و سوانح پر کہ حضرت علی صلی اللہ علیہ وسلم سے
معصومہ و صحبہ و صحبہ و صحبہ و صحبہ و صحبہ و صحبہ و
ہو اور ان کے پارس میں حضرت علی صلی اللہ علیہ وسلم سے
صاحب قلمیہ و سوانح پر ہے۔ (۵) اور ان کے ہاں
جو اہل علیہ السلام کوئی حضرت علی صلی اللہ علیہ وسلم سے
ہوئے کے سبب رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے چلے گئے
کہ چلے گئے (۶) ان میں حضرت علی و حبیبین و جمیل کا اثر
برآں لائی ہے جب کہ سوانح قلمی کے خلاف قلمی سے (۷)

حدیث و سنت اسلام میں تمام سے قلمی شیعہ چلتے ہی ہیں
سے بلکہ شدت سے ان پر چلے گئے ہیں۔ (۸) شہادت اہل بیت
پر سالہ ہجری میں کوئی نہ ہو سکا۔ (۹) اور ان کے پارس
مردانہ و شاکت و دود کے شاکت لکھتے ہیں (۱۰) حالت قلمیہ
میں پر محدود ہے۔ (۱۱) چلے گئے ہیں اس لئے محدود نظریات کی تحقیق
پر کرتے ہیں۔ (۱۲) اور ان میں تو میں پر کر کے صوبوں سے
سب اعمال کرتے ہیں (۱۳) اور ان میں مدظلہ العالی کا کچھ شعروں نہیں
ہے۔

قلمی شیعہ میں بھی بعض نظریاتی اختلاف ہیں، پر بہت
سے لڑنے پیدا ہو گئے جن میں شیعوں، امامیہ شیعوں، زیدیہ شیعوں



حضرت شیخ علیہ السلام کے حکم سے بطور معجزہ مردوں کو زندہ کر دیا کرتے تھے۔ اس کی وجہ سے حضرت شیخ علیہ السلام کی الموتی یعنی مردوں کو زندہ کرنے والی شے کہیں نہ

جی نہ کہنے کی نیا دلیل آپ سے ابھی خود کہا کہ ”مردوں کو زندہ کر دیا کرتے تھے“۔ حضرت شیخ علیہ السلام کی طرف احیاء (زندہ کرنے والے) کی بیعت کی جب سبب اختلاف طاعت تو اس شوق کے اطلاق سے ہوں کی چیز مانج ہوئی۔ اب معروف میں اس اسم کے حامل جہات ہوتی ہوں۔ کا دونوں یکے تو ان اس میں نگر کر کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسامی میں ہوں ہوئے۔ کمانی دلائل اخیرات و شرح معانی اسرار ملقاہی میاں اور ان خصوصیت سے۔ ان کے لئے تو حاصل یہی ہوگا کہ کی موتی کا طوق خدا کے حیر کے لئے۔ کیا جانتے تھے یہ قسم حیا بھلائے انہی کس کے لئے ثابت۔ ہو خود آپ بھی تو کہہ رہے ہیں اللہ کے حکم سے بطور معجزہ مردوں کو زندہ کیا کرتے تھے پھر یہ کیسی حیات ہے خود کہ لٹی اطلاق کوئی حکم کی دلیل بنانا چاہتے ہیں۔

لاحول ولا قوة الا بالله العلیٰ العظیم۔

(دفاع کفر ظالمین ص ۸۵/۸۶)

فادعای جماعت ہندوستان میں ایسٹ انڈیا کمپنی اسے قدم مضبوط کرنے کے بعد متحدہ ہندوستان پر حکومت کرنے کی خواہش دیکھنے لگی اس کے لئے ایک آئینہ تیار کیا گئی کی چوٹ ڈالو اور حکومت کر دینا مردوں میں سے اور سانجہ کیا اور مسلمانوں میں سے قادیانی، وہابی اور دیوبندی پیدا کئے گئے اور پناہ کار بنا کر مسلمانوں کے اتحاد کو پارہ پارہ کر دیا گیا۔ پنجاب کی سرزمین۔ قادیان کے علاقہ سے ٹیکہ حکم موبوئی، مرزا غلام احمد قادیان کو انگریزوں نے اپنے مقاصد کے لئے استعمال کرنا شروع کر اور اسلامی عقائد و نظریات سے ہٹ کر ایک جدید مذہب کا بانی

کے (۲) حزارات پر جانا پھوس چڑھانہ چار چڑھانہ بدعت سے (۳) ارسوں پاک کا ضم شیطاں کے نامی طرح ہے (۴) عمل میں اتنی رسوں پاک سے بڑھ سکی سے (۵) بی خزانہ میں کے بعد کی پیدا ہو سکتا ہے (۶) خدا جھوٹ میں سکتا ہے (۷) رسول پاک کو بیٹ کے پیچھے کی نہیں (۸) میدان میں رسوں پاک سے جب رسوں کو نہیں پیدائے تو قیامت کے دن امت کو یہ بھی سکے گا (۹) کے لئے رسوں و پکارا شرک سے (۱۰) نصیر، مہر کی اور پھر جانہ رسوں سے انکار شرک سے (۱۱) یی، عورت، نقیب اور رسوں کو اور سے پکارا شرک یعنی ہے (۱۲) رسوں رسوں پاک کا حیاں کا رسوں و پکارا شرک سے نہیں کہے اور خیر کے میاں آئے سے رسوں میں نہیں ہوتے۔ (۱۳) سلام اوقیامی ان کی حقیقت نہیں۔

مصورہ پنج، مشربہ مدظلہ العالی نے ان کے باطل عقائد و نظریات کا شدت سے بائیکاٹ کیا ہے اور اپنی تحریروں سے وہاں جس جواب دیا۔

قاسم ناوٹوئی ”تحذیر اناس“ میں رقم طراز ہیں

”معجزہ حاصل جو ہر کی پیش پر وہ تقرری طور مند

ہوت مکتا ہے اور معجزہ ضرورت۔ وقت قصہ میں رہتا ہے۔

مثل عنایات خاصہ۔ یکا کا قصہ نہیں ہوتا۔ پتہ بجتے آپ تو کہتے ہیں کہ معجزہ کسی جہت کا پناہ نہیں ہوتا معجزہ اللہ کا فعل ہوتا ہے اور آپ کے قاسم انصوم و ختم امت معجزہ کی بیعت یہ نحو سے ہیں کہ وہ منظر ضرورت ہر وقت قبضہ میں رہتا ہے تو آپ کے طور پر قاسم ناوٹوئی نے اللہ کے فعل کو ان کے قبضہ میں بتایا کہ جسے حال اپنی گو بند تھا ملت دیوبند اس لئے معجزہ کی وجہ سے کسی جہت میں خدا کی صحت ماننا صحیح نہیں ہو سکتا۔ حکم عطائی کو حد کی صفت پاگل من کہے گا پھر فرماتے ہیں



پر صریح لکھی جاتی ہیں۔

قادیانوں کے رد میں حضور تاج الشریعہ علیہ السلام کی
میر پر تحریریں سامنے آئی ہیں آپ سے قادیانوں کے رد میں امرۃ
نجدیہ (عربی) میں تردید فرمائی ہے کہ سرکار نظام محمد قادیانی
جو بھوں صدی کا عظیم و جانی اور خود ساختہ نبی تھا۔ جس قرآن
مقدس نے ہمیں عقیدہ دیا کہ نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم
آخری نبی ہیں تو معلوم ہو کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد
کوئی نبی پیدا ہو نہیں سکتا ہے تو مراد قادیانی کیسے نبی ہو سکتا ہے
اور مرکز قادیان عقائد و نظریات سنی عقائد و نظریات
موافق نہیں ہو سکتے ہیں۔

☆☆☆

بنا ماریہ بدست خود صاحب قادیانوں کے نظریہ سے اتنا متاثر
ہو کہ قائم ناموں سے نبی قادیانوں کے بعد نبی پیدا ہو سکتا
کا عقیدہ اور درود جو پٹ پوس کا دعویٰ کر بیٹھا کرام نے
شدت کے ساتھ فاشیت کی تصویر ملی حضرت حضور محمد (اسلام)
نبی مہر علی شہ کا محمد عبدالحی میر غنی حضور صدر الہام علی حضور ملکی
محمد مند سے اس جدید مذہب اور نئے عقائد کی بجائے کئی
رجحوں نے ہمیں تصدیق میں، علماء و مسلمانوں نے شدت
سے مخالفت کر کے ہر قسم قرآن و حدیث و نگرانیوں کے اشارے
پر جماعت اجماع کی اس سے کامیاب و دشمنان تاج
پاک کے قادیانوں کا مرکز مدین سے نگرانیوں کے اشارے
پر مصوب بنا جاتے ہیں اور مسلمانوں کے صحیح عقائد و نظریات



سے پہلے تمام امور اپنی اور حوا میں ملوث تھی و انشا اللہ تعالیٰ ان کے
تاج و تشریف حضرت علامہ مفتی محمد امجد علی دہلوی سے مست برکات آئم
القدر و انشا اللہ تعالیٰ وہاں فکھ صادق و جانشین مقرر ہو گیا گویا کہ حضور
تاج امجد میرا ہی وقت سے چوہے ملک ہند کے قاضی القضاۃ ہیں
چنانچہ میری شریف اور اس کے حضرات علی انصاف تمام جہد و
عہد میں سے ہمہ و حبیب کی تقرری و اعلان رعیت ہیں اور نگر امور
قضاء و قاضی میں حوامہ و حواں آپ کی طرف جوں کرے ہیں
اور آپ قاضی وقت کے قاضی تمام دیتے ہیں اور آپ تفریحی و
تفریحی کے سبب ہمت نامہ عمل مقدمات کے لئے نفع بالانتخاب
الہی ہیں اور وقت کے متعلق تمام امور بھی آپ انعام دے رہے ہیں
پورا ملک سند بکیر آپ کو مرجع قاضی و قضاہ تسلیم کرتا ہے۔

اس سال میں رضوی کے انکسور کریں اور بیکنگروں جید
علی اور قاضی اور قاضی شخصیتوں کی موجودگی میں حضور محدث کبیر
سے حضور تاج امجد کے مخلص من اللہ قاضی القضاۃ ہوئے کا
اعلان فرمایا اور ان کے اعلان پر تمام حوامہ و حواں سے سر تسلیم خم کیا۔
میں رضوی کے پیش پر آپ کے قاضی القضاۃ کے
اعلان کے وقت میں وہ ہندوستان، بلکہ ہندوستان، صریحاً
افریقہ، ارمینیا، مالینڈا، اندلس کے علماء و فاضل اور ہند کے متعدد
عالموں کے مجاہد شخص مختلف مدرسہ دینی کے صلاحیت
امام و محدث المدینہ و شیخ الحدیث، مفتیان کرام و دارالعلوم
و قاضیوں میں تھے جن میں بعض قاضی و شخصیتوں کے اسماء گرامی
میں میں درج کئے جاتے ہیں۔

(۱) حضور العلماء و حضرات علامہ مفتی حسین رضا حالی، مدظلہ العالی
استاذ دکن علامہ حسن کے بیرو میں اور محدث بدینی سے مشہور
و معروف ہیں اس وقت آپ چندہ دارالعلوم میں حضور المدینہ کے
مجدد و مکرر تھے۔ (۲) جانشین غائب پیرام رئیس اقلیہ حضرت
علامہ حافظ قادری سید ابوس مصلیٰ و سنی قادری مکرری مدظلہ مرکز
بازرگاہ و بیرو میں و سوس حدیث الاولیاء، بکیر شریف کی بیوی گدی

جس میں مقرر رہیں وہ اپنے محلات میں وہ تھیں اور بھی۔
میں جیتے ہیں کہ سب ان سے بھی بہتر ہیں۔
اعلم علماء ہند اپنے شہر کا قاضی ہوتا ہے اس کا اپنا شیعہ
قرب و جوار حضرات کے اس کا اردو بیت و محل و دو تھانے
و اعلم علماء صلیح کا اردو بیت و محل اس کا اپنا ضلع سے در اعلم علماء
بست و پانی یہ مست جبکہ اعلم علماء ہند کا اردو بیت و محل
مختلف شہروں میں اور یہ سوں کے علماء و صاحب محل و مقتدی
مقامی رہنے سے مختلف شہروں میں سوں بلکہ چارہ ملک کو
مجاہد ہو جاتا ہے۔

مصدقہ با تفصیل کے بعد عرض ہے کہ حوامہ المسلمین
و حواں المسلمین بھی انہی مراتب جیتے ہیں کہ میں صحت کا مرکز
بہائی شریف سے جہاں سے قرآن پڑے دو مہمان سے مسلسل
ملا میں سند دینی و دینی حیات و مسکن دار جید حوامہ و حواں
ہے۔ برقی شریف کے اس جوہر و قاضی و مدرسہ کی دینی
قائم ہے و نتیجہ سے جو پورے اہل سنت و جماعت سے برقی شریف و
مرکز مستقیم ہے۔ جو ہونے صمدی عمری کے مجاہد
السلطانی شخصیت ممتاز قاضی ہیں یہ ناہر روزگار معزز دانش
مندانہ رہا شخصیت فاضل کے سلطان الاعلم علماء ملک تھے اہل
حضرات اپنی جہات میں تھے مقتدی کے سبب چارہ غیر مستقیم
مدرسہ کے قاضی القضاۃ کے منصب جید پر منتخب بالانتخاب انہی
تھے چارہ ملک ہند میں مرجع حوامہ و حواں و مرجع دینی تھے پھر ان
جسٹ علی حدیث سے آپ تلمیذ رشید مفتی عظمیٰ امام اسلام
حضرت علامہ مفتی محمد مصطفیٰ رضا قادری قدس سرہ رحمہ اور تلمیذ
علیہ حضور الشیخ حضرت علامہ مفتی محمد امجد علی رضوی راہت علیہ
فیہم کو پورے ہندوستان کا قاضی القضاۃ معزز و مرید حیدر کے شرف
کوسن آف ہند کے دوسرے مقتدی بیکار میں رعیت ہلاں کے
موجود سے متعلق موصولہ کی ایک مقامات میں مقام نگاہوں نے
ان کی طرف صریحاً اشارہ و تمنا کی ہے۔ چر مفتی اعظم ہند

بارہواں باب



یادوں کے جھروکے سے

علامہ مٹاش قصوری جامعہ اسلامیہ لاہور پاکستان

تاج ایشیہ جانشین مفتی عظیم بدیع حضرت علامہ مولانا محمد ابراہیم صاحب قادری رحمتوں کا وہ محبوب ملک محمد مصطفیٰ کے بلند مقام پر ظاہر ہیں۔ آپ کے اصحاب و شاگرد جیدہ اخلاط رکھیں ہیں تو مشکل سرور سے۔ آپ کے توفیق و مہارت پر علم و فن نارسا ہیں۔ آپ سے یہ صفات بریلی اور نیپل سے (اٹل پورا سے) مستاب علم سر بلند آپ کا علمی و فنی آپ ایک ہزار سال کی تاریخ جو ہے وہ ایک اتنی ہی طور پر شہرت یافتہ ہے اس وقت کی یاد دہانی جامعہ اسلامیہ لاہور میں سے کیا۔ وہاں آپ سے بھائی حرق ریزی سے مستاب علوم فراہم آپ سے پورا مستاب جو آپ جہود سے کر کے دی جا رہے اور خود مستاب علم و عمل سے کی سچی جیس اور ان در ان مش میں ان حد تک کامیابی و احسن سے سرور اور اس کی کار پر توجہ و مشاہدہ و رشد و ہدایت سے بھرپور معرفت پر توجہ و شریعت مجاہد اور تاج یہ قبہ بطور علم مستعمل سے وہاں مستاب بدست و شہادہ و تعداد و انصاف عظیم

سے مرید و جہاد علامہ کی خبر مقدم کیا۔ آپ سے مریدان کہ ہر بار جامعہ کے ناظم اعلیٰ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عبدالقیوم رحمتوں حضرت علامہ مولانا عبدالکیم شرف قادری رحمہم اللہ تعالیٰ اور انہم الحروف و جہاد مٹاش قصوری سے بڑی شفقت و قربانی جامعہ کی تحقیقی و تعلیمی علمی و تدریسی اور تاریخی خدمات کو سر جتے ہوئے وہ جیس سے سب کو سب کا تعمیر و ترقی کے دعوات مستحق سے وہاں۔

یہ محترمہ علامہ مولانا محمد مقبول احمد صیانی قادری رضوی علیہ السلام رحمتوں کا وہ بھائی لاہور پاکستان و آپ سے مستعد مرتبہ میراثی کا شرف و نمائندہ حاجی صاحب مرحوم سے جہاں تک ممکن تھا آپ کے آرام و سہولت کا یہ حصہ جس رکھا اپنی تمام مصروفیات کو چھوڑ کر آپ کے حضور دست بستہ حاضر رہتے جہاں جہاں تشریف لے جاتا ہوتا خصوصاً تاریک مقام کرتے اور خوب دعا مانگتے رہتے۔

حضرت تاج ایشیہ کے ان محرمات برادر و بھائی ملت حضرت علامہ مولانا محمد ابراہیم رحمتوں کا وہ بھائی رضوی علیہ الرحمۃ کی احقر پر خصوصی نگاہ کر رہی تھی۔ جب وہ ایک بار میں پاکستان شریف نامے ان دنوں رات بارگاہ مصطفیٰ علیہ الخیرۃ اثناء میں عدیدہ طویلہ حضرت جہاد و دیانت کی تحت عظمیٰ سے اس امر کو بھرتے ہوئے واپس وطن پہنچی تو حضرت علامہ مولانا محمد عبدالکیم شرف

حضرت تاج ایشیہ حضرت علامہ مولانا صاحب شریف لاپچھے میں آپ کا جب بھی پاکستان توجہ اور بارہا خوب استقبال مولانا صاحب علامہ لاہور بھی آپ سے چند روزہ قدم کیسوت ۵۰ برس شرف دیا ہے جامعہ کے ناظم اعلیٰ و اساتذہ و طلبہ و کرام



سے متعلق میرے مشاہدات

مورانا عبدالمصطفیٰ صدیقی شمسٹی یا قلم اعلیٰ دارالعلوم متحدہ میسرودہ ولی شریف کلا 09415142179

بشکل تحریر کی۔

شاہد کی وجہ ہے کہ بہت سارے لوگ آپ سے حسد بھی رکھتے ہیں اور یہاں پر وہاں میں ہوئے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی کو مقبولیت عطا کرتا ہے تو اس کے مخالفین اور معاندین کی تعداد میں حراہ و اسباب ہو جاتا ہے۔

مختصر تاریخ الشریعہ جس عظیم دولت کے جانشین ہیں وہ محضیت ہے عہد بنی بھٹری سلطان اعظم و علم و عمل کا پیکر مجسم تھی جس کو رہائے حضور مفتی عظیم ہند کے لقب سے یاد کرتا ہے، وہ مفتی اعظم حیدرآباد دکن کے صاحبزادے تھے، ان کے والدین نے ان کو اپنا فرس منجھی دیا، وہ مفتی عظیم حیدرآباد دکن کے بچے مریدان عقیدت مندوں اور تمام سنی مسلمانوں کو پیشوا بنائے، پورے ہندوستان اور تمام عربی و اسلامی ممالک سے اور رہنے کا درس دینے کی مفتی اعظم کے علم و عمل، فضل و کمال، تقویٰ و طہارت، تواضع و نکستی، علم و ہوشیاری اور تصدیق فی ندرت کے مظہر کامل کو دنیا تاریخ الشریعہ کہتی ہے۔

مورانا سلف و حقہ خلف، شہزادہ اعلیٰ حضرت و تاج الشریعہ جامع معقول و منقول، جان فروع، اوصاف مہدی اکرم مفتی الشاہ احمد رضا حال صاحب قبلہ قادری مدظلہ رضوان اللہ علیہ مدظلہ اعلیٰ جہاں شہزادہ کے میں جامع علم و عمل اور فکر و عمل و کمال ہیں۔ آپ کی امت میں معرفت اور ہدایت و درجہ کے ساتھ میں اعلیٰ ہوں یہ کہ یہی ہے سب سے سب سے آپ کی شخصیت جس پر آپ کی طہارت اور پاکیزگی شریعت کا مظہر ہے وہ صرف فضل کی اور توفیق باری کا اثر ہی ہو سکتا ہے۔

آپ کی شخصیت تقویٰ و طہارت اور مردہ پارسائی میں بہت بڑی محکوم ہے، شہزادہ دینیت، پند و نصائح حق کوئی دینی آپ کا طرہ و اتہار ہے۔ تقویٰ و سبکی، قسب و تابع اور ذکاوت و صحت میں اور تحقیق و تحقیق کے علم کو دین، یہ آپ کی زندگی سے مشاہد ہیں۔

بات سب سے اعلیٰ ہے۔ خصوصاً مفتی اور علم و پوری میں ان کی ہدایت و توفیق، در صاحب مردہ شخصیت جس کی مقبولیت اور شہرت کے ساتھ سب سے اعلیٰ علم و حکمت و ہوشیاری

اس دور میں جب کہ غم و ہزاروں اور عافیتوں میں



تدرب اور صلوٰۃ پکڑ لیا ہے۔ حروف مدنی، مسئلہ اور
حافظ علی ترقی میرتا ہے۔ اس نے مقدمے لے لئے اور
اس امر کی ذلت کی کے دور میں تاج الشریعہ کی رہی، اس کی
شخصیت اور کارنامے صلب فی الدین، سقمت و رتابت قدی
کی رہے وچا یہ مثال ہے، انہوں نے اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا کی
شاں نقابت، علم چاہتا ہے تو اسے تاج الشریعہ کے رشحات کلم
سے ملنے شہو، پڑے والے تلوں کا مطالعہ کرنا چاہئے، کوئی
حاضر و معاصر کے علمی معامروں کی مدھی کا نہ پڑتا ہے تو
سے تاج الشریعہ کی تصنیفات اور آیات و روایات اعلیٰ حضرت کی
روایات تصنیفات سے علم کی تہذیب جو پر امن چاہئے جیسے سہو احمد
میں حضور تاج الشریعہ کے علم شریعت اعلیٰ حضرت اور تہذیب
حداں ہوئے کا ثبوت دیا ہے۔ یوں تو اس علم کے بڑے باپ کا
میرا ہے باپ کی مدلی کا عقد ہے آج کے علم کی کی ہے نہ
چائیسوں کی اور۔ بھانگاں حافظوں میں یہ کبھی کسی سے سچا ہے
کہ کسی امر کا ناسپ یا ناشیں وہی حادی یا امر کی سر
اور اس سے ناواقف شخص بھی ہو سکتا ہے۔ اس آیت میں ہی مورد
سے بہت سے علم اور دیانت، رن، علم و علم کے خوب
درحق کوئی اور کچھ حافظوں سے تحصیل بہت دور چاہئے ہے
آج بہت سی نگاروں کی طرف سے اپنی محفل اور بکاس
بھی سو کی ہر تہذیب کا نگار ہیں۔ چوبیس کے رہتے آج صرف
کتابیں ہی نہیں اور ریہ و رخت کی شیان میں نہیں بلکہ علم
و عقیدہ کی بھی بڑی ضرورت ہے۔ نہیں اس سرسید، جوں میں
بھی انہوں نے شخصیت جس و تہذیب، آپ علاقہ کا بیوتہ کی تہ
سیر کیا ہے اور وہ تہ تاج الشریعہ کی ہے کبھی بھی آپ اپنے
شریعت کی خاطر ایسے مدبب و مسلک اور روایوں سے انحراف
نہیں کیا۔

آج کے خواجہ میر تقی میر سے میر تقی میر کی
بعد میں ان تہذیب و تمدن کی ذوق تجارت کا سنتا ہے
گئے ہیں نہیں تھو و غرب داران کے یہ مشہور شریعت میں وہاں
تقریروں سے جو کچھ لکھو اسے نچو۔ حبیب الی ہوں اور شریعت
کے ساتھ وہاں کا مد۔ مکی پیر ہو اور جو لکھنے دار ہیں۔
کا حقین تو نہیں ہوتے نہیں بعض وہ نہیں ہوتے ہیں جس میں
توں سے ماہ کے نہیں انھیں کے مشاہدے کو تہذیب و تہذیب
بہت ہے۔ یہ حقیقت ہے و چون ہے اور مکی ہات شہرہ حادوں
کے ایک سب سے رہا ہو چوہا ہے۔

حرف حق میں یہ علم و راق نامی شخص جو سب کا
بہت بہت ہے۔ بیکراں وک اس کے یہاں کام کرتے ہیں،
بلاشبہ تاج کرب جی سے وفاق الشریعہ کے مریدوں میں سے
ہے حق کے قیام کے دور میں وہ تاج الشریعہ سے ہے یا کسی شخص
سے تاج الشریعہ سے یہ بتا دیا کہ اس کے یہاں تو اس کی مامت
وں پر ہری یا ماہی کرتا ہے۔ تاہنا تھا کہ تاج الشریعہ کے
علاں کا مام نہ پچھے اس شخص سے معاف نہیں کیا اور بہت سخت
ست نہ امیر کار اس سے معذرت کی اور تہذیب اور تہذیب کیا کہ
میں اس بہت علم نہیں سے کہ ہمارے کبھی میں بیکراں وک کام
کرتے ہیں اس لئے نہیں ہیں کا علم نہیں ہوگا کہ توں مامت
تہذیب یہ حال تھو دیا نہیں ہوگا، جب سب کے سامنے اس
سے تہذیب و تہذیب کیا پھر تاج الشریعہ نے سے مری سے سمجھا یا اور
حق کا مام نہ تہذیب اور مسائل شریعت اس کے سامنے پیش کیا وہ شخص
رہتا پیر سراپا بکر و انکساری کا محمد بنا، ہر موقع پر اس نے عرض یا
حضور عربی حادی پر شریعت لے نہیں تو حضرت سے معاف
تھکوں میں اثر کیا کہ اس بار میں نہیں جاسکتا کہ تہذیب کا علم ہے
تو احمد و سفر میں چوں گا۔ حالانکہ اس سے پہلے کئی بار اس کے علم



حاجت تھی اس مشہور و پیش نماز کا مقصد یہ ہے کہ تاج الشریعہ حقیقی معنوں میں اعلیٰ حضرت کے واسطے اور خصوصاً عظیم ہند کے علم و عمل اور فضل و کمال کے سچے وارث و امین ہیں اور موجودہ وقت میں ان کی شخصیت توحید و تائید میں ہے کہ اس سے ماہر فیض پانا ہے۔ اس سے جو کچھ بھی جسے میں دیکھ رہے ہیں۔

ان میں کوہ مبارک ہے قریب قریب ان میں مسیحا کی صورت میں پستان نے توحید کا نام رکھا ہے۔ صاحب مارتے متعلق قیام کے بعد ان ملک پہنچ رہی تھی مبنی مسجد تھی جیسے وہاں میں تھی مبنی مبنی کہ ملک کے جیسے پہچان شعلوں میں تمام تھیں۔ وجود یہ کہ ملک یا کسی کے یا دیگر ملکوں میں مسلمان جیسے ملک کے ملکوں میں تھے۔ انوں بنامہ عالمہ کوں و صاحب سے لاپرواہی تھی۔ تھیں جب۔ تھیں و ملک پہنچ رہی تھیں تو ان جیسے ملک کے کیوں؟

یہ سب کچھ فضل خداوندی اور اطلاع شرعیہ کے باعث ہے۔ نتیجہ ہے، مگر میں ملایا، مصلوبوں کرنی سے جو شریعت پر مبنی ہے۔ میں، کوں بہادر شریعت ہو تو مصر میں سے محبت بھی تھی اور تھیں۔

وہیے و تاج شریعہ و تاج شریعہ تھی و تاج شریعہ لائے ہیں۔ میں حقیقی عالم کی محبت پر ۲۰ کوہ مبارک کے درجہ محمد امین مگر حقیقی مسجد کے امتداد کی طرف سے تشریف لائے تھے رات میں جلسہ تھا۔ ۱۰ بار سے آئے سعیدت مدد یکے کے ایک ہے کہ تھیں مگر کتنے جہاں سے مدد کا شرف میں نہیں جو مندریت تاج الشریعہ کو حاصل ہے وہ کسی اور نہیں۔ انوں میں جس کی مثال نہ ہے وہ ان کی شہادت کی کوئی مثال نہ

چہرے میں سے ہی وہی مثال۔ علم فضل و تاج شریعت و دست کی کوں مثال۔ میں کی چھوٹی سی چھوٹی بات پہ بھی عمل کی اور ہی کہ اجسام کہہ رہے اصحاب۔ ہم کو مسرکس خیر طے ختم ہوا۔ حقیقی مسجد کا امتحان حضرت نے فرمایا صبح ہوئی ۱۳ اکتوبر ۱۳۳۵ء کو جب حضرت رودی شیش کے لئے روانہ ہوئے تو بیکڑوں کوٹ پہنچے پیچھے شیش پٹی کے حضرت کا ملک کھنڈے جسوں کوئی ایکسپریس کا تھا جیسے ہی شیش ماسٹر کی تشریح الشریعہ پر پڑی وہ سراپا دب اور تقسیم کے ساتھ صبر ہو اور دب و تسبیحات بخالایا۔ جب سے یہ معلوم ہوا کہ رودی سے لکھنؤ تک کا حضرت کو نکلت چاہئے تو کہیے گا کہ آپ جیسے جہاں ویکتی سے کون نکلت مانگے گا لکھنؤ تو آپ دیسے چلے جائیں وہاں سے تو آپ کا نکلت ہے ہی لیکن حضرت نے دیکھا کہ پلانک سر کرنا نہ نہیں پڑے پانچ ہزار نکلت فریاد آپ چاہتے تو شیش ماسٹر کے کہیے پلانک سر کر بیٹے لیکن آپ کے پیش نظر شریعت کا حکم تھا جب درالعلوم محمد امین کی جدید بنڈنگ کا سنگ بنی رکھا تھا اس موقع پر بھی حضرت نے کرم فرمایا اور صبر پائیں بلکہ ہزار مشغولیت کے باوجود رودی تشریف لائے ۸ شعبان ۱۳۳۵ء کا واقعہ ہے، حضرت کی آمد چاہیے جس میں کوئی کی بھیڑ منڈ پڑتی ہے۔ اس لوگوں کو یہ فیض ہو چکا ہے کہ حضرت آ رہے ہیں رودی میں جب جب قدم رکھ کر دیکھ لو کہ وہاں کا سید ب منڈ پڑ اور اس سلسلے میں وابستہ ہونے والوں کا تو حال۔ پوچھئے رودی، بارہ بجی فیض آیا وہ غیر وہ سے ہوا انوں کوئی سے تھائی کا شرف حاصل کیا کچھ تو یہ ہے کہ ایک نظر جس سے کیجیے۔ چکر کوئی دہر انظر میں تھی ہی نہیں۔

رودی شریعہ میں ۲۴ جولائی ۱۳۳۵ء میں کسی کا عرض کے نام سے کچھ لوگوں سے ایک جلسہ کیا اور میں اڑیہ حضور مجاہد ملت مولانا شاہ حبیب الرحمن صاحب اڑیہ ۱۳۳۵ء



اگرچہ وہ جتنے یہ کام دیکھتا رہا، کچھ ہم سے پیش کی مطلباً حاجت پیش نہیں
 نہایت خوش ہونے والے میں وہیں۔ سرتاجی میں تار و کتاب شدہ
 صحیفہ حاجت پیش کے بعد دعا نہ کچھ لکھتے۔ "ارشاد" دعا کو
 دیکھتے حسبِ فرصت بخود یا کامو یا عاشق سے بعد بیٹھے میاں
 میں تپ مسمے حضرت ہونے کی عبارت چاہی دعا کے لئے
 آج تو جمعہ ہے۔ ماہ کے ساتھ پر ہے۔ محبوب کی تیار اور ہوا ہے
 دینے والے ہستی ہوں حضرت ہاں اللہ سے یہ دعا
 مومن کا یہ مصداق یا کفر الہی حاصل ہے۔ اچھا اندھیرا ہے
 مجھے حضرت قدس کی اقتدا میں نماز ہوا کی۔

ملاقات و مشاہدات کے واقعات بہت ہیں انھوں نے
 دل تیار ہونے۔ بھی تھے پر تھا تاہم چھ کئی تفسیلات
 حریرات قلم بدستوں کا۔ ایک خاص بات یہ حرقہ رب سگی دینے
 والے محسوس ہوتے ہیں وہ سے حضرت قدس کا بدستی یہ
 تقویٰ کا اہم معیار برائی کا بیکر اثرات کے عطا سے موجود
 شخصیات میں سب سے بڑا۔ جہاں تک یہ ہے ہوتے ہیں ایسے
 حواس کے جن چشم کی طرف تو کیا نہیں ہوتی ہیں کافانہ راہ
 جوں کا سونہ ہوتا ہے۔ بدست و مصیبت اس کی دعا ہے
 اراست، عیبت و سرچش کی کھلی۔ اصل ہے۔ ٹھیک و حاجت تو
 دینے جو خاص بہت قدرت کا قاضیہ ہو جب درست جلاں
 میر گھٹا ہوتے ہیں، تو نکلے چہرے پر جیسے شمع کی کرنی سمٹ کر
 ہو، کشاکش کا جہاں اتنا ہو تو قلوب و قریں نفس کر رہی ہو لگتے
 سورج کی سرکش شاخ میں پانی کی سیل پر جس طرح سرسرتے بھرے
 اور گر جاتی ہیں۔ یہی کیفیت اس وقت اس کے چہرہ اور کا ہوتا
 ہے۔ یکے والے نظر بھٹا چاہتا ہے مگر حال۔ کہ لکھ صبرتی ہی کہیں
 عارض منور پر کیا حسن حد واد ہے و سب لکھ حد واد میں
 رنگات کا سایہ ہم پر لکھ لکھ رہا ہے۔

ساری سب مشق تیار ہیں۔ اپنا جامع مسجد میں
 ماحول پڑھوں بخود ماہنامہ پر مجھے کی گزارش کی تھی
 مجھے اپنا میں دیکھتے تھے۔ دست دینی کے لئے ان
 کے رات میں شش قدم لے مسند بنا تھی سے پاؤں چھوڑ
 پاؤں میں آتے۔ اس میں تھی خاص میں جو دھوکے سے تھوچو
 ۵۱ میر دور جاتی تھی کا جب رحمت سے لگے۔ گوئی ن
 لکھیں کہ ہمارے تھیں آتے حالت وقت ورنہ کاروں اور
 مار رہا ہے۔ وہاں طرح سے لکھیں۔

پیر ۲۰۰۶ء میں ن موت پر میرا تشریف
 لے گیا میری صدمت تھی، رات مارے دی تھ۔ آپ
 تشریف لائے تو رب کیا لکھے پاس والوں سے مجھے یاد کر رہا
 پر ہمیشہ کا وقت خیر تھا پھر مسند لکھنے سے مار رہا پر ریشہ
 جو صدمہ اس سے ہمارے دل کا نہ رہتا تھی۔ اس سے
 لے لگے یہ وہ لکھتے رہتے رہے میں۔ دو تھیں صرف
 "خبروں" میں سے پھر پھر سرحد سے لگے۔ آپ بھی دیکھیں کہ وہ
 پتہ کر رہے ہیں۔ اب جو حضور کی شریف کرنی اور کچھ پرش
 شمس ہوں مسلمان تھے رات کو رات حد کھڑا کر دینے کے
 میں لکھتے۔ وہ لکھتے تھے۔ پتہ سے لکھتے تھے کہ وہ
 اور الشیخ کا منظر پیش کر لے لکھتے تھے۔ اپنے اور پاؤں چھوڑ
 لے یہ مصطلح ہو گئے مجھ سے کہے تھے وہاں تھی ان کو آپ
 سے جہاں سے لکھتا تھا اس لئے شمس باپ رہنے وہاں یہ
 "کمال قلوب" لکھتے ہیں حضور کی یہ روایت تھی۔

بھئی دعا تو ۸۸۸۸ء میں لکھ کر اپنی کامیابی سے سرتاج
 میں حضرت "ع" کا نام نہ لکھتے تھے۔ حاصر ہونے لکھتے
 یا میرے اعتقاد اس قدر ہاں نہ لکھتے تھے عاشق کی کشمیری فارسی
 عبارت پر چہرے ہیں و تصور الہیہ جتنی تھی کہ کھواہے ہیں،

کی کچھ یادیں کچھ باتیں

afrozqadri@gmail.com ☆ تارنوم لاء درخواست ڪريو، ڪيس يون، سائنس، فزڪس

منصب پر سردار کی نصیب ہوئی تو پھر وہ حسرت، شک و جاتی رہی۔
اور پھر بہت قریب سے حضرت کو سے دیکھے پڑے اور کلمے
کا موقع ہاتھ نہ آیا۔ میری حضرت سے ملاقات کا کل واقعہ یہی
تھا۔ انھیں ازل سے یہی شریف ہے اور جس۔ کہتے ہیں تاکہ بہت
جڑی تھیوں ہوتی ہے۔ وقتاً فوقتاً یہ مسرت و مسرت حال میں
ہوتی تو شاید یہ حالت مسرت مسرت آتے۔ مسرت کی سر بلندی
کے حوالے سے جو شاہ گواہوں کے عشق بھاتے مسرت و مسرت
اشعار دیکھیں جن پر انھیں مسرت مسرت ہے وہی عشق کو مسرت
نظر آتا ہے۔

بیشوں سے بنا کر ہو تو عاقل بھی گناہ

وہ شکایت یہاں ہاں تو حرام بھی قبول

! حق مٹ رہا تو حیدر بھی یہ بائیں ہاتھ سے

شماره ۱۰۰۰

صرف: حید کا شیطان بھی قاتل ہے مگر

شرط ایمان ہے محمد کی اطاعت اور یہ قبول

حضرت چاندی انورہ کو بد زس کی موجودگی سے ہٹ

کہ کچھ لوگھے انداز میں منصف شہید پر لانا ہے تھے، یہ بھی نہیں نا۔

جامعہ کی فلیک بورڈ اور ٹاؤن رور گارڈز میں بھی انٹراویس کا مزمز

مجلس حضرت مجدد دین امت امام محمد رضا علیہ السلام میں
 بیٹوں اور بیویوں کی وصیت سے کیا تحقیق ہو کر اور نوٹ
 سے کیوں کہ شعور کی تکمیل کھولنے کے بعد ہم نے اپنے
 گھر سے زیادہ اسی حواء کا چہ چاہا اور اپنے
 نکاح و جد سے جڑھ کی طرح کے تاروں کی مضمتیں ہمارے
 کانوں میں پائی گئی اور اسی حواء سے رشتہ کا کوئی بہن ہمارے
 سر میں ہیں اور کسی سے اور کسی طرح کے تاروں کی ناموس پر
 حجاب نہایت قلب و صوفیہ گریوں تک تاروں سے اور کیوں نہ
 کہ یہ تاروں کے تعلق ہیں ان چھوٹی اور بڑی عشق و محبت
 اور حجاب ہے تاکہ شریعت علامہ مفتی اختر رضا علیہ السلام
 نے روحانی میں مندرج ہے کہ اسی حواء سے کے ڈولے چھپتے
 اور چشمہ پتہ میں اسی لیے ان سے ہنس و لگاؤ فطری بات
 سے تاج شریعہ کون چیں؟ اور کیا چیں؟ اس حوالے سے اس
 کتاب میں آپ نے بہت کچھ ہے کوئے بگ مجھے حضرت کو
 فریب سے ہے مجھے اور سے کے واقعہ بہت کم میسر آئے،
 اس کا مجھے کافی قلق رہا تھا چہ اللہ کے کیسے سے جب تفریق
 و تفرق کے سلسلہ میں چلنا ارادہ میں ہوئے شروع کے بعد
 مجھے وہاں درس و اشاعت حقیقت سے شریعت مدرس کے پیغمبر نہ



لقد استجرت بشيء من ردة مديح
 لها اذا اجبر المسجير محمد
 الفرور قادري جرياكومي - بها وبكل ما
 اجرب من مشاخي الكرام - رحمهم الله
 تعالى -

و اسئل الله سبحانه وتعالى - ان يمدد
 عطاى و عطاء و يوفى بما يعبه و يرضاه
 و اوعيه بملازمة السنة و مصاحبة لعلها
 و صحابة بدعة و مفارقة اهل الهوى و
 الاستقامة على نهج الهدى

۔ دو دن حضرت کی قربات میں رہا میں نے
 کتنی سوس سے کی تھی میں۔ ان کے مظاہر سے بھی مرنے
 کتنا وقت میرے ساتھ دیتے ہیں۔

ان میں حالات ثبات حاصل کرنے کے بعد
 پر حضرت نے مجھے مستحق الطر پر طب و بنا شروع کیا۔ میں
 ہر روز عموماً تیرہ سو سے زائد نام لکھتا ہوں۔ حضرت نے
 کہتے تھے کہ یہ بہت زیادہ ہے۔ ان کی تحریب شروع کی
 بھی پہلے اور بھی۔ تیرے پاس تھے کہ پانچ تھیں دیکھتی تھی۔ فائدہ
 قدر ادا کی تھیں بھی میں سوئی اور تم پر عموماً سورۃ تعلیم
 وغیرہ میں تھے۔ حضرت کی صحبت سے عوام بہت گئے۔ اس سچ
 بحث طلبہ والہانہ کی محبت میں شاید محمد امجد کے
 زمیں میں گئے رہے۔ اس کا اصل یہ ہے کہ وہ تیرے پیچھے اپنی
 تائیں قربت میں رہیں۔ پھر جب تم کاروائی تعمیر تھے
 میں نے تم پر یہ کیا تو یہ پھر ہمیں حضرت کے قرب کی
 دولت خیر ہوئی اور مرشد حکام تصویر یافتہ شہنشاہ کی
 تعریف میں جٹ گئے۔ یہ کام بھی انورند چند کی ۱۱ میں تھیں
 کتنا عجیب و غریب حد سے شکر ہے۔ حضرت کو شکر و حمد و ثناء

سے حصہ فرمادیا ہے۔ ان کے وقت میں سے چاہاں برکتیں
 بھی رکھی ہیں کہتے ہیں کہ جہاں صاحب کا صرف ذکر چھڑ جائے
 وہاں رحمت کی پیدائیاں چلنے لگتی ہیں تو پھر جہاں بدعا صاف
 شریف نہ ہو حکمت و تدبیر کی خبرات دینے چاہاں ہو بھلا وہاں
 حمت و رحمت کی کیفیت کو کون بیان کر سکتا ہے۔ کچھ وہی کیفیت
 اور خیر سمجھ رہی ظاہری ہے کہ میں نے حضرت کے قرب میں
 یہ کچھ پایا۔ تم کو یاد رہے تحریر ہے اور تہذیب کا کتاب کلاں۔

ان دوران میں خود بھی حضرت کی معرکہ
 "را تسمیع امر" لکھ دیتے "نور" میں چل کر رہا کوئی نصف
 تک پہنچا ہوں گا کہ پھر آج تک اس کی تکمیل کی توفیق نہ
 ہوئی۔ تحریر پر ایک دن یا کہ حضرت نے مجھے بطور خاص بلا دیا اور
 جب دستار کے ساتھ مسدحات عطا فرما کر مجھے ملے گا۔ اس
 وقت حیرت و سرور کی جو کیفیت مجھ پر جاری تھی اس کی تعبیر بھی
 حرف و صوت سے ممکن نہیں۔ حیرت اس لیے کہ اسی سوا اگر
 میں کہتے تو بارہ علی اوزار سے حقیقت کی عینک پہنے کے لیے
 بدو سے حضرت کی چائری اختیار کیے ہوئے ہیں مگر حضرت ان
 پانچ توفیق میں فرما رہے ہیں۔ اور سرور میں کہ مجھ جیسے فقیر
 و قیر کو دور سے بلا کر یہاں تعلیم و تامل دینا بخشنے چاہیے
 ہیں۔ فالحمد لله علی ذالک

گرچہ خردم نسیج مت بزرگ
 ذرہ آلاب تاباشم

اللہ سبحانہ و تعالیٰ اسد کے اس مرد جلیل کو جگ جگ
 خلافت رکھے۔ اس کے یحیٰی و برکات سے ایک زمانہ کو متعین
 فرمائے، اور اس کے علم و فکر و فہم و تدبیر و تقویٰ و عبادت کا کوئی سچا
 وارث پیدا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین بجاہ سید
 المومنین صلی اللہ علیہ و علی آلہ و صحبہ وسلم

[illegible]

۱۔ جس طرح کے مشیر، مددگار، سب سے فکری اشیاء
جس پر نئے فنکار جماعت کے محتاطت میں شامل ہوئے
۲۔ جس طرح کے اشیاء، مدت سے بھی مراد
۳۔ جس طرح کے اشیاء، طلباء کے لئے خاص علمی قدر
۴۔ جس میں خاص کے سوال سے درپیش ہے
۵۔ جس میں خاص کے سوال سے درپیش ہے

۴۴ مست چونکہ قیام عاشقوں کے قہاں سے بہت
بڑھ کر رہے ہیں اور محنتی و مشغول کی حالت سے خارج طاریت
کی حالت میں تھی یہاں پر جہاں طالب علم پر حضرت
میں بھی سوجھ بوجھ سے پورا جس میں شیخ علماء و مشائخ
مستقیم ہیں، شیخ عامل کو مشاغل میں رہاں سے ملاقات کے
سے جوہر ہوئے وہ ان کے ہمیشہ شامل پائے رہی یہ علم میں سے
شیخ محمد حادی اغیرہ اور شیخ حسن بن شعیب بھی تشریف لائے
میں ان کے حسب فی مشہور روحانی شخصیت و چٹو و رابیک و بی
اور ان کے سر پرست و مدبر ہیں، عرق سے وانا مورخہ و شیخ قلیہ

مستحق رشتہ مرغل جو دستہ قادیان و تاجپور کیا
اسی کے لئے مرغل کے صاحبزادے کا کثیرہ و عظیمہ خان
شخصیت میں مہدی کے علم و فضل کے لئے مرغل کے رشتہ دار

اگر کسی جسٹس کو ذرا بھی شہرت ہو تو عدالتوں پر
اقتدار کا یہ عالم ہے کہ وہ عدالتوں پر حملہ کر سکتا ہے

[illegible]

يا كوكبا من بهاء الدين دالقي
ومنها من دقيق الصمم متقى
القدم فوقك في التحقيق مصفحة
اهل التمكس في التبراس كالشقي
ولو تباهي رسول الله (صلى الله عليه وسلم) في أحد
مثل طعنك بالناصح يعق
محمد آخر جاء الزهاء به
فعر حيا في متبع الحصن والفرق

ہم سب سے پہلے اس مسئلہ پر غور کریں کہ کیا یہ سب سے پہلے
ہم سب سے پہلے اس مسئلہ پر غور کریں کہ کیا یہ سب سے پہلے
ہم سب سے پہلے اس مسئلہ پر غور کریں کہ کیا یہ سب سے پہلے



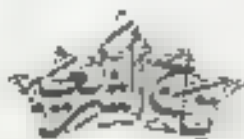
تشریف لائے۔ آپ نے فرمایا کہ چند منجھ میں اس عارف کے
 قریب سے گزرا تو مجھے یہاں سے نظر آنے میں بھی گیا کہ یہاں
 کوئی من اللہ مقیم میں معصومیت کے پریت چھوڑ کر حضرت تشریف
 لے ہوئے ہیں اور قافلات کے لئے جا رہے ہیں۔

حضور میں الشریعہ نے ان کے تمام پر عام سرور
 اور حصول عرق کے سے جا رہے ہیں۔ ۲۵ گشت ہوئی تو میں
 کے لئے بھی شست کا تمام یہ کیا جس میں حضرت نے غی
 سوالات کے لئے تھے۔ یہ اور گشت میں حل مسد ہو گئے۔

حضور تابق الشریعہ دامت برکاتہم بعد ۲۲ اگست کو
 تشریف لائے تھے۔ آپ جاتے ہیں کہ شرم میں گریں میں
 بارش نہیں ہوتی اور حصول گشت میں موسم سخت ہوتا ہے۔ حضرت
 سے عہد کرام نے رانی کڑش کی۔ بعد کے دن سے پہلو گر
 میں حضرت نے دعا فرمائی اور بھوت کے دن سے بارش شروع
 ہوئی۔ وہ گشت ۵ سال سے گرمیوں میں بارش نہیں پڑتی تھی
 اور ایسے گشت میں بارش نہیں ہوتی، اور حصول گشت میں
 موسم سخت ہوتا ہے۔ حضرت سے دعا کرام نے اپنی کڑش کی۔
 دو تیس دن وقفہ تھا بارش ہوتی رہی جس سے وہاں کا موسم تبدیل
 ہوتا ہے۔ یہ خود حضرت سحری کا قیام اترا القاری صاحب اور سہارن
 مشق کا مشاہدہ ہے، آپ دن رات ہیں۔

۲۶ گشت حضرت نے غی سے عہد میں پرستش
 فرمایا جن کے سے دعا۔ رحمت نہ تھی۔ پتہ دعا وہاں سے
 ہم حل رہے عقیدت میں تو یہاں سے آپ اور حضرت کے
 کے لئے یہ چارہ تک پستان طر کا ظلمہ تھوڑا سا رہا۔ وہ دن
 بارش ہوتی رہی نہیں کا مسد ہوا۔ سال تک کہ حصول گشت
 الشریعہ ہر الطریقہ اندر تشریف لے گئے۔

حضرت کے دور سے یہاں سے حدینہ فائدہ ہو انیس
 ہم عقیدت مسد۔ ان تشریف برآ اور ہی بعد ہم جیسے فی یہاں کی
 تعداد میں اور اضافہ ہو گیا ہے۔



کے بغداد میں چار دن

مولانا انیس عام سیدانی رضوی، سکریٹری امام محمد رضا فاؤنڈیشن لکھنؤ، 09839645012

غیریت پہنچی تو مولانا انوار احمد صاحب نے فرمایا کہ تم لوگ شے کے لئے گئے تھے، حضرت سے روایتی میں ملاقات ہوں و سہام و دہ ہو میں سے سپہ کے ہونے پتہ تھے کے اورانی حضرت کو پیش کے کہ شہر سے ملاحظہ فرما میں سے (یہ قرعے غائب اعلیٰ حضرت و فضل برحق کی کسی کتاب سے تھے) لیکن حضرت نے اپنے ہاتھوں میں لے کر پھر وہیں کر دیا و درپند رہا یہ سچے رش و فرما۔

ان حضرات نے جس وقت حدیث سے ملاقات کی اس وقت آپ عثمانی جہد کا ناگہان کر چلے گئے کہ رہے تھے۔ آپ نے وہاں دوستوں کی باتوں سے گنا کہ یہ دلوں حضرت سے مختصری ملاقات سے مطمئن نہیں تھے۔ میں نے خود حیا کیا کہ شاید حضرت سے باضابطہ ان حضرات کا کوئی تعارف نہیں ہوا ہوگا و یہ پھر ان سے ہر جگہ ہر قسم کے جوش کثرت کے ساتھ ملنے رہنے میں اس لئے آپ نے حاطرہ و وجہ پھر فرمائی ہوگی و میں نے ان حضرات سے کہا کہ کل دن میں میں چاہوں مجھنے کے لئے

تقریباً چار ماہ پہلے کی بات سے جب میں جہد میں بطور اسلامیہ جہد اثر میں رہا قیام تھا۔ فی سہ سال اس کا احتیاج تھا۔ محنت کئی ناموس تھا۔ ایک ماہ تک جنگ است کے ۱۲ بجے سے ہوا کے نہ اب تک ہمارے رہ و پھر و ریسر مشق رہست حضرت مولانا و محمد مدنی ہر اپنا دن اور ماہ نامید میں سکری پتھر پتھر سے تھے علی ان دونوں حضرات سے خوش حال میں کہ آپ کو جہد سے آپ نے ہم صاحب سے جو ملے ہیں۔ مجھے یقین نہیں کہ اتنا جہد نے کہ پہلے سے۔ دونوں طرف کی درون میں سے کچھ کہ شاید یہ دونوں میرے حق مدق سے ہیں ہاں لئے کہ اکثر میں اعلیٰ حضرت۔ فی شریب اور حضور تاج شریب کا تہ کرہ کرنا رہتا تھا لیکن ان دونوں حضرات سے دور سے کرنا اور یقین سے سے یہ بھی ہے کہ جہد کو ابھی ان سے فی کرار ہے ہیں وہ شریفوں جہد میں قیام پر ہیں، مجھے کے یوسف جہد کے خالد نور سے تھے ہیں ان کے ساتھ کافی لوگ ہیں۔ میں سے



پہلے ہی بھائی کی، جو کہ تھے سلام دوست پوئی کرتے حضرت نام
اور پھر پوچھتے ہوگے کہ میں ضرورتیں کیا کرتے، حضرت سب کو
وہ میں وسیع اختیار کے ساتھ جو میرا موقع تھا میں نے نام
بنا، حضرت نے میری پوچھی کہ کیا کہہ آئے او کیسے؟ میں نے
کہا میں نے وہاں میں عزت رہی سب لوگ کرش پر بیٹھے تھے۔
تھے میں میرے ایک رفیق حضرت مولانا مفتی شاہد صاحب
جو حضرت کی خدمت میں رہ کر تربیت افتاء کا کورس کر رہے ہیں،
آپ نے ایک نئی آئین اور مجھ فقیر کو بیٹھے کوئی، میں سر پا ادب
واجزاس کے ساتھ بیٹھتا ہوں، اسی موقع پر میں نے حضرت مولانا شاہد
افتخار الدین صاحب کا پیغام حضور تاج الشریعہ کی بارگاہ میں پہنچایا
درجہ رت چاہی کہ حضور تاج الشریعہ کی شخصیت اور خدمات
پر ایک خصوصی برسرِ حال کیہ جائے، حضرت نے غایت کرم فرماتے
ہوئے اجازت عطا فرمائی۔

الغرض میں یہ بتانا چاہ رہا تھا کہ حضور تاج الشریعہ
رحمۃ اللہ علیہ میں جب بعد از شریف پہنچے تو وہاں میں نے کیا دیکھا۔
تاج الشریعہ کی شخصیت اپنی پرکشش احوال کے معصومات سے ہیں
کہ دیکھنے والے ایک ہی نگر میں گرویدہ ہو جاتے، لہذا تعان سے آپ
کے جابر و باطن وایں سہرا اور سچائی سے کہ دیکھنے والا حیرت ہوئے
بغیر کسی دوسکنا سبکی وجہ ہے کہ بعد از شریف کی سرزمین پر بھی
جو حرم سے گزریں وہ دیکھنے والے رو گئے، حضرت نے جب مجھے
مجھے حرج پہچانے، ہا تو ایک مرتبہ فیپے پکڑے دھٹنے کے لئے
غایت فرمائے۔

ایک مرتبہ آپ نے رشاد فرمایا کہ کچھ کتابیں لکھی ہیں،
میں نے عرض کیا کہ کتابوں کے نام بتائے جائیں تاکہ میں
ماریٹ سے فاکر حاضر خدمت کر دوں، حضرت نے فرمایا کہ میں
خود ماریٹ چلوں گا، میں نے گاڑی کا انتظام کیا، عراق میں

میرمیں مذاقات، مصافحہ آئی، میں دشن نہیں کا کرتا مغلطہ سے
نہ خصوصاً مذاقات، اسلئے چپے جسے مت کی صبح ہوئی ناشتہ
کے فور بعد میں تیار ہوا، آپ نے سے نکلا گاڑی پکڑا
اور سیدھے شریعہ میں پہنچے، سول کے نام میں یہ سب بھائی
حالیہ درو سے تے مراجعت سول، سرمد، کے جوار، اس سے
حضرت نے آمد کے بارے میں سوال کیا آپ نے جوابا کہا کہ
حضرت آئے ہیں۔ ملاں کرے میں ٹھہرے ہیں، میں نے کہا کہ
مذاقات کی پامورت ہوگی، یہ سب بھائی نے کہا کہ حضرت تھے
ناشتہ اپنے اندر ہی میں کرتے ہیں، جو موقع سے آپ ناشتہ
پر پہنچے جائیے گا خدمت میں آئے، سے کا حرجی پوچھیں گے کہ
میں وہ موقع آپ پہنچاؤں گا، دیکھنے کا، آپ تو حضرت کے
مرید میں حیرت میں کیا، کئی بار آتے جاتے تھے جہازوں کا مسند
چلا مسلسل خدمت میں لگا رہا، حضرت تو یوقت ضرورت ہی کچھ
فرماتے تھے۔ رمضان فقیر شریف بھائی کی خاطر ہاتھ۔ ہاتھ پوچھتا
تاکہ کسی طرح حضرت مخاصب میں چمائیے تھا، اس ہی میں
حضرت سے تے وقت ہوئی کہ کچھ لکھی گئی میں حضرت سے
ماخوذ تھے۔ اور پوچھتے کہ میں حاضر خدا او سے ایک مرتبہ
یا تے ہی حرم سے بریلی شریف حاضر سو اوقات میں فوراً
میرا شاہب بدین صوفی صاحب سے فرمایا گھر سے ناشتہ
لگا کر روئے، میں اس سلطان پر پہنچنے کے بعد ایک بحث
جس کا نام تھا کہ حضور صاحب سے اصرار کیا کہ میرے
حاضر نے نہ دیکھ لوگ جب ہونا چاہتے ہیں۔ اس لئے آپ بریلی
شریف چلیں، اس حضرت نے وقت میں۔ علی شریف حاضری
میں تقریباً ساڑھے گھنٹے پہنچے حضرت رزویہ سے مذاقات
کی غرض سے گھر سے باہر تشریف لائے، دیکھنے میں یہ معلوم نہیں
سے ہاتھوں کی بھیجے ہوئی۔ میں میں خور کے گھر کو تشریف

پامید و نما ہے کہ نہ لگتے ہیں۔ بعض تو یہ کہہ رہے ہیں کہ ہر مسئلہ
مرحوم جنس، قد ہوتا ہے اور جنس کو جسے جس چیز سے دروازہ سے نکلتے
ہوئے ہیں کہ مسلک، مدبب کی پداو کئے پتیر بدھ ہیں
اور ستان میں ہوں سے خد طم نے گئے ہیں اور جبہ کوئی اس
کی معرفت کرتا ہے وہ وسطا و علی زمرے لگتے ہیں۔ کسی نے بھی
کہا تھا۔

مثال خال تجرود الگ ہے سب سے رتے ہیں

۱۔ راہی مجبور کے: یکھوٹے پر سب مس: ختم ہیں

الہدئی فی قصور ماہی شہر یحییٰ عمر میں : گت خطا ماہ

اور ہمیشہ کے لئے ہر وقت کیلئے ہوتے ہیں۔

459

کبھی اور اس نہ رہیں پر نامہ احمد رہا جتا ۱۱۰۰ء میں اور متقی غلام محمد
 کے شجر رکھو رات الشیخ فقیر محمد حاشیہ مصور متقی
 منظم مذاق مکی لفظا فی ہمدید و سبب فی و شری متقی
 الشاو محمد انشا رضا حال قاری ابن خلف العالی فاصلی بھی
 یکھا تاش ملت و شجرت بھی بھلا آپ کی بیس عیادت و
 حالات کو کچھ ڈالتو محمد محمد السعیدی چاہے و موصوفہ منظم مصدیر
 بہ نامہ آپ قرب انوف کے مسلح و ل۔ چار تیر۔ آپ کی
 رہیں تہ سہ سلام کے ہو گیا کہ ایک پسر پر چھوٹی بڑی
 موت اور ایک بچہ آپ کا طرہ قیاس ہے۔ تاش شریح
 رہیں وہ علم و دلائل و سبب شجر نامہ ہے۔

چند سالوں میں جو کہ مرید حق گوشت و پیوست

اللہ کے شیروں کو آتی نہیں مڑھائی

نیکس کے وقت السوکی ہوتا ہے نیپہ ۶ م اور مٹی و چ

ہمارے دے دے میں ہر پیر میں رہا ہے جس جلد پاؤں کی

کے چند اوصاف حمیدہ

تلفون نمبر : 09411900459

فقیہ و مفسرین شریعت و احکامات شرعیہ محمدیہ
صاحب صاحبہ لکھ کر "بسم اللہ" کے ساتھ ہر
نکاحات میں یہ اس پر اثر ہے کہ اس سے جماعت
سے کتنی سہولت پیش آتی ہے۔ اس سے حق و باطل
فیصل سے ایک کام مستفید ہو رہا ہے۔ یہ سب سچ اور
سچ ہے۔ اس پر اس پر اس پر اس پر اس پر اس پر
اور اس کو اس کے لئے یہاں تک کہ اس کے لئے اس کے لئے
ہو جاتے ہیں اور آپ کے دستانہ اقدس کا یہ سب سچ
اس کے لئے یہ سب سچ ہے۔ یہ سب سچ ہے
حق و باطل کے لئے یہ سب سچ ہے۔ یہ سب سچ ہے
یہ سب سچ ہے۔ یہ سب سچ ہے۔ یہ سب سچ ہے
اس کے لئے یہ سب سچ ہے۔ یہ سب سچ ہے۔

۱۔ حق تعالیٰ کی تعریف و ثناء
 ۲۔ حق تعالیٰ کی صفات و اوصاف
 ۳۔ حق تعالیٰ کی مخلوق و کائنات
 ۴۔ حق تعالیٰ کی رحمت و کرم
 ۵۔ حق تعالیٰ کی قدرت و عظمیٰ
 ۶۔ حق تعالیٰ کی حکمت و تدبیر
 ۷۔ حق تعالیٰ کی مہربانی و شفقت
 ۸۔ حق تعالیٰ کی تعظیم و تکریم
 ۹۔ حق تعالیٰ کی تعجب و شگفتگی
 ۱۰۔ حق تعالیٰ کی تعجب و شگفتگی



احکامات مسدقہ لکھا ہے۔ قحط، قحط، لہذا، اقراوس لکھنے کے کل چھتے کی کسٹیں کی ہیں اور وہیں کی حاکم و حیات جہاں تک ہے۔ جس وقت تک یہ مکتبہ فتنہ پر نظر پڑی ہے پورے ملک پر۔ وہاں تک کہ انھیں ساراں جہاں کی طرح سو رہا ہے جس پر شعر بیان پڑھا۔

حاجہ آکل شہنشاہ کا روزہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے کعبہ کا کعبہ دیکھو
خود سے سن تو دینا کعبہ سے آتی ہے صدا
میری آنکھوں سے میرے بارے کا روزہ دیکھو

دوسرے سوچ ۴۵۵ د ۹۸۵ اور تیسرے سوچ ۴۵۶

۱۹۸۶ء میں پورا فرما گئے ہیں۔

حضور تاج الشریعہ علامہ العالی کا قاتل مقتول پر مقدمہ رکھتے ہیں وہاں کی پس حرکت میں آگیا کرتی ہے حاکم و حیات وقت میں پھر نکال دیتی ہے اس کے ساتھ حکومت کے رہنما ان کی حیثیت پر پوری کتب قرآن کے علمی، فقہی، روحانی و غیرہ شخصیت کے مثل سے کہیں وہ سپہ عقائد و نظریات کی تبلیغ و تشہیر کے عادی نہ رہیں اور حکومت کو ایک مشکل کا سامنا نہ کرتے رہیں۔ یہاں تک کہ قحطی تعلیم، وعظ، نصیحت اور خطابت کا دوروں کا مقصد صرف اور صرف سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ترویج و شاعت ہوں ہے۔ ہرگز ہرگز کسی حکومت کے خلاف علم بغاوت نہ کرنا یا کسی سرور میں چہ جائزہ رساں کرنا نہیں ہوتا ہے۔ یہی سبب ہے کہ یہاں تک حکومت سعودی عرب ان کی آمد پر پابندی عائد نہ رہی۔

مقامی مقامی کی بارگاہ میں دعا ہے حضور جس الشریعہ علامہ العالی کی پابندی کے لئے ساری رحمت دعا کر رکھے اور ان کی تعلیمات پر ہم حکام و کوفتین و ذوالان کے ساتھ عمل پیرا ہونے کی خوش عطا فرمائے۔ (آمین)

یہ وہاں نہیں تہ سہا۔ یوں حضرت کے شہداءوں سے سب سے پہلے کرتے تھے سب سے پہلے سے حاکم و حیات حاکم و حیات کے موقع پر علامہ العالی، صاحبان دینی میں علیہ السلام اور حضور تاج الشریعہ علامہ العالی کی مدد سے ان کو اجازت و خلافت سے سرفراز فرمایا ہے۔

حضور تاج الشریعہ علامہ العالی کی مدد سے ان کے موقع پر شہداء شہداء میں سب سے پہلے سے حاکم و حیات حاکم و حیات کے موقع پر شہداء شہداء میں سب سے پہلے سے حاکم و حیات حاکم و حیات کے وقت بہت ہی سبب سے ان کے تین جگہوں کے ساتھ شرف و امت سے شرف و امت میں ٹھوسا ہر کام دینی بارگاہ میں دینا اور ان کا خاص و خاص ان کا خاص و خاص ان کے وقت پر قدم و رہنے اب وہاں سے ساتھ ساتھ پر رکھتے ہیں ہمارے کی اور بہت ہی، روحانی کی اور اس کی، لکھا ہوا ہے ان کے وقت انھیں ان کے تین جگہوں کے ساتھ شرف و امت سے شرف و امت میں ٹھوسا ہر کام دینی بارگاہ میں دینا اور ان کا خاص و خاص ان کا خاص و خاص ان کے وقت پر قدم و رہنے اب وہاں سے ساتھ ساتھ پر رکھتے ہیں ہمارے کی اور بہت ہی، روحانی کی اور اس کی، لکھا ہوا ہے

مرشدی حضور تاج الشریعہ علامہ العالی کی مدد سے ان کو اجازت و خلافت سے سرفراز فرمایا ہے۔ حضور تاج الشریعہ علامہ العالی کے ساتھ ساتھ پر رکھتے ہیں ہمارے کی اور بہت ہی، روحانی کی اور اس کی، لکھا ہوا ہے ان کے وقت انھیں ان کے تین جگہوں کے ساتھ شرف و امت سے شرف و امت میں ٹھوسا ہر کام دینی بارگاہ میں دینا اور ان کا خاص و خاص ان کا خاص و خاص ان کے وقت پر قدم و رہنے اب وہاں سے ساتھ ساتھ پر رکھتے ہیں ہمارے کی اور بہت ہی، روحانی کی اور اس کی، لکھا ہوا ہے



شیخ الشیخ

کے تابندہ نقوش

محمد سارن جبین ایم۔ اے، پی۔ ایچ۔ ضلع بکلی۔ 09830572033

مصور اہل حضرت کا بیٹا شہادت میں بطریق مدار
مدار ای عید محمد سارن جبین کے چپ کے پانچواں نمونہ
محمد سارن جبین ایم۔ اے، پی۔ ایچ۔ ضلع بکلی میں
محمد سارن جبین ایم۔ اے، پی۔ ایچ۔ ضلع بکلی میں
محمد سارن جبین ایم۔ اے، پی۔ ایچ۔ ضلع بکلی میں
محمد سارن جبین ایم۔ اے، پی۔ ایچ۔ ضلع بکلی میں

محمد سارن جبین ایم۔ اے، پی۔ ایچ۔ ضلع بکلی میں
محمد سارن جبین ایم۔ اے، پی۔ ایچ۔ ضلع بکلی میں
محمد سارن جبین ایم۔ اے، پی۔ ایچ۔ ضلع بکلی میں

محمد سارن جبین ایم۔ اے، پی۔ ایچ۔ ضلع بکلی میں
محمد سارن جبین ایم۔ اے، پی۔ ایچ۔ ضلع بکلی میں
محمد سارن جبین ایم۔ اے، پی۔ ایچ۔ ضلع بکلی میں
محمد سارن جبین ایم۔ اے، پی۔ ایچ۔ ضلع بکلی میں

محمد سارن جبین ایم۔ اے، پی۔ ایچ۔ ضلع بکلی میں
محمد سارن جبین ایم۔ اے، پی۔ ایچ۔ ضلع بکلی میں
محمد سارن جبین ایم۔ اے، پی۔ ایچ۔ ضلع بکلی میں
محمد سارن جبین ایم۔ اے، پی۔ ایچ۔ ضلع بکلی میں

محمد سارن جبین ایم۔ اے، پی۔ ایچ۔ ضلع بکلی میں
محمد سارن جبین ایم۔ اے، پی۔ ایچ۔ ضلع بکلی میں
محمد سارن جبین ایم۔ اے، پی۔ ایچ۔ ضلع بکلی میں
محمد سارن جبین ایم۔ اے، پی۔ ایچ۔ ضلع بکلی میں

محمد سارن جبین ایم۔ اے، پی۔ ایچ۔ ضلع بکلی میں
محمد سارن جبین ایم۔ اے، پی۔ ایچ۔ ضلع بکلی میں
محمد سارن جبین ایم۔ اے، پی۔ ایچ۔ ضلع بکلی میں
محمد سارن جبین ایم۔ اے، پی۔ ایچ۔ ضلع بکلی میں



صدر الشیخ مفتی عظیم مغربی بنگالہ مرشدی شریف مفتی محمد علی
علیہ الرحمہ کی ہدیہ محترمہ کا انتقال ہو گیا ہے آپ کو ہر حق
دار العلوم شیخ الاسلام ہونے کی عزت کے ساتھ حضرت مفتی عظیم
مغربی بنگالہ کے پاس تشریف لے گئے حضرت مفتی صاحب
مہاراجہ پانچ گھنٹے کی مسافت پر حضرت کے قیام فرمایا
مہاراجہ کے مدد مفتی صاحب مدظلہ کے ساتھ بنگالہ میں حضرت
مفتی چوہدری قمر علی اور خواجہ پیر صاحب شریف مرشدی
حضرت محمدی جیسے بزرگان کے ساتھ حضرت مفتی صاحب
اور داماد کے علاوہ بہت سے اہل علم و ادب تھے یہ
کہتے ہوئے تھے کہ یہ ایک بڑی بڑی شخصیت تھی
ہوئے جنہوں نے مجھے یہ سیکھایا کہ مسلمان کی ہر چیز
جس پر قرآن مجید پر عمل کرنا چاہیے اس میں
وہ آپ کے رشتہ گیارہ تھے۔

حضرت تاج شریف مدظلہ جن کی یہ تمام خصوصیات
سب کی سب رہیں تھیں آپ جہاں جیسے جہاں تھے وہاں تھے
شریفانہ مشہور و معروف حلقہ پورے میں حضرت کی
تشریف آوری دینی بھائیوں کے ہاں تھی یہ ایک ایسی بڑی عظمت
تھی کہ وہ بھی اس قدر سے حسرت میں تھے کہ انہیں بھی حضرت
کے پوتے کیسے ہیں جب حضرت مدظلہ العالی تھے آپ تشریف
لے چکے تھے وہ کہتے کہ آپ کا ایک صاحب جس کا نام تھی
وہ بھی ہے وہ آپ کے مدظلہ کے ساتھ رہتے تھے اور مجھے
پتہ ہے کہ آپ کو اس قدر سے مدظلہ کے ساتھ رہنا پڑا ہے
تھوڑا سا مدظلہ کے ساتھ رہنے کے

نگاہوں میں وہ تاثیر بھی
ہدیہ میں کی تھی بھی
حضرت تاج شریف کی دینی ہمدردی اور اشاعت
مسئلہ کی میت کا مدظلہ کے ساتھ رہنے کے لئے حضرت

دارالعلوم شیخ الاسلام ہونے کی عزت کے ساتھ حضرت مفتی عظیم
مغربی بنگالہ کے پاس تشریف لے گئے حضرت مفتی صاحب
مہاراجہ پانچ گھنٹے کی مسافت پر حضرت کے قیام فرمایا
مہاراجہ کے مدد مفتی صاحب مدظلہ کے ساتھ بنگالہ میں حضرت
مفتی چوہدری قمر علی اور خواجہ پیر صاحب شریف مرشدی
حضرت محمدی جیسے بزرگان کے ساتھ حضرت مفتی صاحب
اور داماد کے علاوہ بہت سے اہل علم و ادب تھے یہ
کہتے ہوئے تھے کہ یہ ایک بڑی بڑی شخصیت تھی
ہوئے جنہوں نے مجھے یہ سیکھایا کہ مسلمان کی ہر چیز
جس پر قرآن مجید پر عمل کرنا چاہیے اس میں
وہ آپ کے رشتہ گیارہ تھے۔

حضرت تاج شریف مدظلہ جن کی یہ تمام خصوصیات
سب کی سب رہیں تھیں آپ جہاں جیسے جہاں تھے وہاں تھے
شریفانہ مشہور و معروف حلقہ پورے میں حضرت کی
تشریف آوری دینی بھائیوں کے ہاں تھی یہ ایک ایسی بڑی عظمت
تھی کہ وہ بھی اس قدر سے حسرت میں تھے کہ انہیں بھی حضرت
کے پوتے کیسے ہیں جب حضرت مدظلہ العالی تھے آپ تشریف
لے چکے تھے وہ کہتے کہ آپ کا ایک صاحب جس کا نام تھی
وہ بھی ہے وہ آپ کے مدظلہ کے ساتھ رہتے تھے اور مجھے
پتہ ہے کہ آپ کو اس قدر سے مدظلہ کے ساتھ رہنا پڑا ہے
تھوڑا سا مدظلہ کے ساتھ رہنے کے

نگاہوں میں وہ تاثیر بھی
ہدیہ میں کی تھی بھی
حضرت تاج شریف کی دینی ہمدردی اور اشاعت
مسئلہ کی میت کا مدظلہ کے ساتھ رہنے کے لئے حضرت



تصور احسن العلماء اور محدثان شیعہ سے تھی
روایت اور ہذا جس علم کا تاج نہ جو پریشان تھا وہ ان کے
ہمارا خاص موضوع سخن ہے۔

[illegible][illegible]

شب میں سرکارِ مدینہ کا فخر لیں منتہی جلیں۔
 حضرت ریحان ہنجم حضرت علامہ رشید القادری صاحب
 دہلوی نے رات کے آخری حصہ میں تانِ شریعہ رونق
 ہوئے، ہم سہارنوں کے بعد قیامِ جلسہ سے پہلے محبتِ دل
 اور شہ پر کشیدہ فرمایا، مسلمان عقول شخصیت کو رقی ختم ہے
 جو وہ مرنے والے ہے۔ وہ احترام کے ساتھ دعوت سے
 ماہیں حضرت اسی پر کشیدہ حمد و مصلحت کے بعد ہم
 نے یہ قصہ رشتہ کیا کہ اسی قیامِ جلسہ جنابِ خطیر حلقہ
 صاحب سے کہا کہ شیخ پر کشیدہ علامہ میں کہوں گا کہ شیخ
 کیا جاوے بلکہ میری رسوں کیا جاوے اب سمجھ کر مارا
 چاہا تھا اس اعلاء علیہ وقت و صواب فرمایا کہ
 تھے کہ عقل میاں شریف کے لئے اس کے بھائی سے رسول
 کیا جائے میں بھی اپنے عہد و علم پر عمل کرتے ہیں
 رسول بنتے ہیں اور آپ حضرت بھی مہر رسول کہنے۔

جس وقت حضور تاج الشریعہ محمد زادے حضور اس
اعلیٰ ہستی میں حاضر ہوئے اور ان کے ساتھ ان
کا ذکر جمیل کر رہے تھے اس وقت ہوا دھوا اور قلب عرش میں
گہر مارتا تھا بحر مسیحاں کے درمیں دھڑکنا ہوا یہاں تک کہ
اقبال دریں سے محفل فرما رہے تھے اور اپنی محبت اور اپنائیت
کا مظاہرہ کر رہے تھے۔

حضور حسن معصومی و تہذیب خرد و فطرتی اللہ تعالیٰ سے معرفت و حقیقت کی اہل منزل پر فائز فرمایا تھا بصیرت و بصارت سے ماہانہ تھے اور حسرت کے یہ مقام پر فائز تھے جہاں پہنچ کر ایک عرصہ باندہ اس جہاں کا مشاہدہ کرتے رہے۔ قوس کی قوس سے بڑا اور محترم حضرت مولانا خلیفہ محمد شاہ القادر صاحب قبر (چیمبر میں امام احمد رضا صاحب کی کوکاتا) مرتبہ تہذیب



شریعین بھی منقبت پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

حق پسند و حق نوا و حق نرمانا نہیں
مصلحتی حیدر جس کا تہیہ مذاہب
اے ثقیب اعلیٰ حضرت مصلحتی حیدر حسن
اس بہارِ یاقوت ہر دمیرے ہرکان میں

سیدوں کی جو خواہ سیدوں کی شاں تھا
ہشموں کے واسطے پیکہ صافتا میں
یاد رکھا ہر تہ سے کردہ حق حیدر حسن
چہ کہوئے اختر حیدر می ملائیں

۵۷۲

مقامت کا وہ نورِ قمر، جس
اشرف و افضل تجیب عزت زہرا، حسن
الہ حسرتے میں گلشنِ برکت کا
درخش شکستہ یہ گل گلشنِ بہار کا

ہر زمین مار و مہرہ جسے دیا ہے اللہ رب العالمین کے نام
سے یاد کرتی ہے۔ حسن کی راکے تو بے وقت کے جلیل القدر علماء
و مصلحین امت و مشائخ عظام سے پوسا دیا ہے اور کچھ ہی
چنا پنا لکھ کر سمجھ، جہاں کی جامعہ میں سے مدد نہ ہو، جس
کی علامت رہی ہے۔ اس شہر علم و دعا کی وصف و تفسیر کو جو بیان
کرتے ہیں۔

علم کا اس آستانے پر مد پرور سے

صورتِ خورشید نامہ میں ہر دم ہر سے

ہر خری میں حضور جس انصاف کی ہر گاہ میں مصورتاں



یا یہ میں یہاں۔

حضور تاج الشریعہ مدظلہ حضرت علامہ صاحب سے ملاقات
کے ہوئے پشور کے لئے فقیر بھی حضور کے ساتھ تھا۔ جب
وہاں پہنچے وہاں ایک دوسرے سے ملے معاقلہ و مصالحوں
تیس میں دوسرے کی اسب پوری فرماں اور دونوں بیٹھ گئے
مستحو ہوئے مئی وہاں شہد حضرت تاج الشریعہ نے ہم لوگوں
کا تعارف کرایا اور فرمایا یہ حضرات میرے کلام و تیر۔ علامہ علوی
بہت مسرور ہوئے دعا کیا کہ میں وہاں کے طعام کا نظارہ حضرت
سے کر رہا تھا غوری، یہ بعد علامہ علوی تشریف لے گئے طعام کے
بعد عزا اقدس پر حاضر مئی دی اور علامہ العرب تشریف لے گئے۔
وہاں حضور تاج الشریعہ سے حدیث اشعار جو عربی میں تحریر فرمائے ہیں
میں پڑھے، شیخ عدی بہت متاثر ہوئے اور حضرت کی بے پناہ
قریب کی اور اوروں تقریب حضور تاج الشریعہ مدظلہ کو مفتی اعظم
عالم کے سرانی لقب سے سرفرا فرمایا اور فرمایا میں حضرت تاج
شریعہ کو جس مقام پر چاہوں کرتا ہوں جس سے الفاظ و حروف
کی تعبیر آتی نہیں اور پھر مختلف ملکوں کے دورے کا ذکر فرمانے کے
بعد رشاد فرمایا کہ آج مسلمان مسلمان تعلیم سے کوسوں دور ہے
حضرت تاج شریعہ کا علامہ العرب کا کم تر مانا خوش آئند ہے
اور اس کا مستقبل روشن ہے۔ حضور تاج الشریعہ انہیں جب دستار
اور کچھ روپیہ سے کتاب مہمانی بخلائے اور اپنی تصانیف سے
کچھ انہیں عطا کیا۔ جب علامہ علوی نے "مسودہ حاشیہ
الانزہری" مرتب کرنے کا مقصد اعتراف کیا تو بے انتہا خوش
کا اور فرمایا اور محدث حنفی، محدث عظیم، جامع کبیر و غیرہ بالکتاب
و ادب کے ساتھ یا نہ کہ تمام کتاب و نسخہ تو میری طرف نظر
تعمیت کی اور دعا فرمائی اور فرمایا کہ یہ کتاب الہیہ میں اللہ تعالیٰ
سے پناہ و حصہ ہمیں عطا فرمائے، اسی شام کو بعد نماز عشاء بریلی شریف

علامہ عرب کی بریلی تشریف آوری

محدث مدظلہ علامہ شیخ شیون سید محمد بن
سوی مسمیٰ حرمی، مکی قدس سرہ سالی حیدر کا سیدنا حضور مفتی
اعظم علیہ الرحمہ استاذنا الکرام حضرت تاج شریعہ مدظلہ کی دعوت
پر بریلی شریف مشہد عارفہ و اعلیٰ حضرت علیہم السلام بارگاہی
حاضر کے ۳۰ جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ مطابق ۲۵ اپریل ۱۹۳۵ء کو
تشریف لائے۔ مقامی اہل علم مدظلہ نے ان کے شان و شوکت
مستجاب کا انتظام فرمایا قرب و دور کے مددگاروں کے علاوہ وہاں
مقررین و معززین و محبت و مائی تمام حضرات شام ہمدستان کے
نکاحہ دو گاہے مثلاً ۱۰ رجعت، ۱۱ سرگزنگرہ مئی شریف
وقت مقدر پہنچا جب سے آئے وہاں مدظلہ تہہ تیہ انحراف کے
میں نا تھا۔ بریلی شریف کے ایک عہدہ ہونے پر نے آسمان
کیا گیا تھا۔ موصوف صبح ۱۰ بجے تک بریلی شریف شریف نائے

تقریباً ۱۲ بجے دوپہر میں حضور تاج الشریعہ مدظلہ حضرت اعظم
مدستان محدث مدظلہ حضرت علوی صاحب سے ملاقات
کے ہوئے پشور کے لئے فقیر بھی حضور کے ساتھ تھا۔ جب
وہاں پہنچے وہاں ایک دوسرے سے ملے معاقلہ و مصالحوں
تیس میں دوسرے کی اسب پوری فرماں اور دونوں بیٹھ گئے
مستحو ہوئے مئی وہاں شہد حضرت تاج الشریعہ نے ہم لوگوں
کا تعارف کرایا اور فرمایا یہ حضرات میرے کلام و تیر۔ علامہ علوی
بہت مسرور ہوئے دعا کیا کہ میں وہاں کے طعام کا نظارہ حضرت
سے کر رہا تھا غوری، یہ بعد علامہ علوی تشریف لے گئے طعام کے
بعد عزا اقدس پر حاضر مئی دی اور علامہ العرب تشریف لے گئے۔
وہاں حضور تاج الشریعہ سے حدیث اشعار جو عربی میں تحریر فرمائے ہیں
میں پڑھے، شیخ عدی بہت متاثر ہوئے اور حضرت کی بے پناہ
قریب کی اور اوروں تقریب حضور تاج الشریعہ مدظلہ کو مفتی اعظم
عالم کے سرانی لقب سے سرفرا فرمایا اور فرمایا میں حضرت تاج
شریعہ کو جس مقام پر چاہوں کرتا ہوں جس سے الفاظ و حروف
کی تعبیر آتی نہیں اور پھر مختلف ملکوں کے دورے کا ذکر فرمانے کے
بعد رشاد فرمایا کہ آج مسلمان مسلمان تعلیم سے کوسوں دور ہے
حضرت تاج شریعہ کا علامہ العرب کا کم تر مانا خوش آئند ہے
اور اس کا مستقبل روشن ہے۔ حضور تاج الشریعہ انہیں جب دستار
اور کچھ روپیہ سے کتاب مہمانی بخلائے اور اپنی تصانیف سے
کچھ انہیں عطا کیا۔ جب علامہ علوی نے "مسودہ حاشیہ
الانزہری" مرتب کرنے کا مقصد اعتراف کیا تو بے انتہا خوش
کا اور فرمایا اور محدث حنفی، محدث عظیم، جامع کبیر و غیرہ بالکتاب
و ادب کے ساتھ یا نہ کہ تمام کتاب و نسخہ تو میری طرف نظر
تعمیت کی اور دعا فرمائی اور فرمایا کہ یہ کتاب الہیہ میں اللہ تعالیٰ
سے پناہ و حصہ ہمیں عطا فرمائے، اسی شام کو بعد نماز عشاء بریلی شریف



کے لئے مریحہ جناب روانہ ہو گئے۔

وہ اس وقت شیخ حضرت علامہ علوی، لکھنؤ، سرور
حضرت علامہ صاحب، جسکی احقر مصفا فی حضرت مولانا کٹر علام
تقی محمد دہلوی سے مدد مولانا محمد شمس الہدیٰ رضوی حضرت علامہ
مولانا محمد شعیب رضوی صاحب کی کوششوں سے حضور تاج
شہ جہ غوث پر پڑی روٹی ضرور ہو۔ تھے۔ خان عبدالعزیز
احقر شیخ محمد بن سلیم مہدی مدظلہ شہداء و حضور تاج الشریعہ
حضرت علامہ مولانا محمد سعید رضا مدظلہ فیض پر حضرت تاج
شریہ سے مریدین کے واسطے سے مخصوص جناب محمد طارق
صاحب صاحب کی کوشش سے علامہ صاحب کی تدریسی خدمت
انجام دینے کے لئے طالع ملے تھے۔

تیسرے شیخ صاحب سے ہیں جب انکی بتایا گیا کہ
اور مولانا صاحب کی خطیم کس وجہ کرتے تھے اور یہ مولانا
صاحب کے ساتھ اس طرح کے ساتھ پیش آتا ہے تو بہت
خوش ہو۔ اور مولانا شیخ محمد سلیم مدظلہ فرمایا کہ کاشق رسول
عبداللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اور بچکان ہوتی ہے۔

شیخ عیون مالکی شیخ محمد مہدی خلی رضی اللہ عنہم نقشبندی
شامی کے بھائی صاحب کے حضرت تاج الشریعہ مدظلہ کی شان
میں تخریب و تہصیف نے جو جملے صادر ہوئے القاب و آداب کے
لحاظ جاری ہوئے اور تفسیر سے سب سے اور پسوں میں اس کی
تقریری بھی محفوظ ہیں۔

دوسرے بھی مدظلہ فرمایا کہ خاندان عرب کے قلم
صاحب شان تاج الشریعہ میں تخریب کرتے ہیں۔ جن علمائے
عرب کے قلم سے صاحب مدظلہ تخریب کئے جا رہے ہیں وہ عرب
میں رہتے ہیں، ان کی حیثیت سے چاہے بچھائے جاتے ہیں۔ ان
کی شان صاحب خان ہیں ان کی تقریریں اسی دھم مقبول اور جان ہیں

پہلے ہیں۔ شیخ کے پند تیسرے ہیں میں حضرت تاج الشریعہ
مدظلہ کی تعریف و تہصیف نے جو آپ نے کئے شیخ علامہ
مستقیم، مدظلہ علامہ شیخ عیون مالکی جسے القاب سے کوشش فرمایا
۱۳۳۹ھ بمطابق ۱۹۲۰ء میں مولانا صاحب کی خصوصیت
الشریعہ مدظلہ کی صدارت میں سالانہ سیمینار منعقد ہوا جس
رضا کاظمی ہاں مرکز الدراستہ سرمدہ میں منعقد ہوا۔ شیخ
شریف میں ہوں جس میں شیخ محمد مدظلہ شہداء و مولانا صاحب
نہیں رہا یہ خوش ہوئے کہ مولانا صاحب نے انھیں سے معافی دے
کے قتلوں میں سے حضرت کے ساتھ ہوا مولانا صاحب نے انھیں
امور و مسائل پر ان کی رہنمائی فرمائی۔ مولانا صاحب نے شیخ
و صاحب پر مدد دیا شیخ و حضور تاج سے جانے والے ہوئے
معیہ مشوروں سے اور مولانا صاحب کی یہ کوششیں یہ ہوئے
جہاں جامعہ میں شمار ہوا اور امام رضا کا فیضان ہوا۔

مکملی شکل میں لکھا کہ مولانا صاحب نے حضرت تاج
تائیں مجھے میں مضافہ یا بہت خوب لکھے ہیں انہیں بہت
دیکھیں اور صراحت سے ان کے مفقودہ کلمات اور خدمات
کو عام سے عام فرمایا ہے۔ انھوں نے مولانا صاحب کے اصول و مسائل
میں تخریب حضرت تاج الشریعہ مدظلہ کی تحقیق میں مولانا صاحب
میں تخریب و تہصیف تاج الشریعہ مدظلہ کی کوششوں
میں سمجھنے سے اپنے دوا و قلم میں مطالعہ فرمائے کے
حوالے پتہ چلے گا کہ مولانا صاحب میں مدظلہ مولانا سعید
علی رضوی مدظلہ پر پیش اور مولانا علامہ احمد رضا شافعی رضوی
میں مولانا کی رحمت پر اثر کیا تخریب لائے یہ ہوں حضرت تاج کے
تقریر ہیں شیخ عیون مالکی ۱۳۳۹ھ بمطابق ۱۹۲۰ء حضرت تاج
شہداء و رحمت حالات انہیں سے سلسلہ نقشبندی کے
تقریر مرستہ پر رجب محمد القاب علیہ رضی اللہ عنہ مولانا صاحب مصری



فتح المسلمین بیر کند

یہ سید مرقد و صاحب قصیدت شیخ سے پایا ہوا۔

شیخ سید شیخ الشیوخ علامہ تاج الشریعہ و علامہ العین

کا مقام و مرتبہ سمجھئے۔ کہ وہ ایک کتبہ ہوا ہے وہ ہم مسلمانوں

بشراں پر مقرر کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل و شرف ہے کہ اس

نے ہم بدستوں کو اتنا یہ عظیم شان شیخ کامل عطا کیا ہے۔ آج

حضرت کی جوشاں سے وہ چیزیاں نکال کر ملکتے ہوئے حضرت

سے آپ تقدیرت محبت کے طور پر فرماتے ہیں

مفتی اعظم کا دروہا ہوتا ہے

محکم نم میں اکثر و مراد نہیں

جب حضرت تاج الشریعہ کا یہ عام ہے تو مفتی معظم و تاج

الاسلام، اسی حضرت سے ہم ارجح کہ یہ شان ہوگی۔

القادی لادھری و حرہ حیرہ بھاری عبد میں عبادہ

البح ہر ایک دوسرے مقام پر ہی مل گئے ہیں۔

الشی قالہا بعلمہ الطیبہ و ترجمہا ہندہ

نمبر کہ الشیخ تاج الشریعہ علامہ محمد اختر

رحمہما العالیٰ المحتفی القادی لادھری الخ

شیخا میں مرحوم تاج الشریعہ مرشد سنی، محفوظ

درعیہ سب الی میں عام حاصل شد تاج الشریعہ مدرسہ

دہلی۔ حضرت شیخ جمال عبدالکریم الدہلوی مفتی دیوبند عراقیہ بغداد

سید محمد مفتی اعظم تاج الشریعہ میں تہ حرارتیں

وہد معظمی و سبح لکری لید کتبہ

لامہ علامہ سیدہ صاحبہ مصنفہ الشیخ

محمد حررہا مفتی لادھری دامہ بند و حفظہ و



(راوی مولانا شمس الدین حسینی رشیدی - جاپوں)

(۶) حضور احسن المخلدین ۵ نومبر ۱۹۸۳ء کو

مارہرہ مظہر میں عمر کی قلمی کی تقریب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ

مولانا مفتی سید حسن مہاں بمکالی سجادہ نشین خاندانہ کائنات مارہرہ

(علیہ الرحمہ) نے جانشین مفتی اعظم کا شوق و توفیق و مفتی اعظم

علامہ مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ کے مجمع خیر میں عبادت گاہ

اور مسجد و کتاب خانہ کی بنیاد میں پیشکش و عہدہ کیا۔

فتح تسمیہ علیہ کائنات یہ بات یہ کہ سجادہ

نشینیت سے توفیق و مفتی اعظم مدظلہ کے صاحب صاحب کو

مسجد کا یہ عہدہ و عہدہ سجادہ نشینیت سے توفیق و

مجاز کرنا ہوں۔ پورا مجمع میں تمام رہنما رہنما اور یہ عہدہ

مقام (جو میں میں منجہ میں) اس بات کے گواہ ہیں۔ مفتی

اعظم اور ان کے خلفائے اس (۱۹۸۳ء)

(۷) حضور مہر اعظم ہند، امام عبدالحق

عمری بی بی بی بی "والدہ ماجدہ مفتی اعظم ہونے اپنے فرزند امجد

جو اس امر سے علم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمہ اللہ میں بنایا اور ایک

آخر بھی عزت و نام۔

حضرت رحمان میاں غلام احمد سے امام اعلیٰ حضرت

میں امواں کو ایک رابطہ میں کرنا ہے۔ اس میں بیہ علامت (والدہ

ماجدہ) نے توفیق میں کتاب کا اور توفیق میں بیہ علامت تھی کہ وہ

قائم مقام ہو۔ لہذا حضرت صاحب مدظلہ کو قائم مقام دو جانشین اعلیٰ حضرت بنا

کر دیے۔ جانشین کا عہدہ با مدظلہ میں اور مہاں میں تھی۔ (ایسا ۱۹۸۳ء)

(۸) علامہ محمد حسین رضا صاحب المدظلہ حضرت علامہ عمری

میں سے ماضی میں توفیق و بیہ علامت توفیق میں کا ترجمہ

و بیہ علامت میں توفیق و بیہ علامت میں توفیق و بیہ علامت میں توفیق

توفیق و بیہ علامت میں توفیق و بیہ علامت میں توفیق و بیہ علامت میں توفیق

ہوں کہ مست سبب اور مجاہد میں توفیق و بیہ علامت میں توفیق و بیہ علامت میں توفیق

مدظلہ شہداء احمدیہ اشرفیہ مدظلہ پورے عظیم مدظلہ پورے عظیم مدظلہ پورے عظیم

میں وہ سب تک برائی شریف میں حضور مفتی اعظم مدظلہ میں سرپرستی

میں توفیق توفیق سے اور حسین مفتی اعظم کی عمر میں ماہ مفتی

اعظم توفیق اور توفیق توفیق کی توفیق مدظلہ توفیق توفیق توفیق توفیق

توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق

توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق

توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق

توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق

توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق

توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق

توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق

توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق

توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق

توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق

توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق

توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق

توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق

توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق

توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق

توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق

توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق

توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق

توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق

توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق

توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق

توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق

توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق



چندوں باب

شیخ الشریعہ

کے خلفاء

علی شرف چاندانی ۱۹۸۹ء پیرپور، پاکستان ۹۳۳۰۸۳۰۱۳۱

سپ کی حیات نامی پہلو یہ ہے کہ خطوط کے ذریعہ آپ سے متعلق ہوتا ہے، عقائد، عمل کی اصلاح اور غلبہ اعمال کی خصوصی نئی رہنمائی میں آپ کے خطوط کے مقاصد ہوتے ہیں آپ کی اختیار کی ہوئی یہ ہے کہ خطوط کا ریا، راجھی رکھتے ہیں تقریباً چوبیس سو خطوط کا مجموعہ دراپے احباب کا مدد و تحفہ چکے میں حصر صرف تیرہ سال کی مدت میں مرقوم ہوئے ہیں۔ وہ دستی دی صاحب کے نام کا کارخانہ دو مشین کے تقریباً ستر سو خطوط پہنچے ہیں۔ خطوط کا جواب دینا ہمارے لئے مشکل ہے۔

دن میں کیا، کیا ہے اس کے لئے اس کی نکلتے ہیں ۲۶ سو صفحات پر مبنی ہوں چنانچہ کے مدد و تحفہ نامی و غیر نامی اسناد و تصانیف میں متعلقہ کی شائع ہو چکے ہیں قائم و کر تصنیفات کی فہرست یہ ہے (۱) نبوت علم غیب (۲) علی مجاہد (۳) تائید ہدایت (۴) تائید صداقت (۵) حیات قائد اسلاف (۶) مشعل راہ (۷) مسائل رکوع (۸) انکسار حقیقت (۹) تعارف علی بنی جماعت (۱۰) طریقہ دار۔

سپ کی خدمات پر مشتمل کتاب مفتی اعظم پاکستان حیات و خدمات شائع ہو چکی ہے۔

۱۰۰ نامی دی محمد صاحب رضوی ۹ رمضان مبارک ۱۳۷۵ھ ۱۹۵۵ء نور میں ماسک ضلع کورہ جستان میں پیدا ہوئے۔ آپ سے باکی سے قابل فخر و خدمت علامہ محمد صاحب قید اور مولانا ظہور احمد صاحب شری علیہ الرحمہ سے عربی اور دینی تعلیم حاصل کیا، راہبوم صاحب سے لکھنؤ۔ دی لکھنؤ کے بعد ۱۳۰۰ھ ۱۹۸۳ء میں سرحدیت حاصل کی۔

عت سے بعد آپ نے مدرسہ کی طرف توجہ کی اور تادمہ اس مقام میں مقیم رہے۔ ۱۹۸۸ء میں مقرر ہوئے ۲۰۰۰ھ میں آپ کو عت کا شرف تادمہ اسلامیہ مفتی اعظم سرحد صلی علیہ وسلم کی قیادت میں سے ہے۔ تادمہ شریعہ علامہ مفتی اختر محمد خان رضوی سے بے طلب خدمت و معرفت حاصل ہے۔ میں ملت اور سید محمد میں میں ایک ہی تصویر مفتی اعظم جستان عامہ مفتی شوق احمد مفتی صاحب سے بھی اجازت و تخلیق سے مراد ہے۔



یہ تعلیم و تربیت کی مزیں ملے ہیں اور شریعتِ حاکم سے
بخاری شریف تک ماحول تعلیم پر ۱۳۶ھ مطابق ۱۹۱۷ء
میں مدرسہ میں تقریباً ۱۵ برس مدرسہ شریعتیہ جہاں
چریعت موقع پر اکابر عالمائے اہل سنت و مشائخ طریقت کے
مقدس باقوں سے دستار و سند فرمت حاصل کی۔ آپ کی
فراغت کے موقع پر محمد علی اعظم ہند حضرت سید محمد کچھوچھو
علیہ رحمۃ اللہ صاحب حضرت علامہ قلم الدین بہاری صاحب
الرحمۃ والرضوان جیسی اکابر شخصیات جلوہ افروز تھیں۔

مولانا صیغ و حضورنا مسل بہار حضرت علامہ مفتی
عظیم الدین علیہ رحمۃ اللہ کے شیخ طریقت مکمل نظر محبوب سبحان
حضرت علامہ محسن الرحمن قادری مدنی پوری (سوال) بنگلہ
دیش، روحانہ علیہ سے شرفِ بیعت حاصل ہے۔

۱۳۷ھ مطابق ۱۹۱۷ء مدرسہ مظہر العلوم کتب خانہ
مہموری میپال کے زیرِ مہتمم عظیم الشان "رسول عظیم
کا عرس" کے قیام کے اجلاس میں چائین مفتی اعظم ہند
تانج اشرف حضرت علامہ مفتی الشاہ محمد خیر رضا قادری
رحمہی دامت برکاتہم علیہ ورحمۃ اللہ علیہ ورحمۃ اللہ علیہ مولانا
شاہ قمر رضا خاں بریلوی کے متفقہ طور سے، کھول کے مجمع
میں دستارِ خلافتِ عالمی ورسد اجازت عطا فرما کر مسند
رضویہ کا شیخ طریقت بنایا، پھر آپ اپنی زندگی کی آخری
سالی تک مذہب و ملت اور مسلک اہلِ حضرت کی بے لوث
وہ پر معمول خدمات بجا دیتے رہے جس کا نتیجہ ہے کہ
علاقہ کی سنیہ مضبوط سے مضبوط تر ہو گئی۔ اور آج بھی
علاقہ نیوں میں دین و ملت کی تعلیم بہا رہی ہیں وہ آپ کی
ہر گہر خدمات کا نتیجہ ہے۔

دین و ملت میں وہ ملاحظہ ہے صیغ و تالیف اور تصنیف
دور آپ کی خدمات صیغ کے اٹھ گونے میں ختم
و حفظ کے ریحہ صلاح و عفتاء میں بافریہ محسن و جونی
بہار میں رہے ہیں صیغ اللہ علیہ ورحمۃ اللہ علیہ میں
پے معاصرین میں ملے ہیں۔ تقریباً ۱۵ برس کے حقوق و
کادیمہ میں بھر پور حق حاصل ہوا۔ آپ کی زندگی وادارہ
میں اہل حق نے موقع پر صیغ کی حق میں ہر مستحق کے حق
جھمٹے بڑے بڑے ارکان میں آپ کی عمریں اے صیغہ شریعت
چھوڑے ہیں اور یہ سلسلہ حاکم سے اس کی ایک نور اللہ
و نامے عام کے پڑے ہیں۔

مولانا صیغ و تالیف اور تصنیف

مولانا صیغ کی وراثت آپ کی ہستی میں
مذرا صلیغ مہموری میپال میں ۱۹۱۷ء میں ہوئی۔ جو نیپال کی
مشہور جگہ جیشہر سے چالیس میل جنوب مغرب واقع ہے۔
آپ کا خاندان یہاں مہموری سے تھوڑے وقتوں پہلے تھا۔
آپ کے والدین مہموری سے تھے۔ آپ کی والدہ کی مہموری
حاکم کی تھیں۔

مولانا صیغ کے والدین کی محمد عبداللہ مرحوم سے
بیعت کی تعلیم حاصل کی۔ ابتدائی تعلیم و تربیت سے فارغ ہو کر
رضاء اعظم کھول پتے جوشن میں رہے معروف ضلع جیشہر میں
کی مہموری میں رہے۔ یہاں قریب کی جنگ سے متوسلات
مفتی یوسف ریخا، یوال حافظ، سکند نامہ اور عربی میں میزاں
العرف سے باقاعدہ کی تعلیم محسن و جونی حاصل کی۔

اہلِ تعلیم کے حصوں نے یہ حق منت و جہانت کی
مرکزی دینی درس گاہ ورا اعظم مفتی الخیر و ترو میں خدا



حضور حنیف ملت کی دینی و ملی و مذہبی اور تعلیمی خدمات کا براہ راست سہ سے کئے گئے یہ دفتر درکار ہے۔

مولانا حفیظؒ ۲۷۲ جو محقق ۹۵ء میں اپنے استاد گرامی مجدد و دیوبند شیخ اعلیٰ حضرت مفتی تقی محمد العزیز صاحب فاضل بہ خیرہ فوتہ نے امت مبارک سے مدد مظہر العلوم کی عیادت کھو یا جو سودیہاں سے مرحوم پرانا ملت فی مرکز کی درس گاہ سے اس وقت میں مولانا حفیظؒ کے بیاد و وفات بحیثیت صدر مدرس کراہے نہ پایا اور دیتے رہے۔ انہی چوبیس مدرسہ سے علمی و حاشی معاملات میں صاف شفاف رویداد تھا۔

امری احمد خدمت میں رہا و عظیم شہر میں عظیم واعزش کا عقائد منصب من عید فوتہ فی ان جو شش تھی کہ میری زندگی میں مدد مظہر العلوم کے بہتہ ایک ۵۴ برس ہوئی جیسے چنانچہ آپ کا یہ ۱۹۲۲ء ۲۳ شعبان ۱۳۴۸ھ مطابق ۱۹۶۹ء ۲۰ اپریل تکمیل ہو چکی جو گلاب پور سٹوڈنٹس کے لیے یہ اہمیت کی ایک تاریخ مبارک انفرنس تھی۔

ایک دن اور دو رات میں کل میں درنی جان سے عقد ہوئے تھے۔ جس کا نام مجمع دو اہل سے زیادہ نام کے کہ وہ شعر سے عظام ۱۰۰ سے زائد تھے جس میں ۱۰۰ صوبہ میں تھے۔ ان میں انکسار کے متفق مقررین کے علاوہ دیہات کے علاقہ میں بھی تھیں خاصہ ان میں شریک جاناں رہے۔

مناظر اعلیٰ سنت حضرت علامہ مفتی عبدالکافی عظیمی

اور قریب ۱۰۰ سنت خاص۔ حیدر آباد میں صاحب قلمی مشاعرہ حیدر آباد میں جو ان کے سے ۱۰۰ میں سکھایا آپ جب کراہے اس کے محرم حضرت علامہ مفتی محمد مصطفیٰ الدین صاحب قلمی انکسار چوتھے محرم انہی انکسار سہارا برقی ضلع سوات میں کے جان دفا محمد حسین صاحب فی شریک تہا رسب حوتوں نے آپ و عید مسوں میں۔

۱) یوں۔ (۱) حیدر۔ (۲) ہاتھ و پاؤں (۳) شہر۔ (۴) رایت چھپا میں ہی تھاں تھیں۔

چا صاحب دے۔ محمد وریں۔ ۱۰۰ محمد صاحب ہریں حضرت مفتی محمد محمد ہریں حیدر تان الشیخہ ۱۰۰ ایک ترکا کچھن ہی میں اشغال کر گئی۔

خدمت علامہ مفتی محمد ہدیہ صاحب قلمی اہم ترین شخصیت کے ہاتھ میں جو اس وقت کان پور مدرسہ تعلیم تقریب میں مفتی صاحب عید و پور ہیں۔

محمد انصاف برادر انتہوی کا یہ شش متروک ۱۳ شعبان ۱۳۴۸ھ مطابق ۱۹۶۹ء ۲۰ اپریل ۱۹۶۹ء بروز جمعہ بوقت ۶ بجے صبح اپنے مالک حقیقی سے باطلا۔

مولانا حفیظؒ کے جنازہ میں تقریباً ۱۵۰۰۰ افراد سے زیادہ لوگ شریک تھے حضرت علامہ محمد رضا صاحب بریلوی سے مراد جگر پڑھاں۔ ۳۶ گھنٹہ بعد حضرت مولانا حفیظؒ کا پائیہ شہر مظہر العلوم کے جس میں ۱۰۰ سال ۱۰۰ شعبان ۱۳۴۸ھ کو بہت ترک و ختم سے رات کو آپ کا عرس پاک منعقد ہوا ہے۔ جس میں عامر و غریب اور شخصیت مند پ حنیف ملت کے لیے شریک بھی انکسار ہوتا ہے۔



محرم ورجب اور شوال کے مہینوں میں حج و عمرہ کے حاکم

مولانا مظہر حسن کا عقد مستنون ۱۸۸۸ء شوال الحکزم

۱۳۰۹ھ ۱۹۵۶ء تک میر تقی میر کے قیام و قارندہاں میں
چوتھے آپ کے مکتبہ ۱۰۱ سے ۱۰۲ ایک صحتہ کی ہے

پہلی تاریخ ۱۰ مئی ۱۹۴۷ء کو ریل میں۔
 (۱) پہلی تاریخ ۱۰ مئی ۱۹۴۷ء کو ریل میں۔
 (۲) پہلی تاریخ ۱۰ مئی ۱۹۴۷ء کو ریل میں۔
 (۳) پہلی تاریخ ۱۰ مئی ۱۹۴۷ء کو ریل میں۔

۱۹۶۳ء سے آپ نے صوفیوں اور سنیوں کا اتحاد
 کیا ہے۔ قانون شریعت میں جو تبدیلیاں ضرورت ہیں۔
 آپ ہر شعبہ میں سے بھی لکھا، اسے شاعری کے سوا
 کتاب عام قیسمیں بدایوں ہیں۔ مولا ماسٹر حسن بک قنوی
 عدت کے جہاں پیر میں محمود حلقہ، پائیرہ عدتہ شریعت
 حسن عدتہ میں آپ نے صوفیوں کی شاعت کے لیے ہے
 آپ وقت کے لیے، ایچ کے ہیں سے ہر عمل ہیں۔

تپاں تعلیم کا نیا سمتہ در سے ہو رہا تھا۔
 ادا اللہ بدایونی نے ادا کی بہت محنت و لگن سے قس مجید کا قلم
 یہ قسم قس پاک کے چند سوں میں جبہ شکر تپاں کی تعمیر
 تپاں کے والد ماجد کے قس کا مایہ سے جود کی تعمیل سے
 سے در سے شمس العلوم مفتی محمد بدایوں میں محمد یا در سے تعمیر
 الاسلام بدایوں شریف جامعہ ہلست بدایوں شمس الرحمن میں
 ناں مدرسہ شمس العلوم بدایوں جامعہ شریف میں شمس الرحمن
 یوں حدیث تفسیر و عربی کی علمی کتابوں کے قس کے سے
 راعلوم منکر و ساریہ پینے وہاں سے وہاں کی ماحول سے صاحب
 علموں میں سے بعد ۱۳۸۶ھ تا ۱۳۹۳ھ میں دستا در محنت سے
 ۱۳۹۳ھ میں۔

چند مشاعر سادہ و سلیس
 رسد حال اسانی پر جو کی مراد
 پوری ہو ناماں اسانی صوفی محمدت
 صوفی محمدت صوفی محمدت صوفی محمدت
 مداحی ہو ناماں اسانی صوفی محمدت

مولانا مظہر حسن فراغت کے بعد دوں و تہو میں
 کس مشعلوں پر گئے ۱۳۹۰ء ۱۳۹۱ء تک مسجد کب جانا رہا تھا
 یہ کتاب میں امت و خطبہ اور سرس کے ناموں پر مایہ
 مدرسہ نور الاسلام شیرپور لکڑی ضلع ساہیوال عیت اہدات میں مدرسہ
 مدرسہ کے نام پر فاش سے خود مدرسہ کما یہ عیت ضلع
 علی مال میں ۱۳۹۰ء تک دوں و تہو میں کے قرائن و مویہ
 کے مدرسہ کما یہ برائے مدرسہ کما یہ برائے مدرسہ کما یہ

۲۲ صفر ۱۳۵۲ھ تا ۱۹۵۳ء : راج العلماء، مدرسہ امجدیہ
ورد و رساں تھم میاں بہتان مار بڑوں کے دست حق پرست پر
بیعت و امانت کا شرف حاصل کیا۔ حضرت مفتی اعظم سرہضرت



و خدمت کے لئے میں پیدا ہوئے آپ کے والد ماجد حاج
عبد الرحمن ٹیکہ اور پیرم گارے اور والد ابھی منکبہ ٹیکہ میں آپ
قریش میں تھے۔ آپ کا بچپن تحصیل دی بزرگ حضرت مولانا
ابو نعیمہ نے عمار کے پاس گزارا تھا آپ کا گھر تھا۔ آپ سے
میری تعلیم حاصل کی۔ آپ نے پچھلیاں سید عبد الرحمن کے
خانہ پر راجہ منی وہاں ایک غنیمت نے چھو باتیں نہیں جس سے
آپ پر مبنی شک چلا دیا اور صلاۃ و سنت کی تبلیغ کر کے لگے آپ
جس کو پاب مقدر تھے آپ کے بیاں بہت پور ہوتے تھے۔ اس
وہاں آپ محنت بھی سیکھے رہے آپ نے مہمہ نکالتے اور دوسرے
مہمہ بھیجے کے سے مختلف ساتھ دے پاس تھے جاتیں حاصل
تھیں۔ پیر شریف حارچہ لشی کی اور سلاط کے منار سے ملے کے
حضرت مولانا صوفی باصفا سلطان میاں مصطفیٰ جتانی بہا عرف
بھنگی ماسے وہاں صاف شکر کھا کر گزار کرتے اور چھ لشی
میں معروف راجے محمد موکلات حافظ فیصل صاحب مولوی سے سکھیں
اور مولانا جتھے پر ریاست کی۔ پیر شریف میں حضرت امام شافعی
فرید مظفر حسین صاحب سے علم نجوم کے وچھہ مسائل سیکھے اور علم
خبر غیبات اور کاشف ستار شریف کی حیات حاصل کی۔

حضرت سجادہ نشین عبدالرحمن گیلانی متولی اوقاف
القادریہ بغداد، شریف، حضور تاج الشریعہ علامہ اختر رضا حال
مرجیہ دیوبند مصنف کتب کثیرہ علامہ فیض احمد ایک پاکستان
مکتبہ مدنیہ شریعتیہ قادیان (چند) عامل باکمال سولی حسین
صاحب مکتبہ صوفی چاند پشاور عرفہ ندوہ اولی سابق شیخ
احمد رشیدی، ان احمد زوی نے خلافت و اجازت عطا فرمائی

آپ فضائل کتب و وسائل نصیحت رہے مشہور ولی حضرت
سیّدی شاد میاں کی سوانح عمری تصنیف کی تصدیق و تحشید رہا و ترجمہ
مستقیم کر، شجرہ و... خوش اعظم ترتیب دیا۔ حمد و ثناء

شہوت فانیہ نہ ہو کہ میں وہاں تک پہنچ جاؤں۔
وہاں سے کہیں، مختلف طریقے

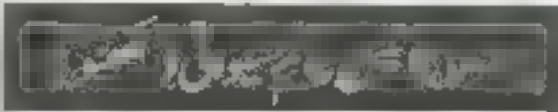
[illegible]

معدنہ قدیم و جدید میں ہے۔
ریاست کے راجہ و زمینداروں کی چوتھی
قسم کا ہے۔

مرحومہ کے صاحبزادے نے والدین مشہور
مہذب و مگر شہ ماہی خدمت میں ۱۹۹۹ء کے لئے دعائی
در خدمت تو ہیں ہے آپ کی والدہ کے پیچھے پر چار گھوڑے
مارے اور ایک بار بیٹا یا حسن کی برکت سے آپ برہم میں



میں پیدا اور ۱۳۲۸ھ بمطابق ۱۹۱۰ء میں عمرہ کیلئے تشریف لے گئے
مستقل ملک آپ سے توجہ ساری امداد دے رہے ہیں۔



میں عام میں شیخ امام حسن بن مسیح حسن مرحوم کی
وراثت و مصائب کے بارے میں صلیح بیواں مفت لکھنو تھیں۔ بہت پر
پوسٹ کش پورہ میں ہوں۔

اتذنی تعظیم کا دل کے مولوی عبدالستار مرحوم سے بعد
درس جامع العلوم شریب علی پور بیواں میں ہوئی اہل کی تعلیم
درسہ تعظیم و العلوم مازنی مظہر چورہا سے حاصل کی دوس
تعمیم میں امام ابو نعیم ہامو شریب علی پور اہل تاشہ جامعہ
امجدیہ گھوٹی میں نہایت راہنمائی و اعانت کی تکمیل لکھنو میں
کی۔ وراعلوم تعلیمہ ہندوستانی ضلع ہستی کے ساد سے جنوری
۱۳۲۸ء جامعہ دہلی مولوی محمد داہری (میں) علیہ السلام
میں کے استاد علیہ السلام کے بعد ۱۸ مارچ ۱۳۳۰ء میں ملک شام کے
لئے روانہ ہوئے چند روز و قیوم کے بعد ملی پینکھ مرقی کے سیاسی
حالت قریب ہوئے کے، حلقہ دہلی و تعلیم کے لئے وہاں نہ جا
سکے۔ مئی ۱۹۱۶ء تا ۱۹۱۸ء اور ۱۹۱۹ء تا ۱۹۲۰ء و فاضل دینیات
۱۳۳۰ء فاضل ادب الہ آباد ۱۳۳۱ء الیٰں سے ممتاز و فاضل کانپور
سے حاصل کی۔

مشائخہ ساتھ میں حضرت علامہ عبدالغفور، حضرت
مولانا اسرار احمد، حضرت مولانا غیاث احمد، حضرت مولانا شمس
الہدیٰ، حضرت مولانا اختر کمال قادری (ساتھ شریف) حضرت
مفتی حبیب اللہ خان نعیمی، حضرت مولانا نعیم اللہ مظہر چورہ
و غیر ہم ہیں۔ بخت کاشرف تاج الشریعہ علامہ اختر رضا خاں
بریلوی سے ہے۔

فیض العلوم سے نصیحت کی سنا ہوں۔ ان تجرید و امت کی تعظیم
علیہ السلام احمد صیحا مرتب علیہ احمد سے علم میں حاصل کی۔

ذمت کے بعد آپ شریف ۱۳۱۹ء سے ۱۳۱۹ء تک جامعہ
فیض العلوم مشید پور میں شعبہ تجرید و امت کی۔ مسند تدریس پر
۵ برسوں کے بعد ہندوستان میں ملک بھر میں تدریس حدیث
و احکام دیے۔ ۱۳۱۹ء سے ۱۳۲۰ء تک جامعہ ۱۰ فیہ تدریس میں
ملک رہے۔ پھر ۱۳۲۰ء تا حال جامعہ حدیث العلوم بخاری میں
تدریس حدیث اہل ہند سے ہیں۔

جب آپ فیض العلوم میں تعلیم تھے تو حضور تاج
الشریعہ سے شرف بہت حاصل کیا۔

مصلحتیں شریعہ سے آپ و مسند ہند و ہندوستان
میں اجازت و خلافت سے جس وارامہ

آپ کو طبع ملی کے دور سے ہی عرب سے عامی
و چوکی دہلی سے۔ حضرت قادیان صاحب موجد و دور کے مقررین
میں شہر کی حیثیت کے، ہندوستان۔ آپ کی آوارگی ہندوستان
سے دور و اس قدر محنت پر چھایا رہتے ہیں۔ ساری خوش وانی
کے شریعت سے مکمل یک و دور میں ذوق جاتے ہیں۔ تقریباً بیچ
کے آپ نے ہی مرحومہ کی کتاب کے دور سے بھی لکھے۔
۱۳۱۹ء میں یا مثال ۱۳۱۹ء میں بیچ شریعت میں بیچ
دور ۱۳۲۰ء میں دہلی و ہندوستان کی جامعہ ہیں۔

قادیان شہر میں صوفی تلامذہ میں رہتے ہیں۔ شاعری
میں درخت میں ملی سے آپ و نئے سے بھی شعبہ بابا سے
تدریس آپ سے اساتذہ و اساتذہ میں بھائی تھے رہے مگر
تقریباً عمر و عیب سے آپ تحریر کے سے ریہ و وقت نہ لگاں
سکے۔

آپ و دورہ تدریس بیت شہر سعادت نعیم ہوئی۔
پھر تدریس آپ نے ۱۳۲۰ء سے ۱۳۲۱ء میں ۱۳۲۱ء سے ۱۳۲۲ء



۱. مولا کا نام محمد ہے جس کا والد کا نام محمد ہے۔
 ۲. مولا کا نام محمد ہے جس کا والد کا نام محمد ہے۔
 ۳. مولا کا نام محمد ہے جس کا والد کا نام محمد ہے۔
 ۴. مولا کا نام محمد ہے جس کا والد کا نام محمد ہے۔
 ۵. مولا کا نام محمد ہے جس کا والد کا نام محمد ہے۔
 ۶. مولا کا نام محمد ہے جس کا والد کا نام محمد ہے۔
 ۷. مولا کا نام محمد ہے جس کا والد کا نام محمد ہے۔
 ۸. مولا کا نام محمد ہے جس کا والد کا نام محمد ہے۔
 ۹. مولا کا نام محمد ہے جس کا والد کا نام محمد ہے۔
 ۱۰. مولا کا نام محمد ہے جس کا والد کا نام محمد ہے۔

[illegible]

۱۔ مولانا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جو کتب تصنیف فرمائی ہیں ان میں سے کئی کتب جو کتب
 ۲۔ مولانا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جو کتب تصنیف فرمائی ہیں ان میں سے کئی کتب جو کتب
 ۳۔ مولانا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جو کتب تصنیف فرمائی ہیں ان میں سے کئی کتب جو کتب
 ۴۔ مولانا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جو کتب تصنیف فرمائی ہیں ان میں سے کئی کتب جو کتب
 ۵۔ مولانا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جو کتب تصنیف فرمائی ہیں ان میں سے کئی کتب جو کتب
 ۶۔ مولانا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جو کتب تصنیف فرمائی ہیں ان میں سے کئی کتب جو کتب
 ۷۔ مولانا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جو کتب تصنیف فرمائی ہیں ان میں سے کئی کتب جو کتب
 ۸۔ مولانا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جو کتب تصنیف فرمائی ہیں ان میں سے کئی کتب جو کتب
 ۹۔ مولانا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جو کتب تصنیف فرمائی ہیں ان میں سے کئی کتب جو کتب
 ۱۰۔ مولانا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جو کتب تصنیف فرمائی ہیں ان میں سے کئی کتب جو کتب



کے وقت میں داخلہ کر دیا گیا قرآن مجید اور اردو مختلف کتابیں
سکھیں پڑھیں مولانا عبدالرحیم سے جو ایک ملک صنعت صوفی تھے
اسی کاؤں میں قیام پذیر رہے تھے شرح مائتہ عامل ایک فارسی عربی
پڑھیں حدیث اچھا، کایہ و قیراءت مدرسہ جوہر العلوم گجرات میں مولانا
تھیم الدین جباری سے پڑھیں ۱۹۶۲ء میں بریلی شریف پہنچے کچھ
مہرہ، دھرم سنگھ سلام بریلی میں بھی انھیں حاصل کی بعد
۱۹۶۵ء میں مولانا عبدالعزیز مقرر سلام بریلی سے سند فراغت حاصل کی۔
آپ نے ۱۹۶۷ء میں ۱۹۸۰ء میں فاضل اور ۱۹۸۳ء میں امتحان
انجمن شیعہ کے امتحان میں پاس کئے۔ چند اساتذہ کرام کے نام درج
دیلے ہیں۔

(۱) تاج شریعہ علامہ اختر صاحب بریلی (۲) علامہ حسین
صاحب (۳) شیخ الفدیث سنگھ اسلام مولانا سید محمد عارف
ناتانی (۴) حضرت مولانا عبدالحق پوروی (۵) حضرت مولانا
بانی احمد صوفی پوروی۔

فراغت کے بعد ۲۸ جولائی ۱۹۸۲ء کو دارالعلوم
سنگھ اسلام میں مقرر ہوئے۔ ۱۰ جنوری ۱۹۸۳ء تک جامعہ عربیہ
بریلی میں سند مدرسہ پر فائز رہے کچھ مہینے مجبوراً کی بنا پر آپ
کاؤں پہنچے اور یہیں کی مشیور درس گاہ مدرسہ محمدیہ سنگھ کچھ صلیع
رہا چھوڑ کر صوبہ مغربی بنگال میں مدرسہ اہل کے اعلیٰ عہدے پر
تقرر ہوئے۔

۱۹۷۳ء میں مولانا بشیر الدین و حضور مفتی اعظم ہند کے
ہست حق پرست پر بیعت کا شرف حاصل ہے ۱۹۸۱ء میں مرشد
نے جارت و خلافت سے سرفراز کیا۔ آپ کا نکاح ۱۹۸۱ء کو
شکوہ گھس ہوا۔

مولانا محمد انوار علی بہرائچی

مولانا محمد انور علی بن محمد وارث علی بن محمد اسلم ۲۳ ستمبر ۱۹۵۶ء

کو موضع رنگاچند پورٹ میٹرا شیخین ضلع بہرائچ میں پیدا ہوئے۔

کے نام سے کامیابی حاصل کی میں انجمن اور دارالافتاء
کا قیام انجمن نے آپ پر سب سے زیادہ اثر کیا۔ ان حریزوں کا کمال ہے
درس عربی و اردو کی آپ نے پانچ سو سے زائد کتابیں لکھی ہیں۔
۱۹۷۸ء میں آپ نے جدوجہد میں بدست یکتا کیلئے مہر پرانی
نظر میں ۵ ماہ کیلئے تھیں۔

۲۰۵۵ء ۱۹۸۵ء میں جہیز میں شہادت کے چشمہ و
تاج کا شرف سید صاحب قاری تاج میں موضع چند و چند
صلیع بریلی کے ساتھ حق سبیل صلیع تاج شریعہ
اندر صاحبان صوفی۔ پڑھا۔

۲۰۵۵ء ۱۹۸۵ء میں جہیز میں شہادت کے چشمہ و
تاج کا شرف حاصل ہے ۱۹۹۰ء میں طریقت سوانا
محمد عبداللہ عبداللہ عبداللہ عبداللہ عبداللہ عبداللہ
شہادت میں پڑھیں حضرت علامہ حسین رضا علی نے اجازت
حاصل ہے۔

یہ درجہ میں رہا تصنیف و تالیف میں شہادت
میں درجہ میں تالیف حاصل ہے۔ آپ و شعر و فن میں بھی
جہیز میں۔

تالیف دینی سوانا درجہ میں کامیابی آپ کی یہ
معروفیات ہیں آپ کے دست حق پرستوں سے رابطہ میرا
شرف اسلام ہے کچھ ہیں "اہل بیت سے لوگ تاب ہو کر مراد
مستحق کا حرم ہیں۔ اہل بیت سے بہت ساری تفہیمات
دوست ہیں

مولانا محمد بشیر الدین رضوی درجہ میں مغربی بنگال
محمد بشیر الدین رضوی ۱۹۵۵ء کو موضع جگہ ساپ نکلا
سلام پور صلیع مغربی بنگال میں پیدا ہوئے۔ شرفی کی
جانب پور صلیع میں جہیز پر رنگہ ریش کا پڑھنے والی تھی دور
مغرب کی جانب رہا تھی مراد سے

مولانا تاجہ حبیب گھس انور کی سوانا عید و کچھ آگاہ



الشریعہ علامہ اختر رضا خاں زہری (۳) شیخ المعتمد مولانا نعیم
لہ خاں بتوی (۴) شیخ عبدعزیز منکر سنہ مولانا سید محمد عارف
تاپوئی (۵) حضرت مولانا جابر احمد بتوی بیاردی (۶) شہزادہ
ممدو اختر بیہ مولانا بہاء الدین (۷) مولانا قاری عبدالکلیم میری
گوجہوی۔

بعد فراغت ۱۹۷۸ء میں مدرسہ دینیہ اتوار القرآن
کا کونسلر منتخب ہوئے جس میں آپ نے تدریسی خدمات پر مامور ہوئے
اور تدریسی ساتھ ساتھ جامع مسجد کائنات، سنی طاعت و امامت کے
والوں بھی اقامہ دیئے، بحیثیت مدرسہ میں تفسیر جعد در سہ پور میں
آپ کا تقرر ہوا یہ پھر مفتی سید شہد علی رام پوری کی تحریک
پر دارالعلوم جامعہ اسلامیہ میں مدرسہ اہل کمال کے اعلیٰ مدرسہ پر
تقرر ہوئے۔ ۱۹۸۶ء میں مولانا نعیم لہ خاں بتوی کے حکم
سے دارالعلوم منکر سنہ میں تدریسی خدمات انجام دیئے بعد
شیخ الادب کے عہدے پر فائز کر دیئے گئے۔

آپ بعد ازاں درس اعلیٰ میں مکمل دسترس رکھتے ہیں
پڑھانے کا ادارہ ہے کہ ہر بات طالب علم کے ذہن نشین
ہو جاتی ہے۔ ۱۹۷۶ء میں بیعت کا شرف حضور مفتی معظم ہند سے
حاصل ہے۔ ۱۹۷۹ء کو جامعہ مسجد میں مدرسہ عربیہ قادریہ بنوائیہ
دینیہ میں مشہور ہوئی ہے جہاں تدریس و تفسیر سے وابستہ آپ کا
مقدمہ ۱۹۷۶ء میں جناب امجدہ اعلیٰ تفسیر جامعہ تحصیل
تاپو رو ضلع بہرائچ کی انٹریک انٹر سے ہوا

مولانا انور علی، ایب، مضمون نگار و محقق بھی ہیں
درجنوں کتابیں تصنیف و تالیف کر چکے ہیں کئی درسی کتابیں تیار
طاعت ہیں۔

آپ شعر و نثر سے لگاؤ رکھتے ہیں۔ آپ کے کلام میں
سلاست و روانی تشبیہ اور استعارات کثیر تعداد میں پائے جاتے
ہیں انور شخص ہے آپ کا حقیقی یوان نامہ کا دوری ہے۔

آپ نے اپنی حیات میں صحیح و سچے زبان پر قریب
ناظر و پڑھنے لگے جب تک بڑے ہوئے تو جامعہ منظر مدرسہ
حریر العلوم تفسیر تاپو رو ضلع بہرائچ میں داخلہ ہوا اور یہاں سے
مقامی تعلیم و آقا زہول اردو و پنج کتبہ صاحب، بیروہ سرسید
پوریشن تاپو رو کی پڑھا اور چار کتبہ بندی کی بھی تعلیم حاصل
کی۔ بعد فارغی کی پہلی مدت مدرسہ نا حبیب مدرسہ پورٹی
بہرائچ سے ہوئی۔ فکرتیں بوسنتیں دیوان حافظ سکندریہ وغیرہ
مولانا صوفی قاسم محمد بن الدین صوفی مدرسہ حریر و دھوم
تاپو رو سے پڑھیں۔

مولانا پورٹی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے اپنے ہم
مقدموں کا کریم احمد خاں، پورٹی سے مدرسہ انور العلوم
تہذیبہ تفسیری ضلع کوٹہ پہنچے۔ مدرسہ جامعہ عربیہ و القرآن
درمیان کوٹہ میں اعلیٰ مدرسہ آیا۔ آپ وہاں کی معیار تعلیم
بست پڑھیں۔

۱۹۷۰ء میں شریعت جانی اور توحید قرأت کی تعلیم
حاصل ہوا و مسافر ت سے وابستہ گئے۔ ۱۹۷۳ء میں دارالعلوم
حشمت برص حشمت گڑ پینچہ مفتی شہزادہ صاحبان مجاہدین ستانہ
مشکوٰۃ دینی بحیثیت مدرسہ علوم و فنون میں استاد عربیہ پھر ۱۹۷۵ء
میں دارالعلوم مظہر سہارن پور میں داخل ہوئے یہاں پھر مدرسہ تحفیں
صاحبان۔ بیرون مولانا مفتی محمد مظہر کائنات دی جیسے توجہ و ادب سے
استاد تفسیر ہیں۔ ۱۳ اکتوبر ۱۹۷۵ء کو دارالعلوم مظہر سہارن پور
۱۔ دارالعلوم حدیث کتب خوب دستی سے ساتھ پڑھتے رہے
۱۴ اپریل ۱۹۷۵ء کو مدرسہ صیغیت اور مسافر مفت حاصل ہوئی۔ دار
الکتاب کے دارالادب عامل، مولوی، مامون مفتی و فاضل حدیثیات
۱۵۔ دارالعلوم کے محتاجات بھی اسیے اور اعلیٰ بہروں سے
کامیابی حاصل۔ انگریزوں کو کہہ سکتے ہیں۔

(۱) محدث مظہر سہارن پور۔ حبیب علی مظہر پوری (۲) حضور تاج



پندرہواں باب

سیرت النبیؐ

اور زیارت حریم شریفین

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ (معارف) جامعۃ ارضاء ربی شریف

کی تحفوں سے محمد محمد پر سے تھی ہے ، اللہ کے برگزیدہ
بندوں کی کیفیت و کیفیت کی ہے۔

پناہ پر ہم مل سے اعلیٰ حضرت امام
احمد صاحب قرآن و حدیث قدس سرہ کی اس لطیف کیفیت
کو جاننا چاہتے ہیں

”تیس دن کے میں اور حدیث صاحب مع
متعلقین نے بارادہ حج روانہ ہوئے ، لکھنؤ تک
ان لوگوں کو پہنچا کر میں دہلیس آگیا ، لیکن
طبیعت میں ایک قسم کا تشویش رہا ، ایک ہفتہ
بہارہ و طبیعت سخت پریشان رہی ، ایک
روز صبح کے وقت زیادہ اضطراب ہوا
وہاں کی حاضری کے لئے قیادہ بے چین
ہوا اور صبح سویری غریب احمد صاحب
کو اسٹیشن بھیجا کہ جا کر منی تک
کا سیکندروں میں کہ نہا رہیں گا تو رہے
عشق کی

نہارے میں وقت قلیل ہو یا شرم

حج و زیارت حریم شریفین

حج و زیارت حریم شریفین ایک جامعہ و خوب سے
نہی کی تھی جس کے سے معارف و احکام سے حقیقت
کا جامعہ و کتاب کے سے نیکوں میں کتابہ میں مشکلات
کا سامنا کتابہ لکھنؤ میں ہے عرکائی کتابہ خوب
کہیں کہ کہیں سے عدل و عدالت در و در سے سرور ہو
پا تا ہے در میں شریفین کا حریک بہرہ تو جس کو نہ کی وحدانیت
اور اس کے رسوں میں سے ان کے سے رنگ و سن کا فرق
منا و مساوت کا رہا کتابہ ”اردو کی شکستہ کی یادگار و
کتاب ہے

حج کا سید آتے میں میں کے میں ایک طیف
ر ، اصحاب میں کے قافلے کچھ اس کا عقب میں جاتا ہے کہ
جائش ”وہ میں میں میں حاضری سے پناہ پر چکا ہے صاحب مع
بشر میں حاضری و اشتیاق نے لگی ہے شیوہ یہ ہے وہ میں جیتے
کی حسرت میں میں داندہ کہ کہ میں جس کی زیارت کے لئے میں
کے یہ قافلے دلال دواں ہیں ، جب اس وقت کے حصوں کی کوئی
مکمل نہیں ہیں پڑتی تو ایک سرور کا حسرت میں میں کا موسم میں میں



سے، سنبھالے۔ کبھی کبھی ہاتھ دھو پاؤں سے قریب آتے
 وہ آپ سے مل کر ہاتھ دھو لیں کہ کبھی سے وہ سوکھ کر
 سرکار میں آتے۔ آپ نے فرمایا ہے۔

کبھی دے دے اس معطر ہاتھ سے والے
 شام چشم لگو کر دیکھتے تھے وہ

موصوفین شریفین سے پہلے ہی فرمایا تھے کہ حدیث
 ۱۹۹۳ء میں حاصل کی، ۱۹۹۳ء میں سے ۱۹۹۶ء
 میں ۱۹۹۶ء میں ۱۹۹۶ء میں سے ۱۹۹۶ء میں مطابق ۱۹۹۶ء
 میں شرف ہوئے۔

جب آپ تھکے تھے تو سہمی صورت
 آپ کی رقیقہ کی اس موقت آپ سے جوتی کو وہ ہاتھ
 کاٹتے وہ آپ کی کاٹتے والے ہاتھ کی شکل رو رہا
 سہمی صورت کی یہی شہرہ کی رہاں ۱۹۹۶ء میں رہاں
 شریف سے شائع ہوئی ہے۔

چوتھے چارویں کے لئے ۲ رقیقہ
 میں ہی تم ۱۹۹۶ء میں شریف کے لئے ہاتھ موقت
 مصروفہ کی شکل دیکھنے کے لئے وہ آپ سے شہرہ کی
 موصوفین شریفین سے پہلے ہی فرمایا تھے کہ حدیث
 ۱۹۹۳ء میں حاصل کی، ۱۹۹۳ء میں سے ۱۹۹۶ء
 میں ۱۹۹۶ء میں ۱۹۹۶ء میں سے ۱۹۹۶ء میں مطابق ۱۹۹۶ء
 میں شرف ہوئے۔

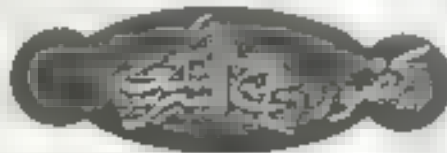
۱۹۹۶ء میں شریف سے شائع ہوئی ہے۔
 جارت بینائی کی جارت ہم سے
 تھا ہر گواہ کا عین حق کہ دو جارت
 دیکھی کہ طرح عرض کر رہی ہو
 بغیر جارت والدہ حج لعل کو جانا حرام
 ۱۹۹۶ء میں شریف سے شائع ہوئی ہے۔
 والدہ احمدہ چارویں سے ۱۹۹۶ء میں
 میں سے شہرہ کی شکل دیکھنے کے لئے وہ آپ سے
 یہ شہرہ کی شکل دیکھنے کے لئے وہ آپ سے
 ۱۹۹۶ء میں شریف سے شائع ہوئی ہے۔

۱۹۹۶ء میں شریف سے شائع ہوئی ہے۔

۱۹۹۶ء میں شریف سے شائع ہوئی ہے۔
 جارت بینائی کی جارت ہم سے
 تھا ہر گواہ کا عین حق کہ دو جارت
 دیکھی کہ طرح عرض کر رہی ہو
 بغیر جارت والدہ حج لعل کو جانا حرام
 ۱۹۹۶ء میں شریف سے شائع ہوئی ہے۔
 والدین کی اجازت حاصل کرنا ہے۔

۱۹۹۶ء میں شریف سے شائع ہوئی ہے۔
 جارت بینائی کی جارت ہم سے
 تھا ہر گواہ کا عین حق کہ دو جارت
 دیکھی کہ طرح عرض کر رہی ہو
 بغیر جارت والدہ حج لعل کو جانا حرام
 ۱۹۹۶ء میں شریف سے شائع ہوئی ہے۔
 والدین کی اجازت حاصل کرنا ہے۔

کے شر برائی تیرا حسا کے ہم
 دیکھتا ہوں تیرا بہت سے بے پایاں
 ایسا رضا ہے تعلق ہے یہ
 میں میں نہ ہوں اس سے کہیں



فلک رضا کا اختر کمال ہے دوستو
 کس درجہ پر ضیاء ہے اختر رضا کی ذات

جس طرح ہے مثال ہے اختر رضا کی ذات
 اس طرح باکمال ہے اختر رضا کی بات

چپ رہ رقیب مد سیاہ پر خواہ یہ نصیب
 سونے کے مول تیری ہے آبرمیں پہ احسانات

نقد رضا کا گونجے کیونکر نہ دھر میں
 فکر رضا کی بینا ہے اختر رضا کے ہات

کمال شاعر عرقان شاعری
 نمودن ہنر عشق میں اختر رضا کی بات

لجائی



جشن صحت

حضرت تاج الشریعہ مبارک ہو

ہر صحت مند انسان میں صحت (جائے)

ہر صحت مند انسان میں صحت (جائے)

ہر صحت مند انسان میں صحت (جائے)

ہر صحت مند انسان میں صحت (جائے)

ہر صحت مند انسان میں صحت (جائے)

ہر صحت مند انسان میں صحت (جائے)

ہر صحت مند انسان میں صحت (جائے)

ہر صحت مند انسان میں صحت (جائے)

ہر صحت مند انسان میں صحت (جائے)

ہر صحت مند انسان میں صحت (جائے)

ہر صحت مند انسان میں صحت (جائے)

ہر صحت مند انسان میں صحت (جائے)

ہر صحت مند انسان میں صحت (جائے)

ہر صحت مند انسان میں صحت (جائے)

ہر صحت مند انسان میں صحت (جائے)

ہر صحت مند انسان میں صحت (جائے)

ہر صحت مند انسان میں صحت (جائے)

ہر صحت مند انسان میں صحت (جائے)

ہر صحت مند انسان میں صحت (جائے)

ہر صحت مند انسان میں صحت (جائے)

ہر صحت مند انسان میں صحت (جائے)

ہر صحت مند انسان میں صحت (جائے)



منقبت در شان

حضرت اختر رضا خاں ازہری

نورانی صوفیہ دہلی

ہمدرد صوفیہ نظریہ (مجموعہ صوفیہ قلم و ریا)

۱۔ تو کہہ رہا ہے میں غایتِ اختر رضا
 چہ کہتا ہے عامیہ سے غایتِ کاش
 کہ نہ کہہ سکتا ہے میرے پیچھے میں گورہ
 طلعتِ قمر پہ گورہ، مسافر سے مشتق
 جس کی شمع زندگی سے لاکھوں گہر روشن ہوئے
 جس کی خوشبو سے محفلِ اہلِ یوسف اشرار
 محفلِ علم سے گہرا ہے گہرا ہے یہ
 عاشقِ حقیقی کے مشتاقِ محبت سے
 سحرِ عامِ رضا، مہلت سے گہرا ہے
 سے شادمان و مہمان سے مہمانِ رحمت
 یہاں مہلتِ محمد صاف ہے کہیں
 تیرے بھوکے دل سے مہمانِ رحمت
 نکلتا ہے محمد رضا ہے جس سے ہے نور
 ۲۔ نہیں مہلت سے میں حضرتِ اختر رضا
 ہفتین حق و حقیقت میں حضرتِ اختر رضا
 ہیں وہی گنجِ حقا ہیں حضرتِ اختر رضا
 نورانی کتبوں کی خیاں ہیں حضرتِ اختر رضا
 وہ جہانِ رحمت ہیں حضرتِ اختر رضا
 ایک ایسے گلِ کلا ہیں حضرتِ اختر رضا
 یہ صفت ہے یا میں حضرتِ اختر رضا
 صاحبِ عشق و وفا ہیں حضرتِ اختر رضا
 ہمدرد و مہمان ہیں حضرتِ اختر رضا
 حق و مہمان کا پتہ ہیں حضرتِ اختر رضا
 سب سے پیش ہیں حضرتِ اختر رضا
 ہاں وہ ہیں ہیں حضرتِ اختر رضا
 وہ ہمارے فقیر ہیں حضرتِ اختر رضا

یہ عالم یا مہمانِ رحمت

محمد رضا ہے یا میں حضرتِ اختر رضا

منقبت
در شان تاج الشریعہ
(ماہنامہ عربیہ اسلامیہ)

میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے
اپنے دل سے کہا کہ میں نے

رب سے تمس تو قہ فیہ فی الرسول ہے

تجھ میں نہیں ہے شاہ اہم لڑ بڑی مہاں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

1990 1991 1992 1993 1994

نور محمد شمس الدین

— ایک عجیب و غریب شخص

$$\frac{d}{dt} \left(\frac{\partial L}{\partial \dot{x}} \right) = \frac{\partial L}{\partial x}$$

Journal of Management Education

$$\frac{1}{\sqrt{2}} \begin{pmatrix} 1 & 1 \\ 1 & -1 \end{pmatrix} \begin{pmatrix} \psi_1 \\ \psi_2 \end{pmatrix} = \begin{pmatrix} \psi_1 + \psi_2 \\ \psi_1 - \psi_2 \end{pmatrix}$$

کے لئے جہتِ حق میں مایاں

و من قلبی به شما عرض می‌کنم

۱۱. "اے قسبِ عشق! رجن میں

$\frac{d}{dt} \left(\frac{\partial L}{\partial \dot{x}} \right) = \frac{\partial L}{\partial x}$

Journal of Management Education

عقودت کو کم از کم

1. *Phragmites australis* (Cav.) Trin. ex Steud.

نامہ نگار: جوجا قندسہ و حسن حسین

منقبت درشان تاج الشریعہ

مصور (پیشہ)

9826194555

495001

ہاٹ مہر رہا تھا سب اک رہا
جی پھر رہا رہا رہا رہا
یومہ گم رہا سے جس وقت سے شب ہو
اگر سست رہا سے آٹ سے جس سے
آپ رہا رہا رہا رہا رہا
ماشیں اہی حشرات صدر ہم صفت
ہاں کہہ اس گد سے جب بیٹے ہیں نہ
سلسلہ سلسلہ سلسلہ سلسلہ
انظر سے انکھوں میں اچھلنے سے
مٹتی مٹتی مٹتی مٹتی مٹتی

قرآن مجید سے سبق حاصل کر۔ ۳۳ پارہ سونے والی۔ Mob 09748557499

ہاں سے رہا رہا رہا رہا رہا
ہاں سے رہا رہا رہا رہا رہا
دوست سے رہا رہا رہا رہا رہا
ہاں سے رہا رہا رہا رہا رہا
نظر سے رہا رہا رہا رہا رہا
ہاں سے رہا رہا رہا رہا رہا
ہاں سے رہا رہا رہا رہا رہا
ہاں سے رہا رہا رہا رہا رہا

حبیب، تو اس کو حشر کی گہری گہری غم ہو
شہر علی سے دامن کی ہوا تاج شریعت میں

مرحبا اے گل گلشن قادری

نیمہ فخریہ اور فی الحقیقت۔ سوانح مصنفہ۔ 09331971527

مرحبہ ہمت کے ہیں تمہارے یہ
جس سے ہم سے تان شریعت کا
دانا۔ ایسی کمرہ کلک
جس جگہ مکی ہوتی ہے وہ جہاں
شواہد رسا رہی

حج کے موقع پر جب پہلے میں
صحت سے پاس کیا فصل و
بارے میں کیا کا لونا ہوا
حق سے کشمکشیں حیرت و
شواہد رسا رہی

ہمب مومت شیدائے محبوب
وہ نان شریعت ہے جس کا لقب
ایسے ہی ہے جسے میں نے
جس کے بارے میں ہے توبہ حیدر
شواہد رسا رہی

وہ نمبر ہیں جو تلمذ حجت پر
بصرا ال کا ساتھ ہے مجھ سے
راتھ "حضرت" کے لئے ملک
جو ہے جس توقیر کی حاصل
شواہد رسا رہی

مرحبہ ہمت کے ہیں تمہارے
جس سے ہم سے تان شریعت کا
دانا۔ ایسی کمرہ کلک
جس جگہ مکی ہوتی ہے وہ جہاں
شواہد رسا رہی

ہمب مومت شیدائے محبوب
وہ نان شریعت ہے جس کا لقب
ایسے ہی ہے جسے میں نے
جس کے بارے میں ہے توبہ حیدر
شواہد رسا رہی

ہمب مومت شیدائے محبوب
وہ نان شریعت ہے جس کا لقب
ایسے ہی ہے جسے میں نے
جس کے بارے میں ہے توبہ حیدر
شواہد رسا رہی

ہمب مومت شیدائے محبوب
وہ نان شریعت ہے جس کا لقب
ایسے ہی ہے جسے میں نے
جس کے بارے میں ہے توبہ حیدر
شواہد رسا رہی

نکبت تاج الشریعہ

مکتبہ انبیا سرگودھا

مکتبہ انبیا سرگودھا
مکتبہ انبیا سرگودھا
مکتبہ انبیا سرگودھا

مکتبہ انبیا سرگودھا
مکتبہ انبیا سرگودھا
مکتبہ انبیا سرگودھا

مکتبہ انبیا سرگودھا
مکتبہ انبیا سرگودھا
مکتبہ انبیا سرگودھا

مکتبہ انبیا سرگودھا
مکتبہ انبیا سرگودھا
مکتبہ انبیا سرگودھا

مکتبہ انبیا سرگودھا
مکتبہ انبیا سرگودھا
مکتبہ انبیا سرگودھا

پنجابی ہفت

سابقہوں کی طرح اس طرح کی صورت میں

ایکھنڈا نہاں دی محبت

2000

11. 4. 2008

$\frac{d}{dt} \left(\frac{\partial L}{\partial \dot{x}} \right) = \frac{\partial L}{\partial x}$

$\frac{1}{2}$ $\frac{1}{4}$ $\frac{1}{8}$ $\frac{1}{16}$ $\frac{1}{32}$

$$C^{\infty}(\mathbb{R}^n) = \bigcup_{k=0}^{\infty} C^k(\mathbb{R}^n) = \bigcup_{k=0}^{\infty} \bigcup_{|\alpha| \leq k} C^{\alpha}(\mathbb{R}^n)$$

— — — — —

Year	1990	1995	2000	2005
1990	1.0	1.0	1.0	1.0
1995	1.0	1.0	1.0	1.0
2000	1.0	1.0	1.0	1.0
2005	1.0	1.0	1.0	1.0

سوا اے کہ مجھے فضیلتیں پہنچیں

میرا دل بھی اس کے لیے تھکتا

5. 4. 1. 1.

1000

2



رحلتی الی بریلی

بزرگ شیخ محمد جمیل لکھنوی قادری (قلین)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله يا نعيم والصلوة والسلام على أشرف الأنبياء والمرسلين سيد محمد وعلى آله وصحبه أجمعين بقى من الله عليه علية سبحانه وتعالى وكرمه من كتب الله الرزق إلى بلاد الهند وما هي إلا إشارة من أهل الله وكان لقاء من أب من مهابت سمعت عشاق أهل الله وسعداء خفي من عالم السر إلى هيد رتبان كنتم من أهل الله و من لا شواق في تفسير ليهم فكانت روحهم تقادى متى نيتهم حيل فأجيبهم أذاهم في السير ليكم والوقوف عند اعتابكم واشتد الميخ فهدوا الصيا اليوم فبينا الله لنا لا سبب باد وتمت وتحت لنا موج رحمة ب لا باب ش جمعنا به لا لأقطاب (قل بفصل الله ورحمته) وحصل لنا السرح

وتسرونا وصدا إلى بيت العلم المعصور بها الحيرات والسرور هي منية بريلي حبه افله بالسميط والنور وكان اطلق بعلم من اعلام الاسلام وركن من اركان الدين العلم الشامخ جبين العلم والمحصل السعافع عن الحق والدين تاهل سنة سيد الأورين ولاخرين بشار عقيدة أهل الحق الموسمين الداب عن اعلام الهدي شمة لادين تاج الشريعة فخر الاسلام والمسلمين حبيب شيخ الاسلام أحمد رضا حسن قدعيد إلى جنابه وحضرنا مع أحيابه فكان السرور والحبور وسعدنا بهذا الحضور ونعم الله عليه بعلمه الرضا والقبول ببركة مولانا أحمد رضا وبحله سيدنا مصطفى فكرمنا الله بهما فامعته من يقول لسان لعل وكان مع الموصا من مولانا أحمد رضا وحلج يا ولدا على من أحيانا وجاء عينا بعلمه القبول بلا جازه

علیؑ ان لمصر شرعاً به عظیم است
 من سلسلت من صریح تیرک است من جفا
 و عطیات من سب بیت محمدؐ له و نعمه له
 بهست حنفا به صور من سب شرعیه و غیر
 لایلام مولانا محمد حتر حفظه الله و لن
 نسبی کیف تمت الاجازة مصرعة صمارة و لن
 نسبی یرکات مولانا علینا و ماشاء الله من
 سمحیر بمولانا و کیف کتب و لن نسبی
 کیف کتب بحسب من مولانا لیس کتب علی

اعتقاد اهل البحر ملسد و جمعت به غیر
 عالم الا و اح والحمد لله قلم لانی فی
 عالم الاشیاح و کتب به حقد من عمل الله
 رو و ساقطوا المصوات زور و ف سجوا
 العیرات و الحمد لله ب العسین
 العنید الی الله حمیل بن عارف بن
 جمیل الحسینی سیدنا علی بن موسی و بلد
 الأشعری معتقد الشافعی مذهب النقشبندی
 القادری طریقة و مشربا

نافذة على

حياة تاج الشريعة حفظه الله تعالى

مجلس الشورى في ١٠/١٠/١٩٨٠

میں خود سے زیادہ دیکھ رہی تھی (پہلے پہل)

[illegible][illegible]

و کلمی به معنی آمد و نه کریم به معنی کریمه
 و اینها در حدیث معتبره و در حدیث معتبره
 از امام زین العابدین علیه السلام آمده است که
 کلمه کریمه به معنی کریمه و نه کریمه

بشبهه
آدم
الحكماء

سید الشہداء علیہ السلام علیہ السلام علیہ السلام

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي هدانا لهذا
الذي كنا لنهتدي لاه
بغيره
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد
الذي لا نبي بعده
والله اعلم
بما كنا نعبد
والله اعلم
بما كنا نعبد

رحلة الشيخ

ناح الشريعة الى سوريا واربوعها

بسم الله الرحمن الرحيم، في يوم اربعاء ١٤٢٨ هـ

انصف صياحا باسنة قوت المحمي
انسي ري نور به يصانف الترحيب بالحر
والاستقبال المرحوم من المستقبليين
المسلمين، كان هناك رجل سير لنكي من
أندلس يدعى الحاج عثمان فداوق الشيخ من
دوبسي ولم يكن الدشير الى سوريا ولكن من
رعيانه جامعة ان يقوم بالرحلة الى سوريا
ثم العودة لاغتنام ولديرة صريح النبي
صلى الله عليه وسلم في صحبه الشيخ
لاغير وكس يطره الى لا يصل الى المطار
حيث لم يرد على ان يتقلب على عقبه كما
وقع قبل عدة ايام مثل هذا بوير من و
سير لنكي رغم ما يمتلك من وطيفه لاقتداء
بالشيخ، وصاحب السير لنكي كان قد عجز
عن انحصار على الدشيرة ببعض الاسباب
فأحضر الشيخ عن تلك المواقف العصل فقال
من بين من وريث سحصل على الدشير
هذه وقد حقق الله تعالى ما أدى على تسال

في تاسع، فمسير من عسطن
سنة 2008 م وحسن فحمة شيخ شحنة
العام لاسلامى سادح سريعة والتير
... بيت لاسم أحمد هاد في تراثه العلمي
معمود المعنى احضر صاحب المعمرى
لأمرى لى دمشق عاصمة سوريا حشيت
سوريا بدعوة رئيس انه صلى الله عليه
وسلم بحيرة مسعدة وماذا عفيف دمشق
فبما حصل كبير وسعد بوم ماله عفيف
دمشق فبما حصل كبير كات موصع
عنايه شمام سيني تديره في الجرد
فان سوي ينطق عن بغير

سنستخرج عليكم لاسم هذا حرم
لما ان فعبكم بحديه في باب دمشق فاعيد
معتو مسير في لاسم والحضاب منها
با صر لنك بد عوطة

خرج شيخ من باب بعد حرم
مع بعض يدعه في ثوبه الساتر بتاسعة

الشيخ عبد السلام لا يرجع عن طبه
بقوله قديماً كتب لي مع صدقك وعدك
هذا ما يقع في رأسك أنت يا شيخنا
لشدت وجه الشيخ لخدمة سعة هذه
الخدمة ومن الشيخ لخدمة سعة هذه
يا كرمي لأني كنت في محرابه وقد
أشهر مني لأني كنت في محرابه
العربية في الخدمة يا شيخنا

أنا عسطن في بلاد العربية شهر
الشمس وشهدت به حتى يتبين أنه الذي
قبل مقدم الشيخ كان له من في شد
الحرارة ولكن وقع لتغير في الطقس في
وصونه بنوم وحمل له من هبوب الرياح
التي تهب في كثير من الأعداء ولكن الرعد
منه جنت مرجح الحرارة ثمانيه وثلاثين وهذه
مرتفعة بالنسبة لي سارياً ومثلها من
لحدها في البنية

في بداية لا جمل مع سبل الشيخ
يتصارع لي أنه يدور في حضرة فعلن وما سره
ما جاءه لا جمل في لم يصنع عليه يوم
التالي الأبدات السماء نحو وتطرر وبلا
ههلا سحر ثلاثة أيام مقطوع وغيب النجوم
كثيراً وهذا يريد العجب أن يفرل المطر في
سور في فصل الشتاء وقبل نادر في نزل
في نصيف ما مثل هذا المطر العريق فلم
غصن في أممي هه ثلاثة عوم في نصيف
رعد و رشاشه من المطر مد خمس ستوات

بده الصالح فما أن قدم جوار السفر حتى
مر عليه في اليوم الأول فقيمت مادية من
الشيخ تاح الشريعة تكريم لعلماء سوريا
تصبرها عند صم من رجال العلم في
صم عدد من شخصيات مشهورة وفي
بني مثل عالم سحر من علماء الشيخ
شكر من انيس برعاني صاحب ساحة
الشيخ عبد الله الحريه وساحة الشيخ
المنسي تكبير بهمشي عبد صالح ليوم
و ليس معي بهديك حبيب بسوق
الشيخ بسيد عبد العزيز بحبيبه محني
وعنه الجمعية بطلية رئيس قسم
لا حصار في معي في يوم تكبير
عبد السلام اسرجع و ليس قسم بسات
السيد في المعبد معه بذكره سنيان
الوحي وغيرهم كثير.

استهل الاحتفال ب تلاوة القرآن

لتكريم وعنه سراج لبيدي الشريف ثم
لتر الشيخ تاح شريعة على لبعده من
ما صه السحري مع صرة بيعة سمع
المستمعين به وتعدرك تشد على سماع
بصيرة قصيدة لعربية ندمه به أنه
انه في دهره سري وقب من الغيوب
موقع لا عجز به ولا سحر من مثلاً نحو
شبح وسويك وعد ما سمع بديه
أبيات ما حمر ناكم بي حسن مثواه
نفع دكر عبد العزيز الحبيب لحنني
قائلاً حمر سنيك و سني سنيك قد اصير



عن حقيقة أهل السنة تجمع بين حسن لابه
وعزاه العامة وأشد قصدة رابعة بناء على
طلب الحاصرين وأنى حالها بدكت صرية
عن النصوص ثم قدمت إليه حاضرة أبيه
الشيخ عمر سليم يلقي النصب على جامعة
الرضا ببريني في الهند فمعه الحاصرين
عنه الجامعة التي أسسها الشيخ تاج الشريعة
وأكبرهم محب لآله المجدة وهو صف لهم
صاحبه من جودة التعليل وحسن المعاملة
مع الطلاب من مذهب الجامعة عسعد رضا
ابن الشيخ المحترم.

شارك في هذه الاحتفالية المدرس
البا ران بالمدرسة الكلتاوية الهندية بمطرب
ومندوبه بوششيخ محمود الحريت الذي جاء
المقابل الشيخ تاج الشريعة وفي نهاية
الاحتمال دار الشيخ صريح العارف بالله
الشيخ عبدالعسي النابلسي رحمه الله و
صريح سيد لأصفياء الشيخ الأكبر محي
الدين ابن العربي رضي الله عنه الذي يؤمه
العلق من كل أوب و صويد

وفي اليوم نفسه رحل العالم البارع
في العقيدة والكلام صاحب المؤلفات
والهوامش العديدة الشيخ عبدالهادي الشار
الي صريفته وبعد ذلك أقيم تاج الشريعة
عليه بالأجيرة والسبب في بطرقة وفي
اليوم ذاته أقدم للطلاب بعد صلاة العشاء
مجلس علمي خاص يسأل جواب العلم
والشعر، وجه فيه الطلاب إلى الشيخ تاج

في يوم السبت ثالث والعشرين من
أغسطس أقيم اجتماع عام فيه كثير من
العلماء لزيارة الشيخ من بينهم العالم
الحسين صاحب ليه مثل المدينة، الشيخ
عبدالجبار عطاء وسيل شرف من عدله
السيوف أحمد بن شيبور، سعادة الشيخ
محمد صادق رويش، سبط العلماء، راي
الشيخ في بعض القضايا الشرعية بينما
طلب بعضهم منه شهادة والأجيرة في
أية الحديث فعمله وليس الشيخ
عبدالحسين عفا فريضة في مدح تاج
الشريعة وعبد صريح عن قدر الشيخ
ومكانته في نفوس علماء سبب، إلى القراء
بباف من

يا كه من به ليس ناسق
ومنها من دقيق العلم متسق
قدم قولك في استحيق مصره
أهل التمكن في الخبر ليس كالشعق
ولوتبدهي رسول الله في أحد
مقل طبعتم يا هلتع العبق
محمد أحتر جاء الرضاء به

فمر حب في منبع بحصن والدرق

في يوم الأحد الرابع والعشرون من
أغسطس غدت حلة حقة بالصيف
نمطه من قبل بن معني نيل الشام، لأسبق
يسم معيد أبي النور الشيخ صلاح الدين
كبار وسجدة سمعته و علمه، ألقى فيها
الشيخ حصن وخيرة عن المصوفية والمعرفة و



غني للبناء أيضا مجلس يحضرون ديارت فيه
استفسارات ورؤاها وحلت تسعة أسئلة
طريقته.

في السادس والعشرون من أغسطس
وقع الشيخ على عدة من شهادات الحديث
بطلب العلماء ومنح بعضهم لدية ولا جاره
في الطريقة العالية لقادره فيهم الشيخ
عبدالهادي الحمرسة، والشيخ عبدالعزيب
الحطيب الشيخ محمود الحوت والشيخ
احمد الماطلي، والشيخ عبد السلام الشبرا
وطول نقده طل يمين على الطلاب
ومجربه بدعوقه المهمة.

وقد شعيه الطلبة الباكستانيين الى
المطار في موكب جم وودعو بكل حموه
وسكرهم في ظل دعماته المباشرة حتي دخل
الشيخ الى المطار وعاد عن طارده
حلف باح الشريعة والدين في جوفته

القصيرة اثر افاقه في يومس اهل دمشق من
رجال العلم وغيره وروا بعض هذه الحروف
عن اهلهم ما يقرى لا عدا (المبتدعون)
على اهل السنة في شبه القارة الهندية من
الافك واليهن ويحاولون بالمال والكذاب
أن يثبوه في أمن العرب
اطال الله بقاءه ورقه الصحة

والعافية وجعل الشام تتجمع بدومه الميمون
مرورا وتكرارا، وأحل الجراد لأح الفاص
حالت الهندية والأخ طريق اهدا جر هذه
النعمة السابعة

الشريعة سلسلة وشمس واستقروا منه
اجابات ارتاحوا اليه ثم حل في طريقته
عدة من الطلاب وعده الناس

كان اليوم الخامس والعشرون من
أغسطس يوما بهاب لأقامة الشيخ وودعو
يوم خاص بشو عل كثير أقيم بعد صلاة
العصر حل اشكرهم به من قبل مفتي دمشق
في جامع صارق بن ريار ركب السنين وعاد فيه
عديده من العلماء من الشيخ بن يتكرم عليهم
بالشهادة ولا جاره في رواية الحديث فجارهم
من هؤلاء السراطين مدير الأوقاف الشيخ
حمد اقباسي والشيخ عباس سويش والشيخ
معتصم الهرم ووائل ليرم كان في ملك
اليوم ترحم وتدفق من انوار جاء الشيخ
عبد الهادي الحمرسة والشيخ حسن
البادر معكي الثاني من أبرز شخصيات حنبل
ورعاه هافى السنين وئيس مؤسسه دينية
وحضر من العراق العباسي الجليلي الشيخ
فتيحه السعدي والشيخ صرون على انوار ودارا
الشيخ وفي نفس اليوم جاءه الشخصية
الروحانية العظيمة سبين سيدنا موسى الكاظم
صلى الله عنه الشيخ الصباح وقال بحرف
قبل يوم بهذا التصق فرأيت ما فيه من يرك
وهدار فترسب أنه قد سر فيه حل من رجال
الله. وكشف لي بعدا لاستفسار عن مقدم
حضرتك معجب لبقائك ثم رجا الشيخ باح
الشريعة بسعدو لطالعنا لاسلامي وحاصه
للمدق بالأمس والسلام فعزل في هذا اليوم



وسمى به تبع اقباله

ومما يمتاز به شيخنا في هذه البلاد من بين
اقرانه من العلماء المدعاة انه يتولى رئاسة وعصر الكثير
من المدارس والسر العلمية المراكز الدينية
المنظمات الدعوية ولجان التعميم والتربية في داخل
البلاد وخارجه وكل ذلك وسم يكن الاتكريفات و
تفسير الجهود وخدماته في مختلف المجالات
ولانتعاشه الى اسرة الامام احمد وهاهنا يلقى مجده
القرن الرابع عشر الهجري.

واسم اسلم على يد كثير من الناس الذين
كسوا بيوتهم في اذرية الكفر وبصلافة وقد جاء في
الحديث الشريف ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم
قال لعلي لا يهدي الله بك رجلا غير لك من
حمر النعم (رواه ابو داود)

انه انك كتبنا قيمه في مختلف الموضوعات
لتمها الحق المبين باللغة العربية
دفاع كثر الايمان
حظيقاته على صحيح البخاري
سيرة الجديدة

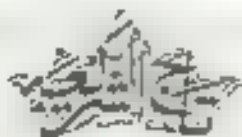
فجراه الله تعالى عنا وعن المسلمين جميعا
على خدمته بالاسلام والمسلمين وصلى الله تعالى
عليه وسلم على خير خلقه وورعته سيدنا ومولانا
محمد وعلى آله وصحبه وبارك وسلم.

اقامه الله تعالى بمكنا حتى انما طمحه بحيث
لوجه وحب رسوله الكريم صلى الله تعالى عليه وسلم
يعمل بين حبه لب بعد لا يفيض و شعله لا تخبر و
جمرة لا تتحول الى رماد

ان شيخنا حرمته الله تعالى مومن متخلق
بأخلاق به تدعى كما ذكره الشاعر محمد اقبال في
شعره ههنا

فهارى وغفارى وقنوسى وجوهر
به جاد عناصر هون تو يتلعه مسلمان

شرح شعره ههنا احد شاعر عظماء يعتمد
محمد اقبال ان لسمسم يجمع بين الصفات من
الأخلاق والصفات ومنه متافاضات وكنها ظلال
صفات الله ومظاهر اخلاق به فهو في تسامحه
ورحمته صبرة وكثرة متعة قد تحس يخبى "العصار"
وفي شدة في سبب وغضبته للحق ونوره على باطن
قد سخرى بعق "الفهارى" وهو في راحة وعنته ومهارة
صغيرة قد سخرى سخرى القنوس وفي صلاته اذ
لنصب و شدة شكيمته انابى وشدة بطشه ان حارب
سخرى يخلق الجبار لا يكون المثل الكامل بدينه وصورة
مافيه بلا سلام حتى يجمع بين هذه الاخلاق المتوعة
فيجمع بين الشمة واليس والغضب والرحمة والصلابة
والعروية والهة والراحة ويكون هي ذلك اية من آيات
الله ومعجزة من معجزات الرسول صلى الله تعالى عليه



العلامة اختر رضا خان الأزهرى حياته وخدماته

قلم لا ست: کتور احمد احسبی بغدادی، جامعہ مفتی محمد علی، دہلی، 09990215803

واسمورت هذه الأسرة في إرواء عيبر
العمد والغرفان حتى يومنا هذا. حينئذ تقشرف هذه
الأسرة الطيبة الطاهرة التي بها نور بارر في خدمة
المعلم والدين. بشخصية عميلة ماضية، وهو الشيخ
أحمد وصالحان الأهرري، الملقب بتاج الشريعة
الذي يعد من أئمة شحخصات علمية في هذه
الأسرة. وهي أوساط العلم في هذا البلد، والنكم
شيئاً عن حياتهم وأعمالهم.

ہذا شیخ محمد ابراہیم رضا بن ابراہیم بن
حامد رضا بن مکی عی بن رضا علی بن
آصف افعلی

ولد الشيخ محمد أختار صاحب في مدينة
بريسي في ٢٣ نوفمبر عام (١٤٤٣ م) بدأ
سفره التعليمي وعمره أربع سنوات وأربعة أشهر
وأربعة أيام بقرعة باسم الشيخ الرحيم
ويبيع الشيخ مصطفى صاحب المذهب بمعنى الهدى
الأعظم عمره خمس سنين من الكتب

أحب الوليد عمه أهداه في الفقه
و الشريعة و من أمره عمه الفرس الربع الهجري
الاسم أحمد صاحب نرسوني (نور اليه مرثده)
ث ٩٦ م) الذي برع في العلوم الشريعة براعة
عجيبة فأن أقر به بعد نصف في أكثر من
خمسين عمدا و لها ما يروى عن أبن مؤلف ما بين
مجلدات و رسائل صغيرة و هناك قصة صبيلا
كثير الخصائص كذا لكس هو ي لاستدلال، يهوى
الحجة، مضمون الموقف والبيان

تعد أسرة الاسلام أحمد وصلاحى أسرة
عبدية سيف وحق فقد كان جداده عثمان وفعلاء
كم ثم العمود 'مئة أيضا فكان به الأكبر
بعلمه حاتم صاحب السيف بحقه الاسلام علما
تيسرا بدر عاصي النعم بعريه و به، وأما مجله
الاصغر، الشيخ مصطفى وصلاحى، الملقب بمعنى
'المسد الأعظم، هو الذي معني انه سيادة العلم
و يعزى في شبه القارة الهندية



مفت حلف الشيخ الأرهري مصنفات في

مختلف العجالات من كتب مستقنة، وكنت مرشحة،
من العربية إلى الأردنة وبلعكس، ومنها قام
طبعها، ومنها ليستظر إلى سبيل الطباعة،
مطبوعات العربية، هي ملوحي:

(i) الحق المبين (ردا على ما طبع في جريدته

"لهدي أبو ظهري" من أباطيل)

(ii) مرآة المسجدة بجواب البرسوة (رنا على البرسوة

لاحصل في ملوحي)

(iii) شرح حديث الاخلاص.

(iv) ندادع من خاشية على الصحيح البحري.

أما الكتب التي قام بنقلها من الأردنية إلى العربية،

فهي:

(v) تيميم المصنوع للإمام أحمد وصاحب

البريلوي.

(vi) شمول الاسلام للإمام أحمد وصاحب

البريلوي.

(vii) العنكب القدير للإمام أحمد وصاحب

البريلوي.

(viii) فقه شهيد شاه للإمام أحمد وصاحب البريلوي.

(ix) هلاك الوهابيين للإمام أحمد وصاحب

البريلوي.

(x) الهادي الكلف للإمام أحمد وصاحب البريلوي.

أما الكتب التي قام بنقلها من العربية إلى الأردنية،

فهي:

(xi) المعقود المسند للإمام أحمد وصاحب

البريلوي.

لا بدائية على حصرة أبيه مولانا براهيم

وصاحب، ثم نسخو مدار العلوم، مطبوع اسلام

بيروسي، ومن ثم انتقل إلى انكليز الاسلامة

الناسوية بيروسي، حصل على حلاوة واجارة في

الطريقة القادرية في سنة (1962 م) من سن حده

من الأم، الشيخ مصطفى وصاحب السبق بعفتي

الهدد الأعظم (في عام 1963 م) توجه إلى

أعرق الجامعات لاسلاميه، لأرهبر الشريف،

يسهر من منهج الصافي وبقي هناك يروي عينه

حتى عام (1966 م) ثم رجع إلى وطنه، وانقطع

إلى خدمة الدين الحنيف، يعطى ما يدور من

ويحط، ويعتني، ويصف فصلا عن أموره

الدعوية لأصق يهدد البائيه، ويحفظ البلد

لاسلامة ولا جنية

ن الشيخ الأرهري تتصلع من علوم و

مسون، منه قادر على العربية، كملته بارعا في

الافاء ولا شك أن تمكنه من العرمة، وعذرة على

الافاء، من أثر العربية والتعب الذي تنهه الشيخ

في أسرته العنيد أب وجد وبغته تولد العرمة

من حده من الأب فضيلة الشيخ العلامة حامد

وصاحب، ينقب بحجة الاسلام الذي كس علف

كسراء، وبارعا في اللغة العربية وآدابها، كما وجد

حظه لأرهري في لافته من حده من الأم، الشيخ

مصطفى وصاحب المعقب بعفتي الهدد الأعظم

محسن بوليه منصب الافته ومن حر هذا الأثر

بوي الشيخ لأرهري يعتني في فضله حصنة،

ويتركلم العربية، ويكتب فيها



ديني، والشيخ كمال يوسف الحوب من بغداد،
والشيخ دكتور الحسيني من دمشق، والشيخ عارف
جعبيل من فلسطين، وصديق أبي التوفيق بآحر
النكر فوجسته متأثر جداً بشخصية الشيخ وحسن
تربيته، وتحدث لي قائلاً: "أسي سعيد جداً
أعطى بي الشئ، الأرهري بسند آخره و خلاصة ولا
عرج عدي أكبر من ذلك".

إن الشئ بمصنف بمصنفات مرموقة كثيرة
منها تفوهه وطهرته، بجانبه ربوبية طيبة، فإن
تلتزم الشريعة، بكل دقائقها وصعوتها على حد
سواء، ولا يترك سنة شعوت منه، ولا يستهلك أحد
أسمه محارم الفرائض والسنن وحتى المستحبات
الأمره ناشراً عنه، بلا لومة لائم، ويطلب عنه
التقصير بالحق، حتى لا يتمالك نفسه في أعين
الأحبار، لا يظهر فيفتنه حفا دون مراعاة
ومجاملة، لأن الله عليه سعيد عيب وعي
الأمة ويضعه دحر له والجميع النسيين (بين يدي
رب العالمين)

الملاحظة اعتمدت في كتبه هذا المقال على

(1) حياة تاج الشريعة "تلأخ شهاب الدين الرضوي
مطبوعة - وصا الكاشمي - ممبئي

(2) فتاوى تاج الشريعة "تلأخ شهاب الدين الرضوي، مطبوعة
كولكاتا

(3) مقال الأخ أنس أحمد السنوسي حول الشيخ
الأرهري، المطبوع في مجلة

"علمي" الأسبوعية / الصادرة من كولكاتا

(آل) فضيلته رئيس مجلس إمام أحمد وصلاح
الدولة في

أد كتبه المستقلة في الأردية، وهي

(آل) تسليمة بحش - مجموعته الشعرية في مدائح
النبي - صلى الله عليه وآله وسلم.

(آل) أحكام النصوص.

(آل) شرح حديث البية

(آل) نثر القيامة.

(آل) هجرة الرسول الأكرم صلى الله عليه وآله وسلم
عليه وسلم -

وغيرها من مجموعات شعرية، وكتب
ومقالات وفتاوى بالعربية والأردية، فضلاً عن
آثار الشيخ العلمية لأحرى به تلخيصها أي
الطباعة بعد

علاوة على آثاره العلمية هذه، ترك
مؤسسة علمية ضخمة، وتلك هي مركز الدراسات
الاسلامية، جامعة الرضا بيرلي. وقد قطعت هذه
المؤسسة في عمرها القصير شوط بعيد، في
بداياتها الضخمة، وبرمجتها التعليمية، ولأرباب في
سبيل المصون، أدام الله ظل الشيخ عندما لتكمل
هذا المشروع الاسلامي الضخم.

يجمع بشعبية كبيرة جداً، في شبه نقره
الهندية من الهند، والباكستان، وبعلا ديش، بنقوى
عدد أتباعه ومريديه على آلاف و آلاف، وله خلفاء
في الطرقة في عدة دول عربية وأجنبية، فضلاً
عن شبه القارة الهندية، ففي العرب مثلاً الشيخ
محمد عمر سليم من العراق، والشيخ عبدالعزير من



- لا جارة من مرشده ومعناه المعنى الاعظم بالهند
 الشرح محمد مصطفى رحاب / بمصر في سنة
 ١٤٠٧ هـ) وتترك التتبع في مشارع العلوم
 منظر الامتلاء.
- وقد استلخ المعنى الاعظم بالهند الشرح
 محمد مصطفى رحاب قين وفاته حيث نصب حفيده
 شيخ العلامة محمد حماد صاحب الارهرى حنفية
 في حياته وقد برع الشيخ في الفقه وحن
 نعمته في معصية المتعصية في نفقه ولا عرو في
 ذلك من بعد الشيخ حفيده انه العريقة على يد اسناده
 عن جده الشيخ محمد رضا حن.
- ار سماعة الشيخ كثير سفر لشراب
 و سوعة العكرية و سوعة و به تلامذة ومحبون
 سيشرون ليس في الهند محسب بل في
 سياتر المعنوية، ويعتبر سماعة العربي بهم وهم
 ينتمون من عسمة ومكانته الروحانية وقد اعطى
 شيخ لقب تاج الشريعة من من كثر الفضل
 وشيخ من كبير كذبة المشعوذ والمذبح
 و ساداته في محافل والمناسبات وقسم
 شرعيوه المسمى "معدن احمر" و مشردوا به
 لاجربهم سفينة بحشش يعني "مقيمه العز"
 حم ٩٨٧ خلاصة
- ويشرح عدة تصانيف ورسائل بالعقبن
 لارده و سمره و حارر مرحله بعصمه الى
 النعين العربية والانجليزية من هذه التصانيف
 - النسخ عن كثر الايمان في جرتين
 - حكم التصوير العسمة بالسند الترمذي
- عطايا العنبر في حكم التصوير عربي
 ٢ - حكم عقيبات النفرين و نفسو - عربي
 ٤ - الحق العبد عربي
 ٥ - تحقيق في اسبب ابراهيم عليه السلام
 تارح لار - عربي
 - شمول الاسلام لاصول الرسول الكرام -
 عربي
 ٧ - شرح حديث البية - اردو
 ٨ - آثار القيلة - اردو
 ٩ - الصعابة نجوم الاهتداء عربي
 ١٠ - مرقاة البجنية - عربي
 - حاشية عقيدة الشيده شرح قصيده
 البرية عربي
 ١٢ - تعليمات لارهرى عن البهاري كرام
 مطبوعة عربي الى غيرها من تصانيف لا يستغنى
 المجال هنا لذكرها.
- من دار الافئدة القنم بنفسه بمدينة بري
 والنسب يدبره شيخ بنفسه لا يعتبر دار افتاء
 المحطوف الجعريه معه، وبما سمعهم في تقويم
 الفتوى الى سائر العالم عن طريقه اهل السنة
 والجماعة، وقد بلغ عدد فتاوى الدار ما يزيد على
 خمسة آلاف فتوى
- تاج الشريعة شيخ محمد حماد صاحب
 الارهرى مفتي الدار نهنية له مكانة عالية
 عند علماء العرب كملحروا في نسبة الشيخ بعد
 حظا لعله للكسبيين حديث شمول الاسلام لاصول
 الرسول الكرام، وتاميهما تحقيق ان سيدنا



النفسه التي لا يكرهه لا مكسور معاند

(٣) وقد حرر بعد العطائفة الشيخ أبو محمد موسى
عبد يوسف الأسحاقى،

مدرس اللغة والعلوم الشرعية و تلميذه الأشرف
الأسحاقى الصومالىة باقرىنا "ثم بعد فقد صنعت
بفضل الله تعالى على رسالة شمول الاسلام
لأصول الرسول الكريم بمؤلفة، لاسند الكبير
العالم التحرير، معى الدين عاشق سيد المرسلين
مولانا لاسم الهمم، فضيلة الشيخ احمد رصاص
الحمدى القبرى قدس الله سره و مع معونه
الحاضر والعام، وجره الله عن المسئبين
عمر الجرد، ورعى الله عنه احسن الرعا، واكرمه
عاية لآكرام وجعل الفردوس الاعلى مقراً في
دار السلام، والتى قام بتعريبها وبحققها
ومراجعتها، ودينها برسالة عامة جميلة ومهنية
تسمى بالمقدم حقيقه الارهرى، لاسند الكبير
تاج الشريعة فضيلة شيخ محمد حتر رصاص
بفضل الله بمعونه وبارك الله ولا عجب في ذلك فانه
من بيت بالعلم معروف، وبالارشاد موصوف وهم
في هذا الباب ذرة "علام

واقول والحق يقال والله انما برسالة جديده
بالفرده والاهتمام، وقد بدل قصته الشيخ قسارى
جهنة في موضوعها الذى هو فى الحقيقة موضوع
خطير وهلم، ولم يال جهنم يوبد حروصها و يهد
اله بال حتى اتفعد بهذا البحث الرئع الجمين
الجليل، المفيد الذى جمع لىافيه البراهين السطعة
التى تبين ومن على من اصول الرسول الكريم صلى

براهيم عليه السلام تلوح لا آرد

(٤) قال الشيخ السيد عبد الله بن محمد بن حسن
بن فدوق الله شمس العلى
ثم أما بعد

فقد اطعنا على بحثكم العدم
الصدق تحقيق ان لىاسندنا براهيم تلوح لا آرد
وفى الحقيقة ان هذا البحث يحتوى على مراميه
مبكرة ومصمم عالمة يحتاج اليها العلماء
ونطلاب، وبه من حسن دوتكم وعونكم
ماتحل به المعتقدات فى هذا الموضوع، ولا شك ان
هذا البحث كشف المحاسب عن نكبات مستورة
وبعبدة عن الأظلم

فجراكم الله أحسن اجر، ووسع عليكم
من نعمه طاهرة وباطنة

(٥) وقال الدكتور عيسى بن عبد الله بن محمد بن
سابع الحميرى، عميد كلية الآدم مالك بعلوم
الشريعة بدخلى في شأن تاج الشريعة دم حله
وبعد فقد طلعت على حاشية الضيق
العارف بالله المحدث محمد أحقر رصاص الحنفى
القادري الأهرى عنى كتب شمول لاسلام
واسدى جاء فيها اثبات ن والد برهم عليه السلام
سارح نفس آركم اذهب الى ذلك محققو المعسرين،
لان الاسند عليهم الصسوة والسلام مصطفىون
صبر، محبر هم الله تعالى من أشرف الاسباب
وأطيب الاحصاب

وهذا هو منهج المحققين الصالحين، جرى
الله الشيخ العلامة أحقر رصاص عنى هذه الرسالة



لَهُ عَلَيْهِ وَالْأَمْرُ بِهِ وَمَنْ يَشَاءُ يَنْتَهِزْ

وعمال مشحونون في "العبد" مير
ثلاثة الشيخ عبد القادر الحيلاني معبداد .

١٠ وبعد ان تمتعت بظروى واعست فكرى
 ١١ رجعنا صابروا * سلفى بنى التحق
 ١٢ موسوم * ر'ك برعد سر * لا ر س د
 ١٣ عله بطيب و سرجه سيد البى * سى د
 ١٤ شرمه علامه محمد حتر صدر بى
 ١٥ سق رى لا هوى سر عسى الاسد

خداشاکر فوجہ مدد بخشنے میں میری
 گہری لاپرواہی، الحاح سے دعا ہے کہ میری
 اصلاح، ایشاد اللہ تعالیٰ نصرت فرمے، اے میری قوم
 اعلام المشہور، یہ کہ لامیہ نسبی و لامیہ
 نسبی و لامیہ نسبی و میری دعا ہے کہ
 اجمعین میں قالو و تکلمو فی هذا المصنف۔

والحق أقول بأن هذه العالم العاقل كل
موقف غير مسمى فيه لأسباب خمسة
أولها في حقه ما ذكره وصار في تحفظه في
الرأس الحسن بعد "ق" في "ح" حقه مؤلف
بما فيه من "و" يعينه من "ح" الذي هو من
حسابه من "و" على "و" من "ح" بعد "ح" في
صلى الله عليه وسلم

ومق الله شيخنا الجليل، صاحب الرد
القاطع، مرشد السالكين المحفوظ بوعده رب
العالمين، العالم العاقل محمد أحقر وصاحب

محلى "تورى ۶" ھى ۋج: ۵ ھى مېھرى
عبداللہ عیادہ" وجعلنى ولياھ ھى ركب العالم
العالمين".

(٥) يقول السيد لاسنه: حدثني عبد الكريم انببى
مضى "ابو العرفه" في بعد . الحجه صانها اليه
في كل شريفة

[illegible]

مسمال المسه العنسي تقدير من بديع الصحة
 بخدمه بسميخ الجيوس القلامه محمد احقر رهاحق
 لا رهري و سيمه حسن تقوي وانواع السه
 سعه شريعه من بطر سعه في عمره من بيقه
 جرحه سلاه والعسمحن، منصور اعلى اعداء
 و سحقت سهد من سفعنا بعلومه وانور ربه في
 الدارين، اللهم آمين

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى وَسَلَّم عَلٰى اشْرَفِ
رَبِّبِنَا وَاسْتَرْسَلْنِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ جَمِيعِينَ اِلٰى
يَوْمِ الدِّينِ



نبذة من حياة الشيخ أختري رضا خاں الازهرى حفظه الله

كتبه: الدكتور محمد معراج الحق البعدادى ☆

تقرن بلامع ومام العشق والتميز
بالحصرية الدينية ومهوى السلوب محمد
انظر بسنن في شبه القارة الهندية والعالم
الاسلامي على السواء

جاء في ترجمة الشيخ أختري رضا خاں
لا هري من سلالة الامام باقر صاحب
البركة في هندوستان: ثابته وحبه في
التفصيل والشمع والعلوم الدينية والافتاء وله في
الربيع والعشرين من شهر ربيع الثامن ١٣٢٢ الموافق
١٩٠٣ الميلادي بمدينة بري في شمال الهند

ولد الشيخ حفظه الله في بيت عامر
بأندم والعلاء المعروفين في شبه القارة
الهندية بعد أكثر من مائة عام حيث انه ابن
خير الشيخ الامام احمد السجده السجدة لعرس المابع
عشر الهجري، سيدي احمد رضا خاں
البربري فحسبه اليه يصب عن طريق والديه
فهم من الشيخ المفسر الأعظم بالهند مولانا
محمد باقر عيم رهبان المكنى به جيلاني
من أبن حجة الاسلام لشيخ محمد محمد
صهيب الشيخ احمد رضا الحنفي
البربري (أولاد) جده وأخته فان جده

خلصت من عند علي
مدرك شيخ السوء علام حنبلي كره في
سواء السوء والسرقة وجاءت بسوء مخابر
عنيت بها حصار ب شعوب علي حلال
جسنتها بهدينا فمن بين علام ب رين
الجهنم هذه الدائرة في القرية من عشر
شخصية لامام الهند، حبيب بري في
أول علامة حد صدار عتبه برجه
برهان نسوي في ١٩٠٢

فيوم يدخر، سعادته سعيد شكر
الاسلامي محمد من "شرفه الاسلاميه
السعد و" رابطين، رعب مقدمه
كبر شهكه سبتة، به عابيه، مك بعض
عربة عتبه، عتبه سبتة مستخدم من
سحتي لاسي، سبتة عتبه العتبه البدي
لسا في كيه منبري لروح، سبت، وألف
صنف، في سبت، عتبه عامر حبه
نعمه به لاسي، عتبه، عتبه، وجمع
شمل السعدي، عتبه، عتبه، عتبه،
يكن هاتك من قة، سبتة في سبتة
به لاسي في سبتة، سبتة في سبتة



٢- التعليل على البخاري

٣- امرأة النجيه

٤- الولد الذي

٥- حكم النصارى

٦- حكم عبيد التتاريين والندى

٧- تحقيق في باب من "مناج" لا "ر"

٨- وترجمة الكتاب شمول الاسلام لأهل

الريون اسكريم بعد تحقيقه واسم على

٩- شيخ العلامة آدم بن بر كاته

١٠- صانع بالعبودية والابجليزية على السواء

١١- فقوم بالافء ولا شاد بالغة الابجليزية بعد

١٢- ومن له كتاب في ملك بلغة أهد

١٣- سأل الله ان يغير أن يهد علينا وعلى

١٤- من المصلح بركاته ويمنه هائل التقى

١٥- اتباع السنة النبوية الشريفة، ويقتضيه بحر

١٦- الاسلام والمسلمين، منصور اعلى أعلى عداه،

١٧- ويمنه ويمنه منهم، وينعت بعومه وأبوابه

الهيواش

١٨- ينظر مقدمة "شمول لاسلام" للامام أحمد

١٩- صاحب البخاري، تحريه الشيخ

٢٠- أحقر صاحب الأرمري ص: ٨٠، الطبعة الأولى

٢١- ينظر "حيات على حصرت" تأليف محمد

٢٢- طهراني البخاري لم يقبل به "منك العلماء"

٢٣- رحمه الله ص: ٩٠ طبع مركز أهل السنة

٢٤- بركاته وينظر مقدمة "شمول لاسلام" ٨٠

٢٥- المنصور نفسه

٢٦- مقدمة "شمول لاسلام" ٩

٢٧- تأكرت داج الشريعة "تأليف محمد عبده القاري"

٢٨- ينظر مقدمة "شمول الاسلام" ٩

٢٩- المنصور نفسه ١٠

٣٠- ينظر "شمول لاسلام لأصول الأصول الكرام" ٩

٣١- لم يذكر من التفصيل يراجع، بذكره ناج

٣٢- الشريعة" لصاحبه محمد شاهد القاري ٢٢

٣- الشيخ مختار بهيم صاحب البخاري

المطبعة ١٩٧٥

٤- الشيخ محمد يحيى كيه حديث

٥- انصير بادع الشرف

٦- الشيخ محمد عبد الله بن عبد الله

الشريف

٧- الشيخ ربحان وصاحب البخاري ١٩٨٠

٨- مجال الدعوة والارشاد

٩- يقول محمد خالد الهندى

١٠- ساحة السبع كثر سائر البشر الذين

١١- والتوعية الفكرية، وله تلامذه، محبون

١٢- مستشرقون ليس في نيتهم حب في سائر

١٣- سمعوا به، يعتبر ساحة سوري بهم، وهم

١٤- ينسبون من نعمة ومكانة سرحانية، وقد عطي

١٥- شيخ لقب روح شريفة من كبار علماء

١٦- وصلا من فقه نغنى روح الى سائر

١٧- بك بالحرمة الموعظة الحسنة، جديس بالقى

١٨- على "حسن" السحر عسل حيث في عبد المحل

١٩- عاني من متعب السوء ومشائته في سائر الجلاء

٢٠- جاد جهه على السوء، فرار به لابلش، نيكسنا

٢١- سبيل، وعدم سداد لاسلام والعرق وتركيب

٢٢- من الولايات المتحدة الأمريكية وغيرها، ويمنه

٢٣- بسماحيه بدعوى قد عانى عبد الله من

٢٤- المسيحيين، وغيرهم رسالة

٢٥- مودة

٢٦- به غير كيه، مكانه اشعر، مما جاح

٢٧- سعادته في بحر من سداب، وقد بشر

٢٨- يوبه سبسي بعد سخره، لا حقا تم

٢٩- شريفة به لأحد، سم "سقيه بحشش" عدم

٣٠- ١٩٩٠، به عدم سجد، وسه من يالعين، الأ

٣١- به سوريه، جاد، ترجمه بعصية الى

٣٢- لعنات العربيه ولا عجميه متب

٣٣- الدفاع عن كثر لايمان في جزئين

کام دے لیجئے تم کو جو رخصتی کرے
ٹھیک ہو گا مرخصی تم پہ کراروں دروا (رضا)



تجلیاتِ ملکِ الشریعہ کی اشاعت پر مبارکباد

میرے پیارے مرشد، تاجدار تصوف حضور تاج شریعہ مدظلہ اعلیٰ کی عبقری شخصیت پر ”مولانا محمد شاہ القادری“ جیسے میں امام محمد رضا سہاسنی کو کاتا کو ”تجلیاتِ تاجِ الشریعہ“ نکالنے پر اس کی گہرائیوں سے بدیہ تمہیک پیش کرتے ہیں۔ مولیٰ قالی ہم تمام رضویوں کو متحد ہو کر حضرت کے مشن کو آگے بڑھانے میں توفیق رفیق عطا فرمائے (آمین)

مکتبہ

الحاج جمیل احمد رضوی سنی منڈی بدھہ کیس کو کاتا



کام دے لیجئے تم کو جو رخصتی کرے
ٹھیک ہو گا مرخصی تم پہ کراروں دروا (رضا)



تجلیاتِ ملکِ الشریعہ کی اشاعت پر مبارکباد

حضور نبوتِ عظمیٰ، خواجہ غریب نواز بریلی حضرت عظیم ارحمہ کے طفیل سلسلہ قادریہ، چشتیہ، رضویہ کی برکات سے ہندوستان بھر کے خاندان کے تمام مرہومین خصوصاً میرے والد گرامی بہادری محمد بخش مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ (آمین)

مکتبہ

محمد چاند

ایضاً قاری محمد صدیق رضوی مکتبہ احجاز برت پارک چوک لکھنؤ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 جشنِ ولادتِ حضرت سیدنا شاہ ابوالحسن احمد علی مدظلہ العالی
 ۱۹ شوال المکرم ۱۴۳۰ھ

۵۷ ارواں جشن ولادت

سراج السالکین حضرت سیدنا شاہ ابوالحسن احمد علی مدظلہ العالی

۱۹ شوال المکرم ۱۴۳۰ھ
 9th Oct. 2009

BIRTH ANNIVERSARY
 Sirajussalikeen Hazrat Sayyidina Shah

Quddus Sirah Marehra Mutahtara



قلمت مٹیں سے میں شہید ہوں مگر حق تعالیٰ کے فضل سے
 تاجہ بزم قدس میں شہید ہوں شہادت پر حق تعالیٰ کا فضل ہے
 ۱۹ شوال ۱۴۳۰ھ میں سیدنا شاہ ابوالحسن احمد علی مدظلہ العالی
 ولادت پائی



ادبی شہساز شمس الحق ریسوی

09417049590 09815130892

جماعتِ اہل سنت کی ایک اہم ضرورت

09448126876 ☆

اللہ تعالیٰ کے رسول عظیم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرما ہے کہ مت ہجر 73 فرمتے ہو جائے گی۔ ایک دفعہ یونانی سب جھکی۔ صحابہ کرام رضوا اللہ عنہم نے عرض کی وہ تکی کون ہے یا رسول اللہ! فرمایا جس پر میں دریدر سے سجدہ کرتا ہوں۔ یعنی سنت کے بارے میں دوسری روایت میں ہے فرمایا وہ سنت ہے یعنی مسلمانوں کا یا اگر وہ جسے سوا عظیمہ مانے اور

معاذ اللہ! اس سے لگ ہوا جہنم میں الگ ہوا۔ اسی وجہ سے اس نے
 کا نام اہل سنت و جماعت ہوا۔ (سارثریت جلد ۱) شیخ
 نے حق اس امر پر متفق ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور
 ہر مومنین و مومنات کے لئے جہنم میں ایک جگہ ہے۔ وہی
 جگہ ہے جہاں اللہ تعالیٰ مقیم ہے۔ تعجب نہ ہو کہ یہ جگہ
 جہنم و جماعت اہل سنت ہے۔ نہ تو یہ جگہ وہاں ہے جہاں

جہ فرقہ نامیہ ہے جس میں نئے مجتہدین محدثین فقہاء
بالخصوص حضرت حوث عظیم، حضرت غریب، حضرت
المدینی محبوب الہی، حضرت ہمدانی، حضرت محمد
ذہبی، حضرت وجیہ الدین گجراتی، حضرت ہاشم
غفر، حضرت سیدنا شاد، کت احمد مار سونی، حضرت شہید
محمد خانوی، حضرت شہید عبدالقادر بدایونی، حضرت امام احمد
محمد بن بریلوی، حضرت شاد نور احمد فاروقی جیسے جنس
محدث



اعلام اور حضرت مجاہد ملت اور حضور محدث و کرم رحمہ اللہ تعالیٰ و اصل حق ہوئے۔ اور اس کے بعد یہ دیکھا گیا کہ جماعت اہل سنت شدید طور سے شرابی اختلافاً کا شکار ہوئی چلی جا رہی ہے اور ان اختلافاً کا راستہ نقصان جماعت اہل سنت کو ہوتا رہا جس کا بھرپور فائدہ دیکر فرقہ باغیہ اٹھاتے رہے۔ خواہ مسلم پر سنگ لاکا معاملہ ہو یا ہزاروں مساجد کا مسئلہ اوقاف کی جانکاد کا قضیہ یا یا رویت ہلال کی بات ہو، ہندوستان جیسے ملک میں مسلمانوں کے دستور حقوق کا ذکر ہو یا ایمان حکومت میں جماعت اہل سنت کی ترجمانی کی ذمہ داری ہو۔ مجموعی طور پر ہم بڑی بڑی دوسری مسالک و مذاہب فکر کے علاوہ مسلمانوں کو پیش پیش دیکھتے ہیں۔ درباب علم و دانش مذکورہ حقائق سے خوب آگاہ ہیں۔

یہ ایک سچائی ہے کہ ہمارے یہاں نہ تو مدارس کی کمی ہے نہ وہ اعلیٰ سطح کی۔ رواجی طور پر جو کام جو جماعت اہل سنت کے زیر انتظام ہوتے رہے وہ برابر جاری و ساری ہیں۔ اگرچہ مدارس و خانقاہوں کا نظام ایسا نہ ہو جیسا کہ مذکورہ کہانز خلا و شیخ کے دور میں تھا۔ الا ماشاء اللہ! ہاں یہ سب کچھ موجود ہونے کے باوجود اس حقیقت سے کوئی چشم پوشی نہیں کر سکتا کہ جماعت اہل سنت کا بنیادی طور سے جو کام ہونا چاہئے تھا وہ نہ ہو سکا۔ اس خسارے کا ذمہ دار کسی فرد واحد کو قرار دینے کے بجائے اس ضرورتی امر کی جانب جمیع علماء و مشائخ اہل سنت کی توجہ بعد ادب و احترام مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ اس نقصان کی بنیادی وجہ جماعت اہل سنت میں مرکزی قیادت کا فقدان ہے اور ہمیں متحد ہو کر جماعت اہل سنت کی مرکزی تنجید و باوقار قیادت پر متفق ہو کر اسے تسلیم کرنا چاہئے۔ اگر ہم اس حقیقت کو ماننے میں تو آئے! اس اہم و جزک مسئلہ کا حل بھی تلاش کر لیں۔ بڑے ادب سے عرض کرنا چاہوں گا کہ ہر ایک فرقہ کی قیادت ہے جس کی بنیاد پر وہ اپنے نظریات کی تشبیہ

و تنجیح و اشاعت میں جتنی کامیاب نعر آتے ہیں۔ ہم جماعت اہل سنت کے جمیع وابستگان سے چھٹانہ اکیل کرتے ہیں کہ ہماری جماعت کو مرکزی قیادت کی اشد ضرورت ہے اور اس کا حق اگر کوئی خانوادہ دوا کر سکتا ہے تو وہ صرف اور صرف اہل سنت مجددین و ملت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ذمہ دار یا باوقار خانوادہ ہے اس لیے بھی سب سے زیادہ حق دار کہ چھٹے سو سالوں سے جماعت اہل سنت کے بے مثال و لا جواب پائدار اور تاریخی سارا خدمات سر انجام دے چکا ہے جس کی روشن دلیل خود امام اہل سنت و متقی اعظم عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کے ناقابل فراموش کارنامے نمایاں ہیں۔

جماعت اہل سنت کا کوئی فرد نہ امام اہل سنت سے اختلاف رکھتا ہے نہ ان کے اپنے خانوادے سے۔ ہمیں امام اہل سنت و متقی اعظم عالم اور ان کے خانوادے پر ناز ہے اور تحسین نسبت کے طور پر ہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بے پناہ مشکور ہیں۔ دور حاضر میں اس باوقار خانوادہ اعلیٰ حضرت کے چشم و چراغ فقیر عصر مفتی اعظم اہل سنت و تابع الاسلام و المسلمین حضرت علامہ الشاہ محمد اختر رضا خان صاحب قبلہ ازہری دامت برکاتہم العالیہ کی ذات والا صفات میں وہ تمام تر خوبیوں موجود ہیں جو ایک تنجید و باوقار قیادت کے لیے ضروری ہیں۔

حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خان صاحب قبلہ ازہری کی شخصیت فی زمانہ وہ واحد شخصیت ہے جو کا حد جماعت اہل سنت کی مرکزی قیادت کی عظیم ذمہ داری سنبھال سکتی ہے۔ حضرت قبلہ دامت برکاتہم العالیہ کے تعلق سے کیا کہیں، وہ امام اہل سنت و متقی اعظم عالم کے علوم و معارف، فضل و کمال کے تباہ و تارث ہیں جس کا اعتراف پورے عالم اہل سنت کو بالا اتفاق ہے۔ آئیے ہم تمام اہل سنت تحسب و تنگ نظری، مشربی سیاست سے باخبر ہو کر



ہندوستان پر اپنا غیر معمولی رعب و یدبہ قائم کرتے ہوئے اپنے
دستوری فوائد حاصل کرنے کی جدوجہد کر سکتے ہیں جو اس دور کی
ضروریات میں سے ہیں۔ چونکہ ہمارے یہاں مرکزی قیادت
نہیں ہے اس لیے حکومت پر ہم اپنے اثرات مرتب کرنے میں
ناکام ہیں اور حکومت یہ سمجھتی ہے کہ دیگر حکاتب فکر کے علاوہ
ہندوستان کے کروڑوں مسلمانوں کے قائد و رہنما ہیں جن
کروڑوں مسلمانوں میں 75 فیصد مسلمانوں کی تعداد ہے۔ اگر ہم
حضرت تاج الاسلام والمسلمین صاحب قبلہ کی قیادت میں اس اہم
کام کو آگے بڑھاتے ہیں تو دینی خدمات تو ہوں گے ہی ساتھ ہی
ساتھ ہندوستان کی حکومت کو اپنے زیر اثر رکھ سکتے ہیں۔

میں اس مضمون کے اختتام سے قبل دوبارہ حضرت تاج الاسلام
والمسلمین صاحب قبلہ سے ملتے جلتے ہوں کہ کہ آپ خدا را بجا
اہل سنت کی قیادت فرمائیں۔ ان شاء اللہ ہندوستان کی تمام
مسجد خانقاہوں کے مشائخ و مدارس اہل سنت کے علماء و فاضلین و داران
اہل سنت آپ کے ساتھ ہوں گے۔ اور میں تمام ذی وقار مشائخ
و علماء سے اپنی کرتا پابوں کا کہ اس اہم کام کو سرانجام دینے کے
لیے انھیں کے ساتھ متحد ہو کر حضرت تاج الاسلام والمسلمین
صاحب قبلہ سے گزارش کر کے انھیں اس عظیم کام کے لیے آمادہ
کریں اور ان کا ہر پور تعاون کریں ورنہ امت بے راہ روی کا
شکار ہوگی جس کا جواب کل قیامت کے دن ہمیں رب کائنات کی
بارگاہ میں دینا ہوگا۔

کام وہ لے لیجئے تم کو جو راضی کرے

غلبہ ہو نام رضا تم پر کروڑوں

بھٹو

اس عظیم قائد و رہبر و نمائندہ کو جماعت اہل سنت کی مرکزی قیادت
کے لیے تسلیم کریں۔

یہ فقیر سرایا فقیر بے زنا و فسوس کا اظہار کرتا ہے کہ اس
مسئلہ پر کافی تاخیر سے قسم اٹھایا جا رہا ہے جب کہ یہ کام بہت پہلے
ہونا چاہئے تھا۔ میں قلبی طور پر اس محترم و محترم و محترم قائد اہل سنت
کی عظمتوں کا معترف و معتقد ہوں اور تمام علمائے اہل سنت
و مشائخ اہل سنت سے خالصتہ گدازش کرتا ہوں کہ ہم تمام مل کر
حضرت تاج الاسلام والمسلمین صاحب قبلہ کی قیادت کو تسلیم کریں
اور حضرت قبلہ سے عرض کریں کہ یہ ملی شریف مرکز اہل سنت ہے
اور اس دیا راعلیٰ حضرت میں آپ کی قیادت و سرپرستی میں جماعت
اہل سنت کا ایک مرکزی دفتر قائم ہو اور ہاضمہ طور پر ملکی سطح پر کام
شروع کیا جائے۔ صوبائی و ضلعی شاخوں کا قیام عمل میں لایا جائے۔
ملک کے تمام صوبوں سے چند علماء و مشائخ کو مدعو کر کے انھیں
جماعت اہل سنت کے کاموں کی فہرست دی جائے اور تمام اہل
سنت کے مسلک اور ان کی تعلیمات کی ہر طبقہ کے ہاشور و افراد ایک
احسن طریقہ سے پہچاننے کی تیاری کی جائے اور پوری توانائی
صرف کر کے ملکی سطح پر جماعت اہل سنت کی تعمیری سازئی کی جائے
تاکہ اس سے مرکز اور مرکزی قیادت حوائی اعتبار سے مضبوط و مستحکم
ہو سکے۔

الحمد للہ تمام اہل سنت کے ماننے والے علماء و مشائخ پورے ملک
میں موجود ہیں اور یہ اہم کام ان علماء و مشائخ کے تعاون سے آسانی
ہو سکتا ہے اس کے لیے اہل خیر حضرات پورے اعظام کے ساتھ
آگے ہیں۔ اگر ہم حضرت تاج الاسلام والمسلمین صاحب قبلہ کی
مرکزی قیادت سے سرفراز ہو جائیں تو اس کے بے پناہ فوائد
جماعت اہل سنت کو ہر شعبہ میں ہو سکتے ہیں جیسا کہ جماعت اہل
سنت ملکی سطح پر مضبوط ہو کر مضبوط و مستحکم و پائیدار ہوگی اور حکومت

مدرسہ رضاء العلوم ہوڑہ

خلیفہ حضور تاج الشریعہ حضرت شیخ طریقت موسیٰ عبدالرحمن رضوی مدظلہ العالی کی سرپرستی میں یہ علمی ادارہ ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔ شعبہ احکام میں کہنہ مشق اساتذہ کرام کی خدمات حاصل ہے اور عصری تقاضوں کے پیش نظر ایک کمپیوٹر منسٹر کا قیام بھی عمل میں آیا ہے۔ اہل خیر حضرات داسے در سے مدرسہ کا تعاون کر کے ثواب دارین حاصل کریں۔

۱۳۳۰ھ بمطابق ۱۹۱۱ء شیب پور، بنگال

شیب پور، ہوڑہ (مغربی بنگال)

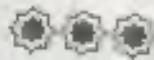
مدرسہ رضاء العلوم

بارگاہ فقیر مرشد میں خراج عقیدت

(دکھ)

یادگار ہم کوئیں میں تابد آخر میں راحت ملاست رہے
کاش علی حشر کے جتنی جمل سماج بھولوں کی کہت ملاست رہے

۱۶۲۰ھ فوت حضور تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں قادری دہلوی مدظلہ العالی کی حیات طیبہ پر ایک ضخیم کتاب نظام تعلیمات تاج الشریعہ کی اشاعت پر امام محمد رضا سوسائٹی کے اراکین کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔



بہ خدمت محمد رفیع خان، کولکاتا-۱

جنور شہید احمد رضوی



نیک خواہشات کے ساتھ

جاوید الیکٹرک

JAWAID ELECTRIC

Whole sale & Retail in main Switch, Kitkat, Busbar,

Change over & Spare Parts etc

22, Rabindra Sarani (Tirhati Market)

Gate No.17, Shop No.5B/1 Kolkata-1



۱۹۹۴

قائم شدہ

مدرسہ حسینیہ غوثیہ کولکاتا

سرزمین کولکاتا میا برج پر جماعت اہلسنت کا ایک عظیم علمی قلعہ ”مدرسہ حسینیہ غوثیہ“ جس کی بلڈنگ کی سنگ بنیاد حضرت رفیق ملت سید شاہ نجیب حیدر برکاتی صاحب قبلہ حضور محدث کبیر حضرت علامہ ضیاء المصطفیٰ امجدی صاحب قبلہ اور حضرت مولانا سید بسطین حیدر برکاتی صاحب قبلہ نے اپنے مقدس ہاتھوں سے رکھا ہے۔ ان بزرگوں کی دعاؤں کے طفیل مدرسہ تعلیمی ترقی پر گامزن ہے۔ جہاں شعبہ اطفال، شعبہ حفظ اور شعبہ نظامیہ (اعدادیہ تاراج) قائم ہیں۔

اہل خیر حضرات زیادہ سے زیادہ اس دینی قلعہ میں تعاون کر کے ثواب دارین حاصل کریں۔
حضرت مولانا محمد شاہد القادری صاحب قبلہ
ناظم اعلیٰ

توسیلہ ذرا کا پتہ :- مدرسہ حسینیہ غوثیہ، غوثیہ لین، رام نگر لین، گارڈن ریج، کولکاتا-۷۴

برکات مصطفیٰ کانفرنس

مخدومی و مرشدی حضور تاج الشریعہ علامہ اختر رضا خاں ازہری مدظلہ
العالی کی حیات طیبہ پر بنام ”تجلیات الشریعہ“ کی اشاعت پر مولانا
محمد شاہد القادری کو بہت بہت مبارکباد

دعاؤں کا تہی

محمد ابشار خاں رضوی محمد ذبیح اللہ برکاتی محمد جاوید اختر رضوی

9903840768 9836111103 9903278021

اراکین برکات مصطفیٰ کانفرنس H-111 شام الٹن میا برج